الفتاوى الذهبية

في

الرقى الشرعية

باللغة الأردية

قال تعالى:

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴾

إعداد

د. خالد بن عبدالرحمن الجريسي

الفتاوى الذهبية في الرقى الشرعية

باللغة الأردوية

إعداد

د. خالد بن عبدالرحمن الجريسي

تقديم الشيخ

د. سعد بن عبدالله البريك

ح خالد بن عبدالرحمن الجريسي، ١٤٢٥هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الجريسي، خالد بن عبدالرحمن

الفتاوى الذهبية في الرقى الشرعية، النص باللغة الأردية./خالد

ابن عبدالرحمن الجريسي.- الرياض، ١٤٢٥هـ

٣٦٨ ص، ١٧×٢٤ سم

ردمك: ٩ - ٥٢٠ - ٤٦ - ٩٩٦٠

١- الرقى ٢- الفتاوى الشرعية أ- العنوان

ديوي ٢١٤,٦١ ١٤٢٥/٥٢٥٨

رقم الإيداع : ١٤٢٥/٥٢٥٨

ردمك: ٩ - ٥٢٠ - ٤٦ - ٩٩٦٠

جميع الحقوق محفوظة للمؤلف

الطبعة الأولى

رمضان ١٤٢٥هـ

(تشرين ١) أكتوبر ٢٠٠٤م

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

موضوع .... صفحہ

انتساب ۳

تقدیم ۴

مقدمہ ۸

جھاڑ پھونک کے بارے میں فتاوے

☆ دم کرتے وقت متاثر جگہ کو چھونا ۱۱

☆ مخصوص امراض کے لئے بعض آیات کو بغیر کسی یقین کے بار بار پڑھنا ۱۲

☆ مرض کی تشخیص، آیا مریض جناتی اثر سے بیمار ہوا ہے یا کسی اور سبب سے ۱۴

☆ شرعی دم کرنے والے کے اوصاف ۱۴

☆ مائکروفون کے ذریعے ایک جگہ میں بہت سارے لوگوں پر دم کرنا ۱۷

☆ شرعی دم میں عامی زبان کے الفاظ کا استعمال کرنا ۱۸

☆ بعض آیات کو محدود تعداد میں بعض خاص بیماریوں کے لئے خاص کرنا ۱۹

☆ دم کرنے والے کو کچھ دینے کے بعد جو شخص اس سے زیادہ طلب کرتا ہے اور اسے تکلیف دینے کو جائز سمجھتا ہے اس کا کیا حکم ہے ۲۰

☆ دم کرنے کے لئے بہت ساری عورتوں کو ایک جگہ جمع کرنا خلوت نہیں ۲۲

☆ ایسے شخص کے بارے میں شرعی حکم جس کا یہ ایمان نہیں کہ قرآن میں شفا ہے ۲۳

☆ رسول اکرم ﷺ سے منقول شرعی دم ۲۴

☆ مریض سے صحت یاب ہونے کی شرط کی بنا پر اجرت کی وصولی کو معلق کرنے کا حکم؟ ۲۶

☆ ان اعضا کا ان بیان جن کے ذریعے جن انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور اس عمل سے کیا اثر ہوتا ہے؟ ۲۷

☆ دم کئے ہوئے پانی کو پینا اور اس سے نہانا اور حائضہ عورت کے لئے دم کرنا ۲۸
☆ جڑی بوٹیوں سے علاج کرنے والوں کے بارے میں اسلام کا مؤقف ۲۹
☆ بیمار، جنبی اور حائضہ پر دم کرنے کا جواز ۳۰
☆ ایسے اسباب اور ذرائع کا ذکر جو شیطانی وسوسوں اور اوہام سے بچاتے ہیں ۳۰
☆ جب دم کرنے والا اہل علم نہ ہو تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ ۳۱
☆ دم کو سو بار دہرانا کیا یہ بدعت ہے یا نہیں؟ ۳۱
☆ مقدار کی شرط کے بغیر دم کر کے اجرت لینا اور اسے رفاہی کاموں میں خرچ کرنے کا حکم؟ ۳۲
☆ پانی، تیل اور مرہم پر دم کرنا اور اذکار کو زعفران سے لکھنا؟ ۳۳
☆ ایسی دعاؤں سے دم کرنا جو رسول اللہ ﷺ سے منقول نہیں ہیں ۳۵
☆ عورت پر دم کرتے وقت اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لینے کا حکم ۳۶
☆ نماز میں شیطانی وسوسے آنے کی صورت میں پھونک مارنے کا طریق ۳۷
☆ دوسرے کو دم کرنے کا جواز اور اپنے لئے دم کا مطالبہ کرنے کی کراہت ۳۸
☆ جب طبی علاج میسر نہ تو شرعی دم کا علاج ممکن ہے ۳۹
☆ علاج اللہ تعالیٰ کا ذکر اور صبر وغیرہ کرنا ہے ۴۰
☆ پانی کے ذخیرے پر پڑھنے کا حکم ۴۱
☆ غیر شرکیہ کسی بھی دم کا حکم ۴۲
☆ قرآنی آیات وغیرہ کو اپنے پاس یا گاڑی میں کامیابی حاصل کرنے کی نیت سے رکھنا ۴۲
☆ لوگوں کے مال سے بے نیاز ہونے کے لئے دم کر کے اجرت لینے کا حکم ۵۰
☆ دم کرنے کا حکم ۵۱
☆ بچھو کے کاٹے کا معروف دم کا حکم ۵۲
☆ حصول شفا کے لئے کسی خاص شخص سے زمزم کے پانی پر دم کرانے کا حکم ۵۴
☆ نفسیاتی بے چینی کا علاج ۵۷

☆ قرآنی آیات کو پانی میں ڈالنے اور اس پانی کو پینے کا حکم ۵۹
☆ کاہنوں سے علاج کرانے کا حکم ۶۱
☆ آیات لکھ کر انہیں تکیہ یا دروازے کے نیچے رکھنے کا حکم ۶۳
☆ حصولِ شفا کے لئے معوذتین اور سورۂ اخلاص کے پڑھنے کا حکم ۶۴
☆ آگ سے جلانے کا حکم ۶۶
☆ اس عقیدے کے ساتھ کہ شفا اللہ ہی دیتا ہے، علاج کے لئے کسی سید کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟ ۶۶
☆ مرگی (جنون) کے علاج کے لئے گرجے میں جانے کا حکم ۶۷
☆ جن کو چھونے پر بعض حالات میں علاج کے لئے جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے ہیں اس میں کوئی حقیقت نہیں ۶۸
☆ بچھو کے بارے میں بہت سارے لوگوں میں مشہور دم کا حکم ۶۸
☆ شیطانوں کے خوف سے چہرے پر قرآن پاک رکھنے کا حکم ۶۹
☆ قرآن پاک، ذکر واذکار اور ثابت شدہ دعاؤں سے دم کرنے کا حکم ۷۰
☆ شیطان جن راستوں سے انسان کو ورغلاتا ہے ۷۱
☆ دم جھاڑ اور تعویذات کا حکم؟ ۷۲
☆ کسی مریض کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے قرآن پاک کا پڑھنا ۷۳
☆ شرعی دم کرنے والے کے مارنے اور پھندا لگانے (گلا گھونٹنے) کا حکم ۷۳
☆ نسیان یا کسی دوسرے بیماری لگنے کا علاج ۷۴
☆ لوگوں کے لئے جادو اور بیماری کی حالت میں منتر وغیرہ لکھنے کا حکم ۷۶
☆ ایسے شخص کا علاج جسے اپنی بیوی سے ہم بستری سے روک دیا گیا ہو ۷۸
☆ جنوں کو حاضر کرنے اور مریض کو چھپانے کا حکم ۸۰
☆ شریعت کے مخالف دم کرنے سے ڈرنے کی ضرورت ۸۳

☆ دم سے نفسیاتی بیماری کا علاج ۸۶
☆ پانی میں پھونک مارنے کا حکم ۸۹
☆ علم کے بغیر شرعی دم کرنے والے کا حکم ۹۰
☆ مریض کا اپنے جسم کا متأثرہ حصہ دم کرنے والے کے سامنے اس کی قرأت کے دوران
عریاں کرنا ۹۱
☆ علاج کی غرض سے برتن پر قرآن پاک کی بعض آیات کا کندہ کرانا ۹۱
☆ کیا دم توکل کے منافی ہے؟ ۹۲
☆ گھروں میں نحوست کا حکم ۹۳
☆ رسول اللہ ﷺ کے لعاب کے علاوہ کسی کا لعاب قابل تبرک سمجھنا حرام ہے اور حدیث:
بسم الله تربة أرضنا کے درمیان تطبیق ۹۴
☆ شرعی دم کے ساتھ علاج کرنے والے کے پاس جانے کا حکم ۹۵
☆ قرآنی آیات کا کسی کاغذ پر لکھنے، ان کو پینے اور بیماری والی جگہ پر ان سے مسح کرنے کا حکم ۹۶
☆ جادو سے بچنے کے شرعی طریقے اور جادو کا علاج ۹۷
☆ قرآن پاک سے دم کرنے اور دم کرکے اجرت لینے کا حکم ۹۷
☆ امراض کے لئے تعویذ کا مطالبہ کرنے کا حکم ۹۸
☆ پانی میں دم کرنا جائز ہے ۹۹
☆ اس آدمی کے بارے میں جو کہ کسی برتن میں قرآنی آیات لکھتا ہے اور پھر وہ کسی مریض کو
پلاتا ہے ۱۰۱
☆ برتن میں قرآنی آیات لکھ کر اور پانی سے دھو کر مریض کو پلانے کا جواز ۱۰۲
☆ علاج کے لئے زمزم کے پانی کو کسی دوسرے شہر لے جانا جائز ہے ۱۰۲
☆ مسلمان کا خود ہی تلاوت کر کے پانی میں پھونک مار کر اپنا علاج کرنا ۱۰۲
☆ کسی پاک چیز پر قرآنی آیات لکھ کر اسے پانی سے دھو کر مریض کو پلانا جائز ہے ۱۰۴

☆ دم کرنے کے لئے خصوصی علاج گاہ بنانا جائز نہیں............................ ۱۰۴
☆ وسوسے اور ان سے بچنے کی کیفیت ۱۰۵
☆ قرآن پاک اور سنت میں تمام بیماریوں کے علاج کے لئے اذکار اور تعویذات موجود ہیں ۱۰۶
☆ یہ دعا......شرک ہے ۱۰۹
☆ دم جھاڑ اور تعویذوں کو فروخت کرنے کا حکم؟...................................... ۱۱۱
☆ قرآن سے بدن کے کسی حصے کی بیماری کا علاج ۱۱۴
☆ سورۃ الزلزال کے بارے میں ایک غلط بات ۱۱۵
☆ جادو اور حسد سے اپنے آپ کو کیسے بچایا جائے؟.. ۱۱۶
☆ جادو کی شرعی دوا (جادو کا شرعی علاج).. ۱۱۷
☆ کیا عورتیں دم کے وقت ضرورت کے تحت اپنا کوئی حصہ عریاں کر سکتی ہیں.................. ۱۲۲
☆ جادو ختم کرنے کے شرعی طریقے.. ۱۲۳
☆ مومن جادو سے کیسے نجات حاصل کرے تا کہ وہ اسے نقصان نہ پہنچا سکے؟.................. ۱۲۳

نظر بد اور حسد کے بارے میں فتاوے

☆ کار (گاڑی) وغیرہ کے سلسلے میں نظر بد کا دم استعمال کرنے کا حکم.......................... ۱۳۲
☆ نظر لگانے والے انسان سے غسل طلب کرنے کا حکم اور اس کی وجہ.......................... ۱۳۲
☆ جادو اور نظر بد لگنے کے اسباب.. ۱۳۴
☆ ارادے کے بغیر نظر کا لگنا.. ۱۳۵
☆ لباس وغیرہ میں دوسروں سے ممتاز ہونے کی خواہش اور اس کا حسد سے تعلق ۱۳۵
☆ نظر لگنے سے بچاؤ اور توکل کے ساتھ اس کا تعلق.. ۱۳۶
☆ کسی دوسرے کی طرح کافر کی نظر بھی لگ سکتی ہے.. ۱۳۷
☆ ایسے لوگ ہیں جو جب چاہیں جس کو چاہیں نظر بد لگا سکتے ہیں ۱۳۸
☆ جس شخص کو نظر لگ جائے کیا وہ نظر سے متاثر ہوتا ہے اور کیا ایسا ہونا قرآن کے خلاف ہے؟..... ۱۳۹

☆ نظر بد لگنے کے علاج کی کیفیت اور کیا اس سے بچاؤ اختیار کرنا توکل کے خلاف ہے........... ۱۴۰
☆ نظر لگنے سے مرنے والے شخص کو زیادہ فضیلت نہیں ملتی ۱۴۳
☆ ایسے انسان کا حکم، جو کھانا کھاتے ہوئے کسی دوسرے انسان کو اپنی طرف دیکھنے سے
کھانے کی چیز پھینکتا ہے.. ۱۴۴
☆ نظر کی حقیقت ۱۴۴
☆ نظر لگنے پر آگ اور گھاس پھونس کی دھونی دینے کا حکم ۱۴۹
☆ دوسروں سے غیرت کا حکم.. ۱۴۹
☆ جادو اور نظر کا فرق، نظر لگانے والے اور متاثر ہونے والے کا علاج ۱۵۱
☆ حسد کا علاج اور اس سے بچنے کا شرعی طریقہ ۱۵۳
☆ حسد کا ازالہ کرنا اور اسے اپنے آپ اور اپنے گھر والوں سے دور کرنا.......................... ۱۵۴
☆ کیا جن کی نظر انسان کو لگ سکتی ہے؟.. ۱۵۵
☆ حسد کرنے والوں کو نظر سے بچنے کے لئے ''دق الخشب،، کہہ کر لکڑی کو کھڑکھڑانا.......... ۱۵۶
☆ حسد کرنے والے اور جس سے حسد کیا گیا ہو دونوں کے لئے شرعی دوا.......................... ۱۵۷

جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے پاس جانے کے بارے میں فتاوے

☆ پوشیدہ امور کو جاننے کے لئے جن وغیرہ کی مدد لینے کا حکم.................................. ۱۶۰
☆ علاج کے لئے کسی کاہن یا نجومی کے پاس جانے والے کا حکم؟.................................. ۱۶۶
☆ جادو کا توڑ جادو سے کرنے کا حکم ۱۶۷
☆ مریض کے لئے جانور ذبح کرنے، چاندی کی کوئی گول چیز یا کپڑے کا ٹکڑا مریض کے ہاتھ میں
رکھنے کا حکم.. ۱۶۸
☆ الزار (جنون) کے علاج کے لئے ذبح کرنے کا حکم؟.................................. ۱۶۹
☆ بدن کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ کے اسماء اور شیاطین کے نام لکھنے کا حکم؟ ۱۷۰
☆ بعض بیماریوں کے علاج کے لئے بعض مخصوص اوصاف والے خاص جانوروں کو ذبح
کرنے کا حکم ۱۷۱

☆ انسانوں پر جنات کا اثر ہونا اور شوہر کو بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے سے روکنے کا عمل ممکن ہے ۱۷۲
☆ شیاطین (جنوں) کو حاضر کر کے ان سے یہ عہد لینے کا حکم کہ وہ کسی انسان پر اثر انداز نہ ہوں گے ۱۷۳
☆ جو شخص غیر اللہ سے مدد حاصل کرتا ہے اس کے پاس علاج کے لئے جانا حرام ہے، اگرچہ اس سے کسی کو شفا حاصل ہوئی ہو ۱۷۳
☆ ''تعلموا السحر ولا تعملوا به،، یہ حدیث صحیح نہیں، ضعیف روایت بھی نہیں ۱۷۴
☆ غیر اللہ کے نام پر ذبح کر کے یا حرام اشیاء سے علاج کرنے کا حکم ۱۷۶
☆ آنے والے وقت میں بیٹے کی بیوی کون ہوگی، دشمنی کرے گی یا نہیں ایسا سوال کرنے کا حکم ۱۷۶
☆ جادو کی اقسام اور جادوگر کا حکم ۱۷۸
☆ جادوگر کو مرتد ہونے اور کسی حد کی وجہ سے قتل کرنا ۱۷۹
☆ رسول اکرم ﷺ پر جادو ہونے کے دلائل ۱۸۱
☆ جادو ایک حقیقت ہے ۱۸۲
☆ جادو کا توڑ جادو سے کرنے کا حکم ۱۸۳
☆ جادو سیکھنے کا کیا حکم ہے؟ ۱۸۴
☆ کاہنوں کے پاس جانے اور کہانت کا حکم؟ ۱۸۶
☆ جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے سوال کرنے کا حکم؟ ۱۸۸
☆ کاہنوں کے پاس جانے، ان سے سوال کرنے اور ان کو سچا سمجھنے کا حکم؟ ۱۹۱
☆ جو شخص مریض اور اس کی والدہ کا نام طلب کرتا ہے وہ جن کی خدمت حاصل کرتا ہے ۱۹۸
☆ علاج کے لئے کاہنوں وغیرہ کے پاس جانے والے اور ان کی تصدیق کرنے کے بارے میں حکم ۲۰۰
☆ سحر (جادو) کہانت اور ان سے متعلقہ باتوں کا حکم ۲۰۲
☆ حساب اور فلک کے بارے میں علم حاصل کرنے کا حکم، کیا یہ علم نجوم ہے؟ ۲۱۳

☆ شفا کے ارادے سے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے کا حکم ۲۱۵
☆ جادو، کہانت، علمِ نجوم، اور عرافہ کا فرق اور ہر ایک کا حکم ۲۱۸
☆ جس طریقے سے رسول اکرم ﷺ کو جادو کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس بارے میں کیا طرز عمل اپنایا........................ ۲۱۹
☆ جادو کی حقیقت اور اس کی کسی بھی صورت کا جائز نہ ہونا ۲۲۱
☆ جادو کے عمل کے لئے کاہنوں کے پاس جانا اور جانوروں کو عذاب دے کر قتل کرنا............ ۲۲۲
☆ تفسیر ابن کثیر میں جادو سے متعلق ابن کثیر رحمہ اللہ کے قول کی شرح........................ ۲۲۳
☆ ایسے شخص کا حکم جو کسی عرّاف سے کوئی بات معلوم کرتا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ شخص ''عرّاف،، ہے ۲۲۴
☆ جادو شیطانی عمل ہے اور جادو کرنے والا مشرک ہے ۲۲۵
☆ کیا جادو حق ہے؟........................ ۲۲۷
☆ جن اور اس کے اثر سے لگنے والی بیماری........................ ۲۲۷
☆ یہ طریقہ یونس علیہ السلام کا نہیں........................ ۲۲۹
☆ یہ ناپسندیدہ عمل ہے (یہ عمل بہت برا ہے) ۲۳۰
☆ زہریلا برتن........................ ۲۳۱
☆ کسی کنوئیں کو ایوب علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ۲۳۲
☆ شرعی دم جھاڑ کے علاوہ جادو کا کوئی اور علاج جائز نہیں ۲۳۳
☆ کسی بھی وجہ سے کاہن کے پاس جانا درست نہیں (جائز نہیں)........................ ۲۳۴
☆ حج کی گرہ لگانا........................ ۲۳۶
☆ بیوی کا شوہر پر جادو کرنا ۲۳۷
☆ محبت میں رکاوٹ ڈالنا یا شوہر بیوی کے درمیان اختلاف پیدا کرنا جادو ہے ۲۳۹
☆ عطف اور صَرف دونوں حرام ہیں ۲۴۱

جنات کے بارے میں فتاوے

☆ شیطان کے وسوسے اور اس سلسلے میں کیا کرنا مناسب ہے؟ ۲۴۴

☆ کیا جن بھیڑیے کی شکل اختیار کر سکتے ہیں؟ ۲۴۷

☆ انسان کے اندر جن کے داخل ہونے اور اس سے ہم بستری کرنے کا امکان ۲۴۸

☆ کسی انسان کے بدن میں داخل کرنے کے لئے کسی جن کو قابو کرنا اور کسی شرط کے بغیر انسانی جسم سے نہ نکلنا ممکن ہے؟ ۲۴۹

☆ علاج کرنے والے کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ بیماری معلوم کرنے کے لئے کسی مسلمان جن کو استعمال کرے ۲۵۰

☆ جب انسان یہ محسوس کرے کہ وہ جماع کر رہا ہے حالاں کہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا، ہوسکتا ہے کہ کوئی جن ایسا کر رہا ہو؟ ۲۵۰

☆ انسانوں کی طرح جنات بھی مخصوص جانور ہیں ۲۵۱

☆ ارواح کو حاضر کرنا شیطانوں کو حاضر کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ۲۵۲

☆ یہ بات درست نہیں ۲۵۴

☆ جنات کا انسان کو اغوا کرنا ۲۵۵

☆ انسان کے خلاف جنات کی کارروائی ۲۵۵

☆ جن کا دم کرنے والے کو ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعے دھمکی دینے کا امکان ۲۵۶

☆ کسی عام انسان کا جن کو دیکھنا ممکن نہیں ۲۵۶

☆ بعض جادوگر اور شعبدہ باز جنات کو دیکھ سکتے ہیں کیوں کہ وہ جنات کی خدمت کرتے ہیں ۲۵۷

☆ دفن شدہ خزانہ نکالنے کے لئے جن کو حاضر کرنے والے شخص کا حکم ۲۵۸

☆ جنات کی حقیقت، ان کا اثر اور اس کا علاج ۲۵۹

☆ جنات کس طرح انسانوں کو تکلیف دیتے ہیں اور ان سے بچنے کا طریق کار ۲۶۲

☆ انسان میں جن کے داخل ہونے کا حکم ۲۶۴

☆ جن کا مس کرنا (چھونا، داخل ہونا) اور اس کا علاج ۲۶۵
☆ جنات پر انسانوں کا اثر ۲۷۲
☆ جن انسانوں پر قابو پالیتا ہے اور اسے خلاف شرع امور کا حکم دیتا ہے ۲۷۳
☆ جنات کا انسانوں پر زیادتی کرنا اور ان سے بچنے کا طریقہ ۲۷۴
☆ جنات کی طرف سے انسان کو لاحق ہونے والی بعض فضول مشکلات ۲۷۷
☆ جن وانس میں اکثر ایک دوسرے کو تکلیف دیتے ہیں اور جان بوجھ کر یا غلطی سے قتل کر دیتے ہیں ۲۷۸
☆ روحوں کو حاضر کرنے والے علم کا حکم ۲۸۴
☆ جن کا انسان میں داخل ہونا اور اس کا انسان سے مخاطب ہونے کا جواز ۲۹۴
☆ جن کے وجود کا انکار کرنے کا حکم اور عقیدہ پر اس کا اثر ۳۰۸
☆ قرآن کو بچے کے پاس رکھنا اس کی اہانت ہے ۳۱۰

تعویذوں کے بارے میں فتوے

☆ قرآنی آیات کے ذریعہ تعویذ اور حجاب کا حکم ۳۱۲
☆ بچوں کی گردن میں کسی کاغذ پر قرآنی آیات وغیرہ لکھی ہوئی لٹکانے کا حکم ۳۱۳
☆ گھر کی دیواروں پر ایسے اوراق لٹکانے کا حکم جن پر قرآنی آیات لکھی ہوئی ہوں ۳۱۴
☆ ایسے تعویذ وغیرہ کے لٹکانے کا حکم جن میں دعائیں اور قرآنی آیات ہوں ۳۱۵
☆ کتاب ''حصن حصین،، اور ''حرز الجوشن،، کو اپنے پاس رکھنے کا حکم ۳۱۷
☆ کسی کپڑے یا چمڑے کا ٹکڑا ولادت کے بعد بچے کے پیٹ پر رکھنے کا حکم ۳۱۷
☆ قرآنی تعویذوں کو لٹکانے کا حکم ۳۱۸
☆ تعویذ لکھنے اور ان پر اجرت وصول کرنے کا حکم ۳۱۹
☆ قرآنی آیات کو لکھنے اور پھر لوگوں کو لٹکانے کے لئے حکم دینے والے کا حکم ۳۱۹
☆ لوگوں کے لئے تعویذ لکھنے والے انسان کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم ۳۲۰

☆ تعویذوں کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم ۳۲۰
☆ قرآنی آیات وغیرہ سے تعویذ لکھنے کا حکم ۳۲۱
☆ ''بے شک دم، تعویذ اور جادو منتر شرک ہے،، اور ''جو کوئی اپنے بھائی کا فائدہ پہنچا سکتا ہے
☆ وہ ضرور پہونچائے،، ان دونوں حدیثوں کے درمیان موافقت کے پہلو ۳۲۳
☆ حدیث ''ان الرقی والتمائم شرک،، کا معنی ۳۲۵
☆ قرآنی آیات وغیرہ کے تعویذ کا حکم ۳۲۷
☆ بازوبند کے بارے میں چند ہدایات ۳۲۸
☆ تانبے کے کنگن ۳۳۵
☆ گھٹنوں کے درد کا علاج کرنے کے لئے کنگن پہننے کا حکم ۳۳۸
☆ تعویذ اور جادو وغیرہ کا معاملہ کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم ۳۳۹
☆ گردن میں بعض جانوروں کے بالوں سے بنے ہوئے دھاگے لٹکانے کا حکم ۳۴۲
☆ بچوں کی گردن میں قرآنی تعویذ لٹکانے کا حکم ۳۴۴
☆ نفسیاتی بے چینی کا علاج تعویذوں سے نہیں ہوتا ۳۴۵
☆ بچوں کی گردن میں لٹکانے کے لئے ایسی معدنی اشکال کو فروخت کرنے کا حکم
☆ جن پر قرآنی آیات کندہ ہوں ۳۴۵
☆ تعویذ وغیرہ کو اس کی جگہ سے نکالنا ۳۴۹
☆ کسان کی حمایت اور پرندوں کو دور بھگانے کے لئے کاغذ لکھنے کا حکم ۳۵۰

انتساب

میں اپنی اس حقیری کوشش کو ان انسانوں کے نام منسوب کرتا ہوں جنہوں نے شرعی دم جھاڑ کے ذریعے مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھی۔ ان میں سے خاص طور پر شیخ عبدالعزیز ابن محمد المغیصیب اس انتساب کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی ساری عمر اسی کام میں کھپادی۔ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت کا بہت بڑا ذریعہ تھے۔ انہوں نے میرے لیے سوالات اور استفسارات کے بہت سارے دروازے کھولے۔ انہی سوالات کے نتیجہ میں علمائے کرام کے یہ جوابات موصول ہوئے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو ہر اس انسان کے نیک اعمال میں شامل فرمائے جس نے اس کام میں میری مدد فرمائی ہے۔ وہ ذات ہماری دعا کو سننے والی اور قبول کرنے والی ہے۔

ڈاکٹر خالد الجریسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

ہر قسم کی تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے اور سب سے افضل و اشرف نبی محمد ﷺ ان کی آل' اوران کے صحابہ کرام پر درود وسلام ہو۔

اس بات کی بہت شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ شرعی دم جھاڑ کے ذریعے علاج کے دائرہ کار کو وسعت دی جائے کیونکہ بہت ساری نفسیاتی بیماریوں جیسے مرگی' جناتی اثر' جادو ٹونہ وغیرہ میں یہ طریقہ کار بڑا مؤثر اور شفا بخش ثابت ہوا ہے جب کہ جدید طب میں ان بیماریوں کا علاج ناپید ہے۔ اس ضرورت کی آڑ میں بعض لوگوں نے مریضوں کو علاج کے لیے مختلف اسباب اختیار کرنے پر اُکسایا' وہ امراض کے عجیب وغریب نام بتاتے اور کسی نقلی' عقلی یا تجرباتی دلیل کے بغیر علاج کے لیے ادویات بیان کرتے۔ اس کے باوجود دنیا میں ابھی ایسے لوگ ختم نہیں ہوئے جو کہ اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کے لیے خلوص دل سے یہ خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دم جھاڑ سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے ان کی تجویز کردہ دواؤں میں اللہ کی مہربانی سے برکت ہوتی ہے۔

لیکن اچھے برے کا امتیاز کون کرے۔ کچھ ایسے شعبدہ باز ظاہر ہوئے جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ دم جھاڑ سے علاج کرتے ہیں۔ لیکن صالح لوگ ظلم وستم کا شکار ہو گئے۔ انہیں شعبدہ باز کہا گیا۔ ضرورت مند بہت زیادہ حیران و پریشان ہوئے کیونکہ اچھے برے میں فرق کرنا ان کے بس میں نہ تھا۔ بعض مریض اسی غلط فہمی اور اندھیرے کا شکار ہو گئے۔ وہ شعبدہ بازوں کو شرعی دم جھاڑ کرنے والے سمجھ بیٹھے اور ان کے پاس چلے گئے اور کچھ لوگوں نے انہی شعبدہ بازوں کے خوف سے دم کرانا ہی چھوڑ دیا۔

اس لئے میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ ایسی تجویز کی تائید کروں جس کو بہت سارے اہل علم

نے پہلے بھی پیش کیا تھا۔ کہ شرعی دم جھاڑ' قرآن پاک کی آیات' رسول اللہ ﷺ کی تجویز کردہ دعاؤں اور دواؤں سے علاج کرنے کا ایک مرکز بنا دیا جائے۔

وزارت صحت' وزارت داخلہ اور امر بالمعروف نہی عن المنکر کی مختلف کمیٹیاں اس مرکز کی نگرانی کریں تاکہ ہر ضروری لحاظ سے اس مرکز کو کنٹرول کیا جا سکے۔

اس مرکز کے علاوہ کسی کو دم جھاڑ یا نبوی دواؤں سے علاج کرنے کی اجازت نہ ہو' اس طرح سے صحیح طبیب اور طبیب ہونے کا دعوی کرنے والوں میں امتیاز ہو سکے گا۔

دم جھاڑ اور طبِ نبوی کا لبادہ اوڑھنے والے ان شعبدہ بازوں۔ جادوگروں اور کاہنوں کا راستہ بند ہو جائے گا۔ جس سے شرعی دم کے فوائد سامنے آئیں گے اور لوگ پوشیدہ خرابیوں سے محفوظ رہ سکیں گے۔

ایسا انتظام ہر خطے اور شہر میں ہونا چاہیے یہ کتاب جو کہ شرعی دم جھاڑ کرانے والوں اور پریشان حال لوگوں کے لیے ایک راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے شروع میں جو چند سطور بطور مقدمہ میں نے لکھی ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والا میری ان باتوں کو اس کتاب کے مقابلے میں کسی خاطر میں نہیں لائے گا کیونکہ یہ کتاب نہایت قیمتی فتووں اور جوابات پر مشتمل ہے

اندھے عقیدت مند لوگ کیسے مجتہدین کی باتوں کو قبول کر سکتے ہیں' حالانکہ اگر انسان غور کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ وہ درحقیقت کسی ایسے مجتہد کی بات ہی تسلیم کرتا ہے اور اس کی پیروی کرتا ہے جس کے علم اور تقوٰی سے وہ متاثر ہوتا ہے۔

اس کے باوجود میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے مسائل پر توجہ دینا' ان سب کو چھان پھٹک کر جمع کرنا' ان کے جوابات حاصل کرنا ایک ضروری کام ہے اور قابل قدر کوشش ہے کیونکہ بہت سارے مریض اور دم جھاڑ سے علاج کرانے والے اس کے محتاج ہیں۔

یہ کوشش اس لحاظ سے بھی خاص طور پر قابل قدر ہے کہ اس سے پہلے یہ مسائل مختلف کتابوں اور رسائل میں بکھرے ہوئے تھے بلکہ ان میں سے اکثر عرصہ دراز سے عام لوگوں کی نظروں سے اوجھل تھے۔ صرف چند اہل علم کی اپنی ذات تک محدود تھے۔ کیونکہ شرم وحیا کی وجہ سے وہ خود بیان کرنا

مناسب نہیں سمجھتے تھے یا پھر لوگ ایسے سوال کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس قیمتی مجموعے سے نوازا ہے اور میں نے اس کو پڑھا ہے۔ اس میں بہت سارے بکھرے ہوئے مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے اور بہت سارے فائدے اور عمدہ باتیں جمع کر دی گئیں ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے والا محسوس کرے گا کہ بہت سارے مسائل کے جوابات عام عادات کے مطابق ہیں اور اس سے ایسا فائدہ حاصل ہوگا جو کسی شرعی حکم یا عام دستور کے خلاف نہیں۔

ممکن ہے اس کتاب کو پڑھنے والا یہ محسوس کرے کہ بعض ایک جیسے سوالات کے جوابات میں اہل علم میں تھوڑا بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ احتیاط اور نرمی سے کام لیں۔ علما کے جوابات کو بے فائدہ نہ سمجھیں۔ بلکہ اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ یہ سارا اجتہادی معاملہ ہے احکامِ الٰہی کے سلسلے میں معصوم تو صرف انبیا کی ذات ہوتی ہے۔ فتویٰ طلب کرنے والوں کے حالات بھی ایک جیسے نہیں ہوتے...... ہوسکتا ہے کوئی معاملہ اتنا وسیع ہو کہ اس میں اختلاف کی گنجائش موجود ہو۔ اس لیے کسی کے خلاف لب کشائی کرنا مناسب نہیں۔

مختصراً عرض ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے اور ایک نئی فکر کو پیش کرتی ہے۔

خالد الجریسی نے صرف ثواب حاصل کرنے کے لیے اس پر کافی محنت کی ہے۔ جب کہ اس قسم کی کتاب کے لیے کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

''اجرت لے کر رونے دھونے والی عورت اور وہ ماں جو بچے کے گم ہو جانے سے پریشانی کے عالم میں بلبلاتی ہے'' دونوں ایک جیسی کیونکر ہوسکتی ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس نے اپنی عادت کے مطابق بہت اچھا مجموعہ ترتیب دیا ہے۔ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں۔ وہ ذات اس کوشش کو اس کے نیک اعمال میں شمار فرمائے اور ہم سب کو اپنی ہی اطاعت پر ثابت قدم رکھے۔ حتیٰ کہ ہمیں موت آ جائے۔ اللہ تعالیٰ

دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد ﷺ ان کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔ آمین!

العبد الفقیر الی اللہ

سعد بن عبداللہ البریک

المشرف العام على المكاتب التعاونية للدعوة والارشاد

بالبديعة والصناعية الجديدة

مقدمہ

تمام تعریفیں رب العالمین کے لیے ہیں۔آ خرت صرف متقین کا حق ہے۔انبیا اور رسولوں میں سب سے افضل اور بزرگ و برتر نبی ہمارے امام، سردار اور قائد محمد ﷺ ان کی آل، ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور قیامت تک جو بھی ان کی ہدایت کو اپنائے ''ان سب پر'' اللہ رب العزت کی رحمت اور سلامتی ہو۔

''شرعی دم جھاڑ کے ذریعہ علاج کرانا'' اس موضوع پر آج کل بہت ساری باتیں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ معاشرے میں نظر لگ جانا، جادو، جناتی اثر جیسے امراض کافی بڑھ گئے ہیں ایک طرف تو طب جدید، ان بیماریوں کا علاج کرنے سے قاصر نظر آتی ہے۔دوسری طرف شرعی دم جھاڑ کرنے والے ظاہر ہو رہے ہیں لیکن ساتھ ہی بہت سارے جادوگر، شعبدہ باز بھی سامنے آ رہے ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ تعاون کیا جائے جو حقیقت میں شرعی دم جھاڑ کرتے ہیں، ساتھ ہی شعبدہ باز اور جادوگروں کے ساتھ اہانت آمیز سلوک ہونا چاہیے لیکن ''مصیبت تو یہ ہے'' کہ عوام ان دو قسم کے علاج کرنے والوں میں کوئی فرق نہیں کر پاتے۔کیونکہ عام طور پر انہیں شرعی احکام کا علم نہیں یا پھر وہ شرعی دم جھاڑ کے صحیح طریقے سے ناواقف ہوتے ہیں۔انہیں اچھا، برا، کھرا کھوٹا سب ایک سے نظر آتے ہیں۔معاملے کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے بعض نوجوان اس وبا کی طرف متوجہ ہوئے کہ جادو اور شعبدہ بازی کو ختم کر دیا جائے۔وہ خود مفتی بن بیٹھے اور اس معاملے کو بہت اہمیت دی۔انہوں نے اجتہادی معاملات کو اوامر اور نواہی کے مقابلے میں پیش کیا۔اہلِ علم اور مفتیانِ کرام کی رائے کو اہمیت نہ دی۔حالانکہ اللہ رب العزت نے اہلِ علم کے متعلق فرمایا ہے۔

﴿ فَسْـَٔلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾ [النحل: ٤٣]

ترجمہ: ''اگر تمہیں علم نہ ہو تو اہلِ ذکر سے دریافت کرلیا کرو۔''

انہوں نے نہایت جلد بازی دکھائی اور وہ بعض اہل علم جو قرآن پاک کے حافظ قاری تھے اور تقویٰ اور نیکی کرنے میں معروف تھے اور انہوں نے اپنی زندگی اپنے بھائیوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کا قول ہے:

((**من استطاع منكم ان ينفع اخاه فليفعل**.)) (مسلم۔کتاب السلام ۲۱۹۹)

''تم میں سے جو شخص اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔''

جو لوگ اس قول کے عملی نمونہ تھے۔ خود ساختہ مفتی حضرات نے ان کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کیے جب کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((ان من اكبر الكبائر استطالة المرء فى عرض رجل مسلم بغير حق۔))

(ابوداؤد کتاب الادب۔۴۸۷۷)

''کسی مسلمان انسان کی عزت وعصمت کے بارے میں بلا وجہ زبان درازی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔''

ایک دوسری حدیث میں ہے:

((ان من اربى الربا الاستطالة فى عرض المسلم بغير حق۔))

(ابوداؤد کتاب الادب حدیث: ۴۸۷۶ و مسند احمد ۱/۱۹۰)

''بلا وجہ کسی مسلمان کی عزت وعصمت کے بارے میں زبان کھولنا بہت بڑا سود ہے۔ (یعنی بہت زیادہ حرام ہے)''۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے:

((كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله و عرضه))

(مسلم۔کتاب البر والصلۃ۔حدیث ۲۵۶۴)

''ہر مسلمان کا خون (قتل کرنا)، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

اس قسم کی شدت اکثر اوقات بھلائی کے کاموں سے نفرت کا سبب بن جاتی ہے یا ایسے اجتہادی مسائل جن کے کرنے یا نہ کرنے میں وسعت ہو۔ ان میں سختی سے کام لینے سے ایسے بے دین لوگ (جو دین اسلام اور مسلمانوں کو پسماندگی کا طعنہ دیتے ہیں اور شرعی دم جھاڑ سے علاج کرنے کو ایسا بے ہودہ نظریہ سمجھتے ہیں جس سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے) زیادہ جری ہو جاتے ہیں۔ ایسے منافق اور حاسد لوگوں کو بھی موقع ملتا ہے کہ وہ شدت پسند لوگوں کی صفوں میں شامل ہو کر اہل خیر اور صالح لوگوں کے خلاف مکر و فریب کر سکیں۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے جب یہ محسوس کیا کہ ''شرعی دم جھاڑ'' کے موضوع کو صحیح انداز سے نہیں دیکھا جا رہا تو میں نے اس موضوع پر ایک کتاب تیار کرنے کا منصوبہ بنایا تا کہ اس کتاب میں بڑے بڑے اہل علم کے منتشر فتوے جمع کروں اور صالح قسم کے شرعی دم جھاڑ کرنے والے علما جن کو ایک دنیا ان کے اچھے کاموں کی وجہ سے' کے ہاں پیدا ہونے والے نئے نئے سوالات ان کے جوابات اضافی طور پر اس کتاب میں شامل کروں تا کہ اس موضوع سے متعلق تمام امور واضح ہو سکیں اور عام لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ آخر میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مسلمان مریضوں کو جلد صحت سے نوازے اور ہمیں سیدھے راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رسول اکرم ﷺ ان کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو۔

ڈاکٹر خالد الجریسی

''دم کرتے وقت متاثر جگہ کو چھونا''

سوال: ایک شخص اپنے پاس آنے والے مریضوں کو شریعت سے ثابت شدہ دم کرتا ہے جیسے کہ شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب ''صحیح الکلم الطیب'' اور ابن القیم رحمہ اللہ کی کتاب ''الوابل الصیب'' میں موجود ہے۔ اس کے پاس ایسے لوگ بھی آتے ہیں جن کو بعض ایسے امراض جیسے سرطان' زخم وغیرہ لاحق ہوتے ہیں۔ ان بیماریوں سے ان کے اعضا بھی متاثر ہوتے ہیں۔ وہ ایسے اعضا پر قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ سے ثابت شدہ دم کرتا ہے۔ بعض مجرب دم بھی کرتا ہے جو شرکیہ نہیں ہوتے۔ پھر وہ دم کرتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ پر پھونک مار کر متاثرہ عضو پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتا ہے۔ اس طرح وہ رسول اللہ ﷺ کے عمل کی پیروی کرتا ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ جب کبھی اپنے خاندان کے کسی فرد کو تعوذ پڑھ کر دم کرتے۔ تو اپنا دایاں ہاتھ اس انسان پر پھیرتے اور فرماتے۔

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسَ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیُ لَاشِفَا اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا))

(البخاری۔ کتاب المرضیٰ ۵۶۷۵۔ مسلم کتاب السلام۔ ۲۱۹۱)

''اے اللہ' لوگوں کے رب' تکلیف دور فرما۔ شفا عطا فرما' آپ شفا دیتے ہیں۔ آپ کے علاوہ شفا کہاں ہے۔ ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری باقی نہ رہے۔''

اسی طرح حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ ﷺ سے اپنی اس جسمانی تکلیف کا اظہار کیا جو انہیں اسلام میں داخل ہونے کے وقت سے تھی تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

((ضَعْ یَدَكَ عَلَى الَّذِیْ یَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ' ثَلَاثَ مَرَّاتٍ' اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَا اُجِدُ وَاُحَاذِرُ)) (مسلم کتاب السلام۔ ۲۲۰۲)

''اپنے جسم میں تکلیف والی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھو اور تین بار بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ اعـــوذ بـعزۃ اللہ الخ ۔ پڑھو۔ اے میرے رب میں تیری عزت اور قدرت کی بدولت اپنی تکلیف اور خوف کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔''

کیا اس دم کرنے والے کا اس طرح متاثرہ عضو پر ہاتھ رکھنا جائز ہے؟ رسول اللہ ﷺ کا اپنے صحابی سے یہ فرمانا' اپنا ہاتھ رکھو۔ کیا اس سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ ہاتھ رکھنا بھی شفا کے اسباب میں داخل ہے؟

یہ خیال رہے کہ اس نے ہاتھ رکھنے کا تجربہ کئی بار کیا ہے اور بہت سارے مریضوں (مرد' عورتوں) کو شفا بھی حاصل ہوئی ہے۔

جواب: اس طرح سے دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ قرآن پاک شفا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا هُدًى وَشِفَآءٌ ﴾ [فصلت: ٤٤]

''آپ فرمادیں کہ وہ ''قرآن'' اہل ایمان کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔''

(ہاتھ پر پھونک مارنے کے بعد اسے تکلیف والی جگہ پر رکھنے یا پھیرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔) اہلِ خانہ' مردوں' محرم عورتوں اور چھوٹے بچے یا بچیوں کی حد تک کوئی حرج نہیں۔ لیکن بالغ 'نامحرم عورتوں کے ننگے جسم پر ہاتھ رکھنے یا ہاتھ پھیرنے کی کوئی واضح دلیل نہیں' اس کا اعتراف خود شیخ عبداللہ الجبرین نے فتویٰ نمبر ۹ میں کیا ہے۔ (مترجم)

دم کرنے کے بعد پورے بدن اور متاثرہ حصہ پر پھونک مارنے میں مذکورہ احادیث کی روشنی میں کوئی حرج نہیں۔ دعا یا دم کے بعد متاثرہ حصے پر پھونک مار کر اپنا ہاتھ بار بار پھیرنے کو عربی میں ''مسح'' کہتے ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا اور تاثیر ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

مخصوص امراض کے لیے بعض آیات کو بغیر کسی یقین کے بار بار پڑھنا

سوال: بعض دم کرنے والے ایسے ہیں جو بعض خاص امراض کے لیے مخصوص آیات ایک خاص تعداد میں بار بار پڑھتے ہیں۔ حالانکہ ان کا یہ اعتقاد نہیں ہوتا کہ اتنی بار پڑھنے میں ہی شفا ہے۔ اس طرح بعض خاص آیات کو ایک خاص مقدار میں بار بار پڑھنے سے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن پاک کے شفا ہونے میں کوئی شک نہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے کئی بار فرمایا ہے:

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا هُدًى وَشِفَآءٌ ﴾ [فصلت: ٤٤]

''آپ فرمادیں قرآن پاک اہل ایمان کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔''

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ ﴾ [يونس: ٥٧]

''اے لوگو تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحت سینے میں پائی جانے والی بیماریوں کیلئے شفا اور مومنین کے لیے ہدایت ورحمت آچکی ہے۔''

قرآن پاک کے بارے میں یہ آیت بھی ہے۔

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴾ [الإسراء: ٨٢]

''ہم نے ایسا قرآن نازل فرمایا ہے جو مومنین کے لیے شفا اور رحمت ہے۔''

اس آیت کے بارے میں بہت سارے اہل علم یہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں ''من'' تبعیض کے لیے نہیں (یعنی اس سے بعض قرآن مراد نہیں) بلکہ یہ ''من'' جنس کو بیان کرنے کے لیے ہے (یعنی ایسا قرآن) اِس کے باوجود قرآن پاک میں ایسی آیات موجود ہیں جن میں علاج کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ یعنی وہ علاج کرنے کے لیے مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔

جس شخص کو ان آیات سے دم کیا جائے اس پر ان آیات کا اثر ہوتا ہے انہی میں ''سورۃ الفاتحہ'' ہے جس طرح کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے سورۃ الفاتحہ سے دم کرنے والے شخص سے کہا:

((وما أدراك أنها رقية)) (البخاری کتاب الطب ٥٧٣٦)

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورۃ دم ہے (یعنی اس کو پڑھ کر دم کیا جاسکتا ہے)۔''

بعض خاص آیات کی فضیلت بیان کی گئی ہے جیسے آیۃ الکرسی معوذتین یعنی (**قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس**) رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے:

((ماتعوذ الناس بمثلهما)) (النسائی۔ کتاب الاستعاذہ۔ ٥٤٢٩۔٥٤٣٠۔٥٤٣١)

''لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کے لیے ان دونوں سورتوں جیسی اور کوئی چیز نہیں۔''

اسی طرح سورۃ اخلاص، سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیتیں ان کو تین بار پڑھنے یا زیادہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔قرآن پاک کا پڑھنا فائدہ مند ہے۔ایک بار پڑھا جائے یا بار بار پڑھا جائے لیکن بار بار کثرت سے پڑھنے سے جلدی اور دیرپا اثر ہوتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

مرض کی تشخیص، آیا مریض جناتی اثر سے بیمار ہوا ہے یا کسی اور سبب سے

سوال: کیا دم کرنے والا کسی مریض کی بیماری کی تشخیص کر سکتا ہے کہ اس پر جناتی اثر ہے یا مریض کسی اور وجہ سے بیمار ہے؟

جواب: یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دم کرنے والے کے پاس مختلف قسم کے حالات والے لوگ بار بار آتے ہیں اور اس کے پاس ایسے مصیبت زدہ لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے جن پر جناتی اثر، جادو اور نظر لگنے کے اثرات ہوتے ہیں اور وہ ہر مرض کا اسی مناسبت سے علاج کرتا ہے چنانچہ وہ اس طرح سے اپنے طویل تجربے کی بنیاد پر تمام نفسیاتی بیماریوں یا اکثر بیماریوں کی مختلف حالتوں سے واقف ہو جاتا ہے۔

ان سب بیماریوں کی علامتیں اور نشانیاں ہوتی ہیں جو تجربات سے بالکل واضح طور پر معلوم ہو جاتی ہیں۔مرگی کا مریض، اپنی آنکھوں کی تبدیلی، زرد رنگت، جسم کا سرخی مائل ہونا یا اس جیسی دوسری علامتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ ہر دم کرنے والے میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی اور بعض لوگ اس صلاحیت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن ان کا دعویٰ درست نہیں ہوتا کیونکہ اس تشخیص کی بنیاد یقین پر نہیں بلکہ صرف اندازوں پر ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

''شرعی دم کرنے والے کے اوصاف''

سوال: شرعی دم کرنے والا کن اوصاف وعادات کا مالک ہونا چاہیے؟

جواب: کسی بھی مریض کے لیے دم وغیرہ مفید ہونے کی چند شرطیں ہیں۔

پہلی شرط: دم کرنے والے کی صلاحیت:

اس کے لیے ضروری ہے کہ دم کرنے والا بھلائی کو پسند کرتا ہو صالح ہو دین اسلام پر صحیح طرح کاربند ہو۔ نماز عبادت ذکرواذکار قرآن پاک کی تلاوت اعمالِ صالحہ اور حسنات کا پابند ہو۔ گناہ بدعت برائی دین میں نئی نئی باتیں داخل کرنے کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے دور بھاگتا ہو۔ صرف حلال کھانا پسند کرتا ہو حرام اور شک وشبے سے بچتا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((أطب مطعمك تكن مستجاب الدعوة))(الطبرانی الاوسط۔ مجمع البحرین۔ ۵۰۲۶)

ترجمہ۔ اپنی خوراک کو طیب بناؤ۔ تمہاری دعائیں قبول ہونگی

ایک دوسری حدیث میں ہے:

((وذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يديه الى السماء يا رب يارب ومطعمه حرام وملبسه حرام فأنى يستجاب له))(مسلم۔ کتاب الزکاۃ۔ ۱۰۱۵)

''رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے انسان کا ذکر فرمایا جو طویل سفر طے کرتا ہے۔ اس کے بال اٹے ہوئے ہیں جسم گرد آلود ہے اور وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے پکارتا ہے۔ اے میرے رب اے میرے رب لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔ اس کا لباس حرام ہے اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟''

خوراک کا پاکیزہ ہونا دعا قبول ہونے کا سبب ہے

اسی طرح مریضوں سے دم جھاڑ کی اجرت لازمی طور پر وصول کرنا مناسب نہیں اپنے اخراجات سے زیادہ وصول کرنے سے گریز کرنا چاہیے ان تمام امور کی رعایت کرنے سے دم زیادہ نفع بخش ثابت ہوگا۔

دوسری شرط: ایسی قرآنی آیات جن سے دم کرنا جائز ہے ان کا علم ہونا ضروری ہے جیسے سورۃ فاتحہ معوذتین اخلاص قل ھواللہ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں سورۂ آل عمران ابتدائی اور آخری آیات آیۃ الکرسی سورۂ توبہ کی آخری آیات سورۂ یونس کی ابتدائی آیات سورۂ نحل کی ابتدائی آیات

سورۂ اسرا کی آخری آیات' سورۂ طٰہٰ کی ابتدائی آیات' سورۂ مومنون کی آخری آیات' سورۂ صافات کی ابتدائی آیات' سورۂ غافر کی ابتدائی آیات' سورۂ جاثیہ کی آخری آیات' سورۂ حشر کی آخری آیات اور ''الکلم الطیب'' میں مذکور قرآنی دعائیں وغیرہ ہر دفعہ پڑھنے کے بعد پھونک مارنا اور بار بار پڑھنا تین بار یا اس سے زیادہ۔

تیسری شرط: مریض بھی مؤمن' صالح' متقی اور دین پر کاربند ہو' حرام' نافرمانی' ظلم و ستم سے دور بھاگتا ہو۔

جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ ﴾ [الإسراء: ٨٢]

''ہم نے قرآن کو مومنین کے لیے بطور شفا اور رحمت نازل فرمایا ہے۔ ظالم لوگوں کو (اس سے) مزید نقصان ہوتا ہے۔''

ایک دوسری جگہ یوں ارشاد ہے:

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هُدًى وَشِفَآءٌ ۖ وَٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ﴾ [فصلت: ٤٤]

''آپ بتا دیں کہ وہ (قرآن) ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بھاری پن ہے اور ان کے لیے قرآن پاک میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔''

گناہ گار اور نافرمان' متکبر' کنجوس' ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنے والے' داڑھی مونڈانے والے' نماز میں سستی کرنے والے' اسے دیر سے ادا کرنے والے اور عبادات میں دلچسپی نہ لینے والے اشخاص کے لیے دم زیادہ فائدہ مند نہیں ہوتا۔

چوتھی شرط: مریض کو یقین ہو کہ قرآن پاک شفا' رحمت اور فائدہ مند علاج ہے۔ جب مریض شک و شبہ کا شکار ہو' وہ یہ کہے کہ میں دم کروا کر تجربہ کرتا ہوں اگر فائدہ ہوا تو بہتر ورنہ نقصان تو کوئی

نہیں بلکہ اسے یقین ہونا ضروری ہے کہ قرآن پاک کی آیات سے کیا ہوا دم نفع بخش ہوتا ہے اور یہی اصل شفا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے اور جب یہ تمام شرطیں پوری ہوں گی تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے دم کا فائدہ ہوگا۔

(یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔)

مائکروفون کے ذریعے ایک جگہ میں بہت سارے لوگوں پر دم کرنا

سوال: بعض شرعی دم کرنے والے حضرات کے سامنے ایک جگہ بہت سارے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور پھر وہ ان پر مائیکروفون کے ذریعے دم کرتا ہے۔ اس طرح کسی مجموعے پر دم کرنا اور دم کرنے کے لیے مائیکروفون استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بعض دم کرنے والے یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایسا تجربہ کیا ہے اور یہ تجربہ فائدہ مند ثابت ہوا۔ بہت سارے مصیبت زدہ لوگ شفایاب ہوئے ہیں۔

جب کوئی مرگی زدہ انسان قرآن پاک کی آیات، مسنون دعاؤں، ذکر واذکار کو سنتا ہے تو وہ ''جن'' جو اس شخص سے چمٹے ہوتے ہیں۔ متاثر ہوتے ہیں۔ ان کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ انسان سے الگ ہو جاتے ہیں یا پھر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق قرآن شفا ہے۔ چنانچہ سننے والا متاثر ہوتا ہے۔ اگرچہ دم کرنے والا مریض پر پھونک نہ مارے۔

اس کے باوجود شرعی دم یہ ہے کہ دم کرنے والا مریض کے قریب ہو۔ قرآنی آیات تلاوت کر کے دم کرے اور اس پر پھونک مارے۔ اور اپنے ہاتھ پر اپنا لعاب لگا کر مریض کے متاثرہ جسم پر ہاتھ پھیرے اسے قرآن پاک کی آیات اور مسنون دعائیں سنائے، تاکہ وہ ان کو سن کر اثر قبول کرے۔

اس لحاظ سے اگر دم کرنے والا ہر مریض کو انفرادی طور پر آسانی سے دم کر سکتا ہے تو بہت اچھی بات ہے۔ لیکن اگر ایسا کرنا دشوار ہو تو دم کرنے کے لیے مائیکرفون استعمال کر سکتا ہے لیکن اس طرح دم کرنے سے اثر میں کمی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

''شرعی دم میں عامی زبان کے الفاظ کا استعمال کرنا''

سوال: بعض بڑے بوڑھے بزرگ اور صالح انسان شرعی دم کرتے ہیں لیکن وہ عامی زبان کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔مثلاً ا۔وہ ''مجامع العروق'' پر پھونک مارتے ہیں۔حالانکہ مجامع العروق سے ان کی مراد گردن کی وہ جگہ ہے جہاں رگیں اکٹھی ہوجاتی ہیں جسے ''ملتقی العروق'' کہتے ہیں۔

(۲) جس شخص کو جناتی اثر ہوا سے دم کرتے ہوئے "یتفرقع" کہہ دیتے ہیں جب کہ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ مریض ہوش وحواس میں نہیں بلکہ جناتی اثر سے متاثر ہے۔

(۳) اسی طرح جب دم کرنے والا جنوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ تم اس انسان کو چھوڑ دو۔اس سے نکل جاؤ تو اس قسم کے الفاظ استعمال کرتا ہے کہ ہڈی سے گوشت' گوشت سے چربی' چربی سے انسانی جلد اور انسانی جلد سے باہر کھلی فضا میں نکل جاؤ۔کیا اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا شرعی دم یا دم کرنے والے کے لیے کوئی عیب ہے؟

جواب: جب دم کرنے والا صالح' صاحب علم اور تجربہ کار انسان ہو تو وہ جیسے الفاظ چاہے استعمال کر سکتا ہے۔جب تک ان الفاظ اور اس کے عمل میں کوئی غیر مناسب بات نہ ہو۔ہوسکتا ہے بعض ''جن'' مجامع العروق (رگوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ) پر پھونک مارنے سے متاثر ہوتے ہوں کیونکہ وہ انسان سے چمٹے ہوتے ہیں اور اس کی روح پر ان کا غلبہ ہوتا ہے۔

اسی طرح جب وہ "یتفرقع" کہتے ہیں تو ہوسکتا ہے اس کلمہ سے ان کا مخاطب جن ہو اور وہ اس کلمے سے اثر قبول کرتا ہے۔ان کا یہ کہنا کہ ہڈی سے گوشت کی طرف نکلو وغیرہ تو اس سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس انسان سے دور ہوجاؤ' الگ ہوجاؤ۔

میرا خیال ہے اگر چہ اس قسم کے کلمات عامی زبان کے کلمات ہیں لیکن دم میں اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔لیکن صحیح بات یہ ہے کہ وہی دعائیں اور اذکار اختیار کیے جائیں جو شرعی طور پر ثابت ہیں۔اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

بعض آیات کو محدود تعداد میں بعض خاص بیماریوں کے لیے خاص کرنا

سوال: بعض معین آیات کو محدود تعداد میں بار بار بعض خاص بیماریوں کے لیے دہرانے کا کیا حکم ہے؟ ایک شخص ایک خاص سورت سے خاص آیات محدود تعداد میں کسی خاص بیماری مثلاً سرطان (کینسر) یا کسی اور بیماری کے لیے بار بار دہراتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴾ [الإسراء: ۸۲]

''ہم نے قرآن کو مومنین کے لیے بطور شفا اور رحمت نازل فرمایا ہے''

اہلِ علم کی طرف یہ بات منسوب کی جاتی ہے کہ اس آیت میں ''من'' جنس کے لیے ہے یعنی پورا قرآن شفا اور رحمت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ آیات ایسی بھی ہیں جن کے بارے میں یہ ثبوت ملتا ہے کہ ان کو پڑھ کر شفا حاصل کی جا سکتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سانپ کے ڈسے ہوئے شخص کا علاج سورۂ فاتحہ پڑھ کر کیا گیا اور رسولِ اکرم ﷺ نے اس علاج کو برقرار رکھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس سورۃ سے دم کیا جا سکتا ہے۔

(البخاری۔ کتاب الطب۔ ۵۷۳۶۔ مسلم' کتاب السلام' ۲۲۰۱)

ایک دوسری حدیث میں ہے سورۂ فاتحہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ (الدارمی' کتاب فضائل القرآن' ۳۳۷۰)

آیۃ الکرسی شیطانی خیالات سے محفوظ رکھتی ہے:

(۱) ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ جب جن نے ان سے کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے لیے فائدہ مند بنائے گا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں تو اس نے کہا جب تم بستر پر لیٹ جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھو۔ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم سے آخر تک پوری آیت پڑھیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں پھٹکے گا۔

(البخاری۔ کتاب الوکالۃ: ۲۳۱۱)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اورتابعین رحمہم اللہ سے علاج کے لیے قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔ جادو کے لیے سورۂ اعراف' یونس اور طٰہٰ کی تین آیات کا تجربہ کیا گیا۔ چنانچہ جادو کا اثر زائل کرنے اور ایسے شخص کا علاج کرنے کے لیے جسے اہلِ خانہ کی قربت سے روک دیا گیا ہو۔ ان آیات کو بہت مؤثر پایا گیا۔

اسی طرح معوذتین (قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس) کا پڑھنا بہت اثر کرتا ہے۔ کسی آیت یا تعوذ کو بار بار پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت یہ عمل کرتے تھے۔

((کان ینفث فی یدیه بعد جمعهما ویقرأ آیة الکرسی وسورة الاخلاص والمعوذتین ویمسح بهما ما أقبل من جسده)): ((البخاری' فضائل القرآن۔۵۰۱۷)

''رسول اکرم ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے ان میں پھونک مارتے۔ آیۃ الکرسی' سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھتے اور اپنے جسم کے سامنے والے حصے پر اپنے ہاتھ پھیرتے۔''

اس بنا پر ایسا کرنے والا کوئی غلطی نہیں کرتا۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

دم کرنے والے کو کچھ دینے کے بعد جو شخص اس سے زیادہ طلب کرتا ہے اور اسے تکلیف دینے کو جائز سمجھتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

سوال: ایک انسان نے ایک ایسے انسان سے شرعی دم کے ذریعے علاج کرایا جس کے صالح اور خیر خواہ ہونے کی ایک دنیا گواہی دیتی ہے۔ دم کرانے کے بعد مریض نے اپنے معالج کو اجرت دی۔ لیکن بعد میں اس نے اپنے معالج سے دی ہوئی اجرت سے زیادہ کا مطالبہ کیا۔ حسد کی وجہ سے اپنے معالج کے بارے میں ایسے انکشافات کیے جو درست نہ تھے۔ ایسا کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: بہتر بات تو یہ ہے کہ دم کرنے والا فی سبیل اللہ دم کرے تاکہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچے اور

مسلمان مریضوں کو شفا پہنچا کر اور ان کی تکلیف دور کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھے۔ کسی قسم کی اجرت طلب نہ کرے بلکہ اس معاملے کو مریضوں پر چھوڑ دے۔ اگر وہ اس کی مشقت سے زیادہ دیں تو لالچ نہ کرے بلکہ زائد مال کو واپس کر دے۔

اگر وہ اس کی محنت سے کم دیں تو زیادہ کا مطالبہ نہ کرے۔ اس طرح دم زیادہ اثر کرتا ہے لیکن جب کوئی مریض اپنی خوشی سے دے پھر اس مریض کو یہ حق حاصل نہیں کہ اپنی دی ہوئی چیز واپس لے کیونکہ اس نے وہ مال اپنی خوشی سے عطیہ، ہدیہ یا اجرت کی شکل میں اپنے معالج کو دیا ہے۔ ایسے مال کا دوبارہ مطالبہ کرنا بالکل اسی طرح ہے کہ انسان کسی چیز کو ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے کا مطالبہ شروع کر دے جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((العائد فی هبته كالعائد فی قیئه))

((البخاری۔ کتاب الھبۃ ۲٦۲۱، مسلم۔ کتاب الھبات۔۱٦۲۲(۱۷)

''ہبہ کرنے کے بعد اس کا مطالبہ کرنے والا اپنی کی ہوئی قے میں دلچسپی لینے والے کی طرح ہے۔''

ایک دوسری حدیث میں ہے:

((لیس لنا مثل السوء العائد فی هبته كالكلب یقیء ثم یعود فی قیئه فیأكله)) ((البخاری۔ کتاب الھبہ۔۲٦۲۲)

''کوئی چیز ہبہ کرنے کے بعد اس کا دوبارہ مطالبہ کرنے والے کے لیے ہمارے پاس اس سے بری کوئی مثال نہیں کہ ایسا شخص اس کتے جیسا ہے جو قے کرنے کے بعد دوبارہ اس کو کھاتا ہے۔''

حدیث کے راوی کا بیان ہے کہ ''قے'' میری معلومات کے مطابق حرام ہے۔

اور دم کرنے والے کے بارے میں اس کے انکشافات ظلم، بہتان اور جھوٹ ہیں۔ اسے سزا ملنی چاہیے۔ دم کرنے والے سے اسے جو حسد پیدا ہوا ہے اس کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے بارے فرمایا:

﴿ أَمْ يَحْسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ﴾ [النساء: ٥٤]

''کیا وہ لوگوں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا ہے۔''

حسد اچھے اعمال کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو راکھ کر دیتی ہے۔

ایسے شخص کو توبہ کرنی چاہیے' ظلم اور حسد چھوڑ کر اس پر قناعت کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتوی شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

دم کرنے کے لیے بہت ساری عورتوں کو ایک جگہ جمع کرنا خلوت نہیں

سوال: بہت ساری عورتوں کو دم کرنے کے لیے ایک جگہ جمع کرنا خلوت (تنہائی) تصور ہوگی۔ جب کہ کسی عورت کو اگر دورہ پڑ جائے تو اس کا محرم حاضر ہو جاتا ہے؟

جواب: دم کرنے کے لیے بہت ساری عورتوں کا ایک شخص کے پاس جمع ہونے کو خلوت نہیں کہا جا سکتا۔ جس خلوت سے منع کیا گیا ہے وہ ایک اجنبی عورت کا ایک اجنبی مرد کے ساتھ ''بغیر نکاح'' کے جمع ہونا ہے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((ألا لایخلون رجل بامرأة الا کان ثالثهما الشیطان))

(الترمذی۔ کتاب الفتن ۲۱۶۵۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)
(شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع ۲۵۴۶۔ مسند احمد ۱/۱۸۔ ۲۶)

''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت (تنہائی) اختیار نہیں کرتا مگر ان دونوں میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

دو یا بہت ساری عورتوں کا کسی ایک معتبر دیندار مومن' صالح' خیر خواہ' صاحب استقامت' دم کرنے والے آدمی کے ساتھ مرگی' نظر لگنے یا نفسیاتی بیماری کے علاج کے لیے جمع ہونا منع نہیں۔ ہاں دم کرنے والے کو پسِ پردہ رہ کر دم کرنا چاہیے۔ کسی اجنبی عورت کے بدن کو کسی رکاوٹ (کپڑا وغیرہ) کے بغیر چھونا نہیں چاہیے اور جس جگہ ولی یا محرم موجود ہوں تو ان میں ایسے ولی کی موجودگی بہتر

ہے جسے اس بات کا خدشہ ہو کہ عورت کو غشی وغیرہ کا دورہ پڑ سکتا ہے تا کہ وہ خود اس عورت کے جسم کو چھو سکے اور اس کے بدن کو ڈھانپ سکے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

ایسے شخص کے بارے شرعی حکم جس کا یہ ایمان نہیں کہ قرآن میں شفا ہے

سوال: ایسے شخص کا کیا حکم ہے جس کا یہ ایمان نہیں کہ قرآن میں شفا اور وہ ایسا کرنے کو فضول قرار دیتا ہے۔ وہ علاج کے لیے مادی وسائل (اطباء) کو لازم قرار دیتا ہے۔

جواب: ایسا عقیدہ (یقین رکھنا) غلط ہے اور قرآن پاک اور احادیث نبویہ کے واضح دلائل کے خلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴾ [الإسراء: ٨٢]

''ہم نے ایسا قرآن اتارا ہے جو مومنین کے لیے شفا اور رحمت ہے۔''

ایک اور فرمان ہے:

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هُدًى وَشِفَآءٌ ﴾ [فصلت: ٤٤]

''آپ کہہ دیں کہ وہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔''

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سانپ کے ڈسے ہوئے انسان کو سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ کھڑا ہو کر چلنے پھرنے لگ گیا۔ اس کی اضطرابی کیفیت ختم ہو گئی۔

(البخاری کتاب الھبۃ۔ ۵۷۴۹۔ مسلم کتاب السلام۔ ۲۲۰۱)

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری مثالیں موجود ہیں۔ اور تجربات نے ثابت کیا ہے کہ بعض ایسی بیماریاں موجود ہیں جن کا علاج کرنے سے ایسے بڑے بڑے ماہر اطبا قاصر رہے جو مادی وسائل' انجکشن' ادویات اور اپریشن سے علاج کرتے ہیں۔ لیکن جب ان مخلص قسم کے دم کرنے والوں نے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے شفایاب فرمایا:

موجودہ دور کے اطبا اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ جن کا اثر ہوتا ہے اور انسان سے جن چمٹتا

ہے۔ وہ جادواور کسی انسان پر جادو کا اثر ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں۔ نظر لگنے کے بھی وہ منکر ہیں جب کہ ان امراض کے اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں اور کوئی طبیب اپنے جدید آلات' الٹراساؤنڈ یا ایکسرے کے ذریعے ان کا انکشاف نہیں کرسکتا۔ اس لیے وہ مریض انسان کو تندرست قرار دیتا ہے حالانکہ مریض کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ اسے دورے پڑتے ہیں۔ وہ ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے۔ اس کے علاوہ مریض ان دیکھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو اسے تڑپاتی ہے اس کا بستر اسے کاٹ کھانا چاہتا ہے' جسمانی آرام اور گہری نیند ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے جب شرعی دم سے اس کا علاج کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ دم کرنے والے دم میں پڑھی جانے والی قرآنی آیات' مسنون دعاؤں اور ذکر واذکار کے علم میں ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اسی طرح اخلاصِ نیت اور مشتبہات سے دور ہونے میں بھی وہ مختلف ہوتے ہیں۔

اسی طرح جس شخص پر دم کیا جاتا ہے اگر وہ توحید پرست' صالح' صحیح دین کا پیروکار نافرمانی اور محرمات سے محفوظ رہنے والا ہو تو شرعی دم کا عجیب وغریب اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتوی شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

رسول اکرم ﷺ سے منقول شرعی دم

سوال: رسول اللہ ﷺ سے منقول شرعی دم کیا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ سوتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کرتے' ان میں پھونک مارتے آیت الکرسی' معوذتین' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھتے پھر اپنے جسم کے سامنے والے حصے پر اپنے ہاتھ پھیرتے۔ اپنے چہرے سے شروع کرتے' گردن' سینے' پیٹ اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرتے اور جب آپ ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سب کچھ پڑھتیں اور پھونک مارتیں اور آپ ﷺ کے ہاتھوں کی برکت حاصل کرنے کی امید میں ان پر اپنے ہاتھ پھیرتیں۔ (البخاری۔ کتاب الطب: ۵۷۴۸)

یہ بھی منقول ہے کہ ایک صحابی نے سانپ کے ڈسے ہوئے شخص کو سورۂ فاتحہ سے دم کیا تھا اور وہ صحت یاب ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس صحابی سے پوچھا تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ

''دم'' ہے۔ (البخاری۔کتاب الطب ۵۷۴۹۔مسلم۔کتاب السلام۔۲۲۰۱)

رسول اللہ ﷺ یہ تعوذ پڑھا کرتے تھے۔

((أعوذ بالله من الجان ومن عين الانسان' ثم استعمل المعوذتين))

(ابن ماجہ۔کتاب الطب ۔۳۵۱۱)

''میں جنات اور انسان کی نظر بد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے معوذتین پڑھنا شروع کر دیا۔''

رسول اللہ ﷺ خود ان کلمات سے دم کیا کرتے تھے:

((بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك ومن شر كل نفس أو عين حاسد الله يشفيك' بسم الله أرقيك)) (مسلم۔کتاب السلام۔۲۱۸۶)

''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے ہر تکلیف دہ چیز' ہر نفس کی برائی یا حسد کرنے والی آنکھ سے تمہیں دم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تمہیں دم کرتا ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے شرکیہ دم سے منع فرمایا اور اس کا نعم البدل سکھایا:

((اللهم رب الناس أذهب البأس واشف أنت الشافي لا شفاء الا شفاء لك شفاء لا يغادر سقمًا)) (البخاری۔کتاب المرضیٰ۔۵۶۷۵۔مسلم کتاب السلام۔۲۱۹۱)

''اے اللہ تعالیٰ' لوگوں کے رب' تکلیف کو دور کر دے۔ صحت یابی عطا فرما۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے علاوہ شفا کہاں؟ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

اس طرح آپ فرماتے:

((اعوذ بكلمات الله التامة من شر كل ماخلق)) (مسلم۔کتاب الذکر والدعاء ۲۷۰۸)

''میں ہر پیدا شدہ چیز کے شر سے بچنے کے لیے اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں۔''

(۱) خولہ بنت حکیم السلمیۃ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ

نے فرمایا جو کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے۔ پھر وہ یہ کلمات پڑھتا ہے:

((اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ماخلق و من شر شیطان و ھامة و من شر عین لامة۔ و من شر مخلوقات اللہ کلھا عامة))

(البخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔ ۳۳۷۱)

''میں شیطان کے شر اور اُلو اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

تو اس جگہ اس انسان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا حتیٰ کہ وہ آگے بڑھ جاتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لیے تعوذ پڑھا کرتے تھے۔ آپ فرماتے: حضرت ابراہیم علیہ السلام (تمہارے جد امجد) اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لیے تعوذ پڑھتے تھے۔ (الحدیث)

آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کسی شخص کو تکلیف محسوس ہو تو وہ اپنا ہاتھ تکلیف والی جگہ پر رکھے اور کہے۔

((أعوذ بعزة اللہ و قدرته من شر ما أجد و أحاذر))

(مسلم۔ کتاب السلام۔ ۲۲۰۲)

''اے اللہ! میں تیری عزت اور قدرت کی بدولت ہر اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے غم زدہ کرتی ہے اور جس سے میں خوف محسوس کرتا ہوں۔''

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

مریض سے صحت یاب ہونے کی شرط کی بنا پر اجرت کی وصولی کو معلق کرنے کا حکم؟

سوال: آپ نے اپنے ایک فتویٰ میں شرعی دم کی اجرت لینے کے بارے میں لکھا ہے کہ مریض کے شفایاب ہونے کی شرط پر شرعی دم کی اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔ کیا طبیب' ڈاکٹر کو بھی ایسا ہی کرنا

چاہیے' کیا ایسے تعویذ جن پر قرآنی آیات لکھی ہوتی ہیں اور تیل' پانی جن پر دم کیا گیا ہو۔ کیا ان پر بھی اجرت لی جاسکتی ہے؟

جواب: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہے کہ ان کے ایک ساتھی نے قبیلے کے سردار کو دم کیا اور ان سے بکریوں کا ریوڑ لینے کا معاہدہ کیا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کرلو اور مجھے بھی حصہ دینا۔ (البخاری کتاب الطب ۵۷۴۹۔ مسلم کتاب السلام ۲۲۰۱)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان یہ بھی ہے:

((ان احق ما أخذتم عليه أجراً كتاب الله)) (البخاری۔ کتاب الطب۔ ۵۷۳۷)

''تمہارے لیے کتاب اللہ کی اجرت لینا زیادہ مناسب ہے۔''

کہتے ہیں کہ طبیب' ڈاکٹر' علاج کرنے والا ایک خاص اجرت طلب کرے تو اس بیماری سے شفا اور صحت یاب ہونے کی شرط کر لینا ضروری ہے کہ جس بیماری کا وہ علاج کرتا ہے۔ اگر طبیب اور مریض علاج اور ادویات کی قیمت پر متفق ہوں تو پھر صحت یابی کی شرط ضروری نہیں لیکن تعویذ وغیرہ (کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں) کہ ان میں اصل تو دم کرنا ہے۔ مریض پر قرآنی آیات وغیرہ کا پڑھنا اور ایسی پھونک مارنا جس میں معمولی لعاب شامل ہو۔ اس طرح کاغذ پر زعفران کے پانی سے قرآنی آیات لکھنے کی اجرت لینا بھی جائز ہے۔ جو کہ دوا زعفران' کے بدلہ میں لی جائے گی۔ اس طرح تیل' پانی وغیرہ جس پر دم کیا گیا ہو مناسب قیمت لی جاسکتی ہے اور ان میں کوئی مبالغہ نہیں کرنا چاہیے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

ان اعضا کا بیان جن کے ذریعے جن انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور اس عمل سے کیا اثر ہوتا ہے؟

سوال: شرعی دم کرنے والے حضرات ایسے جن سے ''جو کسی انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے'' باہر نکلنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کبھی وہ جن خود انسان کے بعض اعضا جیسے آنکھ' کان وغیرہ

سے باہر نکلنا چاہتا ہے لیکن دم کرنے والا ایسا کرنے سے روک دیتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ جن کے اس طرح نکلنے سے انسان کو تکلیف ہوگی اس لیے وہ جن سے' منہ یا پاؤں کی انگلی وغیرہ سے نکلنے کا مطالبہ کرتا ہے تا کہ انسان کی آنکھ یا کان متاثر نہ ہونے پائے۔ کیا ایسا یقین رکھنا صحیح ہے؟

جواب: سب جانتے ہیں کہ جن انسان کے اندر داخل ہوتا ہے اور اس کے پورے بدن پر غلبہ پالیتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن انسان میں پورے بدن کے کسی حصہ سے داخل ہوسکتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ بعض اعضا انگلیوں' شرم گاہ یا حواس وغیرہ سے داخل ہوتا ہو۔ اس قسم کی باتیں اس کے باہر نکلنے کے بارے میں کی جاتی ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک پہلو سے خارج ہوتا ہو جس طرح اس پہلو سے داخل ہوا تھا۔ یا دونوں ہاتھوں کی کسی ایک انگلی سے' دونوں پاؤں کی کسی ایک انگلی سے' منہ' ناک یا کانوں وغیرہ سے نکلتا ہو۔ مجھے ایک معتبر آدمی نے بتایا کہ اس نے ایک نوجوان لڑکی میں داخل ہونے والے جن کو حاضر کیا۔ اسے سخت تکلیف دینے کے بعد یہ مطالبہ کیا کہ وہ لڑکی کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی (سبابہ) سے نکل جائے وہ نکل بھاگا اور سب انگلی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ مٹی میں گھس گیا اور انگلی متاثر نہ ہوئی۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس عضو سے ''جن'' نکلتا ہے۔ وہ متاثر نہیں ہوتا' وہ عضو آنکھ ہو یا ناک وغیرہ۔

یہ فتوی شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

دم کیے ہوئے پانی کو پینا اور اس سے نہانا اور حائضہ عورت کے لیے دم کرنا

سوال: ایسے پانی کو پینے یا اس سے نہانے کا کیا حکم ہے جس پر قرآن پڑھا گیا ہو اور حائضہ یا نفاس والی عورت یا جنبی آدمی پر شرعی دم کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جنبی مرد کے لیے لازم ہے کہ وہ دم سے پہلے غسل کرے تا کہ وہ دم کے اثر کو قبول کر سکے۔

اگر چہ اس نے دم شدہ پانی کو پینا ہو یا اس سے غسل کرنا ہو۔

حائضہ عورت یا نفاس والی عورت ناپاکی کے ایام میں دم شدہ پانی کو استعمال کر سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے تاخیر کرنے سے اس کو تکلیف ہو۔ (عبداللہ الجبرین۔الکنز الثمین۔۱۹۴)

جڑی بوٹیوں سے علاج کرنے والوں کے بارے میں اسلام کا مؤقف

سوال: جڑی بوٹیوں سے علاج کرنے والوں کے بارے میں اسلامی موقف کیا ہے؟

جواب: حدیث شریف میں منقول ہے۔

((ما أنزل الله داء الا أنزل له شفاء علمه من علمه، وجهله من جهله))

(البخاری۔کتاب الطب ۔۵۶۷۸)

''اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔ بعض لوگوں کو اس کا علم ہو جاتا ہے اور بعض لوگ جاہل رہتے ہیں۔''

بخاری میں روایت صرف شفاء تک ہے بعد والے الفاظ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے نسائی اور ابن ماجہ کی طرف منسوب کیے ہیں۔ فتح الباری ۱۰/۱۴۱۱ ابن حبان اور حاکم نے ان کو صحیح قرار دیا ہے۔

جڑی بوٹیوں سے علاج کرنے والے ان ادویات پر تجربات کرتے ہیں اور وہ اس کے لیے ''طب کی ان کتابوں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں جن کو اس فن کے ماہرین نے لکھا ہے اور علمی فنون میں سے یہ بھی ایک فن ہے۔ بعض قومیں نبوت کے زمانہ میں اور اس سے پہلے بھی اور بعد میں بھی ایسا کرتی تھیں۔ وہ بعض ادویات بنانے' ان کے فوائد اور ان کے استعمال کو جانتے تھے۔ انہیں یہ بھی یقین تھا کہ یہ ادویات شفا کا سبب ہیں اور حقیقت میں شفا دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

اس لحاظ سے اس قسم کے طریقہ علاج کو سیکھنے اور اس سے علاج کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال کرنے والے کو چاہیے کہ ابن القیم رحمہ اللہ اور ذہبی کی کتاب ''الطب النبوی'' ابن مفلح کی کتاب "الآدب الشرعية" اور کتاب "تسهيل المنافع" وغیرہ کو پڑھے۔

بیمار، جنبی اور حائضہ پر دم کرنے کا جواز

سوال: کیا جناتی اثر یا نظر لگنے سے بیمار ہونے والی حائضہ عورت یا ایسے بیمار آدمی پر جو جنبی ہو شرعی دم کیا جاسکتا ہے؟

جواب: حدث اکبر (جنابت حیض وغیرہ) سے پاک ہونے کی شرط صرف قرآن پاک پڑھنے والے کے لیے ہے۔ بیمار انسان کے لیے پاک اور صاف ہونا زیادہ بہتر ہے لیکن جب حائضہ عورت بیمار ہو جائے اور وہ تکلیف محسوس کرتی ہو اس پر ناپاکی کی حالت میں ضرورت کی وجہ سے دم کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ بیماری کا سبب جناتی اثر، جادو یا نظر لگنا ہو۔

ایسے اسباب اور ذرائع کا ذکر جو شیطانی وسوسوں اور اوہام سے بچاتے ہیں

سوال: وہ کون سے اسباب اور ذرائع ہیں جو انسان کو شیطانی وسوسوں اور اوہام سے محفوظ رکھتے ہیں نیز انسان اپنے عقیدے اور اعمال میں صحیح رہتا ہے؟

جواب: (۱) کسی بھی انسان کو شیطانی شر، وسوسے اور وہم سے بچنے کے لیے کثرت سے تعوذ پڑھنا (اللہ کی پناہ حاصل کرنا) چاہیے اور یہ یقین ہونا چاہیے کہ اس کا رب ہی وہ ذات ہے جو اسے پناہ دے سکتی ہے، اسے بچا سکتی ہے، اس کی حفاظت کر سکتی ہے اور ان اوہام اور تخیلات کی روک تھام کر سکتی ہے۔

(۲) انسان کو چاہیے کہ ایسے خیالات اور تصورات کو دور کرے جو اس کے عقیدے، دین، پاکیزگی اور نماز میں شکوک وشبہات کا سبب بنتے ہیں۔ یہ شک کسی چیز کے صحیح ہونے کے بارے میں ہو یا خود اس چیز کے بارے میں ہو۔ بلکہ اسے یہ یقین ہونا چاہیے کہ "جو کچھ میں کر رہا ہوں" وہی بالکل درست ہے اور اس کے صحیح یا موافق ہونے کے بارے میں دل میں پیدا ہونے والا شک وشبہ سب شیطانی وہم ہیں تاکہ وہ حیران و پریشان رہے اور ایسی تکلیف کا شکار ہو جائے جو اس کی طاقت سے باہر ہے۔ تاکہ وہ عبادت سے اکتا جائے اور چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جائے۔ ابلیس (شیطان) مسلمانوں سے یہی

چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(عبداللہ الجبرین ۔ الکنز الثمین ۔ ۲۱۲/۱)

جب دم کرنے والا اہل علم نہ ہو تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کیسا شخص قرآن پڑھ کر لوگوں کو دم کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں کافی جھگڑا ہوا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ شرعی عالم کے بغیر کوئی دوسرا شخص قرآن پڑھ کر عام لوگوں کو دم نہیں کر سکتا۔ بعض نے کہا کہ دم کرنے والا اگر صرف قرآنِ پاک کا حافظ ہے اس کا عقیدۃ درست ہے وہ صالح اور متقی انسان ہے تو اتنا ہی کافی ہے۔ براہ کرم اس غلطی کو واضح کریں اور اس بارے میں شرعی حکم بتائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ڈھیروں اجر وثواب سے نوازے۔

جواب: درست بات یہ ہے ہر وہ شخص جو کہ قرآن پاک کو اچھے انداز سے پڑھتا ہو اس کے معانی کو سمجھتا ہو اس کا عقیدہ درست ہو اعمال صحیح ہوں وہ دم کر سکتا ہے۔ فروعی مسائل اور علمی فنون کی واقفیت ضروری نہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جس شخص نے سانپ کے ڈسے ہوئے شخص کو دم کیا۔ اس کا کہنا تھا ہمیں یہ علم نہ تھا کہ اس سورۃ سے دم کیا جا سکتا ہے۔ دم کرنے والے کی نیت اچھی ہونی چاہیے۔ مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے۔ مال جمع کرنے کی خواہش نہ ہو تا کہ اس کا دم زیادہ مفید ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

دم کو سو بار دہرانا کیا یہ بدعت ہے یا نہیں؟

سوال: دم کرنے والا شخص جو کتاب اللہ کا حافظ ہے۔ متقی اور صالح انسان ہے وہ دم کرتے ہوئے قرآن پاک اور مسنون دم کے علاوہ کچھ نہیں پڑھتا لیکن دم میں بعض سورتیں' آیات یا مسنون دم کو بار بار دہراتا ہے جیسے کہ وہ سورۃ الفاتحہ کو سو یا اس سے بھی زیادہ بار پڑھتا ہے لیکن اس کا یہ عقیدہ نہیں

کہ تعداد کی کمی وبیشی سے شفا ہوتی ہے اس طرح بار بار دہرانے کا کیا حکم ہے کیا یہ بدعت ہے یا نہیں اوراس طرح دم کرنے والے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: میرے خیال میں تکرار میں کوئی حرج نہیں۔ یہ تکرار کسی خاص تعداد میں ہو یا بغیر گنتی کے ہو۔ کیونکہ قرآن سینے (کی بیماریوں) کے لیے شفا اور مومنین کے لیے ہدایت اور رحمت ہے' ظالموں کا اس سے مزید نقصان ہوتا ہے۔ دم کرنے والے کو کتاب اللہ کی آیات یا وہ دعائیں دم میں پڑھنی چاہییں۔ جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں۔ اگر دم کرنے والا مخلص ہو اور مریض دین دار ہو۔ آیات اور دعاؤں کا مفہوم اور معانی جانتے ہوں تو یہ علاج اللہ تعالیٰ کے حکم سے فائدہ مند ہوگا۔ اللہ تعالیٰ شفا دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتوی عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

مقدار کی شرط کے بغیر دم کر کے اجرت لینا اور اسے رفاہی کاموں میں خرچ کرنے کا حکم؟

سوال: ایسا شخص جو متقی اور صالح ہے۔ اس کی دینداری اور اخلاقی حالت ہر قسم کی تہمتوں سے محفوظ ہے کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ میں منقول شرعی دم کر کے اپنے کسی مطالبے یا شرط کے بغیر اجرت وصول کرے۔ مریض اس کو جو بھی دے دیتا ہے۔ وہ اسی سے خوش ہو جاتا ہے۔ اس کا مقصد مال جمع کرنا نہیں۔ بلکہ وہ اپنی ضروریات اور رفاہی کاموں میں خرچ کر دیتا ہے۔ اس کا اس طرح مال یا اجرت لینے کا کیا حکم ہے؟ اور اس کی دلیل کیا ہے؟ اور اگر جائز ہے تو کیا شرط کر کے یا بغیر کسی شرط کے مال لینے والے کے مال میں کمی کی جاسکتی ہے؟

جواب: بیماری کے اثرات زائل ہونے اور صحت یاب ہونے کی شرط پر شرعی دم کر کے اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس بارے میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث دلیل ہے۔ بعض صحابہ

رضوان الله علیهم اجمعین کسی قوم کے پاس گئے اور قوم نے ان کی ضیافت نہ کی۔ (انہیں کھانا نہیں کھلایا) اس قوم کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ انہوں نے ہر حیلہ آزما دیکھا۔ لیکن سردار کو کوئی افاقہ نہ ہوا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ کاش تم ان لوگوں (جو ابھی آئے ہیں) کے پاس چلے جاؤ۔ وہ ان کے پاس گئے تو ان میں سے ایک نے کہا۔ اللہ کی قسم! میں دم کر لیتا ہوں۔ لیکن جب ہم آپ کے پاس پہنچے تھے تو آپ لوگوں نے ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس لیے میں کچھ لیے بغیر دم نہیں کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے بکریوں کے ایک ریوڑ کی پیشکش کی۔ اس صحابی نے دم کرنا شروع کیا اور متاثرہ جگہ پر اپنا لعاب پھینکتے رہے اور "الحمدلله رب العالمین" سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے۔ ان کا سردار کھڑا ہوا تو اسے یہ محسوس ہوا جیسے اس کی بندھی ہوئی گرہ کھل گئی ہو۔ انہوں نے صحابہ کو پوری اجرت ادا کر دی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اس کو آپس میں تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی رکھنا۔ (البخاری۔ کتاب الطب ۵۷۴۹۔ مسلم کتاب السلام۔ ۲۲۰۱)

اس طرح رسول اللہ ﷺ نے ان کی شرط کو برقرار رکھا اور انہوں نے آپ کو ان بکریوں میں سے حصہ دیا تاکہ اس طرح کرنا جائز ثابت ہو سکے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دم شرعی ہو اور اگر غیر شرعی ہو تو جائز نہ ہوگا۔ اور شرط مرض کے زائل ہونے اور صحت یابی پر منحصر ہوگی۔

لیکن زیادہ مناسب اور بہتر یہ ہے کہ دم کرنے والے کوئی شرط نہ لگائیں۔ دم صرف مسلمانوں کے فائدے، تکلیف اور مرض کو ختم کرنے کے لیے ہو۔ اگر دم کرنے والے کی شرط کے بغیر لوگ اسے کچھ دے دیں تو وہ لے سکتا ہے۔ لیکن مال وصول کرنا اس کا مقصد نہ ہو۔ اگر لوگ حق سے زیادہ دیں تو اسے واپس کر دینا چاہیے۔ اگر دم کرنے والے نے شرط کر لی ہو تو پھر اسے شرط میں سختی نہیں کرنی چاہیے بلکہ صرف اپنی ضرورت کے مطابق شرط کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

پانی، تیل اور مرہم پر دم کرنا اور اذکار کو زعفران سے لکھنا؟

سوال: شرعی دم کرنے والے پانی، تیل، مرہم یا کریم وغیرہ پر پڑھ کر دم کرتے ہیں اور بعض اذکار

زعفران سے کاغذ پر لکھتے ہیں۔ پھر اس کاغذ کو پانی میں بھگویا جاتا ہے۔اس پانی کو یا تو پی لیا جاتا ہے یا اس سے غسل کرنا ہوتا ہے۔ان کاغذوں (اوراق) کو وہ تعویذ کہتے ہیں۔اس قسم کے تعویذ اوران کے لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((ان الرقی و التمائم و التولة شرك۔))(ابوداؤد کتاب الطب۔۳۸۸۳۔مسند احمد ۱/۳۸۱)

''دم تعویذ اور جادو منتر شرک ہے۔''

شیخ محمد بن عبدالوہاب نے ''کتاب التوحید'' میں لکھا ہے کہ ''رقی'' ہی عزائم ہیں یعنی دم کرنا اور تعویذ لکھنا دونوں ایک ہیں۔لیکن دلیل نے ایسے عزائم (دم) کو جائز قرار دیا ہے جو شرکیہ نہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے نظر لگنے یا زہر کی حالت میں غیر شرکیہ دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اعرضوا علی رقاکم لابأس بالرقی ما لم تکن شرکًا))

(مسلم۔کتاب السلام۔۲۲۰۰)

''اپنے دم مجھے سناؤ۔غیر شرکیہ دم میں کوئی حرج نہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان یہ ہے۔

((من استطاع ان ینفع اخاہ فلیفعل۔)) (مسلم۔کتاب السلام۔۲۱۹۹)

''جو شخص اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔''

یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ رضوان اللہ علیهم اجمعین کو دم کیا اور جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو دم کیا۔ جب یہودی نے آپ پر جادو کر دیا تھا۔خود رسول اللہ ﷺ اپنے آپ ﷺ کو دم کیا کرتے تھے۔اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونک مارتے اور آیۃ الکرسی' معوذتین' سورۂ اخلاص پڑھتے۔ پھر اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا' ہاتھ پھیرتے' ہاتھ پھیرتے وقت چہرے سے شروع کرتے پھر سینہ اور جسم کے باقی اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے۔

پانی پر پڑھ کر دم کرنا اسے پینا یا اس سے غسل کرنا جس سے تکلیف میں کمی آ جائے یا تکلیف

آ جائے سلف سے ثابت ہے کیونکہ کلام اللہ میں شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ هُدًى وَشِفَآءٌ ﴾ [فصلت: ٤٤]

''آپ کہہ دیں کہ وہ (قرآن) مومنین کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔''

اسی طرح تیل، مکھن، وغیرہ دم کر کے اس کو پینا، جسم پر لگانا یا اس سے غسل کرنا جائز ہے۔ یہ سب جائز دم کے بارے میں ہے جو کلام اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کلام ہے۔ کاغذ وغیرہ پر لکھنا پھر اسے پانی سے دھو کر پی لینا جائز ہے اگر چہ اسے پانی یا زعفران یا سیاہی سے لکھا گیا ہو۔

یہ سب رسول اللہ ﷺ کے اس قول کے مطابق ہے:

((لا بأس بالرقى ما لم تكن شركًا))

''غیر شرکیہ دم میں کوئی حرج نہیں۔''

یعنی جب قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے دم کیا گیا ہو۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

ایسی دعاؤں سے دم کرنا جو رسول اللہ ﷺ سے منقول نہیں ہیں

سوال: ایسی دعائیں پڑھنا جو رسول اللہ ﷺ سے منقول نہیں کیا شرعی دم کہلائیں گی جب کہ ایسی دعاؤں میں صرف اللہ تعالیٰ کو ہی پکارا جاتا ہے اور ان میں شرکیہ اسباب بھی موجود نہیں ہوتے، اس طرح اگر ایسی سورتوں اور آیات کو پڑھنا، جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے خاص طور پر کوئی حکم ذکر نہیں ہوا۔ صرف دم کرنے والا ان کو اچھا سمجھتے ہوئے ایک خاص تعداد میں بار بار پڑھتا ہے جب کہ اس کا یہ عقیدہ نہیں کہ تعداد کا بھی شفا میں کوئی اثر ہے۔ تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: شرعی دم صرف مخصوص سورتوں، یا محدود آیات یا مقرر شدہ دعاؤں تک محدود نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا اس کے متعلق مطلق فرمان ہے۔

((لا بأس بالرقى مالم تكن شركًا)) (مسلم۔ کتاب السلام۔ ۲۲۰۰)

''غیر شرکیہ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

لہٰذا جب تک دم کسی جن یا شیاطین کو پکارنے' غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے اگرچہ مکھی کو ہی ذبح کرنا ہو' یا شریعت کے خلاف عمل کرنے جیسے کہ گندی چیزوں کو کھانا' نمازوں کو ترک کرنے سے محفوظ ہو تو وہ کسی ناپسندیدگی کے بغیر جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن کو مومنین کے لیے شفا اور رحمت قرار دیا ہے۔ صرف چند آیات کو محدود نہیں کیا۔ دعا کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے:

﴿ ٱدۡعُونِيٓ أَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ ﴾ [غافر: ٦٠]

''مجھے پکارو' میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔''

﴿ ٱدۡعُواْ رَبَّكُمۡ تَضَرُّعٗا وَخُفۡيَةً ﴾ الأعراف: ٥٥]

''اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور خاموشی سے پکارو۔''

اور دعا کرنے یا پکارنے کے لیے کوئی الفاظ خاص نہیں کیے جنہیں صرف دعا کے لیے اختیار کیا جا سکے۔

بعض آیات اور دعاؤں کو بار بار دہرانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کلام ساری کی ساری ہی شفا ہے۔ جیسے سورۃ الفاتحہ۔ اسی طرح مسنون دعاؤں وغیرہ کو بار بار دہرانا بھی جائز ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

عورت پر دم کرتے وقت اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لینے کا حکم

سوال: براہ کرم مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

اللہ تعالیٰ ہر بھلائی کے لیے آپ کا حامی و ناصر ہو۔ ہم ایک متقی صالح انسان کو جانتے ہیں۔ اس کے دین اور اخلاق میں کوئی شبہ نہیں۔ کتاب اللہ کا حافظ ہے کتاب وسنت سے ثابت شدہ شرعی دم کے ذریعے لوگوں کا علاج کرتا ہے۔ اس کے پاس آنے والے مریضوں میں بعض عورتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض عورتیں جناتی اثر یا پاگل پن کی مریض ہوتی ہیں۔ دم کے دوران بلا ارادہ ان کا ستر کھل جاتا ہے اور کبھی جسم کے مختلف حصوں میں تکلیف منتقل ہو جاتی ہے اس لیے دم کرنے والا انسان

دم کرنے سے پہلے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیتا ہے تا کہ کسی عورت کے کھلے ہوئے ستر کو نہ دیکھ پائے۔ وہ دم کرتے ہوئے جسم کے مختلف حصوں میں ہونے والی تکلیف کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ دم کے دوران عورت کا محرم بھی موجود ہوتا ہے۔ کوئی خلوت نہیں ہوتی۔ اس بارے میں آپ کی شرعی رائے کیا ہے؟ براہ کرم مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا عطا فرمائے۔

جواب: بہتر تو یہ ہے کہ عورتوں کے لیے دم کرنے والی کسی عورت کو اختیار کیا جائے جو اس قسم کے حالات میں عورتوں کا علاج کرے یا پھر ان عورتوں کا علاج کوئی محرم کرے جو کہ متقی، صالح اور حافظِ قرآن ہو، لیکن کوئی ایسا شخص بھی نہ ملے تو پھر مذکورہ بالا انسان کا آنکھوں پر پٹی باندھ کر علاج کرنا جائز ہے۔ جب کہ کسی فتنے کا ڈر نہ ہو اور وہ عورت کے جسم کو نہ چھوئے اور ایسا بھی ممکن نہ ہو تو علاج کرنے والے کو چاہیے کہ وہ پانی یا تیل وغیرہ پر دم کر کے عورت کے اہل خانہ کو دے تا کہ تیل کو جسم پر لگایا جائے اور پانی کو پی لیا جائے۔ ممکن ہے ایسا کرنا علاج کے لیے کافی ہو۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

نماز میں شیطانی وسوسے آنے کی صورت میں پھونک مارنے کا طریقہ

سوال: رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے شکوہ کیا کہ نماز میں شیطان ہمیں پریشان کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ تعوذ پڑھو اور تین بار پھونک مار دو اس قسم کی حالت کا اگر ہم میں سے کسی کو واسطہ پڑ جائے تو پھونک مارنے کی کیفیت کیا ہو۔ اور اگر ایسا بار بار ہو۔ براہ کرم آگاہ فرمائیں۔

جواب: (۱) یہ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز اور قرأت شروع کرتے وقت شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔

(۲) انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز میں اپنے دل کو اپنی قرأت پر متوجہ رکھے، جب وہ پڑھ رہا ہو تو یہ سوچے کیا پڑھ رہا ہے اور جب وہ دعا کرے تو سوچے کہ وہ کیا دعا کر رہا ہے، جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس ذکر کے معانی پر غور و فکر کرے تا کہ وہ اس غور و فکر میں شیطانی وسوسوں سے

محفوظ رہے۔

(۳) لیکن اگر وہ اس مصیبت میں پھنس ہی جائے تو اسے چاہیے وہ دوبارہ نئے سرے سے تعوذ پڑھے اگر چہ وہ دل میں ہی پڑھے اور تین بار اپنی بائیں جانب پھونک مارے' نفث ایسی پھونک کو کہتے ہیں جس میں معمولی سا لعاب ہو۔ مریض پر دم کرتے ہوئے بھی ایسی ہی پھونک مارنی چاہیے۔ ممکن ہے ایسی پھونک شیطان سے محفوظ رکھتی ہو۔

(شیخ عبداللہ الجبرین۔(کنز الثمین ۱/۲۱۳'۲۱۴)

دوسرے کو دم کرنے کا جواز اور اپنے لیے دم کا مطالبہ کرنے کی کراہت

سوال: ہم نے شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی کتاب التوحید میں سترویں حدیث میں پڑھا ہے۔ انھم (لا یرقون) وہ دم نہیں کرتے۔ ابن القیم کی کتاب ''زادالمعاد'' میں پڑھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ کو دم کیا یہ بات انہوں نے بعض دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہی ہے کیا رسول اللہ ﷺ کے فعل نے قول کو منسوخ کر دیا ہے یا پھر ایسا کرنا صرف آپ کے خاص اعمال سے تعلق رکھتا ہے؟

جواب: میں نے کتاب التوحید کو پڑھا ہے اور اس میں یہ بات انھم (لا یرقون) ''وہ دم نہیں کرتے'' نہیں ہے۔ اگر سوال کرنے والے نے ایسا لکھا ہوا پایا ہے تو ہو سکتا ہے وہ نسخہ غیر معتمد ہو۔ ہم نے کتاب التوحید میں جو روایت پڑھی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

((هم الذين لا يسترقون ' ولا يكتوون' ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون)) (البخاری۔ کتاب الطب۔۵۷۵۲۔ مسلم کتاب الایمان۔۲۲۰)

''وہ نہ تو دم کراتے ہیں نہ وہ آگ سے جسم داغتے ہیں اور نہ فال نکالتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

علمائے کرام نے تصحیح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "لا یرقون"(مسلم) بعض بیان کرنے والوں نے غلطی سے کہہ دیا ہے اور "لا یسترقون" صحیح ہے۔ اس لیے جب آپ کسی دوسرے انسان کو دم کریں گے تو آپ اسے فائدہ پہنچائیں گے جس پر آپ کو اجر و ثواب ملے گا اور ایسا کرنے میں

آپ کا کوئی نقصان نہیں۔صرف آپ نے دوسرے کو فائدہ پہنچایا ہے جیسے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من استطاع منكم أن ينفع أخاه فليفعل)) (مسلم کتاب السلام ۔۲۱۹۹)

''تم میں اگر کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔''

لیکن جب تم کسی دوسرے کو یہ کہتے ہو کہ وہ آپ کو دم کرے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عقیدۂ توحید کمزور ہے۔آپ کو اپنے رب پر پورا بھروسہ نہیں' دم کرنے والے کا دوسرے کو دم کرنا جائز ہے لیکن کسی دوسرے سے اس کا یہ مطالبہ کرنا کہ وہ اس کو دم کرنے مکروہ ہے۔

(عبداللہ الجبرین۔کنز الثمین ۔ ۱۹۲/۱)

جب طبی علاج میسر نہ ہو تو شرعی دم کا علاج ممکن ہے

سوال: ایک عورت ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس کی تشخیص نہیں ہوسکی۔طبی طور پر اس کا کوئی علاج نہیں۔وہ ایک شیخ کے پاس گئی تا کہ وہ اسے دم کرے۔جب شیخ نے اسے دیکھا تو کہنے لگا کہ گھر کی خادمہ نے اس کے بستر پر ایک سوئی رکھ دی تھی۔شیخ نے کمرے میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور اس میں بخور (خوشبودار لکڑی) جلائی اور کہا تم اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفایاب ہو جاؤ گی۔

کیا اس شیخ کا ایسا کہنا صحیح تھا۔اسے ان باتوں کا کیسے علم ہوا؟ کیا اس کا دوسری دنیا سے کوئی تعلق ہے؟ کیا وہ عورت شیخ کو کمرے میں داخل ہونے کی اجازت دے۔؟

جواب: یہ علم غیب کی باتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔اس شیخ کے حالات کو جاننا ضروری ہے' اگر وہ صحیح دین دار' عبادت گزار' کتاب اللہ کا حافظ اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو' اس کا علم صحیح ہو' سلفی عقیدہ کا مالک ہو تو ممکن ہے اسے ان باتوں کا علم ہو جانا خلافِ عادت ہو۔یا اسے کوئی کشف ہوتا ہو۔ممکن ہے اسے بعض علامتوں سے معلوم ہو گیا ہو تو ایسی صورت میں کوئی حرج نہیں اور جن چیزوں کا اس نے مطالبہ کیا ہے اسے دینے میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن اگر وہ بہت کم عبادت گزار ہو' دین داری اور عقیدہ مشکوک ہو' یا بدعتی ہو یا نافرمانیوں کا

مرتکب ہو۔ یا صحیح دین سے ہٹ چکا ہو۔ یا ان باتوں جیسی کوئی اور خامی اس میں موجود ہو شعبدہ باز ہو، جادوگر ہو جادو والے کام کرتا ہو تو اس صورت میں اس کے مطالبہ کو پورا کرنا جائز نہیں اور کمرے میں داخل ہونے کی اسے اجازت نہ دی جائے۔ علاج کے افعال میں کوئی حرج نہیں اور کمرے کو خوشبودار کرنا بھی ایسے کاموں میں سے ہے عام بخور سے خوشبو پھیلانے میں ممکن ہے کوئی اثر ہو۔ ہوسکتا ہے جن یا مردود شیطان اس سے متاثر ہوتے ہوں۔

لیکن فضا میں جو تاثیر پیدا ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھی رہے کیونکہ اس سے انسان چاک و چوبند ہو جاتا ہے۔

(شیخ عبداللہ الجبرین۔ الکنز الثمین۔ ۱/۲۰۷۔۲۰۸)

علاج اللہ تعالیٰ کا ذکر اور صبر وغیرہ کرنا ہے

سوال: ایک شخص بیان کرتا ہے کہ اسے کوئی بیماری لگ گئی۔ وہ اطبا (ڈاکٹروں) کے پاس گیا۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ پھر اس نے مشائخ اور دم کرنے والوں کا رخ کیا۔ جن کے دم کرنے سے اسے سکون حاصل ہوا۔ لیکن چند دن بعد پھر وہی حالت ہوگئی۔ اب وہ کہتا ہے اس بیماری کا کیا علاج ہے؟

جواب: اس کے علاج کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) بھلائی اور خیر سے دل لگائے اور پسند کرے۔

(۲) اپنی بے چینی اور پریشانی پر صبر کرے اور یہ سوچے کہ یہ تکلیف ان مصائب سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ انہیں پرکھتا ہے کہ میرا بندہ صبر کرتا ہے یا نہیں اور جب انسان صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدمی عطا فرماتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّٰبِرُونَ أَجۡرَهُم بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴾ [الزمر: ١٠]

''صابر انسانوں کو ان کی مزدوری حساب کے بغیر دی جائے گی۔'' (دی جاتی ہے)

ان چیزوں کا خیال عام طور پر رکھنا ہوگا لیکن اسے چند باتوں کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے جن کی ہم اسے وصیت کرتے ہیں:

(۱) بھلائی کے کام بہت زیادہ کرے۔ جیسے نمازیں ادا کرے عبادات میں مصروف رہے۔ قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر واذکار کرے۔

(۲) دینی مجلسوں میں بیٹھا کرے۔ اہل علم سے میل جول رکھے۔ کیونکہ اس طرح اسے اطمینان حاصل ہوگا۔ نیز وہ الٹی سیدھی سوچ وفکر سے محفوظ رہے گا۔ جب وہ ایسا کرے گا تو آخرکار ان امور کا وہ عادی ہو جائے گا۔ اللہ کی یاد' قرآن پاک کی تلاوت زیادہ کرے گا۔ پھر وہ کتاب وسنت کی دعاؤں سے اپنا علاج کرے۔ ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف میں کمی کر دے گا۔

(عبداللہ الجبرین۔ کنز الثمین ۲۱۰/۱۔۲۱۱)

پانی کے ذخیرے پر پڑھنے کا حکم

سوال: بعض شرعی دم کرنے والے ایسے لوگ ہیں جو ایک بار دم کرتے ہیں اور پھر بہت سارے پانی بھرے برتن گیلن یا تیل کے برتنوں پر پھونک مارتے ہیں۔ پھر گھر میں جمع شدہ سارے پانی یا ٹینکی پر پھونکتے ہیں۔ پھر اس پانی کو مریضوں میں بانٹ دیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا شرعی طور پر جائز ہے' نیز اس دم کی کیا تاثیر ہوگی؟

جواب: ایسا کرنا درست نہیں۔ انہیں اس طرح نہیں کرنا چاہیے اس طرح کا دم بھی عام طور فائدہ نہیں دیتا۔ ہاں ایک دو برتن ہوں تو دم کرے کبھی ایک کبھی دوسرے میں پھونک مارنے میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن بہت سارے گیلن یا برتن جمع کر کے دم کرنا میرے خیال میں فائدہ مند نہیں۔ اسی طرح پانی کے ذخیرے یا ٹینکر پر دم کرنا بھی مناسب نہیں کیونکہ ایسے لوگ صرف مال کمانا چاہتے ہیں اور اس قسم کی حرکتیں کر کے مال کمانے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔ جب کہ اس طرح مال کمانا ان کے لیے حرام ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

غیر شرکیہ کسی بھی دم کا حکم

سوال: کیا مسلمان کوئی سا دم کر سکتا ہے؟

جواب: وہ دم جائز ہے جس میں شرک نہ ہو۔ جیسے قرآن پاک کی سورتیں، آیات، رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ ذکر واذکار وغیرہ۔ ہاں وہ دم جس میں شرک ہو حرام ہے جیسے مریض کو جنات اور نیک لوگوں کے ناموں کا تعویذ دینا۔ ایسا دم کرنا جس کے مفہوم کا علم نہ ہو۔ کیونکہ ہوسکتا ہے وہ شرک ہو اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

((لا بأس بالرقى مالم تكن شركًا)) (مسلم۔ کتاب السلام۔ ۲۲۰۰)

''غیر شرکیہ دم میں کوئی حرج نہیں۔''

سوال: کیا بیماریوں کی شفا کے لیے اللہ تعالیٰ کے نام سے دعا کرنی جائز ہے؟

جواب: ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ﴾ [الأعراف: ۱۸۰]

اور رسول اللہ ﷺ سے بھی ایسا کرنا ثابت ہے۔ آپ ﷺ نے بعض صحابہ کو اس طرح دم کیا تھا۔

((أذهب البأس رب الناس واشف أنت الشافي لاشفاء الا شفاؤك))

(البخاری۔ کتاب المرضی ۵۶۷۵۔ مسلم کتاب السلام ۲۱۹۱۔)

''تکلیف دور کر دے اے لوگوں کے رب شفا عطا فرما تو شفا دینے والا ہے۔ تیرے بغیر شفا کہاں۔''

اللہ کی رحمت وسلامتی محمد ﷺ ان کی آل اور ان کے صحابہ پر نازل ہو۔

قرآنی آیات وغیرہ کو اپنے پاس یا گاڑی میں کامیابی حاصل کرنے کی نیت سے رکھنا

سوال: جیب میں قرآنی آیات، قرآن پاک کے چھوٹے نسخے اس نیت سے رکھنا تا کہ حسد، نظر بد

لگنے یا کسی بھی برائی سے محفوظ رہ سکیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔ان کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ انسان کی حمایت کریں گی' دراصل اللہ تعالیٰ کے متعلق ہی یہ عقیدہ ہوتا ہے اسی طرح آیات وغیرہ کو گاڑی یا کسی دوسری چیز میں اسی غرض سے رکھنے کا کیا حکم ہے؟

اسی طرح کا ایک دوسرا سوال ہے قرآنی آیات کو نظر لگنے' حسد وغیرہ سے بچنے یا ان آیات کو کسی دوسرے مقصد جیسے کامیابی میں معاونت' بیماری سے شفا یا جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کی غرض سے کسی کپڑے پر لکھ کر اسے بطورِ حجاب استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

اسی طرح کا ایک اور سوال ہے کہ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

برائی سے بچنے کے لیے قرآنی آیات کو دم کی نیت سے سنہری زنجیر یا کسی اور چیز میں لٹکانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اس لیے نازل فرمایا ہے تا کہ لوگ بطورِ عبادت اس کی تلاوت کریں' اس کے معانی میں غور وفکر کریں' اس کے احکامات کو پہچانیں' ان پر عمل کریں تا کہ قرآن ان کے لیے نصیحت اور یاددہانی کا کام سرانجام دے' ان کے دل نرم ہو جائیں' ان کے جسموں پر کپکپی طاری ہو جائے' ان کے سینوں کی بیماریاں جہالت اور گمراہی ختم ہو جائیں۔ وہ پاک صاف ہو جائیں' شرک کی میل کچیل سے محفوظ رہ سکیں اور گناہ اور نافرمانی سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو ایسے لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت بنا دیا ہے جو تہِ دل سے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور پوری توجہ کے ساتھ سنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُم مَّوۡعِظَةٞ مِّن رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٞ لِّمَا فِي ٱلصُّدُورِ وَهُدٗى وَرَحۡمَةٞ لِّلۡمُؤۡمِنِينَ ٥٧ ﴾ [يونس: ٥٧]

''اے لوگو! تمہارے لیے تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینوں کے لیے شفا' مومنین کے لیے ہدایت اور رحمت آئی ہے۔''

یوں بھی فرمایا:

﴿ ٱللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ ٱلْحَدِيثِ كِتَٰبًا مُّتَشَٰبِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهْدِي بِهِۦ مَن يَشَآءُ ﴾ [الزمر: ٢٣]

''اللہ تعالیٰ نے بہترین بات بار بار دھرائی جانے والی یکساں کتاب اتاری ہے۔ جس سے اپنے رب سے ڈرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ دل و جان سے اللہ کے ذکر کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے وہ جسے جس کو چاہتا ہے اس کتاب سے ہدایت دیتا ہے۔''

ایک جگہ یوں فرمایا:

﴿ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُۥ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى ٱلسَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ ﴾ [ق: ٣٧]

''ہر صاحب دل اور پوری تندہی سے سننے والے انسان کے لیے اس (قرآن) میں نصیحت ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن کو رسول اللہ ﷺ کے لیے معجزہ بنا دیا ہے اور قرآن پاک اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ پوری دنیا کے لیے اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں تاکہ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی شریعت کو پہنچائیں' ان کے لیے باعث رحمت ہوں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی حجت پوری ہو جائے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَقَالُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَٰتٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ قُلْ إِنَّمَا ٱلْءَايَٰتُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ ﴾ [العنکبوت: ٥٠-٥١]

''اور انہوں نے کہا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیات کیوں نازل نہیں ہوتیں۔ آپ ان سے کہہ دیں۔ بے شک آیات اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور بے شک میں ڈرانے والا بیان کرنے والا ہوں۔ کیا ان کے لیے اتنا کافی نہیں کہ ہم نے آپ ﷺ پر کتاب نازل

فرمائی ہے۔ان کے لیے جس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ بے شک اس میں ایمان لانے والی قوم کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔''

ایک جگہ یہ ارشاد ہے:

﴿ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴾ [یوسف:۱]

''یہ کتاب مبین کی آیات ہیں۔''

ایک جگہ یہ ارشاد ہے:

﴿ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْحَكِيمِ ﴿١﴾ ﴾ [یونس: ۱]

''یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔''

ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری آیات ہیں۔قرآن درحقیقت شریعت اور احکامات الٰہیہ کا بیان ہے۔ یہ کتاب بہت بڑی نشانی' واضح معجزہ اور باطل کو مٹانے والی حجت ہے۔اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی اس کتاب سے تائید کی۔لیکن ان سب باتوں کے باوجود رسول اللہ ﷺ اپنے آپ کو قرآن سے دم بھی کرتے تھے۔وہ اپنے آپ پر تینوں معوذات (قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق ' قل اعوذ برب الناس) پڑھا کرتے تھے۔

یہ بات بھی ثابت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے قرآن پاک اور مسنون دعاؤں کے علاوہ ایسا دم کرنے کی اجازت دی ہے جو شرکیہ نہ ہو۔صحابہ رضوان علیہم اجمعین کا قرآن پاک سے دم کرنا آپ ﷺ نے برقرار رکھا اور انہوں نے دم کرکے جو اجرت حاصل کی تھی اس کو بھی آپ ﷺ نے جائز قرار دیا۔

عوف بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے تو آپ نے فرمایا۔وہ دم مجھے بتاؤ۔غیر شرکیہ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مسلم کتاب السلام: ۲۲۰۰)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سفر پر نکلی ہوئی تھی۔کسی عرب قبیلے کے پاس انہوں نے پڑاؤ ڈالا اور ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا۔

لیکن انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ انہوں نے اس کے لیے سارے جتن کیے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کسی نے کہا پڑاؤ ڈالنے والے لوگوں کے پاس جاؤ' شاید ان کے پاس کچھ مل جائے۔ وہ ان کے پاس گئے اور کہنے لگے۔ اے قافلے والو۔ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے اپنی پوری کوشش کر دیکھی ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے کسی نے کہا ہاں۔ اللہ کی قسم! میں دم کرتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! ہم نے آپ سے مہمان نوازی کرنے کے لیے کہا لیکن آپ لوگوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس لیے میں دم نہیں کروں گا جب تک تم ہمیں کوئی عطیہ نہ دو۔ انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ دینے کی پیشکش کی۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے لعاب سے بھری ہوئی پھونک ماری اور الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر دم کرنا شروع کیا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے وہ کسی بندش سے آزاد ہوا ہو۔ وہ چلنے پھرنے لگ گیا۔ اور اسے کوئی بے چینی نہ تھی۔ راوی بیان کرتا ہے کہ انہوں نے عطیہ دینے کی پیشکش پوری کر دی۔ بعض صحابہ نے تقسیم کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن جس نے دم کیا تھا۔ اس نے کہا۔ ایسا نہ کرو حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر انہوں نے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ ''دم'' ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تم لوگوں نے صحیح کیا۔ اس کو تقسیم کر لو۔ اور مجھے بھی حصہ دینا' رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ (البخاری۔ کتاب الطب۔ ۵۷۵۹۔ مسلم۔ کتاب السلام ۲۲۰۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((كان رسول الله ﷺ اذا أوى الى فراشه نفث فى كفيه ب : قل هو الله أحد والمعوذتين جميعًا ثم يمسح بهما وجهه وما بلغت يداه من جسده' قالت عائشة: فلما اشتكى كان يأمرنى أن أفعل ذلك به))

''رسول اللہ ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو **قل ھو اللہ احد** اور معوذتین پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونک مارتے پھر اپنے چہرے پر اور جسم پر جہاں تک آپ کے ہاتھ پہنچتے اپنے دونوں ہاتھ ملتے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بعض گھر والوں کے لیے تعوذ پڑھتے۔ اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ کہتے:

((اللهم رب الناس أذهب الباس' واشف أنت الشافي لا شفاء الا شفاؤك '
شفاءً لا يغادر سقما)) (البخاری۔کتاب المرضی۔ ٥٦٧٥۔مسلم کتاب السلام۔٢١٩١)

''اے اللہ'لوگوں کے رب تکلیف دور فرما۔شفا عطا کر'تو شفا دینے والا ہے۔تیرے بغیر شفا کہاں'ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے قرآن اور اس کے بغیر دم کیا۔آپ نے دم کی اجازت دی اور غیر شرکیہ دم کو برقرار رکھا۔رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت نہیں (حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا۔اس کے احکامات کو آپ زیادہ جانتے ہیں۔آپ نبی ہونے کے لحاظ سے سب سے بڑے عالم ہیں) کہ آپ نے اپنے جسم پر یا کسی اور چیز پر قرآن پاک یا اس کے علاوہ کوئی تعویذ لٹکایا ہو۔قرآن پاک یا اس کی کسی آیت کو بطور حجاب استعمال کیا ہو۔تاکہ آپ کو حسد یا کسی اور برائی سے محفوظ رکھ سکے۔قرآن پاک یا اس کے کسی حصے کو اپنے لباس یا سامان میں سواری وغیرہ پر رکھا ہو تاکہ دشمنوں کی تکلیف سے محفوظ رہ سکیں یا ان کے خلاف کامیابی یا مدد حاصل ہو یا راستہ آسان ہو جائے سفر کی مصیبت دور ہو جائے یا اس کے علاوہ کوئی نفع حاصل ہو یا تکلیف دور ہو۔

اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ایسا کرنے کے لیے بہت زیادہ حریص ہوتے خود ایسا کرتے اپنی امت کو یہ بات پہنچاتے اور ان کے لیے بیان کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل ہو جاتا۔

﴿ ۞ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ﴾ [المائدة: ٦٧]

''اے رسول ﷺ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ نازل کیا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچایئے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ رسالت کا حق ادا نہیں کر پائیں گے۔''

اگر رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا ہوتا یا آپ نے اپنے صحابہ کے لیے بیان کیا ہوتا تو وہ ہمارے لیے بیان کرتے۔اس پر عمل کرتے کیونکہ پوری امت میں وہ جماعت سب سے زیادہ اس بات کی

حریص تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی باتوں کو لوگوں تک پہنچائیں اور بیان کریں۔شریعت کو زبانی اور عملی طور پر سب سے زیادہ انہوں نے محفوظ رکھا۔رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا سب سے زیادہ انہیں شوق تھا لیکن ان میں سے کسی سے بھی یہ ثابت نہیں جس سے معلوم ہو کہ قرآن پاک کو اپنے پاس' گاڑی میں' گھر کے سامان میں' یا تجوری میں صرف حسد دور کرنے' اپنی حفاظت کرنے' ان کے علاوہ نفع حاصل کرنے یا تکلیف کو دور کرنے کے لیے رکھنا جائز ہو۔اسی طرح قرآن پاک کو یا اس کی کتابت کر کے حجاب بنانا' سنہری یا چاندی کی زنجیر میں اس کی آیات لکھوانا تاکہ انہیں گردن وغیرہ میں لٹکایا جا سکے جائز نہیں۔کیونکہ ایسا کرنا رسول اللہ ﷺ کی ہدایت' ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریق کار کے خلاف ہے اور ایسا عمل رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے عام مفہوم میں داخل ہے:

((من تعلق تميمة فلا أتم الله له ـــ)) (مسند احمد ۴/۱۵۴)

''جس نے تعویذ لٹکایا۔اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے۔''

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((من تعلق تميمة فقد أشرك)) (مسند احمد ۴/۱۵۶)

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

رسول اللہ ﷺ کا ایک عام قول یہ ہے۔

((ان الرقى والتمائم والتولة شرك))

(ابوداؤد۔کتاب الطب ۳۸۸۳' مسند احمد ۱/۳۸۱' صحیح الجامع ۱۶۳۲)

''بے شک دم' تعویذ اور جادو منتر شرک ہیں۔''

لیکن ان میں سے رسول اللہ ﷺ نے وہ دم کرنے کی اجازت دے دی جس میں شرک نہ ہو۔ایسا دم کرنا جائز قرار دیا لیکن تعویذات میں سے کچھ بھی کرنا جائز قرار نہیں دیا۔اس لیے ہر قسم کے تعویذ منع ہیں۔یہی بات عبداللہ بن مسعود' عبداللہ بن عباس صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت جن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھی شامل ہیں جیسے ابراہیم بن یزید النخعی وغیرہ یہی کہتے ہیں۔

علما کی ایک جماعت یہ اجازت دیتی ہے کہ اپنی حفاظت وغیرہ کے لیے ایسے تعویذ لٹکانا جائز

ہے جن پر قرآن پاک' اللہ تعالیٰ کے اسماء' اس کی صفات ہوں۔

وہ ایسے تعویزات کو رسول اللہ ﷺ کی تعویذات سے منع کرنے والی حدیث سے اسی طرح الگ کرتے ہیں جس طرح دم والی حدیث سے غیر شرکیہ دم کو الگ کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کی صفات میں سے ایک صفت ہے جو شرک نہیں۔ اس لیے قرآن پاک سے تعویذ بنانا' کسی چیز پر قرآن لکھ کر اپنے پاس رکھنا' فائدہ اور برکت کے لیے لٹکا لینے میں کوئی حرج نہیں۔ جس جماعت کی طرف یہ بات منسوب کی جاتی ہے ان میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ لیکن ان سے ایسی کوئی روایت ثابت نہیں کیونکہ اس روایت میں ایک راوی محمد بن اسحاق ہے جو مدلس ہے اور ''عن'' سے روایت کرتا ہے اور اگر یہ روایت ثابت بھی ہو جائے تو بھی اس سے تعویذ لٹکانے کا جواز نہیں ملتا کیونکہ اس سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے بچوں کو قرآن یاد کراتے تھے اور چھوٹے بچوں کے لیے تختیوں پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تا کہ وہ لکھا ہوا قرآن بار بار دہرائیں اور اسے یاد کرلیں۔ وہ انہیں حسد وغیرہ یا کسی اور تکلیف سے بچانے کے لیے ایسا نہیں کرتے تھے۔ تعویذ کے متعلق اس روایت میں کچھ بھی نہیں۔

شیخ عبدالرحمٰنؒ نے اپنی کتاب ''فتح المجید'' میں اس بات کو پسند کیا ہے' جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے قرآنی یا اس کے علاوہ دیگر تعویذ کے ناجائز ہونے کے بارے میں کہا ہے۔ انہوں نے تین وجوہات کی بنا پر اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۱) منع کا عام حکم ہے اور اس عام حکم میں سے کسی قسم کے تعویذ کو جائز قرار نہیں دیا گیا۔

(۲) ایسے ذرائع کو بند کرنا مطلوب ہے کیونکہ اس کی آڑ میں ایسے تعویذ بھی استعمال ہوں گے جو قرآنی آیات پر مشتمل نہ ہوں گے۔

(۳) ان تعویذوں کو پہننے والا قضائے حاجت اور استنجا کرتے وقت ان کی اہانت کا مرتکب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ مستقل طور پر فتویٰ دینے والے علما کی مجلس نے جاری کیا۔

لوگوں کے مال سے بے نیاز ہونے کے لیے دم کر کے اجرت لینے کا حکم

سوال: میں وعظ ونصیحت کا کام کرتا ہوں۔ایک جامع مسجد میں جمعہ کی امامت کرتا ہوں۔اسی مسجد میں ایک مکتبہ بنا رکھا ہے جس میں سنت سے متعلقہ قیمتی کتابیں ہیں۔اسی مسجد میں حدیث فقہ اور عقیدہ پڑھاتا ہوں۔رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے ثابت شدہ شرعی دم کے ذریعے بیمار لوگوں کا علاج کرتا ہوں جیسے آپ ﷺ نے اپنے اہلِ خانہ اور صحابہؓ کو دم کیا تھا اور جس طرح جبرئیل علیہ السلام نے دم کیا تھا اور میں احادیث سے تجاوز نہیں کرتا۔

آپ جانتے ہیں کہ احادیث کی کتابوں میں مسنون دم موجود ہے اور میں اکثر شیخ الاسلام کی کتاب "ایضاح الدلالة فی عموم الرسالة" میں منقول دم کرتا ہوں اور اس کے علاوہ ابن القیم رحمہ اللہ کی کتابوں زاد المعاد وغیرہ سے یا دیگر معروف کتابوں سے دم کرتا ہوں۔آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ میں دم وغیرہ کرنے کی اجرت وصول کرتا ہوں اور صحیحین میں منقول ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کرتا ہوں کہ دم کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے۔اس حدیث سے آپ بڑی اچھی طرح واقف ہیں۔لوگوں سے اجرت لینے پر مجھے جو چیز اکساتی ہے وہ یہ ہے کہ میں لوگوں کے مال سے بے نیاز ہو جاؤں۔میں نابینا بھی ہوں میرے گھریلو حالات کا تقاضا بھی ہے۔میرے پاس کوئی نوکری نہیں میں اس طرح اجرت لینا جائز سمجھتا ہوں۔لیکن بعض جاہل لوگ کسی دلیل کے بغیر مجھ پر اعتراض کرتے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے پرامید ہوں۔آپ ایک فتوی واضح طور پر صادر فرمائیں تاکہ مجھے بصیرت حاصل ہو اور جہالت کی وجہ سے اعتراض کرنے والوں کو خاموش کر سکوں۔اور اگر مجھ سے غلطی ہو رہی ہے تو بھی فتوی صادر فرمائیں تاکہ میں مسئلہ سمجھ سکوں اور آپ کی رائے کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھاؤں۔؟

جواب: جس طرح آپ نے بات بیان کی ہے اگر حقیقت بھی ایسے ہی ہے کہ آپ شرعی دم سے لوگوں کا علاج کرتے ہیں اور آپ کسی شخص کو ایسا دم نہیں کرتے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ ہو اور

اس سلسلے میں آپ ابن تیمیہؒ اور ابن قیم رحمہما اللہ کی معروف کتاب زاد المعاد اور اہل سنت والجماعت کی معروف کتابوں سے رجوع کرتے ہیں تو آپ کا عمل جائز ہے۔ آپ کی یہ کوشش قابل قدر ہے۔ ایسا کرنے پر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ کو اجر ملے گا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی جس حدیث کی طرف آپ نے اپنے سوال میں اشارہ کیا ہے اس کی رو سے اجرت آپ کے لیے جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وعظ و نصیحت کرنے' تدریس میں مشغول رہنے' مسجد میں نماز پڑھانے' ایسا دینی مکتبہ بنانے جس میں اہل سنت والجماعت کی لکھی ہوئی قیمتی کتابیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر و ثواب سے نوازے' اپنے مسلمان بھائیوں کی طرف سے اجر عطا فرمائے' آپ کو مزید اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو لوگوں کے مال سے بے نیاز کر دے۔ بے شک وہ پاک ذات بہت قریب ہے۔ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ ' ان کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتویٰ ایسے علما نے جاری کیا ہے کہ جو فتوے دینے والی کمیٹی کے مستقل ممبر ہیں۔

(مجلة البحوث الاسلاميه عدد ٢٧ صفحه ٥٨.٥٧' اللجنة الدائمة)

دم کرنے کا حکم

سوال: دینِ اسلام میں دم کرنے کا کیا حکم ہے؟ میں نے سنا ہے کہ ایک صحابیؓ نے کسی دوسرے انسان کو دم کیا تھا تو اس نے اسے بکریاں دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے برقرار رکھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ دم کیا کرتے تھے اور تکلیف والی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھا کرتے تھے اور یہ پڑھتے۔

((اذهب الباس رب الناس))

''لوگوں کے رب تکلیف کو دور کر دے۔''

میں نے یہ بھی سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنت میں بغیر حساب کے داخل ہونے والے انسانوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((هم الذين لا يرقون ولا يسترقون))

''وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ دم کرتے ہیں اور نہ کرواتے ہیں۔''

میں نے یہ بھی سن رکھا ہے کہ دم کرنا شرک ہے۔مہربانی کر کے مسئلہ کی وضاحت فرمائیں تا کہ مجھ پر معاملہ واضح ہو سکے۔؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے فرمان:

((لا بأس بالرقى مالم تكن شركًا۔))

''غیر شرکیہ دم میں کوئی حرج نہیں۔''

اس مفہوم کی دوسری احادیث کی روشنی میں ایسا دم جو قرآنی آیات یا شرعی دعاؤں پر مشتمل ہو وہ جائز ہے۔ (مجلة البحوث ٢٠/٧٦ اللجنة الدائمة)

بچھو کے کاٹے کا معروف دم کا حکم

سوال: کیڑے مکوڑوں کے ڈسنے سے صحت یاب ہونے کے لیے بعض گاؤں' دیہات میں ایک دم معروف ہے۔جس کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝٢ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝٣ مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ ۝٤ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝٥ ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ ۝٦ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ۝٧ ﴾

سلف جميل الدين لساعات الحيات شلع عن الشلعات صاح صيحة تشق العرض وحاها لرب اولياله وأرسل قراءة سليمان بن داود الرفاعي مسلمة مرسلة مصحيها رب المسلمة علوها في العرش مرتز وأسفلها في الأرض مهتز لاينقضها لاسيل ولا مطر ولا شمس ولا قمر ولا من شهد أن الابل تأكل العشر ولا تنقل أنثى بدون ذكر ومن عصى ربه كفر عزمت عليك بالله يا هذه الأذية بعزائم الله القوية عزيمة أولها بالله وثانيها بالله ورابعها بالله وخامسها بالله

وسـادسهـا بالله وسابعها بالله وثامنها بالله وتـاسعها بالله وعـاشرها بـالله وما يـكف الـكتـاب من أسامى الله عزمت عليك بصور من صور الأحد ولا غيرالله أحـد عـزمـت عـليك بصور من صور الاثنين وقال من الله زين وعزمت عليك بـصـور مـن صـور الثـلاثاء والملائكة والأنـبيـاء وعزمت عليك بصور من صور الـربوع والله جيد نضوع عزمت عليك بصور الخميس وأعوذ بالله من ابليس عـزمت عليك بصور من صور الجامعة والملائكة السامعة وعزمت عليك بصور مـن صـور السبـت والـلـه جـويـد ثبت اظهرى من المخ فى العظام واظهرى من الـعـظـام فـى الـعصب واظهرى من العصب في الايهاب واظهرى من الايهاب فى التـراب عـزمـت بـالله على تسعة وتسعين هامة أمها العنكبوت وأبوها الثعبان عـزمـت بـالله على أبو عمامة كبيرة الهامة مقيلة السمرة ومباته الثمامة. عزمت بـالـلـه عـلـى الـصل والـصلوان عزمت بالله على بربر عزمت بالله على قر قر عـزمـت بـالـلـه عـلـى الافـقـم عزمت بالله على الازتم عزمت بالله على الباخز الـدفـان عـزمـت بـالله على الذر والذبان عزمت بالله على جرى علوان عزمت بالله على الفروس عزمت بالله على الفروس عزمت بالله على القروص عزمت بـالـلـه عـلـى حارس الطريق عزمت بالله على هاظل الطريق عزمت بالله على الـلـى مـقيـله الصخر وطعامه المدر سلعات بالأنـياب لسابات بالأذناب اظهرها بـالـلـه أكبـر عـزمت بالله على حوى عزمت بالله على حويان وسقى وسقيان الـلـى مـاسـميـه والـلـى ذاكـره واللى ناسيه بالله على حمده عزمت بالله على حميدة عـزمـت بـالـلـه عـلـى سعدى عزمت بالله على سعيدة عزمت بالله على موزة عـزمـت بـالـلـه عـلـى مويزة عزمت بالله على أحمرها وأسمرها وأنثاها وذكـرهـا وأبـو نـقطتين من أعبرها عزت بالله على البيضاء اللى مثل الشحمة

عزمت بالله على الحمراء اللى مثل اللحمة وعزمت بالله على السوداء اللى مثل الفحمة عقرب بنت عقار واقهرها بالله القهار قاهر الليل عن النهار اللى لاقهربه على السم سار كوز ماء ومعهاكوز نار وكتيت كوز الماء على كوز النار وكوز الماء أطفى كوز النار عزمت بالله على فمها اللى مثل المنشار وعزمت بالله على بطنها اللى مثل الزقرار و عزمت بالله على ذنبها أبو سبع فقر عزيمة تكلل السيوف المسلقات وعزيمة تكلل الرمحة المذلقات سلف موسى مسافر وأصبح فى بران ومنازل وأكلته هائشة من هوائش الاسلام قلت كفى واستكفى من طرق الى طرق وكفيت من طرق الى طرق ومن شرفن الى شرف بقرأت سليمان بن داود الرفاعى قاهر أسمام الافاعى وقلت يا حفظى عقائل الله قدم ينقطع الرجاء والنصيب وقدم صوابا بمصيب۔

یہ سارے مذکورہ نام کیڑے مکوڑوں اور جنات کے نام ہیں جیسا کہ یہ دم لکھوانے والے نے بتایا ہے۔

جواب: یہ دم کرنا جائز نہیں کہ اس میں سب مجہول نام ہیں اور ایسا کلام ہے جس کا کوئی مفہوم نہیں یعنی فضول اور بے معنیٰ کلام ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں۔

((ان الرقى و التمائم و التوله شرك۔)) (رواہ احمد وابوداؤد)

یہ حدیث فتویٰ نمبر ۳۱ میں گزر چکی ہے۔

یہ فتویٰ مستقل ممبران کی کمیٹی نے جاری کیا۔ فتاوى الجنة الدائمة.

حصول شفا کے لیے کسی خاص شخص سے زمزم کے پانی پر دم کرانے کا حکم

سوال: بعض لوگ زمزم کے پانی پر کسی خاص شخص سے دم کرواتے ہیں تا کہ اس طرح ان کا کوئی مقصد پورا ہو یا بیماری سے شفا حاصل ہو۔ ایسا کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے زمزم کا پانی پیا' تھوڑا بہت اپنے ساتھ لے لیا اور اسے پینے کی ترغیب بھی دیا کرتے تھے۔آپ کا فرمان ہے:

((ماء زمزم لما شرب له ـ)) (مسند احمد ۳۵۷/۲۔۳۷۲۔ابن ماجہ کتاب المناسک۔۳۰۶۲۔)

''زم زم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے اسی مقصد کے لیے (فائدہ مند) ہوتا ہے۔''

(اس حدیث کو سیوطی اور البانی نے (الارواء ۱۱۲۳) صحیح کہا ہے۔

عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی پلانے والوں کے پاس آئے اور ان سے پانی پلانے کے لیے کہا۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے ''فضل!'' اپنی ماں کے پاس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے اس سے پانی لے کر آؤ۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اسقنی) مجھے پانی پلاؤ۔تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔یا رسول اللہ! وہ اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا (اسقنی) مجھے پانی پلاؤ۔آپ ﷺ نے پانی پیا پھر آپ زمزم کنوئیں کے پاس آئے اور وہ پانی نکال رہے تھے اور اس کنوئیں میں مشغول تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اعملوا فانكم على عمل صالح ثم قال: لو لا أن تغلبوا لنزلت حتى أضع الحبل' يعني على عاتقه و أشار الى عاتقه)) (البخاری۔کتاب الحج۔ ۱۶۳۵)

''تم کام کرو۔تم بہت اچھا کام کرتے ہو۔پھر آپ نے فرمایا اگر تم غالب نہ ہوتے تو میں کنوئیں میں اترتا اور میں رسّی رکھتا۔یعنی اپنے کندھے پر آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ماء زمزم لما شرب له' ان شربته تستشفى به شفاك الله وان شربته يشبعك أشبعك الله به وان شربته لقطع ظمئك قطعه الله وهى هزمة جبريل وسقيا اسماعيل)) (الدارقطنی ۲۸۹/۲۔المستدرک ۴۷۳/۱)

''زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے۔اسی مقصد کے لیے ہوتا ہے۔اگر آپ نے شفا حاصل کرنے کے لیے پیا ہو تو اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا۔اگر آپ نے سیر

ہونے کے لیے پیا ہوتو اللہ تعالیٰ آپ کو سیر کر دے گا۔ اگر اپنی پیاس بجھانے کے لیے پیا ہو تو اللہ تعالیٰ آپ کی پیاس بجھا دے گا۔ زمزم کا پانی حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ٹھوکر سے نکلا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پینے کے لیے استعمال ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا جاتا ہے :

((انها كانت تحمل من ماء زمزم و تخبر ان النبی ﷺ يحمله))

''عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ساتھ زمزم کا پانی لے لیا کرتی تھیں اور بتایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ زمزم کا پانی لے لیا کرتے تھے۔''

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے اس طرح اور بھی احادیث ہیں جن میں زمزم کے پانی کی فضیلت اور فائدے بیان ہوئے ہیں۔

ان احادیث میں سے اگر چہ بعض احادیث پر تنقید ہوئی ہے لیکن بعض علما نے ایسی احادیث کو صحیح کہا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ان پر عمل کیا ہے اور آج تک ان پر عمل ہو رہا ہے۔ امام مسلم نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔

((قال فی زمزم : انها مباركة وانها طعام طعم))(مسلم، کتاب فضائل الصحابہ ۲۴۷۳)

''رسول اللہ ﷺ نے زمزم کے بارے میں فرمایا یہ بابرکت پانی ہے اور کھانے والے کا کھانا ہے۔''

ابوداؤد الطیالیسی نے صحیح سند سے یہ لفظ زیادہ کیے ہیں۔ (وشفاء سقم) ''اور بیمار کے لیے شفا ہے۔'' (مسند الطیالسی ۔ ۴۵۷ ص ۸۱)

رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت نہیں کہ آپ زمزم کے پانی پر دم کر کے کسی صحابی کو دیتے تھے تا کہ وہ اسے پی لے یا کسی مقصد کو حاصل کرنے یا کسی بیماری سے شفا حاصل کرنے کے لیے اپنے جسم پر مل لے۔ حالانکہ آپ کی برکت بہت زیادہ تھی۔ آپ کے درجات بہت بلند تھے۔ آپ کا فائدہ بہت عام تھا۔ آپ ﷺ اپنی امت کی خیر کے بہت زیادہ حریص تھے اور ہجرت سے پہلے زمزم پر آپ کا آنا جانا بہت ہوا کرتا تھا۔ ہجرت کے بعد، عمرہ اور حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ کئی مرتبہ زمزم پر آئے

تھے۔رسول اکرم ﷺ سے ایسی بھی کوئی بات ثابت نہیں کہ آپ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو زمزم کے پانی پر دم کرنے کی ہدایت کی ہو جب کہ دین کی تبلیغ اور امت کے لیے اس کی وضاحت آپ پر واجب تھی۔اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو آپ ضرور ایسا کرتے۔امت کے لیے اس کو بیان کرتے' کیونکہ کوئی بھلائی کا کلام ایسا نہیں جو آپ نے نہ بتایا ہو اور کوئی برائی ایسی نہیں جس سے آپ نے نہ ڈرایا ہو۔ لیکن شفا حاصل کرنے کے لیے دوسرے پانیوں کی طرح اس پر دم کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس پر دم کرنا زیادہ مناسب ہے۔کیونکہ اس پانی میں احادیث کی رو سے برکت اور شفا پائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ اور ان کی آل اور صحابہؓ پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ علما کی مستقل کمیٹی کا فتویٰ ہے۔اللجنة الدائمه۔ص ۱۷۔۱۹

نفسیاتی بے چینی کا علاج

سوال: میں ۲۰ سالہ مسلمان' دین کی پابندی کرنے والی نوجوان لڑکی ہوں۔میری شادی کو ڈیڑھ سال ہو چکا ہے۔چھ ماہ قبل اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ولادت بالکل طبعی طور سے ہوئی ہے۔ولادت کے تقریباً ایک ہفتہ بعد مجھے سخت بے چینی لاحق ہوئی اور اس سے قبل کبھی میری ایسی حالت نہیں ہوئی۔لیکن اس حالت سے میں کسی کام کاج کے قابل نہ رہی۔حتیٰ کہ بچے کا بھی مجھے کوئی احساس نہ تھا۔مجھے نفسیاتی علاج کرنے والے اسپیشلسٹ ڈاکٹر کو دکھایا گیا۔میں ایک مدت تک اس سے علاج کرواتی رہی لیکن ولادت سے پہلے والی میری طبیعت بحال نہ ہو سکی۔ میں علاج سے بھی اکتا گئی ہوں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں۔میری اس بے چینی کا کوئی شرعی یا مناسب علاج بتائیں تاکہ میری طبیعت بحال ہو سکے۔میں اپنے شوہر اور بچے کا خیال کر سکوں۔اپنے گھر کے کام کاج کر سکوں۔میں نے چند دن قبل یہ حدیث سنی ہے۔

((ماء زمزم لما شرب له))

''زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔''

مجھے امید ہے آپ اس حدیث کی وضاحت فرمائیں گے۔ یہ حدیث میری نفسیاتی حالت کے موافق ہے یا وہ حدیث اعضا کے بارے میں ہے۔ اگر زمزم کا پانی اللہ کے حکم سے میرے لیے شفا کا سبب بن سکتا ہے تو پانی کس طرح میرے پاس لایا جا سکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور اس ذات سے اچھا گمان رکھو۔ اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دو۔ اس کی رحمت، فضل اور احسان سے ناامید ہونے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں کی جو لاعلاج ہو۔ آپ شفا کے لیے اسباب اختیار کریں۔ اسپیشلسٹ اطباء سے اپنا معائنہ کرائیں اور سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس تین بار پڑھیں۔ ہر دفعہ پڑھنے کے بعد اپنے ہاتھوں پر پھونک ماریں پھر اپنے چہرے پر اور اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکے اپنے ہاتھ ملیں۔ دن رات اور سوتے وقت کئی بار ایسا کریں۔ دن رات میں سے کسی وقت سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کریں۔ جب بستر پر سونا ہو تو آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کریں۔ یہ سب سے بہتر دم ہے۔ جو انسان خود کر سکتا ہے۔ ایسا دم انسان کو برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے بے چینی (کرب) والی دعا کریں، وہ دعا یہ ہے:

((لا اله الا الله العظيم الحليم، لا اله الا الله رب العرش العظيم، لا اله الا الله رب السموات ورب الارض ورب العرش الكريم))

(البخاری کتاب الدعوات۔ ۶۳۴۵۔ ۶۳۴۶۔ مسلم کتاب الذکر والدعا۔ ۲۷۳۰)

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بہت بڑا، بردبار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو آسمانوں کا مالک، زمین کا مالک اور عرش کا مالک کریم ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کے دم سے بھی اپنے آپ کو دم کیا کرو۔ یہ کہا کرو:

((اللهم رب الناس، مذهب الباس، اشف أنت الشافي، لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقمًا))

''اے اللہ لوگوں کے رب، تکلیف کو دور کرنے والے شفا عطا فرما تو شفا دینے والا ہے۔

تیرے علاوہ شفا کہاں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔"

ان کے علاوہ اور بھی ذکر واذکار دم اور دعائیں ہیں جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان کو امام نووی نے اپنی کتاب ریاض الصالحین اور کتاب الاذکار میں بیان کیا ہے۔ زمزم کے پانی کے متعلق آپ کا یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((ماء زمزم لما شرب له))

اس کو امام احمد، ابن ماجہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عام مشہور ہے لیکن زمزم کے پانی کے بارے میں اس سے زیادہ صحیح رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ہے:

((انها مباركة وانها طعام طعم وشفا سقم)) (مسلم۔ابوداؤد) وھذ اللفظ ابی داؤد

"یہ برکت والا پانی ہے۔ کھانے والے کا کھانا اور بیمار کے لیے شفا ہے۔"

اگر زمزم کا پانی حاصل کرنے کی آپ کو خواہش ہو تو آپ کے علاقے سے جو شخص حج کو جائے اس سے کہیں کہ واپسی پر آپ کے لیے زمزم کا پانی لیتا آئے۔

قرآنی آیات کو پانی میں ڈالنے اور اس پانی کو پینے کا حکم

سوال: جب کوئی مصیبت زدہ انسان دم کرائے اور اسے بعض قرآنی آیات لکھ کر دی جائیں اور دم کرنے والا کہے۔ ان کو پانی میں ڈال کر پانی پی لو۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پہلے بھی علمی بحوث اور فتوی جاری کرنے والی کمیٹی کے مستقل ارکان کی طرف سے اس جیسے سوال کا جواب دیا جا چکا ہے جو درج ذیل ہے۔

قرآنِ پاک کی بعض آیات کو کسی برتن یا کاغذ وغیرہ پر لکھنا اور انہیں دھو کر پی لینا جائز ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴾ [الإسراء: ٨٢]

"ہم نے وہ قرآن نازل کیا جو مومنین کے لیے شفا اور رحمت ہے۔"

اس لحاظ سے قرآن دل اور جسم کے لیے شفا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

((علیکم بالشفاء ین : العسل و القرآن))

(ابن ماجہ۔ کتاب الطب ۳۴۵۲۔ المستدرک ۴/۲۰۰، ۴۰۳)

ایک دوسری حدیث یہ ہے :

((خیر الدواء القرآن)) ((ابن ماجہ۔ کتاب الطب ۳۵۰۱)

''سب سے بہتر دوا (علاج) قرآن ہے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب کسی عورت کو ولادت کی حالت میں تکلیف ہو تو ایک صاف ستھرا برتن پر یہ لکھیں۔

﴿ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ ﴾ [الأحقاف: ٣٥]

﴿ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓاْ ﴾ [النازعات: ٤٦]

اور

﴿ لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُوْلِي ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ [يوسف: ١١١]

پھر ان آیات کو صاف پانی سے دھولیا جائے۔ اس پانی میں سے عورت کو پلایا جائے اور اس کے پیٹ اور چہرے پر چھینٹے مارے جائیں۔ (ابن السنی۔ الیوم واللیلہ حدیث: ٦١٩)

ابن القیم لکھتے ہیں الخلال کا کہنا ہے کہ مجھے عبداللہ بن احمد نے بتایا کہ میں نے اپنے والد صاحب کو دیکھا ہے کہ جب کسی عورت پر ولادت مشکل ہو جاتی تو وہ سفید جام یا کسی صاف ستھری چیز پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث اس طرح لکھتے:

((لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴿ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوٓاْ إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍۭ بَلَٰغٌ ﴾ [الأحقاف: ٣٥]))

﴿ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓاْ إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَىٰهَا ﴿٤٦﴾ ﴾ [النازعات: ٤٦]

الخلال بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر مروذی نے مجھے بتایا کہ حضرت امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا آپ ایسی عورت کے لیے لکھ کردیں جو دودن سے ولادت کی تکلیف میں مبتلا ہے تو امام صاحب نے فرمایا ایک کھلا برتن اور زعفران لائیے اور میں نے انہیں کئی ایک عورتوں کے لیے لکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے سلف میں بہت سارے لوگوں کو دیکھا ہے کہ ان کے لیے قرآن کی آیات لکھی جاتی تھیں اور وہ ان کو پی لیتے تھے۔

مجاہد کہتے ہیں'' قرآن لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلانے میں کوئی حرج نہیں'' ابوقلابہ نے بھی ایسے ہی کہا ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ کی بات ختم ہوئی۔

اللہ تعالیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' ان کی آل اور صحابہ پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

(مجلۃ البحوث الاسلامیہ ۲۷/۵۱۔۵۲ والفتوی للجنۃ الدائمۃ)

کاہنوں سے علاج کرانے کا حکم

سوال: میں نے ایک ایسی لڑکی سے شادی کی جس کی ماں نہیں تھی۔ وہ پڑھی لکھی بھی نہ تھی۔ شادی عیدالفطر (شوال) کے مہینے میں ۱۴۰۳ھ میں ہوئی۔ ذی الحج کے شروع میں وہ نفسیاتی بیماری (رونے دھونے) میں مبتلا ہوگئی۔ کبھی کبھار وہ چیختی چلاتی واویلا کرتی۔ اس کا والد اسے اپنے گھر لے گیا۔ اس کا علاج کرنے کے لیے ایک کاہن کو لے آیا۔ اس نے بدبودار دھوئیں سے اس کا علاج کیا اس نے محرم کا پورا مہینہ اسے ایک اندھیرے کمرے میں بند کرنے کا حکم دیا۔ اس علاج کا نام "الحجیة" بتایا جاتا ہے۔ اور یہ سب کچھ میری رضامندی کے بغیر ہوا تھا۔ وہ صحت یاب ہوگئی اور اپنے والد کے گھر میں صفر اور ربیع الاول کا مہینہ گزارنے کے بعد ربیع الثانی کے شروع میں میرے گھر آئی تو اس کی وہی بیماری دوبارہ شروع ہوگئی۔ چنانچہ میں نے اسپیشلسٹ معالج سے اس کا علاج کرایا۔ وہ قرآن پاک' مسنون دعاؤں کے ساتھ ساتھ دوسری دواؤں سے بھی علاج کرتا ہے لیکن اس کے گھر والے اس علاج کو پسند نہیں کرتے اور اس کا علاج کسی کاہن سے ہی کرانا چاہتے ہیں۔ اس کے گھر والوں نے

تکلیف کے وقت قرآن کا دم کرنے سے مجھے روک دیا ہے۔ کیونکہ کاہن نے انہیں بتایا کہ اس کی بیماری کا سبب میں ہوں۔ کیونکہ میں نے اس پر آیۃ الکرسی اور معوذتین پڑھ کر دم کیا تھا۔ براہِ کرم مجھے بتائیں اگر اس کا والد کسی کاہن سے اس کا علاج کرانا چاہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے۔ امید کرتا ہوں فوراً جواب دے کر میری مدد فرمائیں گے؟

جواب: آپ نے قرآنِ پاک اور مسنون دعاؤں کے دم سے اس کا بہتر علاج کیا ہے۔ لیکن کسی اجنبی انسان کے ساتھ جو اسے دم کرتا ہے اس کا تنہا بیٹھنا حرام ہے اور اس کے سامنے اپنے ستر کو کھولنا بھی حرام ہے۔ اسی طرح اس اجنبی انسان کا اس لڑکی کے جسم پر ہاتھ رکھنا بھی حرام ہے اور اگر آپ خود اسی طریقے سے اس کا علاج کرتے یا اس کا کوئی محرم علاج کرتا تو یہ زیادہ مناسب تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ اس کا علاج ہسپتال وغیرہ میں کسی خصوصی نفسیاتی طبیب سے بھی کروائیں۔ کاہنوں سے اس کا علاج کرانا یا ان کے پاس اسے لے کر جانا منع ہے۔ اس بارے رسول اللہ ﷺ کے اقوال ہیں:

((من أتى عرافاً فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين ليلة))

(مسلم۔ کتاب السلام ۲۲۳۰)

"جو کسی کاہن کے پاس گیا اور اس سے کچھ پوچھا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے۔

((من أتى كاهناً فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد ﷺ)) (الترمذی۔ کتاب الطہارۃ: ۱۳۵۔ ابن ماجۃ کتاب الطہارۃ۔ ۶۳۹۔ مسند احمد ۲/۴۰۸، ۴۷۶)

"جو کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کی اس نے رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا انکار کیا۔"

ہم سب کو اللہ تعالیٰ حق کی پیروی کرنے اس کو اپنانے اور اس کی مخالفت نہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رسول اللہ ﷺ ان کی آل اور صحابہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو۔

(مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۲۶/۱۱۸۔۱۱۹ والفتویٰ للجنۃ الدائمۃ)

آیات لکھ کرانہیں تکیہ یا دروازے کے نیچے رکھنے کا حکم

سوال: کیا مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ قرآن پاک کی چند آیات لکھ کرانہیں پی لے یا انہیں تکیہ کے نیچے یا دروازے وغیرہ کی جگہ پر رکھے؟

جواب: کسی بیمار کے لیے پانی پر قرآنِ پاک پڑھنا اور اسے وہ پانی پلانے میں کوئی حرج نہیں۔ ابوداوٗد نے اپنی کتاب سنن ابی داوٗد' کتاب الطب میں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ لیکن قرآن پاک یا کسی اور چیز کے تعویذ وغیرہ لٹکانا جائز نہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لوگ جن تعویذوں کو لٹکاتے ہیں وہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) وہ قرآنِ پاک کی آیات پر مشتمل ہوں۔ (۲) قرآنِ پاک کے علاوہ کچھ اور لکھا گیا ہو۔

اگر ان میں قرآنِ پاک لکھا ہوا ہے تو اس بارے میں علمائے سلف کے دو قول منقول ہیں۔

پہلا قول: ایسے تعویذ وغیرہ کو لٹکانا جائز نہیں' ابن مسعود' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہی فرمایا ہے۔ حذیفہ' عقبہ بن عامر اور ابن عکیم رضی اللہ عنہم کے اقوال سے ایسا ظاہر ہوتا ہے تابعین کی ایک جماعت جن میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیروکار شامل ہیں۔ اس بات کے قائل ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ نے ایک روایت میں ایسا ہی ذکر فرمایا ہے۔ اکثر حنابلہ نے اس بات کو پسند فرمایا ہے اور متاخرین حنابلہ نے یقینی طور پر اس بات کو اختیار کیا ہے۔ اس کی بنیاد امام احمد کی وہ روایت ہے جو انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اپنی سند سے بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ان الرقى والتمائم والتولة شرك))

''بے شک دم جھاڑ' تعویذ اور جادو شرک ہے۔''

اس حدیث کو امام ابوداوٗد رضی اللہ عنہ نے بھی ذکر کیا ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن بن حسن آل الشیخ رحمہ اللہ ''فتح المجید'' میں لکھتے ہیں میں اس بات کو تین اسباب کی بنا پر درست قرار دیتا ہوں جو غور وفکر کرنے والے کے لیے واضح ہوتے ہیں۔''

(۱) منع کا حکم عام ہے اس کی تخصیص کے لیے کوئی دلیل نہیں۔

(۲) اس قسم کے وسائل کو اختیار کرنے کی روک تھام مقصود ہے کیونکہ اس طرح ان تعویذات کو لٹکانے کی نوبت آسکتی ہے۔ جو قرآنی آیات پر مشتمل نہ ہوں۔

(۳) ان تعویذات کو پہننے والا ان کی اہانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے قضائے حاجت اور استنجا کے وقت بھی ان کو پہن رکھا ہوتا ہے۔

دوسرا قول: اس قسم کے تعویذات وغیرہ کا پہننا جائز ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ایسا کہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت منقول ہے۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ ابو جعفر الباقر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے بھی ایک روایت میں اسے جائز قرار دیا گیا ہے اور مسلم والی حدیث سے وہ تعویذ مراد لیے گئے ہیں جن میں شرک ہو۔

لیکن اگر تعویذوں میں قرآن پاک اور اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے علاوہ کوئی اور چیز لکھی ہوئی ہے تو وہ شرک ہیں۔ جیسے حدیث کے عام الفاظ سے ثابت ہو رہا ہے۔

((ان الرقى و التمائم و التولة شرك))

''بے شک دم جھاڑ، تعویذ اور جادو شرک ہیں۔''

اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ ان کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(فتوی دینے والی مستقل کمیٹی کے فتوے۔ ۲۰۶/۱، ۲۰۵)

حصولِ شفا کے لیے معوذتین اور سورۂ اخلاص کے پڑھنے کا حکم

سوال: حصولِ شفا کے لیے سورۂ اخلاص، معوذتین اور سورۂ فاتحہ کا پڑھنا حرام ہے یا حلال؟ رسول اکرم ﷺ یا سلف صالحین میں سے کسی نے ایسا کیا ہے۔ براہ کرم آگاہ فرمائیں؟

جواب: سورۂ اخلاص، معوذتین، فاتحہ اور ان کے علاوہ قرآن پاک کی دوسری سورتیں پڑھ کر مریض کو دم کرنا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے فعل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایسا کرنے پر خاموشی

اختیار کر کے یا اسے برقرار رکھ کر شرعی طور پر جائز کر دیا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اپنی صحیح کتابوں میں بیان کیا ہے کہ معمر اپنے شیخ زہری سے عروہ کے واسطے سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں:

((ان النبی ﷺ کان ینفث علی نفسه فی المرض الذی مات فیه بالمعوذات (سورة الاخلاص والمعوذتین) فلما ثقل کنت أنفث علیه بهن وأمسه بید نفسه لبرکتها' قال معمر: فسالت الزهری کیف ینفث؟ قال: کان ینفث علی یدیه ثم یمسح بهما وجهه))

(البخاری' کتاب الطب ۵۷۳۵۔ مسلم۔ کتاب السلام ۲۱۹۲)

"جس بیماری میں رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اس بیماری میں رسول اللہ ﷺ معوذات (قل هو الله احد' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر اپنے آپ پر پھونک مارتے (دم کرتے) تھے۔ جب بیماری زیادہ شدید ہوگئی تو میں معوذات پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کرتی تھی اور آپ ﷺ کے ہاتھ کی برکت کی وجہ سے آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی۔ معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کیسے دم کرتے (پھونک مارتے) تھے تو امام زہری رحمہ اللہ نے بتایا کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے تھے۔"

امام بخاری رحمہ اللہ ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ کسی عرب قبیلے کے پاس سے گزرے۔ لیکن انہوں نے ان کی میزبانی نہ کی۔ اس دوران ان کے سردار کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا تو اس نے کہا۔ کیا تمہارے پاس کوئی علاج یا کوئی دم کرنے والا ہے تو صحابہؓ نے فرمایا۔ تم لوگوں نے ہماری میزبانی نہیں کی ہم تمہارا علاج نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے لیے کوئی ہدیہ نہ مقرر کردو۔ تو انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کیا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی۔ وہ اپنا (لعاب) اکٹھا کرتے رہے اور (خاص جگہ پر) تھوتھو کر دیتے۔ وہ صحت یاب ہوگیا اور انہوں نے بکریاں پیش کر

دیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر لینے سے انکار کر دیا۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا تو آپ ﷺ مسکرائے اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ تمہیں کیسے علم ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے دم کیا جا سکتا ہے۔ بکریاں لے لو اور میرا حصہ بھی رکھنا۔

پہلی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا بیماری کی حالت میں معوذات کے ساتھ اپنے آپ کو دم کرنا ثابت ہے اور دوسری حدیث میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دم کو برقرار رکھا۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ ان کی آل اور ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

فتویٰ دینے والی مستقل کمیٹی کا فتویٰ (مجلۃ البحوث الاسلامیہ عدد ۲۷۔ ص ۵۲۔ ۵۳)

آگ سے جلانے کا حکم

سوال: ہمارے ہاں ایک مجنوں عورت ہے اسے کسی جن عورت نے قابو کر رکھا ہے کبھی کبھار اس جن عورت کو مارا جاتا ہے تاکہ وہ مسلمان عورت کا پیچھا چھوڑ دے اور نکل جائے لیکن وہ جن عورت مار کھانے کے باوجود نکلنے کو تیار نہیں ہوتی۔ کیا اس جن عورت کو ایسی حالت میں آگ سے جلایا جا سکتا ہے تاکہ وہ مسلمان عورت سے نکل جائے؟

جواب: آگ سے اس جن عورت کو جلانا مطلقاً حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ آگ سے عذاب دینے کا حق کسی کو بھی حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے اور رسول اکرم ﷺ ان کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور برکتیں نازل فرمائے۔

اس عقیدے کے ساتھ کہ شفا اللہ ہی دیتا ہے' علاج کے لیے کسی سید کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟

سوال: انتہائی شدید بیماری کی حالت میں جب مریض لاعلاج ہو چکا ہو۔ مریض کو لے کر کسی ''سید'' کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ ''سید'' نے اس مرض سے متاثرہ بہت سارے مریضوں

کا علاج کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحت یاب ہو گئے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ شفا دینے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ بعض لوگوں نے ''سید'' کے پاس جانے پر اعتراض کیا ہے۔ لیکن ہمارا کہنا ہے کہ سید بھی ڈاکٹر طبیب کی طرح شفا کا ایک ذریعہ ہے۔ براہِ کرم آپ اس بارے اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں؟

جواب: ہر مریض کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیماری کا علاج جائز' مناسب داؤں سے' شرعی دم جھاڑ اور جائز دعاؤں سے کرے۔ کسی کاہن اور شعبدہ باز (جو غیب جاننے کا دعوٰی کرتے ہیں جادو' شرکیہ دم جھاڑ کرتے ہیں اگر چہ وہ ''سید'' ہی کہلاتے ہوں) وغیرہ کے پاس جانا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ مدد فرمائے اور ہمارے نبی ﷺ' ان کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتوی شیخ ابن باز' ابن عثیمین رحمہما اللہ اور فتوی دینے والی مستقل کمیٹی نے صادر فرمایا۔

فتاوی العلاج بالقرآن والسنة ص ۳۰

مرگی (جنون) کے علاج کے لیے گرجے میں جانے کا حکم

سوال: مرگی' جنون کے علاج کے لیے کسی گرجے میں جانا خاص طور پر ''ماری جرجس'' کے گرجے میں جانا یا جادوگروں اور دجال قسم کے لوگوں کے پاس جانا جو چھوٹی چھوٹی بستیوں میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور کبھی کبھار ان سے فائدہ بھی ہو جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ یہ بھی خیال رہے کہ اگر مرگی والے (مجنون) انسان کے علاج کے لیے اگر جلدی اور فوری کوئی صورت اختیار نہ کی جائے تو وہ ہلاک ہو سکتا ہے یا اسے موت آسکتی ہے۔

جواب: مرگی (جنون) کے علاج کے لیے کسی گرجے' کسی جادوگر یا کسی دجال (جھوٹے انسان) کے پاس جانا جائز نہیں۔ لیکن جائز طریقے اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے لیے شرعی دم جھاڑ' قرآنِ پاک پڑھا جائے جیسے سورۂ فاتحہ' قل ھو اللہ احد اور معوذتین' آیۃ الکرسی کا پڑھنا۔ ان ذکر واذکار اور صحیح دعاؤں کا پڑھنا جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ 'ان کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۸۰/۲۷

جن کے چھونے پر بعض حالات میں علاج کے لیے جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے ہیں اس میں کوئی حقیقت نہیں

سوال: ہمارے بعض ساتھی قرآن پاک کی تلاوت کے ذریعے مریض سے جن کو نکالتے ہیں اور وہ لوگ یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ جب ہم مریض کا علاج کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت آسمان سے جبرئیل امین علیہ السلام نازل ہوتے ہیں اور وہ جن کے نکالنے میں ان کی مدد فرماتے ہیں۔ اس وجہ سے لوگوں میں کافی اختلاف اور جھگڑا پایا جاتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس بارے تفصیل سے جواب دیں گے۔ کیا جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کی مدد وغیرہ کے لیے نازل ہوتے ہیں۔ جس طرح ان کا دعوٰی ہے یا اس کے علاوہ کسی اور کام کے لیے اترتے ہیں؟

جواب: کسی جن کے چھونے (جسم میں داخل ہونے) کا علاج اس پر قرآن پاک کی آیات' کوئی سورت یا سورتیں مریض پر پڑھ کر کیا جا سکتا ہے کیونکہ قرآن پاک سے دم جھاڑ کرنا شرعی طور پر حرام نہیں ہے۔ جہاں تک جبرئیل علیہ السلام کے نازل ہونے کی بات ہے۔ ہمیں اس بارے میں کسی دلیل کا علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی ﷺ ان کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

بچھو کے بارے میں بہت سارے لوگوں میں مشہور دم کا حکم

سوال: بچھو کے ڈسنے سے متعلق کچھ دعائیں بعض لوگوں میں مشہور ہیں کہا جاتا ہے کہ ان دعاؤں کا تجربہ کیا گیا ہے جس سے مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ ان دعاؤں کے کلمات یہ ہیں۔

((اللهم ان هذه عزيمة العقرب و الداب مرت على اليهود و النصارى

قال وش (ماذا) بكاك يارسول الله' قال : دابة من دواب أهل النار ذنيبة كالمنشار نحيرة كالدينار نزل جبريل علی دمها نزل جبرائيل علی سمها شهق الله ثلاث شهقات قال: اسكني في عزة الله و كتبك في لوح محفوظ))

''اے اللہ یہ بچھواوراس جانور کا منتر ہے جو یہود ونصاریٰ کے پاس سے گذرا تھا۔اس نے کہا۔اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ کیوں رو رہے ہیں تو آپ نے فرمایا جہنم کے جانوروں میں سے ایک جانور جس کا ڈنگ آری جیسا ہے اس کی طبیعت دینار کی طرح ہے۔اس کے خون پر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔جبرئیل علیہ السلام اس کے ڈنگ پر نازل ہوئے۔اور تین دفعہ اللہ تعالیٰ نے سانس لیا اور کہنے لگا مجھے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جگہ دے دواوراس نے تجھ کولوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔''

اس دم کا کیا حکم ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر اجر عطا فرمائے۔

جواب: مذکورہ بالا دم صحیح نہیں۔صحیح دم وہ ہے جو قرآن پاک اور صحیح احادیث سے ثابت شدہ دعاؤں کے ذریعے ہو۔جس طرح ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ سے کافر کو دم کیا تھا۔مذکورہ دم کا استعمال درست نہیں بلکہ اس کو نہ کرنا اوراس سے بچنا واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ مدد فرمائے اور نبی اکرم ﷺ ان کی آل اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ مستقل کمیٹی کا فتویٰ ہے۔مجلة البحوث الاسلاميه ٢٢/ ٦٢

شیطانوں کے خوف سے چہرے پر قرآن پاک رکھنے کا حکم

سوال: ایک شخص کا کہنا ہے کہ میں اندھا انسان ہوں۔ایک ایسے گھر میں رہتا ہوں جس میں ہر رات میرے پاس جن آتے ہیں۔مجھے ان سے خوف محسوس ہوتا ہے۔اب میں نے ایک قرآن پاک کا نسخہ حاصل کرلیا ہے جب میں اس قرآن پاک کو اپنے چہرے پر رکھ لیتا ہوں تو وہ جن غائب

ہو جاتے ہیں لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ چہرے پر مصحف (قرآن پاک) کا رکھنا درست نہیں؟ براہ کرم جواب سے آگاہ فرمائیں۔

جواب: تمہارے لیے مناسب یہ ہے کہ تم رات کو سوتے وقت کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔ آیت الکرسی، سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے اس کی پیدا کردہ مخلوق کے شر سے صبح شام تین تین بار پناہ حاصل کیا کرو اور یہ پڑھا کرو۔

((بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الأرض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم))

"میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں۔ جس کے نام کے ذریعے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دیتی اور وہ خوب سننے والا' خوب جاننے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے چاہا تو جن وغیرہ کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ قرآن پاک کو سوال میں ذکر کیے ہوئے طریقے کے مطابق استعمال کرنا درست نہیں کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب کی توہین ہوتی ہے اور شیطان خوش ہوتے ہیں۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہم سب کو شیطانوں سے پناہ عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ مدد فرمائے اور ہمارے نبی ﷺ ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

مستقل کمیٹی کا فتویٰ مجلة البحوث الاسلامیه ۲۶/۱۲۲۔۱۲۳

قرآنِ پاک' ذکر و اذکار اور ثابت شدہ دعاؤں سے دم کرنے کا حکم

سوال: قرآنِ پاک' ذکر و اذکار اور نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں سے دم کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن پاک' ذکر و اذکار اور نبی اکرم ﷺ سے منقول صحیح دعاؤں سے اپنی حفاظت' بچاؤ اور کسی بھی انسان کو لاحق ہونے والی بیماریوں کو دور کرنے کے لیے دم کرنا جائز ہے۔ جیسے آیة الکرسی ' سورۂ فاتحہ' سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھنا اور

((اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الاشفاء ك

شفاءً لا یغادر سقما)) پڑھنا۔

''اے لوگوں کے رب' تکلیف' بیماری کو دور فرما' شفا عطا فرما تو شفا دینے والا ہے۔ تیرے بغیر شفا کہاں' ایسی شفا عطا فرما جس سے کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

اوران کلمات کا پڑھنا۔

((اعیذك بكلمات الله التامة من كل شیطان وهامة ومن كل عین لامة))

''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر شیطان' الو اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔''

اس جیسی اور بھی دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

مستقل کمیٹی کا فتویٰ۔ مجلة البحوث الاسلامیه۔ ۱۲۲/۲۶

شیطان جن راستوں سے انسان کو ورغلاتا ہے

سوال: وہ کون سے راستے (ذرائع ہیں) جن کے ذریعے شیطان انسان کو ورغلاتا ہے؟

جواب: جن راستوں (ذرائع) سے شیطان انسان کو ورغلاتا ہے وہ بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ شرم گاہ میں شہوت پیدا کر کے اسے زنا کرنے پر اکساتا ہے۔ اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا' ان کی طرف دیکھنا' ان سے میل جول بڑھانا' ان کے گانے سننا وغیرہ بہت دل فریب بنا دیتا ہے۔ ہمیشہ اس کو اس فتنے سے دوچار کرتا ہے حتیٰ کہ انسان بے حیائی کا ارتکاب کرتا ہے۔ پیٹ (کھانے پینے) کی خواہش کو ابھارتا ہے۔ حرام کھانے' شراب پینے' اور بے حس کرنے والی چیزوں وغیرہ کے استعمال کرنے پر ابھارتا ہے۔ کسی چیز کے مالک بننے کی شدید خواہش پیدا کرتا ہے۔ مال دار بننے کی تڑپ پیدا کرتا ہے اور اسے اس بات پر اکساتا ہے کہ وہ اپنی آمدن کے ذرائع کو حلال و حرام کی تمیز کے بغیر بڑھائے۔ لہٰذا انسان لوگوں کے مال غلط طریقے جیسے

سود، چوری چکاری، چھینا جھپٹی اور دھوکا دہی کے ذریعے کھانے سے گریز نہیں کرتا۔

کبھی انسان کو رعب و دبدبہ، برتری اور عظمت پر اکساتا ہے۔ چنانچہ انسان لوگوں کے ساتھ تکبر و غرور اور زبردستی سے پیش آتا ہے۔ دوسروں کی تحقیر کرتا ہے۔ مذاق اڑاتا ہے۔ ان کے علاوہ لوگوں کے ورغلانے کے لیے شیطان کے پاس اور بھی بہت سارے ذرائع موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

مستقل کمیٹی کا فتویٰ (مجلۃ البحوث الاسلامیہ ۲۰/۱۸۲۔۱۸۳)

دم جھاڑ اور تعویذات کا حکم؟

سوال: دم جھاڑ اور تعویذوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن پاک، اللہ تعالیٰ کے خوب صورت نام، شرعی طور پر ثابت شدہ دعاؤں اور اس قسم کے مفہوم والے دیگر ذرائع سے دم جھاڑ کرنا شرعی طور پر جائز ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود یقین یہ ہونا چاہیے کہ یہ سب اسباب ہیں اور حقیقت میں نفع و نقصان اور شفا کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لا بأس بالرقى مالم تكن شركًا))

''ایسا دم جھاڑ کرنے میں کوئی حرج نہیں جو شرکیہ نہ ہو۔''

رسول اکرم ﷺ نے دم کیا اور آپ ﷺ پر دم کیا گیا۔

جس دم جھاڑ سے منع کیا گیا ہے وہ ایسا دم جھاڑ ہے جو قرآن و سنت کے مطابق نہ ہو۔

اہلِ علم نے اس قسم کے دم جھاڑ کی وضاحت کر دی ہے۔ تعویذ وغیرہ لٹکانا، اگرچہ انہیں قرآن سے ہی کیوں نہ لکھا گیا ہو۔ یا ان میں کچھ اور ہی لکھا گیا ہو۔ احادیث کے عمومی الفاظ سے ان کا جائز ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ ان کی ال اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

مستقل کمیٹی کا فتوی (فتاوی اللجنة الدائمة ۱/ ۲۰۷)

کسی مریض کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے قرآن پاک کا پڑھنا

سوال: کیا کسی مریض کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی یا اجرت لے کر قرآن پاک کا پڑھنا جائز ہے؟

جواب: اگر قرآن پاک پڑھ کر کسی مریض کو دم کرنا مقصود ہو تو ایسا کرنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((من استطاع منكم أن ينفع أخاه فلينفعه))

''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے۔''

رسول اللہ ﷺ نے خود اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا کیا۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ اجرت نہ لی جائے اور اجرت لے کر بھی کرنا جائز ہے کیونکہ سنت سے جائز ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

لیکن اگر قرآن پاک پڑھ کر اس کا ثواب مریض کو پہنچانا مقصود ہو تو ایسا کرنا جائز نہیں' کیونکہ شریعت میں ایسا کرنے کا کہیں ذکر نہیں اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((من أحدث في امرنا هذا ما ليس منه فهورد))

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا۔ جو دین میں نہیں ہے تو وہ نا قابل قبول ہوگا۔''

اس حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد فرمائے اور اپنے بندے اور رسول ﷺ' ان کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(مجلۃ البحوث الاسلامیہ ۲۷/ ۵۸ والفتوی للجنۃ الدائمۃ)

شرعی دم کرنے والے کے مارنے اور پھندا لگانے (گلا گھونٹنے) کا حکم

سوال: کیا ایسا شخص جو مریضوں پر قرآن پاک پڑھ کر علاج کرتا ہے۔ اس کا مریضوں کو مارنا' گلا گھونٹنا اور جن سے باتیں کرنا جائز ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔

جواب: سابقہ اہلِ علم سے اس قسم کے اعمال ثابت ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ جن سے

باتیں کرتے تھے' اس کا گلا گھونٹتے اور اسے مارتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ انسان سے نکل جاتا۔ لیکن اس قسم کے اعمال میں حد سے بڑھ جانا جیسے ہمیں دم کرنے والے بعض حضرات کے متعلق معلوم ہوا ہے ان کے ایسا کرنے کی کوئی دلیل نظر نہیں آتی۔

(فتاوی العلاج بالقرآن والسنة) الرقی ومایتعلق بها للشیخ۔ ابن باز' ابن عثیمین رحمهماالله۔

وفتاوی اللجنة الدائمة ۔ ٦٩ والفتوی للشیخ ابن باز

نسیان یا کسی دوسری بیماری لگنے کا علاج

آپ نے ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء سے ۱۴۰۷/۷/۱ کو ایک فتوی طلب کیا۔ آپ کے خط کا نمبر ۲۶۱۰ ہے۔ آپ نے اس میں ذکر کیا تھا کہ میری والدہ کا پتے کا اپریشن ہوا جس کے نتیجے میں اسے نسیان کا عارضہ لاحق ہوگیا ہے۔ آپ نے ہم سے اس بات کا مطالبہ کیا تھا کہ ہم اس عارضے کے بارے میں کسی شرعی علاج کے لیے راہنمائی کریں۔ چنانچہ میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ آپ کی والدہ جس عارضے سے دوچار ہوئی ہیں اس کا سبب اللہ تعالیٰ کی قضاوقدر ہے اور مسلمان کے لیے لازم ہے وہ ایسے موقع پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی عملی صورت پیش کر سکے۔

﴿ وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٥٥﴾ ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتۡهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ ﴾ [البقرة: ١٥٥-١٥٧]

"صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو۔ وہ لوگ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بے شک ہمیں اس کی طرف لوٹنا ہے۔ ایسے لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے بھلائی اور رحمت نازل ہوتی ہے اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔"

ایک دوسری جگہ پر ارشاد ہے۔

﴿ مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١﴾ ﴾ [التغابن: ١١]

''اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی تکلیف نہیں آتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کی رہنمائی فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔''

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

((إن اعظم الجزاء مع اعظم البلاء و ان الله اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضی فله الرضا و من سخط فله السخط))

(الترمذی کتاب الزہد۔ ۲۸۹۶۔ ابن ماجہ کتاب الفتن۔ ۴۰۳۱)

''عظیم اجر عظیم آزمائش سے حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے تو (اس آزمائش پر) صبر و رضا اختیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور ناراضگی کا اظہار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے دوچار ہوتا ہے۔''

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی نے بھی اس کی تحسین کی ہے۔

ہم تمہیں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ سورۂ فاتحہ' آیت الکرسی' قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس اور ان کے علاوہ قرآن پاک کی دیگر آیات پڑھ کر اپنی والدہ کو دم کریں اور صبح و شام کریں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو ہر برائی کے لیے شفا بنا کر بھیجا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هُدًى وَشِفَآءٌ ﴾ [فصلت: ٤٤]

''آپ ﷺ کہہ دیں کہ قرآن ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔''

ہم مشہور صحیح دعائیں پڑھنے کی بھی آپ کو نصیحت کرتے ہیں۔ جیسے:

((اللھم رب الناس' اذھب الباس واشف انت الشافی لاشفا الا شفاء ك شفاءً لایغادر سقما))

''اے اللہ لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما اور صحت سے نواز تو شفا دینے والا ہے تیرے علاوہ شفا کہاں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

اور یہ دعا پڑھو۔

((باسم الله أرقيك من كل شيء يوذيك ومن شر كل نفس أو عين حاسد الله يشفيك باسم الله أرقيك))

''ہر تکلیف دہ چیز سے (بچاؤ کے لیے) میں اللہ تعالیٰ کے نام سے تمہیں دم کرتا ہوں۔ ہر نفس کی برائی اور ہر حسد کرنے والی آنکھ سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔ میں اللہ تعالیٰ کے نام سے تمہیں دم کرتا ہوں۔''

ان دونوں کو تین تین بار دھرایا کرو اور ان کے علاوہ یعنی والدہ کے لیے وہ دعا کرو جو تمہیں پسند ہو۔ اگر وہ دعا رسول اکرم ﷺ سے منقول ہو تو بہت افضل ہے۔ اس کے علاوہ ہم تمہیں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اپنی والدہ کا علاج بہترین ڈاکٹروں سے کراؤ۔ خاص طور پر ان ڈاکٹروں کو ضرور دکھاؤ جنہوں نے اس کا اپریشن کیا ہے۔ ممکن ہے وہ کوئی علاج کر پائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کے کام کرنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے اور آپ کی والدہ کو اس عارضے سے شفا عطا فرمائے اور ہم سب کو صحت و عافیت سے نوازے۔ وہ دعائیں سننے والا' قبول کرنے والا ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

لوگوں کے لیے جادو اور بیماری کی حالت میں منتر وغیرہ لکھنے کا حکم

سوال: سوڈان میں کچھ لوگ مشائخ کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا اس پر جادو وغیرہ کا اثر ہو تو یہ مشائخ ایسے شخص کے لیے منتر وغیرہ لکھتے ہیں جو لوگ ان سے یہ کام کراتے ہیں اور ان مشائخ کے اس عمل کے بارے میں شرعی حکم بیان فرمائیں؟

جواب: کسی جادو زدہ یا مریض انسان کو دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ دم قرآن پاک یا جائز دعاؤں پر مشتمل ہو۔ یہ بات ثابت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین کودم کیا کرتے تھے۔بعض دم ان الفاظ پر مشتمل ہیں :

((ربنا الله الذی فی السماء تقدس اسمك' أمرك فی السماء والارض کما رحمتك فی السماء فاجعل رحمتك فی الارض' أنزل رحمة من رحمتك واشف من شفائك علی هذا الوجع فیبرأ))(ابوداؤد کتاب الطب۔۳۸۹۲)

''آسمانوں پر مستوی ہونے والے اے ہمارے رب! تیرا نام بہت ہی پاکیزہ ہے۔ زمین وآسمان میں تیرا حکم اسی طرح نافذ ہے جس طرح آسمان میں تیری رحمت ہے۔ زمین پر بھی اپنی رحمت نازل فرما۔اپنی رحمت نازل فرما اور اپنی شفا سے اس تکلیف سے صحت یابی عطا فرما۔''

اس طرح وہ انسان صحت یاب ہوجاتا' شرعی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے :

((بسم الله أرقیك من كل داء یؤذیك من شر كل نفس أو عین حاسد الله یشفیك بسم الله أرقیك)) (مسلم کتاب السلام۔ ۲۱۸۶)

''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے تمہیں ہر تکلیف دہ بیماری سے دم کرتا ہوں' ہر نفس کے شر یا ہر حسد کرنے والی آنکھ سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔''

ایک دعا یہ ہے۔انسان اپنے بدن میں سے تکلیف والی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

((أعوذ بالله وعزته من شر ماأجد وأحاذر))

''جس چیز کا شر (برائی) میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے مجھے ڈرایا جاتا ہے۔ان سے میں اللہ تعالیٰ اور اس کی عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔''

ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری دعائیں ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث میں اہلِ علم نے ذکر کیا ہے۔

قرآنِ پاک کی آیات اور ذکر واذکار کو لکھنے اور لٹکانے کے بارے اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض نے ایسا کرنا جائز قرار دیا ہے اور بعض نے اس سے منع کیا ہے اور مناسب بات یہ

ہے کہ ایسا کرنا منع ہے کیونکہ ایسا کرنا رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ سے جو بات ثابت ہے وہ یہ ہے کہ مریض کو قرآنِ پاک وغیرہ پڑھ کر دم کیا جائے۔

آیات اور دعائیں مریض کی گردن میں لٹکانا' ہاتھ یا تکیہ کے نیچے رکھنا یا اس جیسا کوئی اور عمل کرنا اس قسم کے تمام اعمال افضل قول کے مطابق منع ہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اور انسان کا کوئی ایسا عمل شرعی اجازت کے بغیر کرنا جو کسی دوسرے عمل کا سبب بن جائے تو اس قسم کا عمل شرک کی ایک قسم شمار ہوگا۔

اس طرح ایک ایسے سبب کو ثابت کیا جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سبب نہیں بنایا۔

یہ ساری بات ان مشائخ کے احوال کو ایک طرف رکھتے ہوئے بیان کی گئی ہے۔

جہاں تک ان مشائخ کا تعلق ہے ہمیں ان کے بارے کوئی علم نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ مشائخ شعبدہ باز ہوں۔ جو ناپسندیدہ اور حرام باتیں لکھتے ہیں۔ تو ان کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اسی لیے اہلِ علم یہ کہتے ہیں کہ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ دم کے الفاظ معروف اور شرک سے خالی ہوں۔

یہ فتوی شیخ ابن عثیمینؒ کے دستخط سے جاری ہوا۔

(فتاوی العلاج بالقرآن والسنة) فتاوی اللجنة والدائمة ١٢'١١

ایسے شخص کا علاج جسے اپنی بیوی سے ہم بستری سے روک دیا گیا ہو!

یہ بہت سخت قسم کا جادو ہوتا ہے۔ اس سے بہت زیادہ درد اور تکلیف ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے) شیخ ابن باز رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں :

اس قسم کے جادو کو ختم کرنے کے لیے ہری بھری بیری کے سات پتے لے کر انہیں کسی پتھر وغیرہ سے خوب اچھی طرح کوٹ لینا چاہیے۔ پھر انہیں کسی برتن میں ڈال کر ان پر اتنا پانی ڈالنا چاہیے جس سے غسل ہوسکتا ہو۔ اس برتن میں آیت الکرسی' قل یایھا الکافرون' قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس اور سورۃ الاعراف کی جادو والی آیات پڑھے۔ وہ

آیات یہ ہیں۔

﴿ ۞ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ ٱلْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوا۟ هُنَالِكَ وَٱنقَلَبُوا۟ صَٰغِرِينَ ﴿١١٩﴾ وَأُلْقِىَ ٱلسَّحَرَةُ سَٰجِدِينَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ﴿١٢٢﴾ ﴾ [الأعراف: ١١٧-١٢٢]

''اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اپنی لاٹھی کو پھینک دو۔ وہ اچانک ان سب کو نگل جائے گی جو کچھ انہوں نے جھوٹ موٹ بنا کر دکھایا ہے۔ صحیح ظاہر ہو جائے گا اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ سب مٹ جائے گا۔ وہ سب اسی جگہ مغلوب ہو گئے اور ذلیل وخوار ہو کر واپس لوٹ گئے اور جادوگر سجدے میں گر گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے ہیں جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا رب ہے''

اور سورۂ یونس کی یہ آیات پڑھے:

﴿ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ٱئْتُونِى بِكُلِّ سَٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ ٱلسَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰٓ أَلْقُوا۟ مَآ أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ أَلْقَوْا۟ قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ ٱلسِّحْرُ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ سَيُبْطِلُهُۥٓ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ ٱللَّهُ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٨٢﴾ ﴾ [يونس: ٧٩-٨٢]

''اور فرعون نے کہا۔ ہر صاحب علم جادوگر کو میرے پاس لے آؤ اور جب وہ جادوگر آ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم جو کچھ پھینکنا چاہتے ہو۔ پھینکو لیکن جب انہوں نے پھینک دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم جو کچھ لائے ہو جادو ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو ختم کر دے گا۔ بے شک اللہ فساد کرنے والوں کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ اپنے کلمات کے ساتھ حق کو ثابت کرتا ہے اگر چہ مجرم لوگ ناپسند کریں۔

سورۃ طٰہٰ کی یہ آیات پڑھے۔

﴿ قَالُوا۟ يَٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلْقِىَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا۟ ۖ

﴿فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِۦ
خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ
مَا صَنَعُوٓا۟ إِنَّمَا صَنَعُوا۟ كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾﴾

[طه: ٦٥-٦٩]

"انہوں نے کہا! اے موسیٰ (علیہ السلام) یا تو تم پھینکو یا پھر ہم پھینکتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ پہلے تم پھینکو۔ تو اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی بدولت یوں خیال کی جاتی تھیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔ لہٰذا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اندر خوف کو چھپالیا۔ ہم نے کہا۔ ڈرو نہیں۔ بے شک تم غالب آ ؤ گے۔ اور تمہارے دائیں ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کو پھینکو۔ وہ ان کی بنائی ہوئی سب چیزوں کو نگل جائے گی۔ بے شک انہوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ سب جادوگر کا مکروفریب ہے اور جادوگر جو چاہے کرلے کامیاب نہیں ہوتا۔"

ان سب آیات کو پڑھنے کے بعد کچھ پانی پی لے اور باقی سے غسل کر لے۔ ان شاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی۔ اگر ایسا کرنے کی دو یا زیادہ بار ضرورت پڑے تو کر لے حتی کہ بیماری ختم ہو جائے۔

(علاج الامراض بالقرآن والسنة ۔ ابن باز ٢٤۔ ٢٦)

جنوں کو حاضر کرنے اور مریض کو چھپانے کا حکم؟

سوال: حمود بن جابر مبارک نے ریاض سے ہمیں یہ سوال بھیجا ہے کہ جب کسی مریض کو مرگی وغیرہ کا دورہ پڑتا ہے تو بعض لوگ اسے عرب اطبا کے پاس لے جاتے ہیں اور یہ اطبا جنوں کو حاضر کرتے ہیں اور وہ عجیب وغریب حرکتیں کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ مریض کو چھپا لیتے ہیں (روک لیتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ اسے کسی جن نے اپنی گرفت میں لے رکھا ہے یا اس پر جادو وغیرہ کر دیا گیا ہے۔ ایسے اطباء مریض کا علاج کرتے ہیں اور اسے شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ اس علاج کے بدلے میں انہیں مال دیا جاتا ہے۔ اس بارے شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں' نیز تعویذ وغیرہ سے علاج کرانے کا کیا حکم ہے۔ جن کی صورت یہ ہے کہ قرآنی آیات کو لکھ کر پانی میں ڈالا جاتا ہے اور انہیں پی لیا جاتا ہے۔

جواب: مرگی میں مبتلا انسان یا جادوزدہ انسان کا قرآنی آیات اور جائز دواؤں سے علاج کرنے میں کوئی حرج نہیں' جب کہ علاج کرنے والا اچھے عقیدے اور شرعی امور کی پابندی کرنے کے لحاظ سے لوگوں میں جانا پہچانا جاتا ہو۔

لیکن ایسے لوگوں سے علاج کرانا جو علمِ غیب کا دعوٰی کرتے ہیں یا جنوں کو حاضر کرتے ہیں یا ان جیسے شعبدہ باز یا ایسے غیر معروف لوگوں سے علاج کرانا جن کے ذاتی حالات اور علاج کرنے کی کیفیت کا پتہ نہ ہو۔ اس قسم کے لوگوں کے پاس علاج کے لیے جانا جائز نہیں اور نہ ہی ان سے کوئی سوال کرنا جائز ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے :

((من أتى عرافا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة اربعين يومًا))

''جو کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان فرمایا ہے :

رسول اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((من أتى عرافًا أو كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد))

''جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس گیا اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچ سمجھا تو اس نے محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس کا انکار کر دیا (اس کے ساتھ کفر کیا)''

اس حدیث کو احمد اور اہل سنن نے جید سند سے روایت کیا ہے۔

اس بارے جتنی بھی دوسری احادیث منقول ہیں وہ ساری یہ بتاتی ہیں کہ نجومیوں اور کاہنوں سے کوئی بات دریافت کرنا' ان کو سچا سمجھنا حرام ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو غیب جاننے کا دعوٰی کرتے ہیں اور جنوں سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ ان کے اعمال اور تصرفات سے بھی ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ ان کے اور ان جیسے لوگوں کے بارے ایک مشہور حدیث بیان کی جاتی ہے جسے امام احمد اور ابوداؤد نے جید سند کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے جادو منتر کے متعلق دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ھی من عمل الشیطان)) (ابوداؤد۔کتاب الطب:۳۸۶۸)

''یہ شیطانی عمل ہے۔''

علمائے کرام نے اس جادو منتر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ جاہلیت میں اگر کسی پر جادو ہو جاتا تو اس جادو کو ختم کرنے کے لیے جو عمل کیا جاتا تھا' وہ منتر کہلاتا اور ہر وہ علاج جس میں کسی کاہن' نجومی' جھوٹے شعبدہ باز لوگوں کی مدد لی جائے اسے بھی منتر تصور کیا جائے گا۔اس لیے یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ تمام بیماریوں اور پاگل پن وغیرہ کا علاج شرعی اور جائز ذرائع سے کرنا جائز ہے جیسے کہ مریض پر قرآنی آیات پڑھ کر پھونک ماری جائے اور شرعی دعائیں کی جائیں۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

((لا بأس بالرقی مالم تکن شرکاً))

''غیر شرکیہ دم میں کوئی حرج نہیں۔''

ایک اور قول بھی آپ ﷺ سے منقول ہے۔

((عباداللہ تداووا ولا تداووا بحرام)) (ابوداؤد۔کتاب الطب:۳۸۷۴)

''اللہ کے بندو! دوا سے علاج کرو۔لیکن حرام دوا سے علاج نہ کرو۔''

کسی پاک' صاف ستھرے برتن میں یا صاف کاغذ پر قرآن پاک کی آیات اور شرعی دعائیں زعفران سے لکھنا پھر انہیں پانی میں ڈال کر مریض کو پلانے میں کوئی حرج نہیں۔سلف صالحین میں سے اکثر اہلِ علم ایسا کرتے تھے۔علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے ''زادالمعاد'' وغیرہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔اتنی بات ضروری ہے کہ ایسا کرنے والے دین اور بھلائی کے کام کرنے میں معروف ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

یہ فتوی شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے دستخط سے جاری ہوا۔

(فتاوی العلاج بالقرآن والسنة) الرقی ومایتعلق بھا للیشخ ابن باز' ابن عثیمین رحمھما الله' اللجنة الدائمه۔ ۳۱۔۳۳

شریعت کے مخالف دم کرنے سے ڈرنے کی ضرورت

یہ خط شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے ان لوگوں کے نام ہے جو مدینہ منورہ کے گردونواح ''فرع'' وغیرہ کے علاقے کے مسلمانوں میں رہتے ہیں اوران سے ملتے جلتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے بتایا گیا ہے کہ تمہارے ہاں بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں کے لیے دم کیا جاتا ہے۔اس میں شرکیہ کلمات پائے جاتے ہیں۔ضروری ہے کہ میں تمہیں ان سے متنبہ کروں اور ایسا کرنے سے تمہیں ڈراؤں۔

جس دم کے متعلق میں نے اشارہ کیا ہے۔اس کے الفاظ جو مجھ تک پہنچے ہیں وہ یہ ہیں۔

((بسم الله ياقراء ة الله' بالسبع السموات' وبالآيات المرسلات' التى تحكم ولا يحكم عليها' ياسليمان الرفاعى' وياكاظم سم الأفاعى' نادالأفاعى باسم الرفاعى' أنثاها وذكرها' طويلها وأبترها' وأصفرها وأسودها' وأحمرها وأبيضها' صغيرها وأكبرها' ومن شر سارى الليل وماشى النهار' استعنت عليها بالله وآيات الله وتسعة وتسعين نبيا' وفاطمة بنت النبى' ومن جاء بعدها من ذريتها۔ انتهى۔))

یہ اس دم کا کچھ حصہ ہے جو مجھے بتایا گیا ہے اوراس کی بہت ساری صورتیں ہیں جو شرک سے خالی نہیں۔اس دم میں شرک کی بہت ساری باتیں پائی جاتی ہیں۔جیسے یہ کہنا **بالسبع السموات** ' اور یہ کہنا یا سليمان الرفاعى' يا كاظم سم الافاعى (اے سانپوں کے زہر کو پی جانے والے) نادالافاعى باسم الرفاعى) (رفاعی کے نام سے سانپوں کو پکارو اور یہ کہنا۔

((استعنت عليها بالله وآيات الله وتسعة وتسعين نبيًا ' وفاطمة بنت النبى ومن جاء بعدها من ذريتها۔))

میں اس کے خلاف اللہ تعالیٰ اس کی آیات' ننانوے انبیا' رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ اور اس کی اولاد جو پیدا ہوئی) سے مدد طلب کرتا ہوں۔قرآن وسنت سے یہ واضح ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اس کے علاوہ کسی کو نہ پکارا جائے۔اس کے علاوہ کسی سے مدد طلب نہ کی جائے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ ﴾

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔''

ایک دوسری جگہ فرمایا :

﴿ وَأَنَّ ٱلْمَسَـٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُواْ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ۝ ﴾ [الجن: ١٨]

''بے شک مساجد اللہ تعالیٰ کی ہیں۔تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔''

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے :

((الدعاء هو العبادة))

''دعا ہی عبادت ہے۔''

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((اذا سالت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله))

(الترمذی۔کتاب صفۃ القیامۃ۔۲۵۱۶ومسند احمد ۱/۲۹۳' ۳۰۳' ۳۰۷)

''جب تم سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو اور جب تم مدد طلب کرو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو!''

اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔اس بارے بہت سی احادیث پائی جاتی ہیں۔

تمام علما اس بات پر متفق ہیں کہ جمادات' آسمان' ستارے' بت اور درختوں وغیرہ سے مدد مانگنا جائز نہیں۔ بلکہ ایسا کرنا شرک ہے۔علما کرام کا اس بات پر بھی اجماع ہے کہ مُردوں خواہ وہ انبیا ہوں یا اولیا سے دعا کرنا (مُردوں کو پکارنا) اور ان سے مدد طلب کرنا جائز نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

((اذا مات انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جارية او علم ينتفع به او

ولد صالح يدعوله)) (مسلم۔کتاب الوصیۃ۔ ۱۶۳۱)

''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں۔صرف تین عمل باقی رہتے ہیں۔ صدقہ جاریہ'ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہو'نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔''

بچھو وغیرہ کے مذکورہ دم میں آسمانوں سے مدد طلب کی گئی ہے۔فوت شدہ بہت سارے انبیا وغیرہ سے مدد مانگی گئی ہے۔الرفاعی سے مدد کا مطالبہ کیا گیا ہے اور یہ سب شرک ہے۔اس لیے تمام مسلمانوں کو اس دم سے اور اس جیسے دوسرے شرکیہ دم سے بچنا چاہیے اور ایک دوسرے کو یہ نصیحت کرنی چاہیے کہ اس قسم کے دم کو چھوڑ دینا چاہیے اور ڈرتے رہنا چاہیے اور صرف ایسے دم اور تعوذات کو کافی سمجھنا چاہیے جو شرعی طور پر ثابت ہوں کیونکہ شرعی دم اور تعوذات ہر قسم کے دم سے کافی ہیں۔ جیسے آیت الکرسی' قل هوالله احد' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس' اوران کے علاوہ دیگر قرآنی آیات'اسی طرح شرعی تعوذات اور دعائیں جیسے الاستعاذة بكلمات الله التامات من شرماخلق۔

مسلمان کا صبح وشام یہ کہنا'

((بسم الله الذی لایضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم))

تین مرتبہ پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان میں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور وہ خوب سننے والا' خوب جاننے والا ہے۔''

مریض اور ڈسے ہوئے انسان کے لیے رسول اکرم ﷺ نے یہ کلمات بتائے :

((اللهم اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الاشفاءك شفاء لایغادر سقما۔) (باسم الله ارقیك من كل شیء یوذیك من شر كل نفس أو عین حاسد' الله یشفیك باسم الله أرقیك))

''اے اللہ لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے اور شفا عطا فرما تو شفا دینے والا ہے۔ تیرے علاوہ شفا دینے والا کوئی نہیں۔ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے تمہیں دم کرتا ہوں۔ ہر تکلیف دہ چیز سے' ہر نفس کے شر سے یا ہر حسد کرنے والی آنکھ سے' اللہ تعالیٰ تمہیں شفا عطا فرمائے۔میں اللہ تعالیٰ کے نام سے تمہیں دم کرتا ہوں۔''

اس طرح مریض اور ڈسے ہوئے شخص پر سورۂ فاتحہ کا پڑھنا شفا کا سب سے بڑا سبب ہے۔ خاص طور پر جب پورے خلوصِ دل کے ساتھ اسے بار بار پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے شفا طلب کی جائے اور اس بات پر یقینی ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی شفا دینے والا ہے اس کے علاوہ کسی بھی بیماری سے شفا دینے والا اور کوئی نہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ اور اس پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔شریعت کے مخالف تمام امور سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔وہ بہت ہی سخی' کرم کرنے والا ہے۔وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ ابن باز ۲۱۳/۳-۲۱۵)

دم سے نفسیاتی بیماری کا علاج

سوال: کیا مومن نفسیاتی طور پر بیمار ہو سکتا ہے؟ شریعت میں اس کا کیا علاج ہے؟ یاد رہے کہ طب جدید میں ان بیماریوں کا علاج موجودہ دور کی دواؤں سے کیا جاتا ہے۔

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان اپنے مستقبل کی فکر اور گذرے ہوئے لمحات پر کفِ افسوس ملتے ہوئے نفسیاتی طور پر بیمار ہو جاتا ہے اور اس قسم کی بیماری بدن کو محسوس ہونے والی بدنی بیماری سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے اور ان بیماریوں کا علاج شرعی امور یعنی دم جھاڑ سے کرنا دوا کے ذریعے علاج کرنے سے زیادہ کامیاب اور سودمند ہے اور یہ بات سب جانتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک صحیح حدیث میں اس کی دوا بتاتے ہیں۔وہ فرماتے ہیں اگر

کوئی مومن فکر یا رنج وغم میں مبتلا ہو جائے تو یہ کہے :

(اللهم أني عبدك وابن عبدك وابن أمتك ناصيتي بيدك ماض في حكمك عدل في قضاؤك أسالك اللهم بكل اسم هولك سميت به نفسك أو أنزلته في كتابك أو علمته أحدا من خلقك أو استأثرت به في علم الغيب عندك أن تجعل القرآن العظيم ربيع قلبي' ونور صدري' وجلاء حزني' وذهاب همي وغمي' الا فرج الله عنه))

(مسند احمد ۱/۳۹۱، ۴۲)

''اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں' تیرے بندے کا بیٹا ہوں' تیری باندی کا بیٹا ہوں' میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ مجھ پر تیرا حکم نافذ ہے۔ میرے بارے آپ کے فیصلے عدل پر مبنی ہیں۔ اے میرے اللہ! تیرے ہر اس نام کے ساتھ جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا تو نے اس نام کو اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا تو نے اسے اپنے علم غیب میں محفوظ رکھنا مناسب سمجھا ہے' میں تجھ سے مانگتا ہوں (سوال کرتا ہوں) کہ قرآن پاک کو میرے دل کی بہار' میرے سینے کا نور' میرے غم کی نجات اور میرے دکھ درد کا سامان بنا دے۔''

اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ساری تکلیفیں دور فرما دیتا ہے۔ یہ شرعی دوا ہے۔

اس طرح انسان کو یہ کہنا چاہیے۔

﴿ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾ [الأنبياء:۸۷]

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے' بے شک میں ظالم ہوں۔''

جو کوئی مزید شرعی دوا کا متلاشی ہو اسے چاہیے کہ وہ ایسی کتابیں دیکھے جن کو اہلِ علم نے اذکار وغیرہ کے سلسلے میں لکھا ہے۔ جیسے ابن القیم الجوزیہ کی کتاب ''الوابل الصیب'' شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب ''الکلم الطیب'' امام نووی کی کتاب اذکار اور ابن القیم الجوزیہ کی کتاب ''زاد المعاد'' وغیرہ۔

لیکن جب ایمان کمزور ہو جائے تو شرعی دواؤں کو قبول کرنا آسان نہیں ہوتا' اس لیے لوگ

شرعی دواؤں کی بجائے مادی دواؤں پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں۔ لیکن جب ایمان مضبوط ہو تو پھر شرعی دوائیں بہت زیادہ مؤثر ہوتی ہیں بلکہ ان کا اثر مادی دواؤں کی نسبت زیادہ جلدی ظاہر ہوتا ہے۔
ہمیں اس صحابی کا واقعہ بھولنا نہیں چاہیے جس کو رسول اکرم ﷺ نے ایک فوجی دستے کے ساتھ بھیجا تھا۔ راستے میں وہ ایک عرب قوم کے پاس پہنچے لیکن اس قوم نے آنے والے مہمانوں کی میزبانی سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے چاہنے کے مطابق اس قوم کے سردار کو کسی سانپ نے ڈس لیا۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ جو لوگ ہمارے پاس پہنچے ہیں ان کے پاس جاؤ۔ شاید ان میں کوئی دم کرنے والا مل جائے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے ان سے کہا۔ جب تک تم ہمیں اتنی بکریاں نہ دے دو ہم تمہارے سردار کو دم نہیں کریں گے۔ تو انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں (یعنی ہم اتنی بکریاں دے دیں گے)۔ تو صحابہ میں سے ایک شخص نے جا کر ڈسے ہوئے شخص کو دم کیا۔ اس نے صرف سورۂ فاتحہ پڑھی۔ ڈسا ہوا شخص ایسے کھڑا ہوا جیسے کسی نے اس کا بندھن کھول دیا ہو۔ سورۂ فاتحہ نے اتنی جلدی اس شخص پر اثر کیا کیونکہ اسے ایسے شخص نے تلاوت فرمایا تھا (پڑھا تھا) جس کا دل نورِ ایمان سے معمور تھا۔ جب وہ لوگ واپس لوٹ کر آئے تو رسولِ اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا' تمہیں کیسے علم ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے دم کیا جا سکتا ہے۔

لیکن ہمارے زمانے میں دین اور ایمان میں کمزوری واقع ہو چکی ہے۔ لوگ مادی اور ظاہری معاملات پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں۔ درحقیقت وہ ان چیزوں میں بری طرح پھنس چکے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلے میں شعبدہ باز اور لوگوں کی عقل و دانش ان کی قسمت اور ان کے اموال سے کھیلنے والے بھی ملتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ بہت بھلائی کرنے والے قاری (دم کرنے والے) ہیں۔ جب کہ وہ لوگوں کا مال غلط طریقے سے کھاتے ہیں۔ لوگوں نے دو بالکل مختلف حالتوں کو اختیار کر رکھا ہے۔ بعض اس قدر حد سے بڑھ گئے ہیں کہ وہ شرعی علاج کو بالکل غیر مؤثر خیال کرتے ہیں اور بعض نے یہ زیادتی کی ہے کہ وہ غلط سلط چیزیں پڑھ کر لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں اور بعض لوگوں نے میانہ روی

کواپنانا' مناسب سمجھا ہے۔ یہ فتوی شیخ ابن عثیمین کے دستخط سے جاری ہوا۔

(فتاوی علاج بالقرآن والسنة ۔ الرقی ومایتعلق بها الشیخ ابن باز' ابن عثیمین رحمه الله۔ اللجنة الدائمة ۔ ۲۲۔ ۲٤)

پانی میں پھونک مارنے کا حکم

سوال: پانی میں پھونک مارنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: پانی میں پھونک مارنے کی دو حالتیں ہیں۔

پہلی حالت میں پھونک مارنے والے کی پھونک سے تبرک حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے اور ایسا کرنا حرام ہے اور شرک کی ایک قسم ہے کیونکہ انسانی لعاب' برکت اور شفا کا ذریعہ نہیں اور محمد ﷺ کے علاوہ کسی شخص کے کسی بھی عمل سے کوئی برکت حاصل نہیں ہوتی۔ نبی اکرم ﷺ کے اعمال وآثار سے ان کی زندگی میں برکت حاصل کی جاتی تھی اور ان کی وفات کے بعد اگر ان آثار میں کوئی چیز باقی ہے تو ان سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے۔ جیسے حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی اکرم ﷺ کے چند بال چاندی کے ایک گھنگھرو کے ساتھ موجود تھے اور بیمار لوگ ان کے ذریعے شفا حاصل کرتے تھے۔ جب کوئی مریض آتا۔ وہ ان بالوں پر پانی انڈیلتیں اور گھنگھرو کو حرکت دیتیں اور پھر پانی مریض کو دے دیتیں۔

لیکن رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کے لعاب' پسینے یا کپڑے وغیرہ سے برکت حاصل کرنا جائز نہیں۔ بلکہ ایسا کرنا حرام ہے اور شرک ہے۔ اس لیے اگر پانی میں اس لیے پھونک ماری جائے تاکہ پھونک مارنے والے کے لعاب سے تبرک حاصل کیا جائے تو یہ حرام ہے اور شرک ہے کیونکہ ہر وہ شخص جو کسی غیر شرعی یا مادی چیز کے علاوہ کوئی سبب ثابت کرتا ہے تو وہ شرک کرتا ہے کیونکہ اس طرح وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرح مسبب (سبب پیدا کرنے والا) بناتا ہے اور کسی چیز کے لیے کسی سبب کو ثابت کرنا شریعت کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس لیے ہر وہ شخص جو کسی سبب کو اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سبب کو مادی اور شرعی طور پر سبب قرار نہیں دیا تو وہ انسان شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔

دوسری صورت: انسان کسی پانی میں لعاب پر مشتمل پھونک مارتا ہے اور اس لعاب سے اس نے قرآن کریم کی تلاوت کی تھی۔ مثال کے طور پر وہ سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے اور فاتحہ کو دم کا درجہ حاصل ہے بلکہ مریض کے لیے اس سے بہتر اور کوئی دم نہیں۔ اگر پڑھنے والا سورۂ فاتحہ پڑھ کر پانی میں پھونک مارتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ سلف صالحین میں سے بعض ایسا کرتے تھے۔ ایسا کرنا اللہ کے حکم سے شفا کے لیے مجرب اور فائدہ مند ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت (قل ھو اللہ احد) (قل اعوذ برب الفلق) (قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر اپنے ہاتھوں میں پھونک مارتے تھے اور پھر ان کو اپنے چہرے اور جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر مل لیتے تھے۔

(فتاوى علاج بالقرآن والسنة ۔ الرقى ومايتعلق بها للشيخ ابن باز' ابن عثيمين رحمهما الله۔ اللجنة الدائمة ۔ ۲۲۔ ۲٤)

علم کے بغیر شرعی دم کرنے والے کا حکم

سوال: قرآن پاک پڑھ کر لوگوں کو دم کرنے والے کے بارے ایک طوفان برپا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں شرعی علم کی واقفیت کے بغیر کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ قرآن پڑھ کر عام لوگوں کو دم کریں' لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دم کرنے والے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کتاب اللہ کا حافظ ہو۔ متقی' صالح اور اس کا عقیدہ درست ہو۔

براہِ کرم اس بارے میں شرعی حکم اور صحیح بات بیان فرمائیں؟

جواب: میرے خیال میں عالم ہونے کی شرط مناسب نہیں۔ اگر وہ کتاب اللہ کا حافظ ہے۔ متقی' صالح ہونے کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہے اور قرآن پاک اور رسول اکرم ﷺ سے منقول دعاؤں کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھتا' تو کوئی حرج نہیں' عالم ہونا شرط نہیں۔ بعض ایسے عالم بھی دیکھے جاتے ہیں جو دوسروں کی نسبت کم ہی قرآن پڑھتے ہیں۔

یہ فتویٰ شیخ ابن عثیمین کے دستخط سے جاری ہوا۔

مریض کا اپنے جسم کا متاثرہ حصہ دم کرنے والے کے سامنے اس کی قرأت کے دوران عریاں کرنا

سوال: آپ جانتے ہیں کہ بہت سارے لوگ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جن کا کوئی طبی علاج ممکن نہیں۔ اس لیے وہ بعض متقی، صالح، اہل علم اور کتاب اللہ کو حفظ کرنے والوں کے پاس جاتے ہیں تا کہ وہ انہیں شرعی دم کریں۔ ان مریضوں میں کبھی کبھار عورتیں ہوتی ہیں اور متاثرہ حصہ کبھی ان کے سر، سینہ، ہاتھ، یا پاؤں ہوتے ہیں۔ کیا ضرورت کے وقت قرأت کے دوران ان حصوں میں سے کسی حصے کو عریاں کر سکتی ہے۔ اگر عریاں کرنا جائز ہے تو کس حد تک؟

جواب: اگر سوال میں مذکورہ صورت درپیش ہو اور دم کرنے والا انسان متقی اور صالح ہو۔ اخلاقی اور دینی طور پر اس میں کوئی خامی نہ ہو اور وہ یہ کہے کہ متاثرہ حصے کو عریاں کرنا ضروری ہے تا کہ میں اس پر بغیر کسی رکاوٹ کے قرأت کر سکوں تو عریاں کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایسی حالت میں عورت کے محرم کی موجودگی ضروری ہے تا کہ دم کرنے والے کو ایک اجنبی عورت سے خلوت حاصل نہ ہو۔ کیونکہ کسی عورت کے لیے اپنے محرم کے علاوہ کسی کے ساتھ خلوت اختیار کرنا جائز نہیں۔

یہ فتویٰ شیخ محمد بن عثیمینؒ کے دستخط سے جاری ہوا۔

علاج کی غرض سے برتن پر قرآن پاک کی بعض آیات کا کندہ کرانا

سوال: کیا علاج کی غرض سے کھانے پینے کے برتنوں پر قرآن پاک کی بعض آیات جیسے آیت الکرسی وغیرہ کندہ کرانا جائز ہے؟

جواب: سب سے پہلی بات تو ہمیں یہ معلوم ہونی چاہیے کہ اللہ عزوجل کی کتاب اس قدر معزز اور عظمت والی ہے کہ اسے اس حد تک لے جانا مناسب نہیں۔ ایک مومن انسان یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی سب سے بڑی آیت (آیت الکرسی) کو برتن میں کندہ کرائے اور اس میں پانی پی لے اور اس کا احترام نہ کرے بلکہ گھر میں اس برتن کو پھینک دے

اور بچے اس سے کھیلتے رہیں۔ایسا کرنا کسی شک وشبہ کے بغیر حرام ہے۔جس کسی کے پاس اس قسم کے برتن ہوں اسے چاہیے کہ برتن سے ان آیات کو مٹادے وہ برتن بنانے والے کے پاس چلا جائے وہ انہیں مٹادے گا۔اگر ایسا ناممکن ہوتو اس کے لیے واجب ہے کہ وہ کسی پاک جگہ پر گڑھا کھودے اور ان برتنوں کو اس میں دفن کرے۔ورنہ وہ ان کی اہانت کا مرتکب ہوگا۔بچے ان میں پانی پیتے ہیں کھیلتے ہیں،ایسا کرنا جائز نہیں۔اگرچہ اس سے شفا حاصل کرنے کی نیت ہی کیوں نہ ہو۔کیونکہ قرآنِ پاک سے اس طرح شفا حاصل کرنا سلف صالحین سے ثابت نہیں۔

المجموع الثمين . ابن عثيمين رحمه الله. ٢/ ٢٤٣.

کیا دم توکل کے منافی ہے؟

سوال: کیا دم توکل کے منافی ہے؟

جواب: نفع کے حصول اور نقصان کے خاتمے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسباب کو اختیار کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر پختہ یقین کرنے کا نام توکل ہے اور اسباب کو اختیار کیے بغیر صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا توکل نہیں بلکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی حکمت کو ناقص قرار دینا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سب مسببات (چیزوں) کے سبب بیان کیے ہیں۔

ہاں سوال یہ ہے کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ پر سب سے زیادہ توکل کرنے والا کون ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہی وہ عظیم انسان ہیں کیا وہ نقصان سے بچنے کے لیے اسباب اختیار نہیں کرتے تھے۔ہاں!جب اللہ کے رسول ﷺ لڑائی کے لیے نکلتے تھے تو آپ ﷺ زرہ پہنتے تھے تاکہ تیروں سے بچ سکیں اور غزوۂ احد میں آپ ﷺ نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں تاکہ کسی بھی حادثے کے لیے تیاری مکمل ہو۔

اس لیے اسباب کو اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں۔جب انسان اس بات پر یقین رکھتا ہو کہ اسباب صرف اسباب ہی ہیں۔ان میں نفع ونقصان کی کوئی صلاحیت نہیں لیکن صرف اللہ تعالیٰ کے حکم

سے یہ انسان کے لیے نفع ونقصان کا سبب بنتے ہیں۔اس طرح انسان کا خود اپنے آپ پر پڑھنا یا اپنے کسی مریض بھائی پر پڑھنا توکل کے منافی نہیں ہے اور رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ معوذات سے اپنے آپ کو دم کیا کرتے تھے اور صحابہ کرامؓ جب بیمار ہو جاتے تو آپ ﷺ ان پر بھی پڑھ کر دم کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے جاری کیا۔

(فتاوی علاج بالقرآن والسنۃ الرقی ومایتعلق بھا للشیخ ابن باز ابن عثیمین رحمھما اللہ اللجنة الدائمة۔ ص ۱۵۔)

گھروں میں نحوست کا حکم

سوال: ایک شخص کسی گھر میں رہائش پذیر ہوا۔ اسے بہت سی بیماریاں لاحق ہو گئیں بہت ساری تکلیفوں نے آ گھیرا۔ چنانچہ اس شخص اور اس کے گھر والوں نے اس گھر کو منحوس سمجھنا شروع کر دیا ہے۔کیا اس شخص کا اس سبب کی وجہ سے گھر کو چھوڑنا جائز ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے کہ بعض گھروں، بعض سواریوں اور بعض بیویوں میں نحوست ہو۔حکمتِ الٰہی کے مطابق ان کی موجودگی نقصان یا کسی نفع وغیرہ کے نہ ہونے کا سبب بنتی ہے تو ایسی صورت میں اس قسم کے گھر کو بیچ کر دوسرے گھر میں منتقل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس گھر میں بھلائی اور خیر کا سامان پیدا کر دے جس میں وہ منتقل ہو رہا ہے۔رسول اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

((الشؤم فی ثلاث: الدار والمرأة والفرس))

(البخاری۔کتاب الطب۔۵۷۵۳،مسلم۔کتاب السلام ۲۲۲۵)

"نحوست تین چیزوں میں ہے۔گھر،بیوی اور گھوڑے میں۔"

اس لحاظ سے بعض سواریوں، بعض بیویوں اور بعض گھروں میں نحوست ہوسکتی ہے۔ جب انسان ایسی بات محسوس کرے۔تو اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور حکمت کا یہی تقاضا ہے اس لیے ایسے انسان کو کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا چاہیے۔اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

المجموع الثمین من فتوٰی للشیخ ابن عثیمین ۔ ج ۱۔ص ۷۰/ ۷۱۔

رسول اللہ ﷺ کے لعاب کے علاوہ کسی کا لعاب قابل تبرک سمجھنا حرام ہے اور حدیث بسم اللہ تربة ارضنا کے درمیان تطبیق

سوال: آپ کے فتوی نمبر ۶۳ میں مذکور ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے لعاب کے علاوہ کسی دوسرے کا لعاب جس میں قرآن نہ پڑھا گیا ہو۔ قابل تبرک سمجھنا حرام اور شرک ہے۔ حالانکہ یہ بات اس حدیث کے خلاف ہے جو صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ دم کرتے وقت فرمایا کرتے تھے۔

((بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا ' يشفى سقيمنا باذن ربنا))

''ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے بعض کے لعاب کے ساتھ مل کر ہمارے مریضوں کو اللہ کے حکم سے شفا دیتی ہے۔''

براہ کرم وضاحت فرمائیں۔

جواب: بعض علما نے کہا ہے کہ یہ حدیث صرف رسول اکرم ﷺ اور مدینہ کی مٹی کے لیے خاص ہے تو اس لحاظ سے کوئی اشکال باقی نہیں رہتا لیکن جمہور علما کی رائے ہے کہ یہ حدیث رسول اکرم ﷺ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ حدیث ہر دم کرنے والے کے لیے اور ہر زمین کے لیے عام ہے۔ لیکن اس طرح کرنے سے صرف لعاب سے تبرک حاصل کرنا مطلوب نہیں۔ بلکہ یہ ایسا لعاب ہے جس میں دم اور مٹی کو شفا حاصل کرنے کے لیے شامل کیا گیا ہے اور صرف تبرک حاصل کرنا مقصود نہیں۔

سابقہ فتوے میں ہمارا جواب صرف اس لعاب کے لیے تھا، جس میں صرف لعاب سے تبرک حاصل کرنے کے متعلق سوال تھا۔ اس طرح سے دونوں صورتوں میں کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔

مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین رحمه الله ۱/ ۱۰۸۔۱۰۹

شرعی دم کے ساتھ علاج کرنے والے کے پاس جانے کا حکم

سوال: آج کل کچھ ایسے لوگوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ جو مجنون، آسیب زدہ اور نظر کے شکار وغیرہ لوگوں کا قرآن کے ساتھ علاج کرتے ہیں اور کچھ لوگوں کو ان سے خاطر خواہ فائدہ بھی ہوا ہے۔ کیا ان لوگوں کے عمل میں کوئی شرعی خطرہ ہے؟ کیا ان کے پاس جانے والا گناہ گار ہے اور وہ کون سی صفات ہیں جن کا قرآن سے علاج کرنے والوں میں پایا جانا آپ ضروری خیال کرتے ہیں۔ کیا سلف صالحین سے جادوزدہ یا مجنوں انسانوں کا قرآن سے علاج کرنا منقول ہے؟

جواب: جنون، جادو اور نظر لگ جانے سے بیمار ہونے والوں کا علاج قرآن سے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ قرآن سے علاج کا مطلب دم کرنا ہے۔ دم کرنے والا قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے اور مصیبت زدہ پر پھونک مارتا ہے۔ قرآن پاک اور شرعی دعاؤں سے دم کرنا جائز ہے۔ شرکیہ دم کرنا حرام ہے، شرکیہ دم وہ ہوتا ہے جس میں غیر اللہ کو پکارا گیا ہو۔ جن اور شیطانوں سے مدد طلب کی گئی ہو۔ جس طرح شعبدہ باز اور دجال جھوٹے لوگ کرتے ہیں یا پھر نامعلوم اسما استعمال کیے جاتے ہیں۔ قرآن پاک اور منقول دعاؤں سے دم کرنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک کو ہر قسم کی دلی اور جسمانی، ظاہری اور باطنی بیماریوں کے لیے شفا قرار دیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دم کرنے والا اور جس پر دم کیا جائے ان دونوں کی نیت خالص ہو اور وہ دونوں یہ یقین رکھتے ہوں کہ شفا دینے والی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور قرآن پاک سے دم کرنا صرف ایک نفع بخش ذریعہ ہے۔ ایسے لوگوں کے پاس جانے میں کوئی حرج نہیں جو قرآن پاک کے ذریعے علاج کرتے ہیں جب کہ وہ دینی طور پر ثابت قدم اور صحیح عقیدہ پر کاربند ہوں اور ان کے بارے میں ہر ایک یہ جانتا ہو کہ وہ شرکیہ دم جھاڑ نہیں کرتے، جنوں اور شیطانوں سے مدد طلب نہیں کرتے بلکہ وہ صرف شرعی دم کے ذریعے علاج کرتے ہیں۔ قرآنی دم کے ذریعے علاج کرنا رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے اور سلف صالح نے اس پر عمل کیا ہے۔ نظرِ بد، جنون کے دوروں، جادو ہو جانے اور باقی امراض کا علاج بھی کرتے تھے اور انہیں یقین تھا کہ ایسا کرنا نفع بخش جائز ذریعہ ہے اور شفا دینے والی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

یاد رہے کہ بعض شعبدہ باز اور جادوگر بھی کبھی کبھار قرآنی دعائیں پڑھ لیتے ہیں لیکن وہ ان میں شرک کو ملا دیتے ہیں۔ جنوں اور شیطانوں سے مدد طلب کرتے ہیں اور جاہل لوگ سن کر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ قرآن کے ذریعے علاج کرتے ہیں۔ یہ دھوکا ہے۔ اس سے آگاہ ہونا اور اس سے بچنا ضروری ہے۔

المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان ١/٥٤،٥٦.

قرآنی آیات کا کسی کاغذ پر لکھنے، ان کو پینے اور بیماری والی جگہ پر ان سے مسح کرنے کا حکم

سوال: ایسے آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی صالح انسان سے بعض قرآنی آیات، کسی بیماری سے شفا کے لیے طلب کرتا ہے اور وہ آدمی آیات کو کسی کاغذ پر لکھ کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ان لکھی ہوئی آیات کو پانی میں ڈال دینا جب کتابت پانی میں حل ہو جائے تو مریض پی لے۔ ایسا تین بار کرے اور باقی آیات سے اس حصے کا مسح کرے۔ جس کی شفا مطلوب ہے جب کہ بیماری اس کے سینے میں، کمر میں اور کسی بھی حصے میں ہو سکتی ہے تو ایسا کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مناسب تو یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے بھائی مسلمان کو قرآنی آیات وغیرہ پڑھ کر اس کے جسم یا تکلیف زدہ حصے پر دم کرے، پھونک مارے اور ایسا کرنا شرعی دم ہے اگر اس نے پانی پر پڑھا اور مریض نے اس کو پی لیا یہ بھی جائز ہے کیونکہ حدیث میں ایسا کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن آیات کسی کاغذ پر لکھنا پھر انہیں پانی میں ڈالنا تاکہ کتابت پانی میں حل ہو جائے اور اس پانی کا مریض کو پلانا ایسا کرنے کی بہت سارے علما نے احادیث کی رو سے اجازت دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن سے شفا حاصل کرنے کا حکم عام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک شفا ہے تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان شاء اللہ۔

لیکن بہتر یہی ہے جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اور یہی بات رسول اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ بغیر کسی واسطے کے قرآنی آیات پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے یا پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیا جائے۔

جادو سے بچنے کے شرعی طریقے اور جادو کا علاج

سوال: جادو سے بچنے کے شرعی طریقے جن کا بتانا خیر خواہی ہو۔ کون کون سے ہیں اور جس شخص کو جادو کر دیا گیا ہو۔ اس کا علاج کیا ہے؟

جواب: علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے جادو کے علاج کے لیے شرعی طریقوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا جاتا ہے۔ جادو کے علاج کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) یہ قسم زیادہ بہتر ہے کہ جادو کو نکال کر ختم کیا جائے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیث منقول ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے رب سے اس بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بتا دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جادو کو کنوئیں میں سے نکلوایا۔ جب اس کو نکال لیا گیا تو اس کا اثر ختم ہو گیا۔ جیسے کسی کا گھٹنا کھول کر آزاد کر دیا گیا ہو۔ (البخاری۔ کتاب الدعاء۔۶۳۹۱ مسلم کتاب السلام ۲۱۸۹)

ابن القیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سحر کا سب سے زیادہ نفع بخش علاج ایسی دوائیں ذکر واذکار، قرآنی آیات اور دعائیں ہیں اور جادو کے علاج کی دوسری قسم یہ ہے کہ جادو زدہ انسان پر شرعی دعائیں اور قرآنی آیات پڑھی جائیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والا سورۂ فاتحہ قل ھواللہ احد، اور معوذتین وغیرہ پڑھے اور مصیبت زدہ انسان پر پھونک ماری جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا پائے گا۔

المنتقی من فتاوی الشیخ صالح الفوزان ۲/ ۵۸۔

قرآن پاک سے دم کرنے اور دم کر کے اجرت لینے کا حکم

سوال: کیا شریعت میں کوئی ایسی دلیل موجود ہے جس میں مریض کو قرآن کریم سے دم کرنے کی ممانعت موجود ہو اور کیا دم کرنے والا اپنے عمل پر اجرت یا ہدیہ لے سکتا ہے۔؟

جواب: کسی مریض کو قرآن کریم سے دم کرنا اگر شریعت میں منقول طریقے کے مطابق ہو جیسے قرآن پاک وغیرہ کی تلاوت کی جائے اور مریض پر دم کیا جائے یا تکلیف والی جگہ پر دم کیا جائے یا پانی میں

دم کیا جائے اور اس کو مریض پی لے تو ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے دم کیا اور انہیں دم کیا گیا۔ آپ ﷺ نے دم کرنے کا حکم دیا اور اس کی اجازت دی۔

امام سیوطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علما نے تین شرطیں موجود ہونے کی صورت میں دم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

(۱) دم اللہ تعالیٰ کے کلام (۲) اس کے اسماء وصفات سے ہو۔ (۳) عربی زبان اور اس کے مفہوم کا واضح ہونا ضروری ہے۔ یہ بھی یقین ہونا چاہیے کہ دم ذاتی طور پر کوئی اثر نہیں کرتا کہ اللہ کے حکم سے اس کا فائدہ ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دم جھاڑ جن کو عزائم (تعویذ) بھی کہا جاتا ہے۔ دلیل کے ذریعے صرف ایسے دم کو خاص کر دیا گیا ہے جس میں شرک نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے نظر بد اور زہر (بچھو اور سانپ کے ڈس لینے سے سرایت کرنے والا زہر) کے لیے دم کرنے کی اجازت دی ہے۔ ایسی صورت میں دم اللہ تعالیٰ کے حکم سے فائدہ مند ہوگا۔ دم کرنے والا اپنے کام کے بدلے اجرت یا ہدیہ لے سکتا ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہؓ کے اس عمل کو برقرار رکھا جو انہیں ڈسے ہوئے انسان سے دم کرنے پر بطورِ اجرت وصول کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ان احق ما اخذتم علیه اجرًا کتاب الله))

"کتاب اللہ کے بدلے اجرت لینا سب سے زیادہ مناسب ہے۔"

کتاب الدعوىٰ الفتاوی للشیخ صالح الفوزان ۱/ ٦٥

امراض کے لیے تعویذ کا مطالبہ کرنے کا حکم

سوال: ہم میں سے جب کسی کو بیماری آتی ہے تو ہم جامع مسجد کے امام کے پاس جاتے ہیں اور اس سے بیماری کے لیے تعویذ کا مطالبہ کرتے ہیں کیا ہمارا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جب تم میں سے کسی شخص کو بیماری لاحق ہو جائے تو جامع مسجد کے امام کے پاس جا کر تمہارا یہ مطالبہ کرنا کہ وہ بیماری کے لیے تعویذ بنا دے جائز نہیں۔ اگر تم امام کے پاس جاؤ اور اس سے یہ کہو کہ

وہ قرآن پڑھ کر مریض کو دم کر دے امام صاحب کا عقیدہ بھی درست ہو اور وہ مریض پر اللہ کی کتاب پڑھے تو ایسا کرنا بہت اچھا ہے۔ کتاب اللہ سے پڑھ کر مریض کو دم کرنا رسول اکرم ﷺ کی صحیح سنت سے ثابت ہے۔

لیکن اگر وہ بیماری کے لیے تعویذ وغیرہ لکھتا ہے جس کو مریض کے گلے وغیرہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ تو ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ اگر اس میں قرآن کے علاوہ کچھ اور یعنی شرکیہ دعائیں وغیرہ یا شیطانوں کے نام یا جنوں کے نام یا اس میں بے معنی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ جن کے متعلق علم نہ ہو تو ان کو شرکیہ تعویذ کہا جاتا ہے۔ اور اہلِ علم کا ان کے جائز نہ ہونے پر اتفاق ہے۔

اور اگر اس تعویذ وغیرہ میں قرآنی آیات لکھی ہوئی ہوں تو علما کے دو اقوال میں سے صحیح قول کے مطابق ان کا لٹکانا بھی جائز نہیں۔ کیونکہ یہ بھی شرک کا ایک ذریعہ ہے اور اس کے جائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ صرف دم کرنے کی دلیل موجود ہے اور دم مریض پر پڑھنے کو کہتے ہیں۔

(نور علی الدرب۔ فتاوی الشیخ صالح الفوزان ۲/۲۹۔۳۰)

پانی میں دم کرنا جائز ہے

سوال: الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا، کسی انسان کے پانی میں پھونک مارنے کے بعد کسی مریض کو اس لیے پلانا تا کہ اسے پھونک مارنے والے کے لعاب سے اور پھونک مارنے کے وقت اس کی زبان پر اللہ تعالیٰ کے ذکر، قرآن پاک کی کوئی آیت یا کوئی دعا سے جو وہ پڑھ رہا تھا۔ اس سے شفا حاصل ہو؟

جواب: ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ علما نے ایسا کرنے کو مستحب قرار دیا ہے اور اس مسئلہ کے حکم کو بہت ساری احادیثِ نبویہ اور محقق علما کا کلام واضح کرتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں "باب النفث فی الرقیة۔ "دم میں پھونک مارنے کا ذکر کیا ہے۔" اور انہوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ نے فرمایا:

((اذا رأى أحدكم شيئا يكرهه فلينفث حين يستيقظ ثلاثًا ويتعوذ من شرها فانها لا تضره)) (البخاری۔کتاب الطب۔۵۷۴۷۔مسلم کتاب الرؤیا ۲۲۶۱)

''جب تم میں کوئی انسان ناپسندیدہ چیز خواب میں دیکھے تو بیدار ہو کر تین دفعہ پھونک مارے اور اس بری چیز کے شر سے پناہ مانگے' پھر وہ بری چیز اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے گی۔''

اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کرتے ہیں :

((أن النبی ﷺ کان اذا أوى الى فراشه نفث فی کفیه بقل هو الله أحد والمعوذتین جمیعًا ثم یمسح بهما وجهه وما بلغت یداه من جسده))

''نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں میں قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر پھونک مارتے۔ پھر ان دونوں ہتھیلیوں کو اپنے چہرے اور اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیر لیتے۔''

سورۂ فاتحہ سے دم کرنے کے بارے میں ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے۔

امام مسلم کی روایت کے لفظ یہ ہیں۔

((فجعل یقرأ أم القرآن ویجمع بزاته ویتفل فبرأ الرجل))

''اس نے سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی اور اپنے لعاب کو جمع کر کے تھوتھو کرتے رہے چنانچہ آدمی صحت مند ہو گیا۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دم کرتے ہوئے یہ دعا فرماتے :

((بسم الله تربة أرضنا وریقة بعضنا' یشفى سقیمنا باذن ربنا))

''اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔ ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے کسی ایک کے لعاب سے اللہ کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا حاصل ہوگی۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے دم کرتے ہوئے پھونک مارنا مستحب معلوم ہوتا ہے اور سب نے اس کے جائز ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ اکثر صحابہؓ اور ان کے بعد تابعینؒ نے اس

کومستحب قرار دیا ہے۔

امام بیضاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سارے طبی مقالوں کا مطالعہ کیا ہے۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ پختگی اور مزاج کے معتدل ہونے میں لعاب کا کافی اثر ہے۔ وطن کی مٹی مزاج کی حفاظت اور تکلیف دور کرنے میں کافی اثر پذیر ہوتی ہے۔ انہوں نے یہاں تک کیا ہے کہ دم جھاڑ اور تعویذ اس قدر حیران کن حد تک اثر کرتے ہیں کہ عقل ان کے اثرات کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الهـــدی" میں پھونک مارنے کی حکمت اور اس کے اسرار کے بارے میں طویل گفتگو کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دم کرنے والا بذاتِ خود خبیث نفوس (روحوں) کا مقابلہ کرتا ہے اور اس کی نفسیاتی کیفیت سے وہ خبیث روحیں زیادہ متاثر ہوتی ہیں اور وہ دم کر کے اور پھونک مار کر اس اثر کو ختم کرتا ہے۔ وہ پھونک مار کر اسی طرح مدد حاصل کرتا ہے جس طرح وہ خبیث اور ناکارہ نفوس (روحیں) ڈسنے کے ذریعے مدد حاصل کرتی ہیں۔

پھونک مارنے میں ایک اور راز یہ بھی ہے کہ اس سے (پھونک مارنے سے) پاکیزہ روحیں اور خبیث روحیں مدد حاصل کرتی ہیں۔ اس لیے کہ اہل ایمان کی طرح جادوگر بھی پھونک مارتے ہیں۔

اس آدمی کے بارے میں جو کہ کسی برتن میں قرآنی آیات لکھتا ہے اور پھر وہ کسی مریض کو پلاتا ہے

مھنی نے امام احمد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

صالح کہتے ہیں شاید میں نے کئی بار ایسا پانی پیا ہے۔ میرے والد پانی لیتے اور اس پر قرآن پڑھتے اور مجھ سے کہتے اس کو پی لو اور اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھو لو۔

ہم نے جو کچھ لکھ دیا ہے اس سے آپ کی مشکل ختم ہو جائے گی جو آپ کے علاقے میں رائج ہے کہ پانی والے برتن میں پھونک مار کر مریض کو پلا دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ محمد ﷺ پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

فتاوی المرأة المسلمة . محمد بن ابراهيم آل الشيخ ١/ ١٥٩

برتن میں قرآنی آیات لکھ کر اور پانی سے دھو کر مریض کو پلانے کا جواز

سوال: کیا کسی مریض کے لیے کسی برتن میں قرآنی آیات لکھ کر اسے دھو کر مریض کو پلانا جائز ہے؟

جواب: اس کے جائز ہونے میں کوئی حرج نہیں، امام ابن القیم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سلف صالح کی ایک جماعت کی یہ رائے ہے کہ مریض کے لیے قرآنی آیات کو لکھنا اور مریض کا ان کو پینا جائز ہے۔ مجاہد کہتے ہیں۔ قرآنی آیات کو لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلانے میں کوئی حرج نہیں۔

ابو قلابہ نے بھی اس رائے کا اظہار کیا ہے۔

ایک ایسی عورت کے لیے جس کے لیے بچے کی ولادت بڑی دشوار ہو رہی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن پاک کا کچھ حصہ لکھ کر اسے پانی سے دھو کر عورت کو پلانے کا حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی محمد ﷺ پر نازل ہو۔

فتاویٰ المرأة المسلمة . محمد بن ابراهيم آل الشيخ ١/ ١٥٨. ١٥٩

علاج کے لیے زمزم کے پانی کو کسی دوسرے شہر لے جانا جائز ہے؟

سوال: کیا دوا، علاج کے لیے زمزم کے پانی کو کسی دوسرے شہر لے جانا جائز ہے اور کیا اس کی خصوصیات باقی رہتی ہیں؟

جواب: کوئی بھی انسان زمزم کے پانی کو کسی دوسرے شہر لے جا سکتا ہے اور اس کی خصوصیات وہاں بھی باقی رہیں گی۔

دروس وفتاوی فی الحرم المکی، ابن عثیمین ص ۲۲۳

مسلمان کا خود ہی تلاوت کر کے پانی میں پھونک مار کر اپنا علاج کرنا

سوال: کیا کوئی مسلمان خود تلاوت کر کے پانی میں پھونک مار کر اپنا علاج کر سکتا ہے؟

جواب: نبی اکرم ﷺ جب کوئی بیماری محسوس کرتے تو سوتے وقت تین تین مرتبہ قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھ کر اپنے ہاتھوں میں پھونک مارتے اور ہر دفعہ ان کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا

پھیرتے۔اپنے سر، چہرے اور سینے سے ابتدا کرتے۔جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صحیح حدیث میں بیان فرمایا ہے۔جبرئیل علیہ السلام نے بھی رسول اکرم ﷺ کو بیمار ہونے کی حالت میں پانی میں دم کیا۔انہوں نے یہ پڑھا :

((بسم الله أرقيك ، من كل شيء يؤذيك، من شر كل نفس أو عين حاسد الله يشفيك ، بسم الله أرقيك))

''میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز، ہر نفس کی برائی اور ہر حسد کرنے والی آنکھ سے آپ کو شفا عطا فرمائے۔میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔''

انہوں نے یہ دم تین مرتبہ کیا۔یہ دم شرعی ہے اور بڑا نفع بخش ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے لیے پانی پر تلاوت فرمائی اور حکم دیا کہ اس پانی کو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ پر ڈالا جائے۔اس حدیث کو امام ابوداؤد نے کتاب الطب میں حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے دم ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کیے گئے۔رسول اللہ ﷺ نے خود بھی بعض مریضوں کو یہ دعا پڑھ کر دم کیا۔

((اللهم رب الناس، أذهب البأس واشف أنت الشافي ، لاشفاء الا شفاؤك، شفاء لايغادر سقما)) (البخاری۔کتاب المرضی۔۵۶۷۵۔مسلم کتاب السلام ۲۱۹۱)

''اے اللہ لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما، شفا عطا فرما، تو شفا دینے والا ہے۔تیرے علاوہ شفا کہاں، ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ ۹۴/۸۔

کسی پاک چیز پر قرآنی آیات لکھ کر اسے پانی سے دھو کر مریض کو پلانا جائز ہے

سوال: کیا قرآن پاک کی آیات کسی لکڑی کی تختی پر لکھ کر انہیں پانی سے دھو کر کسی مریض کو پلا کر علاج کرنا جائز ہے۔ اور کیا ایسا کر کے اجرت لینا جائز ہے؟

جواب: بعض علما کا خیال ہے (رائے ہے) کہ کسی پاک چیز پر قرآن پاک لکھنا اور پھر اس لکھائی کو پانی سے دھو کر حصولِ شفا کے لیے مریض کو پلانے میں کوئی حرج نہیں اور ایسا کرنا دم میں داخل ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنے ''فتاویٰ'' اور امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''زادالمعاد'' میں اور ان کے علاوہ دیگر علما نے بھی اپنی کتابوں اور فتووں میں اس کا ذکر کیا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مریض پر قرآن پاک کی تلاوت وغیرہ بلاواسطہ کی جائے' اس کی صورت یہ ہے کہ قرآن پڑھا جائے اور مریض پر پھونک ماری جائے یا پھر متاثرہ حصہ پر پھونک ماری جائے' یہ زیادہ افضل اور زیادہ بہتر ہے اور اس طرح کا عمل کر کے اجرت لینے میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ دم کر کے اجرت لینا جائز ہے اور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل دم کر کے معاوضہ لینے کو برقرار رکھا تھا۔ جس طرح کہ ڈسے ہوئے انسان کے قصہ میں صحیح حدیث میں بیان ہوا ہے۔

(المنتقی من فتاوی الفوزان ۲/ ۱٤٥)

دم کرنے کے لیے خصوصی علاج گاہ بنانا جائز نہیں

سوال: دم کرنے کے لیے خصوصی علاج گاہ بنانے کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں' کیونکہ اس سے فتنے کا دروازہ کھلتا ہے۔ (فتنہ پیدا ہوتا ہے) اور حیلہ ساز لوگوں کو حیلہ کرنے کا موقع میسر آتا ہے۔ سلف صالحین کا ایسا عمل نہیں تھا۔ انہوں نے دم کرنے کے لیے کوئی علاقہ یا جگہ مخصوص نہیں کی تھی اور اس قسم کے کام کو زیادہ وسعت دینے سے برائی پھیلتی ہے اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے' پھر اس پیشے کو وہ لوگ بھی اختیار کریں گے جو اچھے نہیں ہوتے کیونکہ وہ لالچ

کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آئیں۔ اگر چہ انہیں کوئی حرام کام ہی کیوں نہ کرنا پڑے اور یہ بات نہیں کہی جاتی کہ یہ آدمی صالح ہے کیونکہ انسان فتنے میں پڑ سکتا ہے (اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے) اگر چہ دم کرنے والا صالح ہی کیوں نہ ہو۔ اس قسم کے کام کرنا جائز نہیں۔

وسوسے اور ان سے بچنے کی کیفیت

سوال: میں بیس سالہ نوجوان لڑکی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے (یعنی میں مومنہ ہوں) مجھے وسوسے لاحق ہوتے ہیں۔ اس نفسیاتی بیماری میں تقریباً تین چار سال سے مبتلا ہوں اور پاگل پن کی حد تک پہنچ چکی ہوں۔ میں اب تک ان وسوسوں کو ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لیے شیطان مردود کو ان پر مسلط کر دیتا ہے یا کوئی اور سبب ہوتا ہے اور جو شخص ان وسوسوں سے جان نہ چھڑا سکے اسے کیا کرنا چاہیے۔ براہ کرم کوئی نصیحت فرمائیں؟

جواب: درحقیقت وسوسوں کا پیدا ہونا بہت خطرناک بیماری ہے۔ یہ شیطان کی ان تدبیروں میں سے ایک ہے جس کے ذریعے شیطان ان کو تنگ کرتا ہے۔ ان کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ کی اطاعت کرنے سے انہیں روکتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ان وسوسوں سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس بارے اللہ تعالیٰ نے ایک پوری سورۃ نازل فرمائی ہے۔

﴿ قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ۝١ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ۝٢ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ۝٣ مِن شَرِّ ٱلۡوَسۡوَاسِ ٱلۡخَنَّاسِ ۝٤ ٱلَّذِي يُوَسۡوِسُ فِي صُدُورِ ٱلنَّاسِ ۝٥ مِنَ ٱلۡجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ۝٦ ﴾

"آپ کہہ دیں۔ میں لوگوں کے رب، ان کے بادشاہ اور ان کے معبود کی پناہ چاہتا ہوں۔ خناس (شیطان) کے وسوسوں کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے جنوں اور انسانوں میں سے۔"

یہ شیطان آدم علیہ السلام کی اولاد کو وسوسوں میں مبتلا کرتا ہے اور ایمان والوں کے لیے اس کی تدبیریں بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں لیکن ان سب باتوں کے دو علاج ہیں۔

(۱) مؤمن اس قسم کے وسوسے کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتا بلکہ اسے مکمل طور پر جھٹک دیتا ہے کیونکہ یہ وسوسے شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور مؤمن کو ان سے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔

(۲) مؤمن کو چاہیے کہ وہ اللہ کی یاد (ذکر) میں مشغول رہے کیونکہ جب مؤمن اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو شیطان اس سے دور بھاگتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے شیطان کے بارے میں "الوسواس الخناس" کہا ہے۔

میں اس سوال کرنے والی اور اس جیسی دوسری عورتوں کو دو چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں۔

(۱) اس قسم کے وسوسے کی طرف بالکل توجہ نہ دی جائے ان کی پروہ نہ کی جائے اور ان سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں۔ ان شاء اللہ یہ وسوسے ختم ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب انسان ان وسوسوں کو اہمیت دیتا ہے اور ان کو پوری توجہ دیتا ہے تو یہ وسوسے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اور شیطان کو انسان پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے، قرآن پاک کی تلاوت کرنے، شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے، آیۃ الکرسی اور معوذتین، بار بار کثرت سے پڑھنے سے وسوسے زائل ہو جاتے ہیں۔

(فتاوی نور علی الدرب ۲/ ۳۳)

قرآن پاک اور سنت میں تمام بیماریوں کے علاج کے لیے اذکار اور تعوذات موجود ہیں

سوال: میری بیوی کو ایک خاص بیماری لاحق ہوگئی ہے اور اس نے ہر چیز سے ڈرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ اکیلی نہیں رہ سکتی۔ ایک دوسرے شخص کا کہنا ہے کہ وہ بھی اسی قسم کے حالات سے دوچار ہے۔ وہ نماز کے لیے مسجد تک نہیں جا سکتا وہ اپنے علاج کے متعلق دریافت کرتا ہے تا کہ اسے شعبدہ بازوں اور کاہنوں کے پاس نہ جانا پڑے؟

جواب : شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، مملکتِ سعودی عرب کے مفتی اعظم، اہلِ علم کی مجلس علمی تحقیق اور فتوی دینے والے ادارے کے رئیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری دنیا میں نہیں چھوڑی جس کا علاج نہ ہو۔ جس کو اس کا علم حاصل ہو جائے اسے ہی معلوم ہوتا ہے اور جسے اس کا علم نہ ہو اسے کیسے علم ہو سکتا ہے۔

شیخ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ہر محسوس اور غیر محسوس بیماری جس میں لوگ مبتلا ہو سکتے ہیں کا علاج بتا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اور سنتِ رسول ﷺ کے ذریعے اپنے بندوں کو فائدہ پہنچایا ہے اور ان سے اتنے فائدے حاصل ہوتے ہیں جن کا شمار اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہ وضاحت بھی فرما دی ہے کہ بعض دفعہ انسان کا ایسے معاملات سے واسطہ پڑتا ہے کہ جن کے کچھ اسباب ہوتے ہیں اور انسان ایسا خوف زدہ ہو جاتا ہے کہ اسے خوف و دہشت کا کوئی واضح سبب نظر نہیں آتا۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بڑی تاکید سے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی جو شریعت بھیجی ہے، اس میں اتنی اچھائی، امن اور شفا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور شمار نہیں کر سکتا۔ شیخ رحمہ اللہ نے سوال کرنے والوں اور دوسرے لوگوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ وہ ان شرعی ذکر اور اذکار کو بہت زیادہ کریں جن کو اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے اور ان کے کرنے سے انسان شیطانی تدبیروں سے امن واطمینان، نفسیاتی راحت اور سلامتی محسوس کرتا ہے۔

ان ذکر واذکار میں سے ایک آیۃ الکرسی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے :

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡحَیُّ ٱلۡقَیُّومُ ﴾ إلخ

''اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زندہ ہے اور قائم رہنے والا ہے۔''

شیخ ابن باز رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ یہ آیت کتاب اللہ میں سب سے عظیم اور افضل آیت ہے کیونکہ اس میں توحید اور اللہ تعالیٰ کے لیے خلوص کا اظہار پایا جاتا ہے۔ اس کی عظمت کا بیان ہے۔ اس کے زندہ ہونے، قائم رہنے اور ہر چیز کے مالک ہونے کا تذکرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کام سے عاجز

نہیں، وہ ذات پاک ہے اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔

شیخ ابن بازؒ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ جب کوئی انسان ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیتا ہے تو یہ آیت اس شخص کے لیے ہر برائی سے بچنے کی ڈھال بن جاتی ہے اور جو رات کو سوتے وقت پڑھتا ہے اسے بھی یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

شیخ رحمہ اللہ نے اس صحیح حدیث کو دلیل بنایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا گیا ہے :

((أن من قرأها عندالنوم لايزال عليه من الله حافظ، ولايقربه شيطان حتى يصبح)) (البخاری۔ کتاب الوکالۃ کتاب بدء الخلق۔۳۰۳۳)

"جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا ہر خوفزدہ شخص کو شیخ رحمہ اللہ سوتے وقت اور ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی دعوت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔"

"ان شاء اللہ پریشان کن چیزوں سے اس کی جان چھوٹ جائے گی۔ اگر وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو سچا سمجھتا ہے تو اس کا دل اس بات پر مطمئن ہو۔ اسے یقین ہو کہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے وہی سچ اور حق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔" شیخ رحمہ اللہ نے مزید تاکید سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے اس بات کو جائز قرار دیا ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد قل هو الله احد، اور معوذتین پڑھے۔

شیخ نے ایسا کرنے کو ہر برائی سے بچنے، شفایاب ہونے، امن و عافیت کا سبب قرار دیا اور بتایا کہ قل هو الله احد، قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔

شیخ رحمہ اللہ نے یہ اشارہ بھی کیا کہ ان تین سورتوں کو فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھنا سنت ہے اور جب آپ ﷺ بستر پر لیٹنا چاہتے تو ان تینوں سورتوں کو تین تین بار پڑھتے۔

اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث موجود ہیں۔ شیخ رحمہ اللہ نے یہ بتایا ہے کہ امن و عافیت، اطمینان اور سلامتی حاصل کرنے کے لیے انسان اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق کے شر سے صبح و شام تین تین بار پناہ طلب کرنے کے لیے یہ پڑھے۔

((أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق))

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی پیدا کردہ مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔"

شیخ نے یہ واضح کیا کہ ایسی احادیث موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس دعا کا پڑھنا امن و عافیت کا سبب بنتا ہے۔ شیخ رحمہ اللہ نے صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات پڑھنے کے لیے کہا۔

((بسم الله الذی لایضر مع اسمه شیء فی الأرض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم))

"اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے خبر دی ہے کہ جس شخص نے ان کلمات کو صبح کے وقت تین مرتبہ کہا اسے شام تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جس نے شام کو یہ کلمات ادا کیے اسے صبح تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ قرآن وسنت کے یہ اذکار اور تعوذات ہر قسم کی برائی سے بچنے کے لیے حفاظت اور امن وسلامتی کا ذریعہ ہیں۔

شیخ رحمہ اللہ نے ہر مومن مرد اور عورت کو یہ دعوت دی ہے کہ ان کلمات کو ان کے مخصوص اوقات میں ہمیشہ ادا کرنا چاہیے اور ان دونوں کلمات کو ادا کرتے وقت پوری طرح مطمئن ہوں۔ اپنے رب پر انہیں پورا پورا بھروسہ ہو جو کہ ہر چیز کا نگران ہے۔ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس علاوہ کوئی معبود اور کوئی رب نہیں۔ تمام اختیارات' دینا نہ دینا' نفع و نقصان اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز کا مالک ہے۔ بہت معزز اور جلال والا ہے۔

(مجموع فتاوی و مقالات متنوعه۔ ابن باز ۹/۴۱۱۔)

یہ دعا............شرک ہے؟

سوال: بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو ایک دعا کرتے ہیں اور انہیں یقین ہے کہ یہ دعا کرنے سے

شوگر کا مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں :

((الصلاة والسلام عليكم وعلى آلك ياسيدى يارسول الله' انت وسيلتى ' خذ بيدى ' قلت حيلتى فأدركنى))

''اے رسول اللہ ﷺ' اے میرے آقا آپ پر اور آپ کی آل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو۔ آپ میرے لیے وسیلہ ہیں۔ آپ میرا ہاتھ پکڑ لیں' میرے سارے جتن ناکام ہیں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔''

اس کے بعد یہ کہتا ہے۔ (يارسول الله اشفع لى) یعنی وہ اللہ کے رسول ﷺ سے کہتا ہے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے میری شفا کے لیے دعا فرمائیں۔

کیا اس دعا کو دہرانا' پڑھنا جائز ہے؟ کیا اس دعا میں کوئی فائدہ ہے جیسے کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں۔ براہِ کرم ہماری راہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت عطا فرمائے۔

جواب: ایسی دعا مانگنا بہت بڑا شرک ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ ﷺ کو پکارا جا رہا ہے اور شفا دینے پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی غیر سے مانگنا شرک اکبر ہے۔ اسی طرح رسول اکرم ﷺ سے ان کی وفات کے بعد شفاعت کا سوال کرنا بھی شرک اکبر ہے کیونکہ سابقہ ادوار میں مشرکین اولیا کی عبادت کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہماری شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو ناپسند فرمایا اور انہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا:

﴿ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ﴾ [يونس: ١٨]

''وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسے لوگوں کی پوجا کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہوں گے۔''

ایک دوسری جگہ پر ہے۔

﴿ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ

زُلۡفَىٰٓ﴾ [الزمر: ٣]

''اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوست بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت اس لیے کرتے ہیں تا کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ قریب کردیں۔''

یہ سب شرکِ اکبر ہے اور ایسا گناہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے توبہ کیے بغیر معاف نہیں ہوگا۔ توحید کو اختیار کرنا ہوگا اور اسلامی عقیدہ اپنانا ہوگا۔ یہ شرک سے بھری ہوئی دعا ہے۔ کسی مسلمان کے لیے اس کا تلفظ کرنا بھی جائز نہیں۔

اس سے دعا کرنا تو کجا ان کلمات کو استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔ ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ اس سے باز آ جائے اور اس سے بچے اور وہ دعائیں جن کے ذریعے مریض کے لیے دعا کی جاتی ہے اور ان سے مریض کو دم کیا جاتا ہے۔ وہ ثابت شدہ اور معروف دعائیں ہیں جن کو صحیح کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ جیسے صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ۔

اسی طرح شوگر کے مریض یا عام مریض پر قرآن پاک پڑھا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر سورۃ فاتحہ کو مریض پر پڑھنا چاہیے۔ اس کے پڑھنے سے شفا اجر وثواب اور بہت ساری بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے ہمیں شرکیہ امور سے بے نیاز کر دیا ہے۔

کسی مسلمان کے لیے شرکیہ چیزوں کو اختیار کرنا جائز نہیں اور نہ ہی اسے کوئی ایسا عمل یا کوئی ایسی دعا کرنا چاہیے جب تک وہ پایۂ ثبوت تک پہنچ جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ دعا کا تعلق اللہ اور اس کے رسول کی شریعت سے ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لیے اہل علم سے دریافت کرنا ہوگا اور اسلام کے صحیح اصولوں کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اس لیے میں تمہیں اس دعا کو چھوڑنے اور اس سے دور رہنے، باز آنے اور اس سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

المنتقى من فتاوى الفوزان ـ ٢/ ٣٩.

دم جھاڑ اور تعویذوں کو فروخت کرنے کا حکم؟

سوال: دم جھاڑ اور تعویذوں کو فروخت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے پہلے یہ فتوی جاری ہو چکا ہے کہ قرآنی آیات یا نبیٔ اکرم ﷺ کے ذکرواذکار وغیرہ کو کسی کاغذ یا کسی برتن وغیرہ میں لکھ کر پھر اسے پانی سے دھو کر مریض کو پلانا اور بیماری سے اس کے صحت یاب ہونے کی امید کرنا منع ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ خلفائے راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہمارے علم کے مطابق ایسا کرنا ثابت نہیں اور بہتری اس بات میں ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ خلفائے راشدین اور عام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقِ کار کی پیروی کریں۔

فتوی کی عبارت یہ ہے :

نبی اکرم ﷺ نے قرآن پاک، ذکرواذکار اور دعاؤں سے دم کرنے کی اجازت دی ہے۔ جب تک ان میں شرک نہ ہو یا ایسا کلام نہ ہو جس کا مفہوم واضح نہ ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أعرضوا علی رقاکم، لابأس بالرقی مالم تکن شرکاً))

(مسلم۔ کتاب السلام ۲۲۰۰)

''اپنے دم مجھ کو سناؤ غیر شرکیہ دم میں کوئی حرج نہیں۔''

علما نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ وہ دم جو مذکورہ بالا شرط کے مطابق ہو جائز ہے۔ لیکن اعتقاد یہ ہونا چاہیے کہ دم تو صرف ایک سبب ہے اس کی اپنی کوئی تاثیر نہیں۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو یہ شفا کا سبب بن سکتا ہے۔ لیکن گردن میں کسی چیز کا لٹکانا یا جسم کے کسی حصے پر باندھنا اگر تو قرآن کے علاوہ اس میں کچھ اور لکھا ہوا ہے تو ایسا کرنا حرام ہے بلکہ شرک ہے۔ جیسے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی دیکھا اس کے ہاتھ میں تورات کا کچھ حصہ تھا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((انزعھا فانھا لاتزیدك الا وھنًا فانك لومت وھی علیك ماأفلحت أبدًا)) (مسند احمد۔ ۴؍۴۴۵۔ ابن ماجہ۔ کتاب الطب ۳۵۳۱)

''اس کو اتار پھینکو یہ تمہیں مزید کمزور کر دے گا۔ اگر تمہیں موت آ جائے اور یہ بھی تمہارے پاس ہو تو کبھی تم کامیاب نہ ہو سکو گے۔''

اس حدیث کو البوصیری نے زوائد میں حسن کہا ہے۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من تعلق تميمة فلا أتم الله له ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له))

''جس شخص نے کوئی تعویذ وغیرہ لٹکایا' اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جس نے کوڑی وغیرہ باندھی یا لٹکائی اللہ تعالیٰ اس کو آرام نصیب نہ فرمائے۔''

امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت کے لفظ یہ بھی ہیں :

((من تعلق تميمة فقد أشرك))

''جس نے تعویذ وغیرہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

((ان الرقى والتمائم والتولة شرك))

''بیشک دم جھاڑ' تعویذ اور جادو منتر شرک ہے۔''

اگر اس نے قرآنی آیات کو لٹکایا ہوا ہے تو صحیح بات یہ ہے کہ ان کا لٹکانا بھی منع ہے اور ایسا نہ کرنے کے تین سبب ہیں۔

(۱) احادیثِ نبویہ سے تعویذ لٹکانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور ان میں کسی قسم کے تعویذ کو مخصوص نہیں کیا۔

(۲) ایسا کرنے سے منع کر کے اس ذریعے کو ہی ختم کرنا مقصود ہے تاکہ لوگ قرآن کے علاوہ دوسرے تعویذوں کو لٹکانا نہ شروع کر دیں۔

(۳) اگر کسی نے قرآن پاک کی آیات پر مشتمل تعویذ لٹکایا تو قضائے حاجت' استنجا اور جماع کی حالت میں اپنے ساتھ لے جا کر اس کی اہانت کا مرتکب ہوگا۔

اسی طرح قرآن پاک کی کسی سورت یا آیت کو کسی تختی' برتن یا کاغذ پر زعفران سے لکھ کر اسے پانی سے دھو کر برکت یا علم' حاصل کرنے یا مال کمانے یا صحت وعافیت وغیرہ حاصل کرنے کے لیے پینا' رسول اکرم ﷺ سے ایسا ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے لیے ایسا کیا ہو یا کسی دوسرے کے لیے ایسا کیا ہو اور نہ ہی آپ ﷺ نے کسی صحابی کو ایسا کرنے کی اجازت دی ہے یا امت کو اجازت دی ہے۔ حالانکہ ایسے اسباب موجود تھے۔ جن کی بنا پر ایسا کرنے کی ضرورت تھی۔ ہمارے علم کے مطابق کسی صحابی کے صحیح آثار سے بھی ایسا کرنے کا پتہ نہیں چلتا کہ کسی صحابی نے ایسا کیا ہو یا اس نے ایسا کرنے کی اجازت دی ہو۔ اس لیے مناسب یہی ہے کہ ایسا نہ کیا جائے اور شریعت میں ثابت شدہ قرآنی آیات کے دم' اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور ان صحیح ذکر واذکار اور نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں اور دوسری دعاؤں کو جن کا مفہوم واضح ہو اور ان میں شرک نہ ہو' کو اختیار کر کے دوسری تمام چیزوں سے بچا جائے اور شرعی دم جھاڑ اختیار کرے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے اور امید رکھے کہ اللہ تعالیٰ اجر و ثواب سے نوازے گا' اس کی تکلیف کو دور کرے گا' اس کے غم وحزن کو زائل کر دے گا' اسے نفع بخش علم عطا فرمائے گا اور ایسا کرنا ہی کافی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی شریعت کو کافی سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے بے نیاز کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی مدد کرنے والا ہے۔ اس بنا پر مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ شخص کو دم جھاڑ اور تعویذ وغیرہ فروخت کرنے کی اجازت (تصریح) نہ دی جائے بلکہ اسے ان کاموں سے منع کر دینا چاہیے۔

(فتاوی معاصرة۔ الجهنی ۔ ص ۱۲)

قرآن سے بدن کے کسی حصے کی بیماری کا علاج

سوال: کیا قرآن کے ذریعے علاج کرنے سے بدن کے کسی حصے کی بیماری جیسے سرطان سے شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ جس طرح روحانی بیماریوں جیسے کہ نظر بد اور جناتی اثر وغیرہ سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ ایسا کرنے کی کوئی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جواب: قرآن اور دعا میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر تکلیف کی شفا ہے اور اس بارے میں بہت

ساری دلیلیں موجود ہیں جن میں چند ایک کو ذکر کیا جارہا ہے:

۱. ﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هُدًى وَشِفَآءٌ ﴾ [فصلت: ٤٤]

''آپ کہہ دیں قرآن پاک ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفاء ہے۔''

۲. ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴾ [الإسراء: ٨٢]

''اور ہم نے ایسا قرآن اتارا ہے جو مومنین کے لیے شفا اور رحمت ہے۔''

رسول اکرم ﷺ جب کبھی کوئی تکلیف محسوس کرتے تو سوتے وقت اپنی دونوں ہتھیلیوں میں قل ھو اللہ احد اور معوذتین تین تین بار پڑھتے اور ہر بار اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا ہاتھ پھیرتے اپنے سر، چہرے اور سینے سے شروع فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں حدیث بیان کی گئی ہے۔

مجموع مقالات فتاوی متنوعه ۸۷/ ۳٦٤.

سورۃ الزلزال کے بارے میں ایک غلط بات

سوال: ایک عورت نفسیاتی مریض ہے، لوگوں نے اس سے کہا ہے کہ جب کوئی انسان کسی بہت ہی تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہو جائے تو اسے چیونٹیوں کی جگہ پر سورۃ الزلزال پڑھنی چاہیے یا تو اسے شفا حاصل ہو جائے گی یا پھر وہ مر جائے گا؟

اس نے اپنے لیے ایک پڑھنے والے کو طلب کیا اور اس سے پانی پر دم کروا کر پی لیا۔ کچھ مدت بعد وہ حاملہ ہو گئی پھر اس نے دم کروا کر پانی پی لیا۔ جس سے صحیح سالم بچے کی ولادت ہو گئی۔ اس کی مدت رضاعت پوری ہونے کے بعد عورت دوبارہ حاملہ ہوئی اور حمل کے نویں مہینے میں اسے دوبارہ مرض لاحق ہو گیا اور اس نے دم کروا کر پانی پیا۔ اسی دن مردہ بچہ پیدا ہوا۔ کچھ مدت بعد وہ پھر حاملہ ہوئی، مرض پھر لوٹ آیا اور اس نے وہی دم کروا کر پھر پانی پیا۔ حمل کے آٹھویں مہینے سے اس نے دم کروا کر پانی پیا اور مردہ بچہ پیدا ہوا۔ پھر کچھ مدت بعد وہ حاملہ ہو گئی۔ ساتویں مہینے میں اس نے اپنی بیماری کو محسوس کیا اور دم کروا کر پانی پی لیا۔ اس سے اگلی رات زندہ بچہ پیدا ہوا۔ اور میں نے لوگوں

سے سن رکھا ہے کہ سورۃ الزلزال پڑھنے سے بچہ ساقط ہو جاتا اور دم کرتے وقت حبہ سوداء (کلونجی) سے بھی بچہ ساقط ہو جاتا ہے اور عورت کو پتہ بھی نہیں چلتا کیا مرنے والے بچوں کی وجہ سے عورت کو گناہ ہوگا۔؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا سورۃ الزلزال پڑھنے سے مریض یا تو صحت یاب ہو جائے گا یا پھر مر جائے گا یا ان کا یہ کہنا کہ اس کے پڑھنے سے بچہ ساقط ہو جاتا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں بلکہ یہ لوگوں کی پھیلائی ہوئی جھوٹی باتیں ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ مذکورہ عورت پر کوئی فدیہ یا کفارہ نہیں کیونکہ اس کا کوئی عمل ان کی موت کا سبب نہیں بنا۔

(مجموع فتاوى سماحة الشيخ ابن باز ٢/ ٩٢٤)

جادو اور حسد سے اپنے آپ کو کیسے بچایا جائے؟

سوال: کیا ایسی کوئی دعا ہے جسے میں پڑھوں تو لوگ مجھ سے حسد نہ کریں اور کیا ایسی بھی کوئی دعا ہے جسے میں پڑھ لوں تو میں جادو سے محفوظ رہ سکوں؟

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔

جواب: میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

تمام برائیوں (نقصانات) سے بچنے کے جو ذریعے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد "قل هو الله احد" اور معوذتین تین تین بار پڑھی جائے۔

اللہ تعالیٰ کی مکمل کلمات کے ساتھ اس کی پیدا کردہ مخلوق کے شر سے بچنے کے لیے صبح وشام تین تین بار پناہ طلب کی جائے اور وہ کلمات یہ ہیں:

((اعوذ بكلمات الله التامات من شر ماخلق))

''میں اللہ کی پیدا کردہ مخلوق کے شر سے اس کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں۔''

یہ بھی پڑھے:

((بسم اللہ الذی لایضرمع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھوالسمیع العلیم))

''اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی اوروہ خوب سننے والا' جاننے والا ہے۔''

یہ کلمات صبح وشام تین مرتبہ کہنے چاہئیں۔جس طرح رسول اکرمﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ (مجموع فتاوی ابن باز ۲/ ٦٨٧)

جادو کی شرعی دوا (جادو کا شرعی علاج)

سوال: میں نے ایک عالم سے سنا ہے کہ جو انسان یہ محسوس کرے کہ اس پر جادو کردیا گیا ہے تو وہ بیری کے سات پتے لے۔انہیں کسی پانی والے برتن میں رکھے۔پھر وہ ان پتوں پر معوذتین' آیۃ الکرسی اور قل یاایھاالکافرون . اللہ تعالیٰ کا قول (وما انزل علی الملکین ببابل ھروت ومروت.) اورسورۃ فاتحہ پڑھے کیا یہ سب کچھ پڑھنا صحیح ہےاور جس شخص کو یہ خیال ہو کہ اسے جادو کیا گیا ہے۔اسے کیا کرنا چاہیے؟ براہِ کرم آگاہ فرمائیں۔

جواب: جادو کے موجود ہونے میں کوئی شک نہیں اور بعض حالات میں تخیل ہوتا ہے۔جادو کا ہونا اوراس کا اثر سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے جادوگروں کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ وَٱتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ ٱلشَّيَـٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَـٰنَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَـٰنُ وَلَـٰكِنَّ ٱلشَّيَـٰطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَـٰرُوتَ وَمَـٰرُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ﴾ [البقرة: ١٠٢]

''سلیمان علیہ السلام کے دور میں جو شیطان پڑھا کرتے تھے انہوں نے اس کی پیروی کی۔

سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو جادو اور وہ کچھ سکھاتے تھے جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر بابل شہر میں اتارا گیا تھا اور وہ دونوں اسی وقت تک کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ بتا دیتے کہ ہم تو آزمائش ہیں اور تم (یہ سیکھ کر) کفر نہ کرو لیکن لوگ ان دونوں سے ایسی باتیں سیکھتے جن سے وہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال سکتے تھے۔ حالانکہ وہ اس علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔"

اس سے ثابت ہوا کہ جادو کا اثر ہوتا ہے لیکن وہ اثر اللہ کے حکم سے کونی قدری ہے (یعنی جادو کا اثر کرنا اللہ کے حکم کی وجہ سے ہوگا اور وہی متاثر ہوگا جس کی تقدیر میں لکھا گیا ہے کہ اس پر جادو اثر کرے گا)

اس لیے کوئی چیز اس وقت تک وجود میں نہیں آتی جب تک اللہ تعالیٰ نے اس کے وجود کا فیصلہ اور اس کا اندازہ نہ کیا ہو لیکن اس جادو کا علاج اور دوا بھی ہے۔ رسول اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے نجات دے دی۔ انہیں اس کے شر سے بچا لیا۔ جادوگر نے جو کچھ کیا تھا وہ انہوں نے ڈھونڈ لیا اور اسے ضائع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو صحت عطا فرمائی۔

اس طرح جب کسی جادوگر کا عمل دھاگوں کو گرہ دینے' کیل وغیرہ کو باندھنے وغیرہ کی شکل میں مل جائے تو اسے ضائع کر دیا جائے۔ کیونکہ جادوگروں کا حال یہ ہے کہ وہ گرہیں لگا کر پھونکیں مارتے ہیں اور اپنے گندے مقصد کی خاطر ان گرہوں کو خوب کس دیتے ہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کے مقاصد پورے ہو جاتے ہیں اور کبھی ان کی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ ہمارا رب ہر چیز پر قادر ہے اور وہ پاک اور بہت بلند ہے۔

جادو کا علاج قرآن پاک کی تلاوت سے بھی کیا جاتا ہے۔ یہ تلاوت سحر زدہ انسان خود بھی کر سکتا ہے' جب اس کی عقل درست ہو اور کوئی دوسرا بھی اس پر پڑھ سکتا ہے۔ اور اس کے جسم کے کسی حصے پر بھی پھونک مار سکتا ہے۔ تلاوت میں وہ سورۃ فاتحہ۔ آیت الکرسی' قل ھو اللہ احد' معوذتین' سورۃ

الاعراف، سورۃ یونس اور سورۃ طٰہٰ سے جادو کی معروف آیات پڑھے گا۔ سورۃ الاعراف سے یہ آیات پڑھی جائیں۔

﴿ ۞ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ ٱلْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوا۟ هُنَالِكَ وَٱنقَلَبُوا۟ صَـٰغِرِينَ ﴿١١٩﴾ ﴾

[الأعراف: ١١٧-١١٩]

''اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اپنی لاٹھی کو پھینکو۔ وہ لاٹھی ان کی گھڑی ہوئی چیزوں کو نگل لے گی۔ حق (سچائی) ظاہر ہوگئی اور انہوں نے جو کچھ کیا وہ سب ختم ہوگیا۔ حرف غلط کی طرح مٹ گیا، وہ مغلوب (ناکام) ہوگئے اور ذلیل و رسوا ہو کر لوٹ گئے۔''

سورۂ یونس کی مندرجہ ذیل آیات پڑھنی چاہئیں۔

﴿ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ٱئْتُونِى بِكُلِّ سَـٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ ٱلسَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰٓ أَلْقُوا۟ مَآ أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ أَلْقَوْا۟ قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ ٱلسِّحْرُ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ سَيُبْطِلُهُۥٓ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ ٱللَّهُ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَـٰتِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٨٢﴾ ﴾ [يونس: ٧٩-٨٢]

''فرعون نے کہا کہ ہر اہلِ علم جادوگر کو میرے پاس لاؤ۔ جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ تم ڈالنا چاہتے ہو ڈال دو۔ جب وہ کر چکے (ڈال چکے) تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے جو کچھ پیش کیا ہے۔ وہ جادو ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو ختم کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا (باقی نہیں رکھتا) اور اللہ تعالیٰ اپنے کلمات سے حق کو ثابت کرتا ہے اگرچہ مجرم لوگ ناپسند کریں۔''

سورۃ طٰہٰ سے مندرجہ ذیل آیات پڑھی جائیں۔

﴿ قَالُوا۟ يَـٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلْقِىَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا۟ ۖ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾

فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِۦ خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْأَعْلَىٰ
﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوٓاْ ۖ إِنَّمَا صَنَعُواْ كَيْدُ سَٰحِرٍ ۖ وَلَا
يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ ﴾ [طه: ٦٥-٦٩]

''انہوں نے کہا۔ موسیٰ علیہ السلام یا تو آپ کچھ کریں (ڈالیں) یا ہم پہل کرتے ہیں (ڈالتے ہیں)۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بلکہ تم (پہلے) ڈالو تو اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں' ان کے جادو کی بدولت موسیٰ علیہ السلام کو خیال گذرا کہ وہ' بھاگ دوڑ رہی ہیں تو موسیٰ علیہ السلام نے خوف محسوس کیا۔ (موسیٰ علیہ السلام کے دل میں خوف کی لہر دوڑ گئی)'' ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ ڈریں نہیں۔ آپ سر بلند ہوں گے اور جو کچھ آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے۔ اس کو (میدان میں) پھینکیں انہوں نے جو کچھ کر دکھایا ہے وہ ان سب کو نگل جائے گی۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ جادوگری کا مکروفریب ہے اور جادوگر جو مرضی کرے کامیاب نہیں ہوسکتا۔''

ان کے علاوہ "قل یایها الکافرون" مکمل قل ھواللہ احد' قل اعوذ برب الفلق اورقل اعوذ برب الناس تینوں سورتیں مکمل پڑھے۔

بہتر یہ ہے کہ آخری تینوں سورتوں کو تین تین بار پڑھے۔ پھر مریض کے لیے شفا کی دعا کرے۔ دعا یہ ہے۔

((اللھم رب الناس' أذھب الباس واشف أنت الشافي لاشفاء الا شفاؤُك ' شفاء لایغادر سقمًا))

اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے۔

''اے اللہ لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما۔ صحت عطا فرما۔ تو شفا دینے والا ہے تیرے بغیر شفا کہاں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

پھر یہ پڑھ کر دم کرے :

((بسم اللہ أرقیك من كل شيء یؤذیك ' ومن شر كل نفس أو عین

حاسد الله يشفيك' بسم الله أرقيك))

تین بار

''میں اللہ کے نام سے تمہیں ہر اس چیز سے دم کرتا ہوں جو تمہیں تکلیف دیتی ہے اور ہر نفس کے شر اور حسد کرنے والی آنکھ سے اللہ تعالیٰ تمہیں شفا عطا فرمائے۔ میں اللہ کے نام سے تمہیں دم کرتا ہوں۔''

پھر اس کے لیے شفا اور عافیت کی دعا کرے اگر وہ دم کرتے ہوئے یہ تین بار کہہ لے تو بہت اچھا ہوگا۔

((أعيذك بكلمات الله التامات من شر ماخلق))

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ تمہیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق کے شر سے پناہ دیتا ہوں۔''

یہ ایک مفید دعا ہے اگر اس دم اور دعا کو پانی پر پڑھا جائے اور پانی سحر زدہ آدمی کو پلایا جائے' باقی پانی سے اسے غسل دیا جائے تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحت اور شفا کے اسباب ہیں اور اگر اس نے سبز بیری کے سات پتے کوٹنے کے بعد پانی میں ڈالے تو یہ بھی شفا کا سبب ہوگا۔ بہت دفعہ اس کا تجربہ کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے فائدہ پہنچایا ہے۔

ہم نے بھی بہت سارے لوگوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت فائدہ پہنچایا' یہ دوا بڑی فائدہ مند ہے اور سحر زدہ لوگوں کے لیے بڑی نفع بخش ہے۔ یہ دوا اس کے لیے بھی فائدہ مند ہے جسے جادو وغیرہ کے ذریعے اپنی بیوی کے پاس جانے سے روک دیا گیا ہو۔ بعض لوگوں کو بیوی کے پاس جانے سے روک دیا جاتا ہے اور ان میں ہم بستری کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ جب وہ یہ دعا اور دم استعمال کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے فائدہ ہوگا۔ سحر زدہ انسان اگر خود پڑھ سکتا ہے یا کوئی دوسرا پڑھ کر اسے دم کرے یا پانی پر پڑھ کر اس سے مریض کو پلایا جائے اور باقی سے مریض غسل کرلے سب برابر ہیں۔ ہر حال میں سحر زدہ انسان اور بیوی سے روکے گئے انسان کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فائدہ ہوگا۔ یہ سب اسباب ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ ہی شفا دینے والا اور وہ ہر چیز

پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی بیماری اور اس کا علاج ہے اور ہر چیز اس کی قضا وقدر کے مطابق ہوتی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی صحیح حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا:

((ما أنزل داء الا و أنزل له شفاء' علمه من علمه و جهله من جهله))

"اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں چھوڑی جس کا علاج نہ ہو جس کو اس بات کا علم ہو جاتا ہے وہ اس کو سمجھ لیتا ہے اور جس کو بیماری اور علاج کا علم حاصل نہیں ہوتا وہ جاہل رہتا ہے۔"

یہ سب اللہ رب العزت کا فضل ہے وہ پاک ہے برتر ہے اور وہی توفیق دینے والا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔

کیا عورتیں دم کے وقت ضرورت کے تحت اپنا کوئی حصہ عریاں کر سکتی ہیں

سوال: یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ بہت سارے لوگ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہیں جن کا کوئی طبی علاج نہیں۔ اس لیے وہ اپنے علاج کے لیے کتاب اللہ' متقی' صالح' اہلِ علم اور کتاب اللہ کے حفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں تاکہ وہ علاج کے لیے انہیں شرعی دم کریں۔ عورتوں میں متاثرہ اعضا کبھی ان کا سر' سینہ ہاتھ اور پاؤں وغیرہ ہوتے ہیں کیا وہ اپنے ان حصوں کو دم کروانے کے لیے ضرورت کے تحت عریاں کر سکتی ہیں اور دم کراتے ہوئے کس حد تک اپنے کسی حصے کو عریاں کر سکتی ہیں؟

جواب: مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے' مشکل بیماریوں کا علاج کرنے کی امید کرتے ہوئے شرعی دم کا سیکھنا سنت ہے۔ کیونکہ کتاب اللہ سب سے زیادہ نفع بخش اور فائدہ مند شفا ہے لیکن کسی اجنبی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دم کرتے ہوئے عورت کے جسم میں سے کسی حصے کو اپنے ہاتھ سے چھوئے۔ عورت کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اپنا سینہ' گردن وغیرہ عریاں کرے۔ دم کرنے والے کو حجاب کی حالت میں ہی اس پر دم کرنا چاہیے۔ ایسا کرنا فائدہ مند ہوگا۔ پڑھی لکھی بہنوں کو دم کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیے تاکہ وہ عزت واحترام والی عورتوں کا علاج کر سکیں۔

جادو ختم کرنے کے شرعی طریقے

سوال: قرآن وسنت‘ ذکرواذکار اور دعاؤں کے ذریعے جادو ختم کرنا کیسے ممکن ہے؟

جواب: سب سے بہتر، متقی، سنت وشریعت کے عامل حرام چیزوں اور گناہوں سے دور بھاگنے والے قاری (پڑھنے والے) کا انتخاب کیا جائے۔ کیونکہ ایسے انسان کی تلاوت جادو کے عمل کو ختم کرنے کے لیے کافی موثر ہوتی ہے اور جس پر دم کیا جائے اس کا متقی، صالح، اہل خیر اور ثابت قدم ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ ﴾

”ہم نے وہ قرآن نازل فرمایا ہے جو مومنین کے لیے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے مزید نقصان ہوتا ہے۔“

اس بات کا یقین ہونا بھی ضروری ہے کہ قرآن پاک شفا اور نفع بخش علاج ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت تجربے کے طور پر نہ کرے بلکہ یہ یقین رکھے کہ ان شاء اللہ مرض ختم ہو جائے گا۔

قاری (پڑھنے والے کو) قرآن پاک کی وہ آیات زبانی یاد ہونی چاہییں۔ جو اس نے مریض پر پڑھنی ہوں اور ان کو بار بار پڑھے۔ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے منقول دعائیں اور کتاب وسنت کے ذکرواذکار سے اپنے بچاؤ کا بندوبست کرے۔ صبح وشام کے ذکرواذکار ہمیشہ پڑھتا رہے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کے مکروفریب سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(اللؤلؤ المكين من فتاوى ابن جبرين ـ ص ٢٢)

مومن جادو سے کیسے نجات حاصل کرے تا کہ وہ اسے نقصان نہ پہنچا سکے

سوال: کسی مصیبت زدہ، عشق کے مارے ہوئے یا سحر زدہ کا کیا علاج ہے؟ ایک مومن کس طرح ان سے نجات حاصل کر سکتا ہے اور اس کے نقصان سے کس طرح بچ سکتا ہے؟ کیا اس بارے میں

کوئی دعا یا قرآن وسنت میں کوئی ذکر ملتا ہے؟

جواب: ان بیماریوں کے بہت سارے علاج ہیں۔

(۱) سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ جادوگر نے کیا عمل کیا ہے۔ جیسے کہ اس نے کسی جگہ میں بالوں پر عمل کیا ہے یا انہیں کنگھیوں میں ڈال کر رکھا ہوا ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور عمل ہے۔ جب یہ معلوم ہو جائے کہ اس نے عمل کر کے فلاں جگہ پر رکھا ہوا ہے۔ تو اس چیز کو وہاں سے ہٹا کر جلا دیا جائے۔ ضائع کر دیا جائے۔ تو اس کا اثر ختم ہو جائے گا اور جادوگر کے مقاصد بھی ختم ہو جائیں گے۔

(۲) جادوگر کا پتہ چل جائے تو اس سے عمل زائل کرنے کے لیے کہا جائے۔ اس سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے کیا ہے اس کو زائل کرو۔ ورنہ تمہاری گردن ماردی جائے گی۔ جب وہ اپنے عمل کو ختم کر چکے تو حاکم اس کو قتل کر دے۔ کیونکہ صحیح حکم کے مطابق اسے قتل ہی کیا جائے گا اور اس سے توبہ کرنے کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جاتی ہے۔

((حد الساحر ضربة بالسيف)) ((الترمذی۔کتاب الحدود۔۱۴۶۰))

''جادوگر کی حد (سزا) تلوار سے ایک وار کرنا ہے۔''

جب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ اس کی ایک باندی جادو وغیرہ کرتی ہے تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

(۳) قرأت' تلاوت (پڑھائی کرنا) جادو ختم کرنے میں تلاوت کا بہت زیادہ اثر ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سحر زدہ شخص پر تلاوت کی جائے یا کسی برتن میں آیۃ الکرسی' جادو کی آیات جو کہ سورۂ اعراف' یونس' طٰہٰ میں موجود ہیں انہیں تلاوت کیا جائے۔ ان کے ساتھ الکافرون' اخلاص اور معوذتین کو تلاوت کیا جائے مریض کے لیے شفا اور صحت کی دعا کی جائے۔ خاص طور پر وہ دعا مانگی جائے جو اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

((اللهم رب الناس' اذهب الباس واشف انت الشافي لاشفاء الا شفاؤك شفاء لايغادر سقمًا))

''اے اللہ لوگوں کے رب' تکلیف دور فرما اور شفا عطا فرما تو شفا دینے والا ہے۔ تیرے بغیر شفا کہاں ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

اس کے ساتھ وہ دم بھی ہے جس سے جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا تھا۔

((بسم الله ارقيك ' من كل شيء يوذيك' ومن شر كل نفس أو عين حاسد الله يشفيك بسم الله أرقيك))

''میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔ ہر تکلیف دینے والی چیز سے اور ہر نفس یا ہر حسد کرنے والے کی آنکھ کے شر سے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔''

اس دم کو تین مرتبہ پڑھے۔ قل ھو اللہ احد اور معوذتین کو بھی تین تین بار دہرائے۔

انہی آیات اور دعاؤں کو پانی پر پڑھ کر سحر زدہ انسان کو پلایا جائے اور باقی پانی سے اسے ایک مرتبہ یا زیادہ بار ضرورت کے مطابق غسل دیا جائے۔ ان شاء اللہ مرض ختم ہو جائے گا۔ اس کو بہت سارے اہلِ علم نے ذکر کیا ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن بن حسن رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (فتح المجید شرح کتاب التوحید) میں (باب ماجاء النشرۃ (منتر) کے ضمن میں ذکر کیا ہے)

(۴) سبز بیری کے سات پتے کوٹ کر ان کو پانی والے برتن میں ڈال دیں اور جن آیات' سورتوں اور دعاؤں کا پہلے ذکر ہو چکا ہے انہیں پڑھ کر دم کیا جائے۔ پھر مریض کو وہ پانی پلایا جائے اور اس سے وہ غسل کرے۔

یہ عمل اس انسان کے لیے بھی نفع بخش ہے جسے بیوی سے ہم بستری کرنے سے روک دیا گیا ہو۔ وہ آیات جو پانی میں یا سبز بیری کے سات پتوں پر سحر زدہ اور بیوی سے روکے گئے (جماع نہ کر سکنے والے) شخص کے لیے پڑھی جائیں گی۔ درج ذیل ہیں۔

(۱) سورۃ الفاتحہ (۲) آیۃ الکرسی

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡحَيُّ ٱلۡقَيُّومُۚ لَا تَأۡخُذُهُۥ سِنَةٞ وَلَا نَوۡمٞۚ لَّهُۥ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۗ مَن ذَا ٱلَّذِي يَشۡفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذۡنِهِۦۚ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ

وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِيُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ ﴾

''اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا قائم رہنے والا! اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس کوئی سفارش نہیں کر سکتا ہے وہ ان کی اگلی پچھلی سب باتوں (کچے چٹھے) کو جانتا ہے۔ وہ اس کے علم میں سے کچھ بھی نہیں حاصل کر سکتے۔ صرف اتنا ہی حاصل کریں گے جو وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی زمین و آسمان سے زیادہ وسیع ہے۔ اسے ان دونوں کی حفاظت اکتاہٹ میں مبتلا نہیں کرتی اور وہ بہت بلند' عظیم ہے۔''

(۳) سورۃ الاعراف کی آیات

﴿ قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِـَٔايَةٍ فَأْتِ بِهَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّـٰدِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ
فَإِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٠٧﴾ وَنَزَعَ يَدَهُۥ فَإِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنَّـٰظِرِينَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ ٱلْمَلَأُ
مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَـٰذَا لَسَـٰحِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ ۖ
فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾ قَالُوٓا۟ أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِى ٱلْمَدَآئِنِ حَـٰشِرِينَ ﴿١١١﴾ يَأْتُوكَ
بِكُلِّ سَـٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ ٱلسَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوٓا۟ إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا
نَحْنُ ٱلْغَـٰلِبِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٤﴾ قَالُوا۟ يَـٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلْقِىَ
وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ نَحْنُ ٱلْمُلْقِينَ ﴿١١٥﴾ قَالَ أَلْقُوا۟ ۖ فَلَمَّآ أَلْقَوْا۟ سَحَرُوٓا۟ أَعْيُنَ ٱلنَّاسِ
وَٱسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَآءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿١١٦﴾ ۞ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ
فَإِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ ٱلْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوا۟
هُنَالِكَ وَٱنقَلَبُوا۟ صَـٰغِرِينَ ﴿١١٩﴾ وَأُلْقِىَ ٱلسَّحَرَةُ سَـٰجِدِينَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِرَبِّ
ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَـٰرُونَ ﴿١٢٢﴾ ﴾ [الأعراف: ١٠٦-١٢٢]

''فرعون نے کہا اگر آپ کوئی نشانی (آیت) لے کر آئے ہیں تو اس کو لاؤ (ظاہر کرو) اگر تم

سچے ہو تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی کو پھینکا جو واضح طور پر ایک سانپ بن گئی اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ باہر نکال کر ظاہر کیا وہ دیکھنے والوں کے لیے بہت سفید چمک دار ہوگیا' تو فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا! بے شک یہ (موسیٰ علیہ السلام) صاحب علم جادوگر ہے اور تمہیں تمہاری زمین سے باہر نکال دینا چاہتا ہے۔ تم (اس کے بارے میں) کیا مشورہ دیتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اور ان کے بھائی کو مہلت دیں اور شہروں میں جمع کرنے والے لوگ (لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لیے اعلان کرنے والے) بھیج دو۔ وہ تمہارے پاس ہر علم والے جادوگر کو لے آئیں گے۔ اور جب جادوگر فرعون کے پاس آ گئے تو انہوں نے کہا۔ اگر ہم غالب آ جائیں تو ہمیں معاوضہ ضرور ملنا چاہیے۔ فرعون نے کہا اور تم میرے مقرب بن جاؤ گے۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ (علیہ السلام) یا تو آپ پھینکیں (ڈالیں) یا پھر ہم پہلے پھینکتے (ڈالتے) ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ پہلے تم پھینکو' جب انہوں نے پھینکا تو انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور ان پر ہیبت طاری کر دی اور انہوں نے بہت بڑا جادو کر دکھایا تھا اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تم اپنی لاٹھی پھینکو تو وہ ان کی جھوٹی گھڑی ہوئی چیزوں کو نگل لے گی۔ چنانچہ حق ظاہر ہو گیا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب ختم ہو گیا اور وہ سب مغلوب ہو گئے اور ذلیل وخوار ہو کر واپس لوٹ گئے اور جادوگر سجدے میں گر گئے۔ وہ پکار اٹھے۔ ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔ جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا رب ہے۔"

(۴) سورۂ یونس کی یہ آیات پڑھی جائیں۔

﴿ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ٱئْتُونِى بِكُلِّ سَـٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ ٱلسَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰٓ أَلْقُوا۟ مَآ أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ أَلْقَوْا۟ قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ ٱلسِّحْرُ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ سَيُبْطِلُهُۥٓ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ ٱللَّهُ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَـٰتِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٨٢﴾ ﴾

"اور فرعون نے کہا کہ تم صاحبِ علم (ماہر) جادوگروں کو میرے پاس لاؤ جب جادوگر آ گئے

تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا تم نے جو کچھ ڈالنا (پھینکنا ہے) ڈالو۔ جب وہ ڈال چکے تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے جو کچھ کیا ہے وہ جادو ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو ختم کر دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے کلمات سے ظاہر (ثابت) کرتا ہے۔ اگرچہ مجرم ناگوار سمجھتے رہیں۔''

(۵) سورۃ طٰہٰ کی یہ آیات پڑھی جائیں۔

﴿ قَالُوا۟ يَـٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلْقِىَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا۟ ۖ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِى نَفْسِهِۦ خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِى يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوٓا۟ ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا۟ كَيْدُ سَـٰحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ ﴾ [طه: ٦٥-٦٩]

''انہوں نے کہا! اے موسیٰ (علیہ السلام) یا تو پھینک (ڈال) یا پھر ہم پہلے ڈالتے ہیں۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا' بلکہ تم پہل کرو۔ تو ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی بدولت موسیٰ علیہ السلام کو بھاگتی دوڑتی خیال ہونے لگیں۔ تو موسیٰ علیہ السلام اندر ہی اندر خوف کھانے لگے۔ ہم نے کہا۔ تم مت ڈرو بے شک تم ہی سربلند ہو گے اور جو کچھ تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے اس کو پھینک دو۔ وہ ان کی جھوٹی گھڑی ہوئی چیزوں کو نگل لے گا۔ انہوں نے جادوگروں کی مکاری کی ہے اور جادوگر جو چاہے کرلے کامیاب نہیں ہوسکتا۔''

(۶) سورۃ الکافرون پڑھی جائے۔

(۷) سورۃ الاخلاص' معوذتین' (سورۃ الفلق وسورۃ الناس) تین تین مرتبہ۔

(۸) شرعی دعائیں پڑھی جائیں۔

((اللھم رب الناس' أذھب الباس' واشف أنت الشافی' لاشفاء الا شفاؤك ' شفاء لا یغادر سقمًا))

یہ بہت اچھی بات ہے اور اگر ان کے ساتھ یہ پڑھ لے۔

((بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك ' ومن شر كل نفس أو عين
حاسد الله يشفيك' بسم الله أرقيك))

تین مرتبہ۔ یہ بھی بہت اچھا ہے۔

اگر یہ سب کچھ سحر زدہ انسان پر بغیر کسی واسطے (رکاوٹ) (یعنی آمنے سامنے بیٹھ کر) کے اور اس کے سر یا اس کے سینے پر پھونک ماری جائے تو ان شاء اللہ ایسا کرنا اللہ کے حکم سے شفا کا سبب بنے گا۔ جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ (مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ ۱۴۴/۸)

نظر بد

اور حسد کے بارے میں

فتاوے

کار (گاڑی) وغیرہ کے سلسلے میں نظر بد کا دم استعمال کرنے کا حکم

سوال: ایک قاری (مضامین وغیرہ پڑھنے والے شخص) نے ہمیں بتایا کہ ایک شخص نے اس کی کار کو نظر بد سے دیکھا (ایک شخص کی میری کار کو نظر لگ گئی) تو اس قاری نے نظر بد لگانے والے شخص سے وضو کرنے کا مطالبہ کیا۔ پھر قاری نے اس کے وضو کا مستعمل پانی لے کر کار کے ریڈی ایٹر میں ڈال دیا تو کار چل پڑی۔ جیسا کہ اسے کچھ بھی نہ ہوا تھا۔

اس قاری کے ایسا کرنے کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے نظر بد لگانے والے کے غسل کا پانی کسی دوسرے متاثرہ شخص کے لیے حاصل کیا جاتا ہے۔

جواب: قاری کے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ نظر جس طرح جاندار (حیوان) کو لگتی ہے۔ اسی طرح کارخانوں' گھروں' درختوں' مصنوعات' کاروں اور جنگلی جانوروں وغیرہ کو بھی لگ جاتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ نظرِ بد لگانے والا وضو یا غسل کرے اور اس کے غسل کا پانی' یا وضو کا پانی' اور کسی ایک عضو کو دھونے کے لیے استعمال ہونے والا پانی جانور' کار وغیرہ پر ڈالنا چاہیے۔ قاری نے جو پانی ریڈی ایٹر میں ڈالا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مفید ثابت ہوا۔ اس قسم کی حالت میں یہی علاج ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((وإذا استغسلتم فاغسلوا)) (مسلم۔ کتاب السلام ۲۱۸۸)

''جب تم سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔''

اس قسم کے قصص اور واقعات بہت زیادہ اور مشہور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ ابن جبیرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

نظر لگانے والے انسان سے غسل طلب کرنے کا حکم اور اس کی وجہ

سوال: امام مسلم رحمہ اللہ نے ایک حدیث بیان کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

((العين حق ولو كان شيء سابق القدر سبقت العين وإذا استغسلتم فاغسلوا))

''نظر کا لگ جانا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت حاصل کر سکتی تو نظر سبقت لے جاتی اور جب تم سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔''

کیا اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ نظر لگانے والے انسان سے غسل طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسے حدیث میں آیا ہے اور جس شخص سے غسل طلب کیا جائے اس کے بارے میں آپ کیا نصیحت فرماتے ہیں۔ کیونکہ بعض لوگوں سے جب اس قسم کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ بھڑ جاتے ہیں؟

جواب: جب نظر لگانے والے انسان کو پہچان لیا جائے اور یہ ثابت ہو جائے کہ یہ وہی شخص ہے جس کی نظر سے کوئی متاثر ہوا ہے تو اس سے دونوں ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ دھونے کے لیے کہا جائے گا۔ تا کہ اس پانی کو متاثر ہونے والے پر ڈالا جائے یا وہ پی لے۔ اس طرح اگر نظر لگانے والے کو خود یہ معلوم ہو جائے کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کی نظر سے کوئی متاثر ہوا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ متاثر ہونے والے کے لیے برکت کی اس طرح دعا کرے۔

(ماشاء الله' لاقوة الا بالله)

''جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا (ایسی) طاقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں نہیں۔''

نظر لگنے کے بعد اسے دم کرے (پھونک مارے) اور اپنے جسم کا کوئی حصہ دھو کر اس پر پانی ڈالے اور جب اس سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو اسے ایسا کرنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ اگر چہ اس پر اس کی کسی بات کی وجہ سے نظر لگانے کی تہمت لگائی گئی ہو یا اسے یقین ہو کہ میں ہی وہ انسان ہوں جس کی نظر سے کوئی متاثر ہوا ہے۔ اس قسم کے مطالبے پر اسے غصہ میں نہیں آنا چاہیے۔ اگر چہ اسے معلوم ہو کہ اس کی نظر نہیں لگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی نظر اس کی اپنی ذات سے پہلے اپنا کام کر جاتی ہے اور بسا اوقات نظر لگانے والے کے ارادے کے بغیر نظر لگ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی اپنی اولاد اور مال متاثر ہو جاتے ہیں۔ پھر اسے اپنی اس بات پر ندامت ہوتی ہے۔ جو وہ کہہ چکا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

جادو اور نظر بد لگنے کے اسباب

سوال: جادو، نظر بد اور جناتی اثر ہونے کے کیا اسباب ہیں؟

جواب: یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جادو کرنا حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے۔ کیونکہ جادوگر شیطانوں سے مدد حاصل کرتا ہے اور جنات کا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جادو کے عمل میں اس کی مدد کرتے ہیں۔ اسی طرح منتر، منہ موڑنے اور محبت میں دیوانہ ہونے کا عمل ہے۔

جادوگر جب کسی مرد یا عورت کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو وہ اپنے شیطانوں اور ایسے مرتد لوگوں کو بلاتا ہے جو اس کے مطیع ہوتے ہیں۔ وہ ان کے لیے کوئی جانور ذبح کرتا ہے یا ان کی خدمت کرتا ہے اور ان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ فلاں مرد یا عورت سے چمٹ جاؤ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم سے جناتی اثر ہو جاتا ہے۔

اس کے علاج کا ابتدائی مرحلہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر، اس کی عبادت اور اطاعت کی جائے۔ نافرمانی اور نافرمان قسم کے لوگوں سے دور رہنا چاہیے۔ قرآن کی تلاوت بہت زیادہ کرنی چاہیے۔ اس کے معانی اور مفہوم میں غور و فکر کرنا چاہیے۔ ذکر و اذکار اور دعائیں کثرت سے کرنی چاہئیں۔ جس کی بدولت اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی جناتی اثر اور جادو سے حفاظت کرتا ہے۔ جہاں تک نظر بد کا تعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ حاسد اور کینہ ور ہونے کے لحاظ سے معروف ہوتے ہیں اور جب وہ کوئی ایسی چیز دیکھتے ہیں جو قابلِ رشک ہو تو ایسے لوگ اپنے دل کو اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور دل جلی باتیں کرتے ہیں تو ایسی صورت میں ان کی نظروں سے ایک زہریلا مادہ نکل کر کسی کو متاثر کرتا ہے اور اس کو نظر بد لگ جاتی ہے اور یہ سب اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ انسان اس قسم کے حسد و رقابت کے شکار لوگوں سے دور رہے۔ ان کے سامنے اپنی کسی قسم کی زیب و زینت، خوشی وغیرہ کا اظہار نہ کرے اور ان کو نصیحت کرتا رہے کہ لوگوں کو کسی حق کے بغیر نقصان نہ پہنچائیں اور وہ مسلمانوں کے لیے برکت طلب کریں۔ اور ماشاءاللہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ وغیرہ پڑھیں۔

یہ فتویٰ ابن جبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

ارادے کے بغیر نظر کا لگنا

سوال: کیا یہ صحیح ہے کہ کسی انسان کی نظر اس کے ارادے کے بغیر لگ سکتی ہے اور اس کا علاج کیا ہے؟

جواب: نظر کا لگنا حق ہے۔ جیسے کہ حدیث شریف میں آیا ہے دراصل ہوتا یہ ہے کہ ایک انسان' جانور یا کسی کا ساز وسامان دیکھتے ہی کسی انسان کے دل کو بھلا لگتا ہے تو اس کا شریر نفس فوری طور پر کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس طرح سے اس کے نفس کے زہریلے اثرات نظر کے ذریعے اس کی خوبصورتی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔ (یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم ''کن'' اثر پذیر ہوتا ہے۔ نظر کا اس طرح اثر انداز ہونا شرعی نہیں ہوتا اور کبھی بغیر ارادے کے بھی نظر لگ جاتی ہے۔ جیسے کہ انسان کی نظر اس کی اپنی اولاد' بیوی یا اپنے جانور کو لگ جائے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ انسان متاثر ہونے والے کے لیے برکت کی دعا کرے اور یہ کہے۔ ماشاء اللہ' لاقوۃ الا باللہ اور اس طرح اپنے جسم کا کوئی حصہ دھو کر پانی متاثر ہونے والے پر ڈال دے۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جاننے والا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا ہے۔

لباس وغیرہ میں دوسروں سے ممتاز ہونے کی خواہش اور اس کا حسد سے تعلق

سوال: فضیلۃ الشیخ سے ایک ایسی عورت کے متعلق سوال کیا گیا جس کی شدید خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ لباس میں دوسری عورتوں سے ممتاز نظر آئے۔ وہ نہیں چاہتی کہ کوئی عورت اس جیسا لباس پہنے اور نہ ہی یہ چاہتی ہے کہ کوئی عورت اس سے بہتر لباس پہنے لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتی کہ دوسروں سے نعمتیں چھن جائیں۔ اس کا ایسا کرنا حسد ہے یا تکبر حالانکہ وہ ان دونوں اوصاف حسد اور تکبر کو ناپسند کرتی ہے؟

جواب: ہمیں علم نہیں کہ اس کے دل میں اس قسم کی خواہشیں کیوں ابھرتی ہیں۔ اگر تو وہ حسد کی بنا پر ایسا کرتی ہے تو یہ حرام ہے اور اگر تکبر کی وجہ سے یا اس خوبی میں دوسروں کی شراکت سے ناک چڑاتے ہوئے ایسا کرتی ہے تو بھی حرام ہے لیکن وہ تکبر جس کو برا سمجھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان حق (سچی

حقیقت) کو جھٹلائے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ کسی انسان کی یہ خواہش کرنا کہ اس کا لباس عمدہ ہو' اس کو تکبر نہیں کہتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ بذاتِ خود بہت ہی خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا اس لیے کرتی ہے کہ وہ ممتاز نظر آئے اور خاص لحاظ سے اس کی شہرت ہو تو اسے اس کے سبب کو دیکھنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اس کی ایسی عادت ہو جو بعض لوگوں کے دلوں میں گھر کر جاتی ہو اور اس بات پر اکسانے والے اسباب حرام نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(الكنز الثمين للشيخ عبدالله الجبرين ١/٢٣١)

نظر لگنے سے بچاؤ اور توکل کے ساتھ اس کا تعلق

سوال: کیا مسلمان نظر بد سے بچنے کے لیے احتیاط کر سکتا ہے جب کہ نظر کا لگ جانا سنت سے ثابت ہے اور کیا ایسا کرنا اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کے خلاف ہے؟

جواب: حدیث نبوی ﷺ میں یہ منقول ہے :

((ان العين حق ولو كان شيء سابق القدر سبقته العين واذا استغلستم فاغسلوا)) (مسلم۔کتاب السلام۔۲۱۸۸)

''بے شک نظر کا لگنا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر سکتی تو آنکھ سبقت لے جاتی اور جب تم سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔''

نظر ایک ایسی انسانی خواہش ہے جب وہ کسی چیز کو لگ جائے تو اس کو ختم کر دیتی ہے اور وہ چیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی تباہ و برباد ہوتی ہے۔

اس کی کیفیت (یعنی کیسے لگتی ہے) کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہاں بعض لوگوں کے نفوس بہت شریر ہوتے ہیں اور جب وہ زہر آلود ہو جائیں تو ان نفوس سے زہریلا نقصان دہ مواد پھوٹتا ہے اور متاثرہ شخص تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں مختلف حالتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ درد اور تکلیف وغیرہ محسوس کرتا ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے اور ہر مسلمان اس سے بچنے کے لیے احتیاط کر سکتا ہے اور ان اسباب کو استعمال کر سکتا ہے جو اسے نظر بد سے بچا سکتے ہیں۔

ان اسباب میں سے ایک سبب تعوذ ہے۔

الاستعاذة

رسول اکرم ﷺ اپنے نواسوں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیا کرتے تھے اور خود جنات اور انسانی نظر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔

جبرئیل علیہ السلام رسول اکرم ﷺ کو دم کیا کرتے اور یہ کہتے :

((بسم الله ارقيك ' من كل شيء يؤذيك' من شر كل نفس' أو عين حاسد' الله يشفيك' باسم الله أرقيك))

''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں۔ ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے' ہر نفس یا حسد کرنے والے کی آنکھ سے' اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔ میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔''

ہر مسلمان کو چاہیے کہ یہ دعائیں پڑھے اور بچانے والے اسباب کو اختیار کرے اور اگر تکلیف آ بھی جائے تو علاج کرے۔ علاج یہ ہے کہ جب وہ کسی انسان پر نظر لگانے کی تہمت لگائے تو اس سے مطالبہ کرے کہ وہ اپنے جسم کا کوئی حصہ یا پہنا ہوا کپڑا دھو کر پانی اسے دے جیسے کہ حدیث میں ہے:

((وإذا استغسلتم فاغسلوا))

''جب تم سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔''

(الكنز الثمين للشيخ عبدالله الجبرين ١/ ٢٣٢.٢٣٣)

کسی دوسرے کی طرح کافر کی نظر بھی لگ سکتی ہے

سوال: کیا یہ درست ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کی نظر نہیں لگ سکتی (یعنی حسد وغیرہ کی وجہ سے) اور اس کی دلیل ذکر فرمائیں؟

جواب: یہ بات درست نہیں بلکہ کافر بھی دوسرے انسانوں کی طرح ہے اس کی نظر بد لگ سکتی ہے۔

(الكنز الثمين لابن الجبرين ١/ ٢٣٤)

ایسے لوگ ہیں جو جب چاہیں جس کو چاہیں نظر بدلگا سکتے ہیں

سوال: ہم نے سنا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جب چاہیں جس کو چاہیں نظر بدلگا سکتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے جس طرح کہ واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے :

((العین حق' ولو کان شیء سابق القدر لسبقته العین))

(مسلم۔ کتاب السلام۔ ۲۱۸۸)

''نظر کا لگنا حقیقت ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی تو نظر سبقت حاصل کر لیتی۔''

ایک دوسری حدیث میں ہے۔

((ان العین لتدخل الرجل القبر والجمل القدر))

(الحلیة لابی نعیم ۹۰/۷) سلسلة الاحادیث الصحیحة ۱۲٤۹)

''بے شک نظر کا لگنا انسان کو قبر میں اور اونٹ کو تقدیر کے حوالے کر دیتا ہے۔ یعنی نظر لگنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔''

لیکن اس کی حقیقت کیا ہے اس بارے میں اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ چند لوگوں کی یہ خصوصیت ہوتی ہے اور نظر لگانے والا کبھی کبھار جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے۔ اس صورت میں نقصان ہوتا ہے اور کبھی اس کا نظر لگانے کا ارادہ نہیں ہوتا اور اس کے ارادے کے بغیر نقصان ہو جاتا ہے اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو نظر لگانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ ایسا نہیں کر پاتے۔ اللہ تعالیٰ نے نظر لگانے والے سے پناہ حاصل کرنے کا حکم دیا ہے یہ حکم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے۔

﴿ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ ﴾ [الفلق: ٥]

''(میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔''

اور نظر لگانے والے کے شر سے پناہ طلب کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت اور

حمایت حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

جس شخص کو نظر لگ جائے کیا وہ نظر سے متاثر ہوتا ہے اور کیا ایسا ہونا قرآن کے خلاف ہے؟

سوال: بعض لوگ نظر لگنے کے بارے اختلاف کرتے ہیں، بعض کا کہنا ہے نظر کا کوئی اثر نہیں ایسا ہونا قرآن کریم کے خلاف ہے۔ اس بارے صحیح بات سے آگاہ فرمائیں۔

جواب: سچی بات وہی ہے جو رسول اکرم ﷺ نے فرمائی ہے۔ اور وہ یہ ہے:

((ان العين حق))

"نظر کا لگنا حقیقت ہے۔"

اور اس معاملے کے بہت سے واقعات سے گواہی ملتی ہے اور مجھے کسی آیت کا علم نہیں جو اس حدیث کے مخالف ہوتا کہ لوگوں کو یہ کہنے کا موقع مل سکے کہ نظر کا لگنا قرآن کریم کے خلاف ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے اسباب پیدا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿ وَإِن يَكَادُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَـٰرِهِمْ لَمَّا سَمِعُواْ ٱلذِّكْرَ ﴾

"ممکن ہے کافر لوگ جب وہ ذکر سنتے ہیں اپنی آنکھوں کے ذریعے آپ کو آپ کے راستے سے ہٹا دیں۔"

بعض مفسرین نے یہاں پر نظر لگانا ہی مراد لیا ہے۔ آیت کا مفہوم یہی ہو یا کوئی اور نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے اس میں کوئی شک ہی نہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک واقعات اس امر کے گواہ ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس کو نظر لگ جائے وہ کیا کرے۔ ایسے شخص کو تلاوت وغیرہ سے اپنا علاج کرنا چاہیے اور اگر اسے نظر لگانے والے کا پتہ چل جائے تو اس سے وضو کرنے کا مطالبہ کرے اور وضو کرتے ہوئے جو پانی گر رہا ہو، اسے جمع کر کے متاثرہ شخص اپنے سر اور کمر پر ڈالے اس کو پی

لے۔ ان شاء اللہ ایسا کرنے سے اسے شفا حاصل ہوگی۔ ہمارے ہاں یہ بھی عادت ہے کہ نظر لگانے والے کے لباس کا وہ کپڑا حاصل کیا جاتا ہے جو اس کے جسم کو بلاواسطہ طور پر چھوتا ہو۔ جیسے سر کی ٹوپی اور بنیان وغیرہ ۔ پھر اسے تھوڑی دیر کے لیے پانی میں ڈالتے ہیں اور وہ پانی متاثرہ شخص کو پلایا جاتا ہے اور اتنی کثرت سے ہمیں یہ اطلاعات ملتی ہیں کہ مریض کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

اگر ایسا ہوتا ہے تو اس قسم کے کپڑے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ جب کوئی سبب شرعی طور پر ثابت ہو یا پھر اس کا سبب ہونا محسوس ہو (یعنی وہ سبب دیکھا یا محسوس کیا جا سکتا ہو) تو اس سبب کو صحیح قرار دیں گے۔ لیکن وہ سبب جو نہ تو شرعی ہو اور نہ ہی اسے محسوس کیا جا سکتا ہو تو اس پر اعتماد اور بھروسہ کرنا درست نہیں۔

جیسے کہ وہ لوگ جو تعویذوں وغیرہ پر اعتماد کرتے ہیں خود اپنے جسم سے باندھ لیتے ہیں یا لٹکاتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے نظر بد سے بچاؤ حاصل ہو سکے' تو ان کے اس عمل کی کوئی حقیقت نہیں۔ اگرچہ یہ تعویذ قرآنِ پاک کی آیات سے تیار کیے گئے ہوں یا ان میں کچھ اور لکھا ہو۔

سلف میں سے بعض اہلِ علم نے صرف ایسے تعویذ باندھنے یا لٹکانے کی اجازت دی ہے جو قرآنِ پاک کی آیات پر مشتمل ہوں اور ان کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔

یہ فتویٰ شیخ ابن عثیمین نے جاری کیا۔

(فتاوی العلاج بالقرآن والسنة' الرقی وما یتعلق بها للشیخ ابن باز' ابن عثیمین رحمهما الله۔ اللجنة الدائمة ٤٤'٤٣)

نظر بد لگنے کے علاج کی کیفیت اور کیا اس سے بچاؤ اختیار کرنا توکل کے خلاف ہے

سوال: کیا انسان کو نظر بد لگ جاتی ہے۔ اس کا علاج کیا ہے' کیا اس سے بچنے کی کوشش کرنا توکل کے خلاف ہے؟

جواب: نظر لگنے کے بارے میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہونا بالکل حقیقت اور شرعی طور پر ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ محسوس بھی کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ وَإِن يَكَادُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَـٰرِهِمْ ﴾ [القلم: ٥١]

''قریب ہے کہ کافر اپنی نظروں (آنکھوں) سے آپ کو آپ کے راستے سے ہٹا دیں۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ نے اس کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے آپ کو نظر بد کا شکار کرنا چاہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((العين حق ولو كان شيء سابق القدر سبقته العين واذا استغلستم فاغسلوا))

''نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی تو نظر سبقت لے جاتی اور جب تم سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔''

اسی طرح امام نسائی اور ابن ماجہ نے بیان کیا ہے' سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نہا رہے تھے کہ ان کے پاس سے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے کہ میں نے آج کے دن جیسا کوئی دن نہیں دیکھا اور نہ ہی ایسا چھپا ہوا جسم کبھی دیکھا ہے۔ اچانک سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ زمین پر گر پڑے۔ ان کو رسول اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا اور آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ سہل رضی اللہ عنہ کو غشی کی حالت میں گرا ہوا پایا گیا ہے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم لوگ کس پر تہمت لگاتے ہو تو انہوں نے کہا ''عامر بن ربیعہ'' تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((علام يقتل أحدكم أخاه اذا رأى أحدكم من أخيه مايعجبه فليدع له بالبركة ثم دعا بماء فأمر عامرًا أن يتوضا فيغسل وجهه ويديه الى المرفقين وركبتيه وداخلة ازاره وأمره أن يصب عليه' وفي لفظ' : يكفأ الاناء من خلفه))

''تم کیوں اپنے کسی بھائی کو قتل کرتے ہو۔ جب تم اپنے کسی بھائی کو پسندیدہ حالت میں دیکھو تو اس کے لیے برکت کی دعا کیا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے پانی طلب کیا اور عامر رضی اللہ عنہ کو وضو کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے چہرہ' ہاتھ' کہنیوں تک اپنے گھٹنے اور تہبند (لنگی)

کا اندروالا حصہ دھویا۔ آپ ﷺ نے عامر رضی اللہ عنہ کے استعمال شدہ پانی کو سہل رضی اللہ عنہ پر ڈالنے کا حکم دیا۔"

ایک روایت کے لفظ یہ ہیں کہ اس کی پشت پر برتن کو الٹا دیا جائے۔

یہ واقعہ نظر بد لگنے کی گواہی ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ نظر لگنے کی صورت میں مندرجہ ذیل طریقوں سے شرعی علاج کیا جائے۔

(۱) تلاوت، رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

((لا رقية الا من عين أو حمة))

"نظر بد اور زہر سے دم کرنا جائز ہے۔"

حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو دم کیا کرتے تھے۔ وہ یہ پڑھتے تھے:

((بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك من شر كل نفس او عين حاسد، الله يشفيك، باسم الله ارقيك))

"میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔ ہر تکلیف دہ چیز سے، ہر نفس کے شر یا حسد کرنے والی آنکھ سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔ میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔"

(۲) غسل کروانا جس طرح رسول اکرم ﷺ نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا تھا۔ پھر اس پانی کو متاثرہ آدمی پر ڈالا جائے۔

نظر لگانے والے کے بول و براز (پیشاب، پاخانے) کو استعمال کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔ نہ ہی اس کے پاؤں کے نشان وغیرہ سے کوئی چیز لینے کی کوئی دلیل ہے۔ صرف اس کے اعضا اور تہبند (لنگی) کا اندرونی حصہ دھونے کا ثبوت ملتا ہے۔ شاید اسی طرح سر پر رکھے جانے والے رومال، ٹوپی اور کپڑے کے اندرونی حصے کو دھونا بھی ایسا ہی ہو۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ نظر بد سے بچنے کی احتیاطی تدابیر کو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ایسا کرنا توکل کے خلاف نہیں، بلکہ ایسا کرنا ہی توکل ہے کیونکہ توکل یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور ان اسباب کو اختیار کرے جن کا اختیار کرنا

اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے یا ان کو استعمال کرنے کا حکم دیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ اپنے دونوں نواسوں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتے ہوئے یہ پڑھتے۔

((أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة
ويقول: هكذا كان ابراهيم يعوذ اسحاق واسماعيل عليهما السلام))

''میں تم دونوں کو ہر شیطان، اُلو سے اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ دیتا ہوں۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام اسی طرح اسحٰق اور اسماعیل علیہما السلام کو پناہ دیا کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ ابن عثیمین نے جاری کیا۔

فتاوى علاج بالقرآن والسنة' الرقى وما يتعلق بها للشيخ ابن باز' ابن عثيمين
رحمهاالله 'اللجنة الدائمة ٤١۔٤٢۔

نظر لگنے سے مرنے والے شخص کو زیادہ فضیلت نہیں ملتی

سوال: جو شخص نظر بد سے مر جائے کیا اس کے لیے کوئی فضیلت یا زیادہ اجر و ثواب ہے؟

جواب: نظر بد سے مرنے والے شخص کے لیے اجر و ثواب کے زیادہ ہونے یا اسے کوئی فضیلت حاصل ہونے کے بارے مجھے کوئی علم نہیں کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مبتلا کرتا ہے۔ ہاں یہ کہنا ممکن ہے کہ اس طرح مرنے والا انسان غرق ہو کر یا جل کر مرنے والے شخص جیسا ہے اور ہر ایک کے لیے اچھی امید کرنی چاہیے اور اس بارے کوئی یقینی بات ہم نہیں کہہ سکتے۔

(کتاب الدعوۃ۔ الفتاویٰ۔ للشیخ ابن عثیمین ۲/۱۸۴)

ایسے انسان کا حکم' جو کھانا کھاتے ہوئے کسی دوسرے انسان کو اپنی طرف دیکھنے سے کھانے کی چیز پھینکتا ہے

سوال: بعض لوگ کھانا کھاتے ہوئے جب دیکھتے ہیں کہ کوئی انہیں دیکھ رہا ہے تو نظر بد سے بچنے کے لیے کھانے کی کوئی چیز زمین پر پھینک دیتے ہیں۔ان کے اس طرح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس قسم کا عقیدہ رکھنا گناہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کے خلاف ہے :

((إذا سقطت لقمة أحدكم فليمط مابها من الأذى وليأكلها))

(مسلم۔کتاب الاشربۃ ۲۰۳۳۔ ۲۰۳۴۔)

''جب کسی کا لقمہ گر جائے تو نقصان دہ چیز کو الگ کر کے اسے کھالے۔''

(فتاوی العقیدہ' ابن عثیمین ۳۲۲)

نظر کی حقیقت

سوال: نظر جو تیر کی طرح لگتی ہے۔اس کی حقیقت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ ﴾

''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔''

کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔ "ثلث مافی القبور من العین" ''قبروں میں ایک تہائی لوگ نظر بد کی وجہ سے جاتے ہیں'' اور جب انسان کو کسی کے حسد کے بارے میں شک ہو جائے تو مسلمان کو اپنے فعل اور قول سے کیا کرنا چاہیے۔کیا نظر لگانے والے کا استعمال شدہ پانی متاثرہ انسان کے لیے شفا ہے' کیا وہ اسے پی لے یا اس سے غسل کرے۔

جواب: لفظ "عین" عان یعین سے بنایا جاتا ہے۔اور اس وقت بولتے ہیں جب کسی کو نظر لگ جائے۔اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب دیکھنے والا کسی چیز کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھتا ہے تو دیکھنے کے ساتھ اس کی بد باطنی (گندی ذہنیت) بھی اثر کرتی ہے۔پھر گندی ذہنیت کی زہر آنکھوں (دیکھنے)

کے ذریعے دیکھی ہوئی چیز میں سرایت کر جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو حاسد سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ ﴾ [الفلق: ٥]

''اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔''

وہ شخص جس کی نظر لگتی ہے وہ حاسد ہوتا ہے اور ہر حاسد کی نظر نہیں لگتی۔اس لحاظ سے حاسد تو کوئی بھی ہوسکتا ہے اور نظر بد لگانے والا ایک خاص قسم کا حاسد ہوتا ہے اور ہر حاسد سے بچنے کے لیے پناہ طلب کی جاتی ہے تو نظر بد لگانے والے سے بھی اللہ کی پناہ مانگنا اسی میں شامل ہے۔حاسد اور نظر لگانے والے شخص سے اس کی گندی ذہنیت کے زہریلے تیر جب محسود (جس سے حسد کیا گیا ہو) اور معین (جس کو نظر لگانا مقصود ہو) کو لگتے ہیں تو کبھی وہ تیر ٹھیک نشانے پر لگتے ہیں اور کبھی نشانے پر نہیں لگتے۔ان تیروں کا نشانہ جب بالکل عریاں ہو۔کسی قسم کا بچاؤ (احتیاطی تدابیر) پناہ وغیرہ حاصل نہ ہو تو آنکھوں کے تیر فوراً اپنا اثر دکھاتے ہیں۔لیکن اگر ان تیروں کو کسی قسم کی ڈھال وغیرہ نے انہیں اثر انداز ہونے سے روک دیا تو پھر وہ تیر خود تیر چلانے والے پر ہی لوٹ آتے ہیں۔

(زادالمعاد کی عبارت میں تھوڑی بہت تبدیلی کی گئی ہے)

نظر کا لگنا رسول اکرم ﷺ کی بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت منقول ہے وہ فرماتی ہیں:

((كان رسول الله ﷺ يامرني أن أسترقي من العين))

(البخاری۔کتاب الطب ۵۷۳۸۔مسلم۔کتاب السلام۔۲۱۹۵)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیا کرتے تھے کہ میں نظر بد سے بچنے کے لیے دم کراؤں۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((العين حق لو كان شيء سابق القدر لسبقته العين وإذا استغسلتم فاغسلوا))

''نظر کا لگنا حقیقت ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو نظر سبقت حاصل کر

لیتی اور جب تم سے غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو غسل کرو۔"

اس حدیث کو امام مسلم اور امام احمد اور امام ترمذی نے بیان کیا ہے امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ اس (میں) نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ بنو جعفر کو نظر بہت جلد لگتی ہے' کیا ہم ان کے لیے دم کروا سکتے ہیں؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(نعم۔ فلوكان شیء سابق القدر لسبقته العين)

(الترمذی۔ کتاب الطب۔ ۲۰۵۹۔ مسند احمد ۶/۴۳۸۔ ابن ماجہ۔ کتاب الطب ۳۵۱۰)

"ہاں! اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت حاصل کرتی تو نظر سبقت لے جاتی۔"

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نظر لگانے والے کو حکم دے کر وضو کرائیں پھر اس پانی سے متاثرہ انسان کو غسل دیا جائے اس حدیث کو امام داؤد نے ذکر کیا ہے۔ (ابوداؤد۔ کتاب الطب۔ ۳۸۸۰)

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے۔ جب جحفہ کے قریب شعب خرار میں پہنچے تو سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نہانا شروع کر دیا۔ سہل رضی اللہ عنہ بڑے گورے چٹے' خوبصورت جسم اور رنگت والے تھے۔ بنی عدی بن کعب کے ایک انسان عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ' انہیں دیکھ لیا تو کہنے لگا۔ میں نے آج کے دن جیسا دن اور خوبصورت چھپے ہوئے جسم جیسا کوئی جسم نہیں دیکھا! یہ کہنا تھا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ گر پڑے۔

رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ کو سہل رضی اللہ عنہ کے بارے خبر ہے۔ اللہ کی قسم! وہ تو اپنا سر بھی نہیں اٹھاتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم اس کے بارے میں کس پر تہمت لگاتے ہو تو انہوں نے کہا کہ انہیں عامر بن ربیعہ نے دیکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے عامر کو طلب کیا اور اس پر غصے کا اظہار فرمایا اور کہا:

((علام يقتل أحدكم أخاه' هلا إذا رأيت ما يعجبك بركت))

''تم میں سے کوئی انسان اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے جب تم نے کوئی پسندیدہ چیز دیکھی تو برکت کی دعا کیوں نہیں کی۔''

پھر آپ نے اس سے کہا اس کے لیے غسل کرو۔ تو اس نے اپنے چہرے' ہاتھ' کہنیاں' دونوں گھٹنے' دونوں پاؤں کے کنارے' اور تہبند کا اندرونی حصہ ایک پیالے میں دھویا۔ پھر اس پانی کو سہل رضی اللہ عنہ پر ڈالا گیا۔ ایک آدمی نے ان کے سر اور کمر پر پچھلی جانب سے پانی ڈالا۔ پھر پچھلی جانب سے سارا پیالہ الٹا دیا گیا چنانچہ سہل رضی اللہ عنہ باقی لوگوں کے ساتھ چلنے لگے اور ایسا ہو گیا کہ انہیں کوئی تکلیف نہ تھی۔

اس حدیث کو امام احمد' امام مالک' امام نسائی اور ابن حبان نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

اکثر علما نظر بد کے لگنے کو مذکورہ احادیث کی بنا پر تسلیم کرتے ہیں اور یہی کچھ دیکھنے میں آتا ہے اور اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں۔

"ثلث مافی القبور من العین"

''قبروں میں ایک تہائی لوگ نظر بد لگنے کی وجہ سے مدفون ہوئے ہیں۔''

آپ نے اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں اس کی صحت کے بارے میں کوئی علم نہیں لیکن نیل الاوطار کے مؤلف امام شوکانی رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ البزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے حسن سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((أكثر من يموت من امتى بعد قضاء الله وقدره بالانفس))يعنى بالعين

(مسند الطیالسی ۱۷۶۰ فتح الباری ۱۰/۱۶۷ السلسلۃ الصحیحۃ ۷۴۷)

''اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر کے بعد میری امت کے اکثر لوگوں کو موت نظر بد لگنے سے آتی ہے۔''

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی ایمانی قوت' اللہ تعالیٰ پر اعتماد' اس پر توکل' اس کو جائے پناہ

سمجھتے ہوئے اس کے لیے عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے کہ رسول اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی پناہ مانگنے کی دعاؤں معوذتین کی کثرت سے تلاوت سورۂ اخلاص سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی اور دیگر پناہ کی دعائیں پڑھ کر سرکش قسم کے جناتی اور انسانی شیطانوں سے اپنی حفاظت کرے۔

پناہ طلب کرنے کی چند دعائیں درج ذیل ہیں۔

((أعوذ بکلمات الله التامات من شر ماخلق))

''میں اللہ کی مخلوق کے شر سے اس کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں۔''

((اعوذ بکلمات الله التامة من غضبه و عقابه ومن شر عباده ومن همزات الشیاطین وان یحضرون))

''میں اللہ تعالیٰ کے غضب اس کی سزا اس کے بندوں کے شر شیطانوں کے وسوسوں اوران کے حاضر ہونے سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ حاصل کرتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ کا یہ قول ذکر کرنا۔

﴿ حَسْبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴾

''میرے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اس پر اعتماد اور بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔''

اس طرح دوسری شرعی دعائیں پڑھی جائیں۔

جواب کے شروع میں ابن القیم کی عبارت ذکر کی گئی ہے یہی اس کا مفہوم ہے۔

اور جب کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں انسان کو اس کی نظر لگ گئی ہے یا کسی ایک کی نظر لگنے میں شک ہو تو نظر لگانے والے کو اپنے بھائی کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔اس کے لیے ایک برتن لایا جائے گا۔جس میں پانی ہوگا۔اس میں ہتھیلی داخل کرے گا وہ کلی کرے گا۔اور کلی کا پانی پیالہ میں ڈالے گا۔ پیالہ میں اپنا منہ دھوئے گا۔ پھر اپنا بایاں ہاتھ پانی میں داخل کرے گا۔اپنے دائیں گھٹنے پر پیالہ میں پانی ڈالے گا پھر اپنا دایاں ہاتھ داخل کرے گا اور اپنے بائیں گھٹنے پر پانی ڈال کر دھوئے گا۔پھر اپنی چادر دھوئے گا۔پھر اس سارے پانی کو متاثرہ آدمی پر پچھلی جانب سے ایک ہی

مرتبہ ڈال دیا جائے گا۔ اس طرح اللہ کے حکم سے متاثرہ انسان صحت یاب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد فرمائے۔ نبی اکرم ﷺ کی آل اور صحابہ پر اپنی سلامتی اور رحمت نازل فرمائے۔

(فتاوی علاج بالقرآن والسنة' الرقی وما یتعلق بها للشیخ ابن باز' ابن عثیمین رحمه الله اللجنة الدائمة ٤٦۔ ٤٩)

یہ فتویٰ مستقل کمیٹی کا ہے۔

نظر لگنے پر آگ اور گھاس پھونس کی دھونی دینے کا حکم

سوال: کیا نظر لگنے پر آگ یا گھاس پھونس یا کاغذوں کی دھونی دینا جائز ہے؟

جواب: مذکورہ چیزوں سے نظر بد کا علاج جائز نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں نظر کے علاج میں معروف نہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس قسم کی دھونی سے جن شیاطین کو خوش کرنا اور ان سے صحت حاصل کرنے کے لیے مدد طلب کی گئی ہو صرف شرعی دم وغیرہ سے جو صحیح احادیث سے ثابت ہے اس کا علاج کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ 'ان کی آل اور صحابہ پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔ (اللجنة الدائمة ٤٥)

دوسروں سے غیرت کا حکم

سوال: میں کبھی کبھار اپنے دل میں بہت سختی' کبھی شرک خفی جیسی بیماری یا بعض لوگوں سے غیرت محسوس کرتی ہوں ان باتوں کا کیا علاج ہے جب کہ میں خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا اکثر پڑھتی ہوں؟

((اللهم اعوذبك من ان اشرك بك وانا اعلم واستغفرك لما لا أعلم))

(مسند احمد۔۴۰۳/۴۔ مجمع الزوائد۔۲۲۶/۱۰۔۲۲۷)

''اے اللہ میں جانتے بوجھتے ہوئے تیرے ساتھ شرک کرنے سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں اس شرک سے بھی بخشش طلب کرتی ہوں جس کا مجھے علم نہیں۔''

اور جن لوگوں سے میں غیرت کرتی ہوں ان کے لیے دعا کر کے ان کے بارے میں واقع ہونے والی اپنی غلطی (کوتاہی) کو مٹانے کی کوشش کرتی ہوں۔

جواب: آپ کو چاہیے کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کریں' قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ نفلی عبادات اپنی طاقت کے مطابق کریں۔ دینی اور صالح لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔ اور یہ کام خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کریں۔ ایسی جگہوں پر عبادت کرنے سے گریز کریں۔ جہاں ریاکاری ہوسکتی ہے اور جب اس قسم کا کوئی خیال آئے تو اس کو اللہ کی رضا اور آخرت کی فکر کرتے ہوئے روکو۔ غیرت ختم کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ عقیدہ یہ رکھو کہ ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں اور اسی نے ہی ان نعمتوں کو اپنے بندوں میں تقسیم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَـٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ ﴾ [الزخرف: ٣٢]

''ہم نے ان کے درمیان ان کی گزراوقات کا سامان (معیشت) بانٹا ہے اور ان میں سے بعض لوگوں کو بعض پر برتری عطا فرمائی ہے۔ تاکہ ان میں بعض لوگ بعض انسانوں کو محکوم بنا لیں (یا بعض انسان بعض ۔۔۔ انسانوں کا مذاق اڑائیں) اور جو کچھ وہ جمع کرتے ہیں اس سے تیرے رب کی رحمت بہت بہتر ہے۔''

ہر ایک مسلمان انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس بارے رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

((لا يؤمن احدكم حتى يحب لأخيه مايحب لنفسه))

(البخاری کتاب الایمان ۱۳۔ مسلم کتاب الایمان ۴۵)

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

اپنے آپ کو فائدہ مند باتیں اور نیک عمل کر کے غیرت اور حسد سے بچاؤ۔

اللہ تعالیٰ مدد کرنے والا ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ ان کی آل' اور صحابہ پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔ یہ فتویٰ مستقل کمیٹی کا فتویٰ ہے۔

(فتاویٰ العلاج بالقرآن والسنة' الرقی ومایتعلق بها للشیخ ابن باز' ابن عثیمین رحمهما الله. اللجنة الدائمه ۲۸ / ۲۹)

جادو اور نظر کا فرق' نظر لگانے والے اور متاثر ہونے والے کا علاج

سوال: جادو اور نظر میں کیا فرق ہے؟ کیا دین کے بارے میں بھی نظر لگ سکتی ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟ نظر لگانے والے اور متاثر ہونے والے کا کیا علاج ہے؟ اگر یہ صحیح ہے؟

جواب: جادو لغوی معنی کے لحاظ سے اس کو کہتے ہیں جو پوشیدہ ہو اور اس کا سبب بہت ہی لطیف ہو۔ اور اصطلاحی معنی تعویذ اور منتر وغیرہ ہیں۔

بعض جادو دل اور بدن پر اثر انداز ہوتے ہیں تو انسان بیمار پڑ جاتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے۔ شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ﴾ [البقرة: ۱۰۲]

''وہ ان دونوں سے ایسی چیز سیکھتے جس سے مرد اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق ہو جاتی اور وہ اس جادو سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔''

اور عین (نظر کا لگنا) یہ عان یعین سے بنایا گیا ہے۔ جب کسی کو نظر لگ جائے اس وقت یہ کہا جاتا ہے۔ اس کا لگنا حق ہے۔ جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((العین حق ولو کان شیء سابق القدر لسبقته العین و اذا استغلتم فاغسلوا))

''نظر کا لگنا حقیقت ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت حاصل کر پاتی تو نظر سبقت لے

جاتی اور جب تم سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔"

جادو کی طرح یہ بھی حرام ہے۔

نظر لگانے والے کا علاج تو یہ ہے کہ جب وہ کسی پسندیدہ چیز کو دیکھے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور برکت کی دعا کرے۔ جیسے حدیث میں آیا ہے۔

((هلا اذا رايت مايعجبك بركت))

"تو نے پسندیدہ چیز دیکھ کر برکت کی دعا کیوں نہیں کی۔"

اسے یہ کہنا چاہیے۔ ماشاء الله' لا قوة الا بالله ۔اور پسند آنے والے کے لیے دعا کرے۔

نظرِ بد کا شکار ہونے والے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے اس پر بھروسہ کرے قرآن پاک کی تلاوت کرے اور مسنون دعائیں پڑھے۔

اور جب متاثرہ انسان کو یہ معلوم ہو جائے کہ مجھے فلاں شخص کی نظر لگی ہے۔ تو شریعت اس کو اجازت دیتی ہے کہ وہ نظر لگانے والے سے منہ ہاتھ' تہبند کا اندرونی حصہ کسی برتن میں دھونے کا مطالبہ کرے۔ پھر متاثرہ آدمی اس پانی سے غسل کرے کیونکہ رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے :

((وإذا استغسلتم فاغسلوا))

"جب تم سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔"

اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ ان کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(فتاویٰ العلاج بالقرآن والسنة' الرقى ومايتعلق بها للشيخ ابن باز' ابن عثيمين رحمهما الله۔ اللجنة الدائمه ٥٨/٥٩)

حسد کا علاج اور اس سے بچنے کا شرعی طریقہ

سوال: حسد کا کیا علاج ہے اور اس سے بچنے کی شرعی کیفیت کیا ہے؟

جواب: حسد ایک عظیم بیماری اور بہت بڑا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے جس پر انعامات کیے ہیں۔ کسی انسان کا یہ تمنا کرنا کہ وہ انعامات اس سے ختم ہو جائیں۔ حسد کہلاتا ہے اور اس طرح حسد کرنے والا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کا مرتکب ہوتا ہے جو کہ یہودیوں اور کافروں کا طریقہ کار ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ مَّا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَلَا ٱلْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ ﴾ [البقرة: ١٠٥]

''اہل کتاب کے کافر لوگ اور مشرکین یہ پسند نہیں کرتے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بھلائی نازل ہو۔''

ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ ٱلْحَقُّ ﴾ [البقرة: ١٠٩]

''بہت سارے اہلِ کتاب یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں۔ کیونکہ ان پر سچ حق واضح ہو گیا ہے اور وہ اپنے طور پر حسد میں مبتلا ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں کے متعلق فرمایا جو کہ محمد ﷺ سے حسد کرتے تھے:

﴿ أَمْ يَحْسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ﴾ [النساء: ٥٤]

''کیا وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا فضل کیا ہے۔''

انسان کو چاہیے کہ وہ حسد ختم کرنے کے لیے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور اس سے عافیت مانگے اور پسندیدہ چیز دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ جس سے حسد کیا جا رہا ہو اسے بھی حاسد

کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔معوذتین کی تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اس پر بھروسہ رکھے۔

حسد کا ازالہ کرنا اور اسے اپنے آپ اور اپنے گھر والوں سے دور کرنا

سوال: کسی انسان کے لیے حسد کا ازالہ کرنا اور اسے اپنے آپ اور اپنے گھر والوں سے دور کرنا کیونکر ممکن ہے؟

جواب: حسد ایک انسان کا کسی دوسرے انسان سے نعمتوں کے ختم ہو جانے کی تمنا کرنا ہے۔ اور بہت ہی بری بات ہے کیونکہ یہ ابلیس، یہودیوں اور سب سے بری مخلوق کی خوبی ہے۔ وہ قدیم زمانے کے لوگ ہوں یا جدید دور کے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تقدیر اور تقسیم پر رضا مندی کی بجائے ناراضگی اور اعتراض ظاہر ہوتا ہے۔

ایک مسلمان حسد کو اپنے آپ صرف اس طرح دور کر سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تقدیر پر راضی رہے اور اپنے بھائی کے لیے بھلائی کو ویسے ہی پسند کرے۔ جس طرح وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

((لا یؤمن أحدکم حتی یحب لأخیه ما یحب لنفسه۔))

(البخاری۔کتاب الایمان:۱۳)

''تم میں کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی سب کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

اور حسد کو اپنے آپ سے یوں بھی دور کر سکتا ہے کہ ان اسباب کے لیے بھاگ دوڑ کرے جن سے اسے بھلائی حاصل ہو سکتی ہے اور برائی دور ہو سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے اچھی امیدیں وابستہ کرے۔ اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو حسد کرنے والوں کے حسد سے بچانے کے لیے وہ ان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھی حاسد کے شر سے بچنے کے لیے سورۃ الفلق میں پناہ طلب کرنے کا

حکم دیا ہے۔فقراء محتاج لوگوں پر صدقہ وخیرات اوراحسان کر کے حسد کرنے والوں کے شر سے بچا جاسکتا ہے۔خاص طور پر جب کسی انسان کو مال ودولت حاصل ہواور کوئی محتاج یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوتو ان پر صدقہ وخیرات کر کے اپنے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے انسان نظروں اور بار بار دیکھنے کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ (کتاب الدعوۃ۔الفتاوی۔للشیخ صالح الفوزان۔ج ۱/۱۶۸،۶۹)

کیا جن کی نظر انسان کو لگ سکتی ہے؟

سوال: کیا یہ بات درست ہے کہ جن کی نظر انسانوں کو لگ سکتی ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا ایسی زمین اور ایسی جگہوں پر جن کے بارے میں شک ہو کہ جن وہاں آتے جاتے ہیں کپڑے کے کسی ٹکڑے کو پھیر کر پھر اسے دھو کر نظر لگنے والے پر پھیرنے کے لیے فائدہ اٹھانا درست ہوگا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزاعطا فرمائے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے جیسے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے اور یہ جنات اور انسانوں سے لگ سکتی ہے۔اس کا علاج قرآن پاک کی تلاوت اور بہتر دعاؤں سے کرنا جائز ہے۔اور جس کے متعلق یہ خیال ہو کہ اس کی نظر لگی ہے اس سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((العین حق وإذا استغسلتم فاغسلوا۔)) (مسلم۔کتاب السلام: ۲۱۸۸)

"نظر کا لگنا حق ہے اور جب تم سے غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو غسل کرو۔"

رسول اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((لا رقیة الا من عین أو حمة۔)) (ابوداؤد۔کتاب الطب۔۳۸۸۹)

"نظر یا زہر پر دم کرنا چاہیے۔"

حمۃ سے مراد وہ زہر ہے جو سانپ اور بچھو وغیرہ کے ڈسنے سے انسان میں داخل ہوتی ہے۔نظر کے علاج کے لیے زمین پر کپڑا پھیرنا یا بول (پیشاب وغیرہ جمع کرنا) جائز نہیں۔

(مجموع فتاوی ابن باز۔ ۱/۳۵۱)

حسد کرنے والوں کی نظر سے بچنے کے لیے
”دق الخشب“ کہہ کر لکڑی کو کھڑ کھڑانا

سوال: دمشق سے ایک مسلمان بھائی جس نے اپنے نام کے لیے ”ابوعمر“ استعمال کیا ہے۔ اپنے خط میں لکھتا ہے کہ جب کسی بھائی یا دوست پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کو ذکر کیا جاتا ہے تو بعض لوگ لکڑی کو کھڑ کھڑانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حسد کرنے والوں کی نظر سے خوف کی بنا پر ایسا کیا جاتا ہے اور بعض لوگ (دق الخشب) کہہ کر دوسروں سے لکڑی کھڑ کھڑانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ شریعت میں ایسا کرنے کا کیا حکم ہے؟ براہ کرم جواب دے کر اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پائیں۔ ان شاء اللہ۔

جواب: ایسا کرنا بہت برا ہے اور ایسا یقین (عقیدہ) رکھنا غلط ہے یہ فعل جائز نہیں۔ جب کہ جائز بات تو یہ ہے کہ جب انسان کو نعمت حاصل ہو یا کسی تکلیف سے آرام ملے تو انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اس کی ثنا بیان کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے نعمتوں کو پورا کرنے اس کی مدد کا سوال نعمتوں کے شکر کی بدولت کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان کیا ہے۔

﴿ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝٧ ﴾

”اور جب تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ اگر تم نے شکر ادا کیا تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بڑا سخت ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ پر فرمایا ہے:

﴿ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝١٥٢ ﴾ [البقرة: ١٥٢]

”تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد فرمائے۔

(مجموع فتاوی ومقالات ۳۴۴/۸)

حسد کرنے والے اور جس سے حسد کیا گیا ہو دونوں کے لیے شرعی دوا

سوال: جب کسی حسد کرنے والے کی نظر کسی کی چیز کو لگ جائے اور وہ نظر سے تلف کر دے یا اس کو نقصان پہنچائے تو حاسد پر کیا واجب ہوتا ہے۔ اگر چہ یہ سب کچھ اس نے اپنے ارادے یا حقیقت میں حسد کرتے ہوئے نہ کیا ہو۔ بلکہ اس کے ارادے کے بغیر ہوا ہو۔ کیا حاسد اور محسود کے لیے کوئی شرعی دوا ہے جس کی وجہ سے نظر کے اثرات میں کمی یا اس کا اثر بالکل ختم ہو جائے؟

جواب: نظر کا لگنا حقیقت ہے اور ایسا ہونا اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے ایک عجیب صفت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کی نظر ایسی بنا دی ہے کہ جس کو لگ جائے اس کو نقصان پہنچاتی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ ((العين حق)) مسلم۔۱۷۱۹/۴

''نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے (سچی بات ہے)''

نظر لگانے والے اور متاثر ہونے والوں کے لیے شرعی علاج یہ ہے کہ جب نظر لگانے والے کو اس بات کا ڈر ہو کہ میری نظر سے نقصان ہوتا ہے اور متاثرہ انسان تکالیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اپنی نظر کے شر کو یہ کہہ کر زائل کرنے کی کوشش کرے۔ اے اللہ! اس میں برکت ڈال جیسے کہ نبی اکرم ﷺ نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: جب ان کی نظر سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو لگی تھی۔

((ألا بركت؟)) أي: قلت: اللهم بارك عليه۔))

(مؤطا۔۲ ص ۹۳۸۔ مسند احمد ۳ص ۴۸۶۔ ابن ماجہ ۲ص ۱۱۶۰۔ اعلام النبلاء ۲ص ۳۲۶)

''تو نے برکت کی دعا کیوں نہیں کی۔ یعنی تم کہتے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال۔''

جب نظر لگانے والا اس بات سے ڈرتا ہو کہ میں جس کو دیکھ رہا ہوں اس کو نقصان پہنچے گا تو وہ یہ کہے۔ اے اللہ۔ اس میں برکت ڈال اور یہ کہنا بھی مستحب ہے۔ **ماشاء الله' لاقوة الا بالله.**

کیونکہ ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب انہیں کوئی پسندیدہ چیز نظر آتی یا کسی باغ وغیرہ میں داخل ہوتے تو کہتے۔ **ماشاء الله' لاقوة الا بالله.**

جب نظر لگانے والا یہ ذکر مسلسل کرتا رہے تو ان شاء اللہ اس کی نظر کا نقصان ختم ہو جائے گا۔

لیکن جب وہ جان بوجھ کر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو ایسا کرنے سے وہ گناہ گار ہوگا۔ کیونکہ وہ ایسا کر کے زیادتی کرے گا۔ فقہاء رحمھم اللہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب کوئی شخص اپنی نظر سے کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دے اور وہ اس کا اقرار کر لے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ کیونکہ اس قتل کو جان بوجھ کر قتل کرنا سمجھا جائے گا۔ اور اگر متاثرہ انسان وہی دم کرتا رہے جو جبرئیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو کیا تھا۔ وہ دم یہ ہے۔

((بسم الله أرقيك ، من كل شيء يؤذيك ، من شر كل نفس أو عين حاسد الله يشفيك، بسم الله أرقيك)) (مسلم۔۴/۱۷۱۸)

''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔ ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر نفس یا حسد کرنے والی نظر کے شر سے' اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔ میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔''

یہ دعا خود پڑھ کر یا کوئی مسلمان بھائی پڑھ کر اس پر پھونک مارے اللہ کے حکم سے نظر ختم ہو جائے گی۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

نظر لگنے کا علاج نظر لگانے والے سے غسل کروا کر کیا جاتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ نظر لگانے والا پانی سے غسل کرے گا اور اپنے ان کپڑوں کو پانی میں ڈبوئے گا جو اس کے بدن کے ساتھ چپکے رہتے ہوں (جیسے ٹوپی' بنیان یا تہبند کا اندرونی حصہ) پھر غسل میں استعمال ہونے والے پانی کو متاثرہ شخص پر ڈالا جائے گا جیسے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

(المنتقىٰ من فتاوى الفوزان" ١/ ١٥٧)

جادوگروں اور شعبدہ بازوں

کے

پاس جانے کے بارے میں

فتاوے

پوشیدہ امور کو جاننے کے لیے جن وغیرہ کی مدد لینے کا حکم

سوال: اسلام ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم دیتا ہے جو پوشیدہ امور کو جاننے کے لیے جنات سے مدد حاصل کرتا ہے۔ جیسے عود کو مارنا (چرمی موزہ مارنا) اور اسلام عمل تنویم کے ذریعے سلانے کے بارے میں کیا حکم دیتا ہے۔ جس سے سلانے والے میں اتنی طاقت آ جاتی ہے کہ وہ سونے والے کو اپنی مرضی کے مطابق اشارے دیتا ہے اور سلانے والے کو اس پر مکمل غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ اس کو ایسی حالت میں پہنچا دیتا ہے کہ وہ حرام چھوڑ دیتا ہے یا اسے کسی عصبی بیماری سے شفا حاصل ہو جاتی ہے یا پھر وہ سلانے والے کی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے؟

اسلام میں (بحق فلاں) (فلاں کے حق سے) کہنے کا کیا حکم ہے؟ کیا ایسا کہنا ''قسم'' ہے یا نہیں؟ براہِ کرم آگاہ فرمائیں۔

جواب: پوشیدہ امور کو جاننا صرف اللہ تعالیٰ کی خصوصیت ہے۔ اس کی مخلوق میں سے کوئی بھی نہیں جانتا نہ ہی جنات وغیرہ۔ صرف وہی بات ان کو معلوم ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے رسولوں اور فرشتوں میں سے جسے چاہے جو چاہے بتا دے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ ﴾ [النمل: ٦٥]

''آپ کہہ دیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو بھی زمین وآسمان میں ہے وہ غیب نہیں جانتے۔''

اللہ تعالیٰ اپنے نبی سلیمان علیہ السلام کی شان اور جس نے ان کے لیے جنات کو قابو کیا تھا کے بارے میں فرماتا ہے۔

﴿ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ ٱلْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِۦٓ إِلَّا دَآبَّةُ ٱلْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُۥ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ ٱلْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ٱلْغَيْبَ مَا لَبِثُوا۟ فِى ٱلْعَذَابِ ٱلْمُهِينِ ﴿١٤﴾ ﴾ [سبا: ١٤]

''جب ہم نے ان پر موت طاری کر دی تو زمین کے کیڑے (گھن کے علاوہ کسی نے بھی انہیں ان کی موت سے آگاہ نہ کیا۔ وہ کیڑا آپ کی لاٹھی کھاتا رہا اور جب وہ گرے تو جنات پر واضح ہو گیا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو رسوائی کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ فَلَا يُظۡهِرُ عَلَىٰ غَيۡبِهِۦٓ أَحَدًا ۝٢٦ إِلَّا مَنِ ٱرۡتَضَىٰ مِن رَّسُولٖ فَإِنَّهُۥ يَسۡلُكُ مِنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ رَصَدٗا ۝٢٧ ﴾ [الجن: ٢٦-٢٧]

''اللہ تعالیٰ غیب کو جاننے والا ہے اور وہ اپنے غیب سے کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر صرف اس رسول کو جس کو وہ خود پسند فرما لے اور پھر وہ اس کے آگے پیچھے نگہبان چلاتا ہے۔''

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ثابت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إذا أراد الله تعالى أن يوحى بالأمر تكلم بالوحى أخذت السموات منه رجفة أو قال: رعدة شديدة خوفا من الله عزوجل فإذا سمع ذلك أهل السموات صعقوا وخروا لله سجدًا فيكون أول من يرفع رأسه جبريل فيكلمه الله من وحيه بما أراد' ثم يمر جبريل بالملائكة كلما مر بسماء قال ملائكتها: ماذا قال ربنا يا جبريل؟ فيقول جبريل: قال الحق وهو العلى الكبير' فيقولون كلهم مثل ما قال جبريل فينتهى جبريل بالوحى الى حيث أمره الله عزوجل۔))

(السنۃ لابن ابی عاصم ۵۱۵۔ صحیح ابن خزیمہ۔ کتاب التوحید فی الاسماء الصفات)

''جب اللہ تعالیٰ کسی معاملے کے بارے میں وحی کرنا چاہتا ہے تو اشارۃً کلام کرتا ہے جس سے آسمانوں پر اللہ عزوجل کے ڈر سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ جب آسمانوں کی مخلوق یہ سب کچھ سنتی ہے تو وہ چیخ و پکار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لیے سجدے میں گر جاتے ہیں اور

سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس سے اپنی وحی کے بارے میں کہتا ہے۔پھر جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے پاس سے گزرتے ہیں۔جب کسی آسمان سے ان کا گزر ہوتا ہے تو اس آسمان کے فرشتے کہتے ہیں اے جبرئیل ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے۔تو جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں اس نے سچی بات (حقیقت) بیان کی ہے اور وہ بہت بلند بہت بڑا ہے اور وہ سب وہی کہتے ہیں جو جبرئیل نے کہا ہوتا ہے اور جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وحی پہنچا دیتے ہیں۔''

صحیح البخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إذا قضى الله الأمر فى السماء ضربت الملائكة بأجنحتها خضعانًا لقوله كأنه سلسلة على صفوان فإذا فزع عن قلوبهم قالوا: ماذا قال ربكم؟ قالوا للذى قال: الحق وهو العلى الكبير فيسمعها مسترق السمع، ومسترق السمع هكذا بعضه فوق بعض ووصف سفيان بكفيه فحرفها وبدد بين أصابعه، فيسمع الكلمة فيلقيها الى من تحته ثم يلقيها الآخر الى من تحته حتى يلقيها على لسان الساحر أو الكاهن فربما أدركه الشهاب قبل أن يلقيها وربما ألقاها قبل أن يدرك فيكذب معها مائة كذبة فيقال: أليس قد قال لنا يوم كذا وكذا؟ فيصدق بتلك الكلمة التى سمعت من السماء۔))

(البخاری۔کتاب التفسیر۔سورۃ سبا۔۴۸۰۰)

''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی معاملے کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بات پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے پر اس طرح مارتے ہیں۔جیسے کسی چکنے پتھر پر زنجیریں برسائی جارہی ہوں اور جب ان کے دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں۔تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے۔تو وہ وہی بات کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کہی ہوتی ہے۔(اللہ تعالیٰ نے) حق

بیان فرمایا ہے اور وہ بہت بلند، بہت بڑا ہے۔ چوری چھپے سننے والے بھی اس بات کو سن لیتے ہیں اور چوری چھپے باتیں سننے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر کھڑے ہوتے ہیں (راوی حدیث سفیان نے اپنی ہتھیلیوں کو جوڑ کر ان کے کھڑے ہونے کو واضح کیا۔ پھر اس نے اپنی ہتھیلی کو ہٹایا اور اپنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ پیدا کیا۔ چوری چھپے بات سننے والے کوئی بات سن لیتے ہیں۔ پھر وہ اپنے سے نیچے والے کو بتاتے ہیں۔ پھر دوسرا اپنے سے نیچے والے کو اسی طرح سے وہ کسی جادوگر یا کاہن کو بتاتے ہیں۔ بعض دفعہ تو بات آگے بڑھانے سے پہلے ہی ٹوٹا ہوا ستارہ ان پر گر جاتا ہے اور کبھی وہ شہاب کا نشانہ بننے سے پہلے بات کو آگے پہنچا دیتا ہے اور اس کے ساتھ ایک سو کے قریب جھوٹ ملا دیتا ہے۔ پھر یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں دن اس نے ہم سے ایسے، ایسے نہیں کہا تھا۔" تو آسمان سے سنی ہوئی بات کی وجہ سے اس کو سچا سمجھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے پوشیدہ امور کو جاننے کے لیے جنات اور کسی دوسری مخلوق سے مدد لینا جائز نہیں۔ یہ مدد نہ تو انہیں پکار کر، نہ ان کی قربت حاصل کر کے اور نہ ہی عود وغیرہ بجا کر حاصل کرنی جائز ہے بلکہ ایسا کرنا شرک ہے۔ کیونکہ یہ ایک قسم کی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آگاہ فرمایا ہے کہ ان امور کو صرف میری ذات (اللہ) کے ساتھ خاص رکھو۔ اور وہ کہتے ہیں۔ ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾ الفاتحہ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔)

اور رسول اکرم ﷺ سے یہ حدیث ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

((إذا سألت فاسأل الله وإذا استعنت فاستعن بالله۔)) (الحديث)

(الترمذی' کتاب صفة القيامة۔ ۲۵۱۶)

"جب تم سوال کرو تو اللہ تعالیٰ انسان پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ انسان اسی کی زبان میں باتیں کرتا ہے اور وہ جن اس پر غلبہ حاصل کر کے اس میں ایسی طاقت پیدا کر دیتا ہے، جس کی بدولت وہ کئی ایک اعمال کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اور یہ سب کچھ اس وقت ہوتا ہے جب وہ سلانے والے کے ساتھ مخلص ہو۔ اور یہ سب کام بڑی خوشی سے کرتا ہے کیونکہ ان اعمال کے بدلے سلانے والا اس

کی قربت والے اعمال کرتا ہے اور جن سونے والے انسان کو سلانے والے کی خواہشات کا تابع بنا دیتا ہے اور سلانے والا سونے والے سے جن اعمال یا خبروں کا مطالبہ کرے وہ سونے والا جن کی مدد سے سرانجام دیتا ہے۔ جب کہ وہ جن سلانے والے کے ساتھ مخلص ہو۔ اس طرح اس عمل کے ذریعے نیند مسلط کر کے بہت سارے فوائد حاصل کیے جاتے ہیں۔ سونے والے شخص کے ذریعے چوری والی جگہ گمشدگی کا پتہ چلانا' کسی مریض کا علاج کرنا یا کوئی اور عمل کرنا جائز نہیں۔ بلکہ ایسا کرنا شرک ہے۔ جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کیونکہ اس طرح غیر اللہ سے التجا کی جاتی ہے جو کہ عام اسباب کے علاوہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کے لیے بنائے ہیں اور ان کو اختیار کرنا ان کے لیے جائز ہے۔

۳۔ کسی انسان کا یہ کہنا۔ (بحق فلاں) فلاں کے حق سے اس میں یہ احتمال کہ ایسا کہنا قسم ہو سکتا ہے کہ اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ میں تم کو فلاں شخص کے حق کی قسم دیتا ہوں۔ ایسی حالت میں ''با'' قسمیہ کہلائے گی اور یہ بھی احتمال ہے کہ بحق فلاں کہہ کر کسی کو وسیلہ بنانا یا کسی کی ذات کے واسطے سے یا اس کے مرتبے کے واسطے سے مدد طلب کرنا مقصود ہے۔

ان دونوں حالتوں میں اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں۔ پہلی بات اس لیے ناجائز ہے۔ کہ مخلوق کا مخلوق کی قسم کھانا جائز نہیں تو ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو قسم دینا بہت سخت منع ہے۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((من حلف بغير الله فقد أشرك۔))

(الترمذی۔ کتاب الایمان والنذ ور ۱۵۳۵۔ ابوداؤد۔ کتاب الایمان والنذ ور ۳۲۵۱)

''جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا حلف اٹھایا اس نے شرک کیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن کیا ہے' امام احمد' ابوداؤد' ترمذی اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اس کو صحیح حدیث قرار دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی یا ان کے مرتبے کو ان کی زندگی میں اور ان کے فوت ہونے کے بعد کبھی وسیلہ نہیں بنایا اور انہیں

سب سے زیادہ علم تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا درجہ اور مقام کیا ہے اور وہ شریعت کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔

رسول اکرم ﷺ کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد ان کو طرح طرح کے مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ اور انہوں نے ان مصائب کے خاتمہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کی اور اسے ہی پکارا۔ اگر نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی یا ان کے مرتبہ وغیرہ کو وسیلہ اختیار کرنا جائز ہوتا تو رسول اکرم ﷺ انہیں ضرور ایسا کرنا سکھا دیتے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ہر اس معاملہ کی ہدایت کی اور اسے کرنے کا حکم دیا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہوتی ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے ہر جائز کام پر عمل کر کے دکھایا اور خاص طور پر سختی اور شدت کے دنوں میں تو ہر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ چونکہ رسول اکرم ﷺ سے ایسی کوئی اجازت یا ہدایت اپنی ذاتِ گرامی اور قدر و منزلت کو وسیلہ بنانے کے سلسلہ میں ثابت نہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی ایسا نہیں کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جو ثابت ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ان کی دعا کو اللہ تعالیٰ کے ہاں وسیلہ بناتے تھے اور رسول اللہ ﷺ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کہنے پر دعا فرمایا کرتے تھے۔ جیسے کہ بارش وغیرہ طلب کرنے کی دعاؤں سے ثابت ہے جب نبیِ اکرم ﷺ وفات پا گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارش کی دعا کرنے کے لیے نکلے تو کہتے ہیں:

((اللهم إنا كنا إذا أجدبنا نتوسل إليك بنبينا فتسقينا وإنا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا فيسقون۔)) (البخاری۔کتاب الاستقاء۔۱۰۱۰)

''اے اللہ! جب ہم قحط سالی سے دوچار ہوتے تھے تو ہم اپنے نبی ﷺ کو تیری طرف وسیلہ بناتے تھے اور تو ہمیں سیراب کر دیتا تھا اور اب ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کو تیری طرف وسیلہ بناتے ہیں۔ ہم پر بارش برسا تو ان پر بارش برسائی گئی۔''

آپ ﷺ کے چچا کو وسیلہ بنانے کا مطلب یہ تھا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے رب سے دعا مانگی اور بارش برسانے کا سوال کیا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کی قدر و

منزلت کو وسیلہ بنایا تھا۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی قدر و منزلت ان سے کہیں زیادہ عظیم اور برتر تھی جو کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی اس طرح باقی تھی جس طرح آپ کی زندگی میں تھی۔ اس لیے اگر قدر و منزلت کو وسیلہ بنانا مراد ہوتا۔ تو وہ عباس رضی اللہ عنہ کی جگہ رسول اکرم ﷺ کی قدر و منزلت کو وسیلہ بناتے' لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا' نیز انبیائے کرام اور تمام صالح لوگوں کی قدر و منزلت کو وسیلہ بنانا شرک ہے واقعات اور تجربات سے یہی ثابت ہوتا ہے' چنانچہ توحید کی حفاظت اور شرک کے وسائل کو ختم کرنے کے لیے ایسا کرنا منع کر دیا گیا اللہ تعالیٰ محمد ﷺ ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(یہ فتوی مستقل کمیٹی نے جاری کیا مجلۃ البحوث الاسلامیہ۔۳۰/۸۱-۸۷)

علاج کے لیے کسی کاہن یا نجومی کے پاس جانے والے کا حکم؟

سوال: اس شخص کا کیا حکم ہے جو کسی بھی قسم کے علاج کے لیے کسی کاہن' نجومی یا جادوگر کے پاس جاتا ہے؟

جواب: علاج کے لیے کسی کاہن یا نجومی کے پاس جانا جائز نہیں۔ اگر ان کو سچا سمجھتا ہے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

((من أتى عرافًا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين يومًا۔))

''جو شخص کسی نجومی کے پاس جاتا ہے اور اس سے کوئی سوال کرتا ہے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے بیان کیا ہے اور صحیح مسلم میں معاویہ بن الحکم السلمی کی حدیث بھی موجود ہے جس میں کاہنوں کے پاس جانے سے منع کیا گیا ہے۔

اصحاب السنن اور امام حاکم نے نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((من أتى كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد))

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو درست قرار دے تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔یعنی وہ شخص قرآن پاک کا انکار کرتا ہے۔''

اس بارے میں اور بھی بہت ساری احادیث بیان کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد فرمائے اور نبی اکرم ﷺ ان کی آل اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(یہ فتویٰ مستقل کمیٹی نے جاری کیا ہے۔ مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۵۱/۲۱)

جادو کا توڑ جادو سے کرنے کا حکم

سوال: کیا کسی سحر زدہ شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی جادوگر سے جادو کے ذریعے اپنے جادو کا علاج کرائے؟

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں۔اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس کو امام احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے اپنی سند سے جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے جادو منتر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جادو منتر شیطانی عمل ہے۔''

طبعی دوائیں اور شرعی دعائیں اس کے علاج کے لیے کافی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کا علاج نہ ہو۔جس نے اس علاج کو معلوم کر لیا اسے علاج کا علم حاصل ہو گیا اور جسے نہ معلوم ہو سکا وہ جاہل رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے دوا سے علاج کرنے کا حکم دیا ہے اور حرام چیزوں سے علاج کرنے سے منع فرمایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

((تداووا ولا تتداووا بحرام۔))

''تم دوا استعمال کرو۔اور حرام دوا سے بچو۔''

نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إن الله لم يجعل شفاء كم في حرام۔))

''اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی۔''

ابو یعلی نے اس کو جید سند سے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور نبیؐ اکرم ﷺ ان کی آل اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتوی مستقل کمیٹی نے جاری کیا۔ (فتاوی مہمۃ لعموم الامۃ۔۱۰۶۔۱۰۷)

مریض کے لیے جانور ذبح کرنے' چاندی کی کوئی گول چیز یا کپڑے کا ٹکڑا مریض کے ہاتھ میں رکھنے کا حکم

سوال: لوگوں کا علاج کرنے والے بعض اشخاص کی ادویہ میں یہ شامل ہوتا ہے۔ کہ بکری' مرغی وغیرہ مریض کے سینے پر یا اس کے سر پر ذبح کی جائے۔ یا چاندی کی کوئی گول چیز جو کہ مریض کے ہاتھ میں رکھی جاتی ہے یا کپڑے یا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا یا مٹھی بھر ایسی مٹی جس کے متعلق میرا خیال ہے وہ مٹی ان کے قریبی کسی بزرگ کی قبر کی مٹی ہوتی ہے۔ اس طرح کی چیزوں سے علاج کرنے کا کیا حکم ہے۔ نیز اگر وہ کوئی بات بتائیں تو کیا ان کو سچا سمجھنا چاہیے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لیے ذبح کرنا حرام ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ذبح کرتا ہے۔ ایسا کرنا شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ ﴾ [الأنعام: ١٦٢-١٦٣]

''آپ کہہ دیں' بے شک میری نماز' قربانی (حج) زندگی اور موت تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور انہی چیزوں کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اطاعت کرنے والا ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

آپ نے فرمایا:

((لعن الله من ذبح لغير الله)) (مسلم۔ کتاب الاضاحی۔ ۱۹۷۸)

''جو شخص اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ذبح کرتا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔''

علاج کرانے کا وہ طریقہ جو سوال میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ بہت برا ہے۔ اگر چہ اللہ کے نام پر ہی ذبح کیا جائے۔ اور جو کچھ وہ بتاتے ہیں۔ اس کی تصدیق کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ وہ شعبدہ باز اور دجال (جھوٹے) ہیں۔

رسول اکرم ﷺ سے صحیح حدیث سے ثابت ہے آپ نے فرمایا:

((من أتى عرافا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين ليلة۔))

''جو شخص کسی نجومی وغیرہ کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے متعلق دریافت کرتا ہے۔ چالیس دن (رات) تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

اور دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من اتى كاهنًا فصدقه بما يقول كفربما انزل على محمد))

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچا سمجھتا ہے (یا ان کی تصدیق کرتا ہے) تو ایسا شخص محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس کا انکار کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور محمد ﷺ ' ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتویٰ مستقل کمیٹی نے جاری کیا۔ (مجلۃ البحوث ۲۸/۸۶۸۵)

الزار (جنوں) کے علاج کے لیے ذبح کرنے کا حکم؟

سوال: میری بیوی الزار (جنوں کی ایک قسم) کی بیماری میں مبتلا ہے۔ یہ بیماری اسے ایسے لوگوں کے میل جول رکھنے کی وجہ سے لاحق ہوئی ہے۔ جو اس بیماری میں مبتلا تھے۔ جب وہ لوگ کسی شخص سے محبت یا دوستی کرتے ہیں۔ اسے بھی اس بیماری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ جب یہ بیماری کسی کو لگ جائے تو اسے اس وقت شفا حاصل نہیں ہوتی جب تک ان لوگوں میں سے کوئی سہیلی اس کا علاج نہ کرے۔

میرا سوال یہ ہے کہ میری بیوی چاہتی ہے کہ میں اس کے لیے اس مرض سے شفا حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی بکرا ذبح کروں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ ذبیحہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا یا

اس کی سہیلی کے لیے۔اس لیے میں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔اب اس نے اپنا کچھ زیور گروی رکھ دیا ہے تاکہ جانور ذبح کر سکے۔کیا ایسا کرنا جائز ہے' مجھے کیا کرنا چاہیے؟ براہ کرم آگاہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔!

جواب: غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا شرکِ اکبر ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کہ غیر اللہ کے لیے ذبح کرتا ہے۔آپ کی بیوی کے علاج کے لیے مذکورہ طریقہ پر ذبح کرنا جائز نہیں۔شرعی علاج یہ ہے کہ جائز دواؤں' شرعی دم' قرآن پاک کی تلاوت اور شرعی دعاؤں سے علاج کیا جائے۔تمہارے لیے ضروری ہے کہ اپنی بیوی کو نصیحت کرو اور غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے سے اسے باز رکھو اور اس کی بیماری کے علاج کے لیے جائز راستہ اختیار کرو۔اللہ تعالیٰ آپ کی بیوی کو شفا اور ہدایت نصیب فرمائے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی سلامتی اور رحمتیں نازل فرمائے۔

یہ فتوی مستقل کمیٹی نے جاری کیا ہے۔(مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۲۸/۸۶)

بدن کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ کے اسما اور شیاطین کے نام لکھنے کا حکم؟

سوال: کیا کسی مسلمان کے لیے یہ جائز ہے' جنات یا فرشتوں کے روحانی نام یا اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ بطور تعویذ لکھ کر اپنے پاس رکھے تاکہ جنات اور شیاطین کے شر اور جادو سے اس کا بدن محفوظ رہے؟

جواب: کسی تکلیف کو دور کرنے کے لیے یا کوئی نفع حاصل کرنے کے لیے یا جنات کے شر سے بچنے کے لیے جنات یا فرشتوں سے مدد مطلب کرنا یا انہیں مددگار سمجھنا شرک اکبر ہے۔ایسا کرنے سے انسان دینِ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔انہیں پکار کر ایسا کیا جائے یا ان کے ناموں کو لکھ کر تعویذ بنا کر لٹکا لیا جائے یا انہیں دھو کر پی لیا جائے۔یہ سب کچھ شرک اکبر ہے۔ جب کہ ایسا کرنے والے کا عقیدہ بھی یہ ہو کہ تعویذ بنانے سے یا دھو کر پی لینے سے اللہ تعالیٰ کے بغیر اس کے لیے نفع مند ہو گا یا کوئی تکلیف دور ہو جائے گی۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے نام لکھنے اور انہیں تعویذ بنا کر لٹکانے کا تعلق ہے تو سلف میں سے بعض علما نے ایسا کرنا جائز قرار دیا ہے اور بعض علما نے اس کو ناپسند فرمایا ہے کیونکہ تعویذ کے بارے میں جو منع کا حکم ہے وہ عام ہے اور اس طرح کے تعویذ لٹکانا شرکیہ تعویذوں کو لٹکانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ نیز اس طرح میل کچیل اور گندگی سے واسطہ پڑتا ہے۔ جس سے اہانت کا پہلو سامنے آتا ہے اور یہی بات درست ہے۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتویٰ مستقل کمیٹی نے جاری کیا ہے۔ (مجلۃ البحوث الاسلامیہ۔ ۲۸/۵۷)

بعض بیماریوں کے علاج کے لیے بعض مخصوص اوصاف والے خاص جانوروں کو ذبح کرنے کا حکم

سوال: بعض لوگ جنہیں عربی طبیب کہا جاتا ہے۔ جب ایسے لوگوں کے پاس کوئی ایسا مریض جو کہ جناتی اثر سے متاثر ہوا ہو۔ لایا جاتا ہے تو عربی طبیب انہیں یہ حکم دیتا ہے کہ ایک خاص قسم کی مرغی ذبح کرو۔ جس کا رنگ سیاہ یا سفید ہو اور اس کا خون انسان پر ڈالا جائے اور بعض دفعہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ بھی نہیں کی جاتی اس قسم کے ذبیحہ کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا شرک اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾﴾ [الأنعام: ١٦٢-١٦٣]

”آپ کہہ دیں۔ میری نماز، قربانی (حج) زندگی اور میری موت تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ انہی باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا اسلام لانے والا ہوں۔“

نبی اکرم ﷺ نے غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

اس قسم کے شعبدہ بازوں اور کاہنوں وغیرہ کے پاس جانا جو شرکیہ کام کرتے ہیں اسی طرح حرام ہے۔ جس طرح ان سے سوال کرنا اور ان کو سچا سمجھنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور نبی اکرم ﷺ ' ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتویٰ مستقل کمیٹی نے جاری کیا۔ (مجلۃ البحوث الاسلامیہ۔ ۲۸/۹۱۔۹۲)

انسانوں پر جنات اثر کا ہونا اور شوہر کو بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے سے روکنے کا عمل ممکن ہے

سوال: انسان بیمار ہو جاتا ہے اور اس کی گفتگو معمول کے مطابق نہیں ہوتی تو لوگ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس پر جناتی اثر ہے۔ کیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟ پھر کسی حافظ قرآن کو بلایا جاتا ہے۔ وہ اس پر دم وغیرہ کرتا ہے تا کہ وہ اپنی طبعی حالت پر آ جائے۔ اسی طرح سہاگ رات خاص قسم کی قرأت کے ذریعے دولہا پر ایسی بندش لگا دی جاتی ہے کہ وہ اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کر سکتا۔ کیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ جنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں ان کا ذکر قرآن وسنت میں آیا ہے۔ ان پر بھی ذمہ داریاں ہیں۔ ان میں سے مومن جنت میں اور کافر جہنم میں جائیں گے۔ کسی جن کا کسی انسان پر اثر انداز ہونا ایسا معاملہ ہے جس کا اکثر واقعات سے پتہ چلتا ہے۔ جناتی اثر کا علاج شرعی دواؤں' دعا اور قرآن پاک کی تلاوت سے کیا جاتا ہے۔

دوسری بات کہ شادی کی رات دولہے پر ایسا عمل کرنا جس کی وجہ سے وہ سہاگ رات یا نکاح کے وقت دلہن کے ساتھ ہم بستری کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے جادو ہے۔ جو کہ حرام ہے۔ ایسا کرنا جائز نہیں۔ جادو کرنے کی ممانعت قرآن وسنت سے ثابت ہے اور جادوگر کی سزا قتل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ ان کی آل اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتوی مستقل کمیٹی نے رائج کیا۔

(فتاوى العلاج بالقران والسنة۔ الرقى وما يتعلق بهاللشيخ ابن باز' ابن عثيمين۔ ٧٣)

شیاطین (جنوں) کو حاضر کر کے ان سے یہ عہد لینے کا حکم کہ وہ کسی انسان پر اثر انداز نہ ہوں گے

سوال: ایسے لوگوں کے بارے میں دینی شرعی حکم کیا ہے جو عام انسانوں پر اللہ تعالیٰ کی آیات تلاوت کرتے ہیں اور جنوں کو حاضر کرتے ہیں' ان سے یہ عہد لیتے ہیں کہ وہ کسی ایسے انسان پر اثر انداز نہیں ہوں گے جس پر یہ لوگ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔

جواب: ایک مسلمان انسان کا دوسرے مسلمان کو قرآن پاک کی تلاوت سے دم کرنا شرعی طور پر جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے غیر شرکیہ دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

اور جو لوگ جنات کو استعمال کرتے ہیں اور انہیں حاضر کرتے ہیں ان سے وعدہ لیتے ہیں کہ کسی ایسے انسان پر اثر انداز نہیں ہوں گے جس پر وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔ ایسا کرنا جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ 'ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتوی مستقل کمیٹی نے جاری کیا ہے۔ (مجلۃ البحوث الاسلامیۃ۔ ۲۷۔۶۱)

جو شخص غیر اللہ سے مدد حاصل کرتا ہے اس کے پاس علاج کے لیے جانا حرام ہے' اگرچہ اس سے کسی کو شفا حاصل ہوئی ہو

سوال: ایک آدمی سخت بیمار ہوا۔ اس کی بیماری بڑھتی گئی۔ بہت سارے اطبا سے اس نے علاج کرایا۔ لیکن صحت یابی نہ ہوئی۔ پھر وہ ایک ایسے شخص کے پاس علاج کے لیے آ گیا جو قبروں میں دفن

شدہ مُردوں کو وسیلہ بناتا ہے۔ ان سے مدد طلب کرتا ہے۔ان سے برکت حاصل کرتا ہے۔ اس قبر پرست انسان سے اس بیمار کو شفا حاصل ہوئی۔ ایسا کئی بار ہو چکا ہے۔لوگوں کا اس پر اعتبار بڑھ گیا ہے اوران کے ذہن میں یہ بات آ گئی ہے کہ شفا اس کے شرکیہ اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے) کیا ایسے انسان کے پاس علاج کے لیے جانا جائز ہے' دین کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: قبروں میں دفن مُردوں کو پکارنا اوران سے مدد طلب کرنا وغیرہ شرکیہ اعمال کرنے والے انسان کے پاس جانا تا کہ اس کی دعا اور دم سے شفا حاصل ہو' حرام ہے۔ اگر چہ بعض لوگوں کو ایسے شخص سے فائدہ حاصل ہوا ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسے شخص کی دعا تقدیر سے موافقت کر جاتی ہے اور یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس کی دعا سے شفا حاصل ہوئی۔ حالانکہ شفا تقدیر میں لکھی ہوئی تھی اور کبھی بیماری جناتی شیاطین کے اثر سے لاحق ہوتی ہے اور وہ شیطان بیمار انسان کو ان مشرکین کے پاس جانے اور ان سے علاج کرانے پر اکساتے ہیں اور جب وہ بیمار ان کے پاس چلا جاتا ہے تو وہ شیطان اسے تکلیف دینا چھوڑ دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ نبیُ اکرم ﷺ 'ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتویٰ مستقل کمیٹی نے جاری کیا۔ (مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۲۷/ ۶۵)

((تعلموا السحر ولا تعملوابه)) یہ حدیث صحیح نہیں' ضعیف روایت بھی نہیں

سوال: تعلموا السحر و لا تعملوا به سے کیا مراد ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ضعیف حدیث ہے؟

جواب: جادو کرنے یا جادو سے بچنے کے لیے جادو سیکھنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ واضح فرمادیا ہے کہ جادو سیکھنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَٰرُوتَ وَمَٰرُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ﴾ [البقرة:۲:۱۰۲]

''(شیطان) لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ بھی سکھاتے تھے جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر بابل شہر میں اتارا گیا تھا۔ حالانکہ وہ دونوں کسی کو اس وقت تک نہ سکھاتے تھے جب تک یہ نہ بتا دیتے کہ ہم تو آزمائش ہیں تم کفر نہ کرو۔ (جادو نہ سیکھو)۔''

نبیٔ اکرم ﷺ نے واضح طور پر فرمایا کہ جادو کبیرہ گناہ ہے اور اس سے بچو۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِجْتَنِبُوا السبع الموبقات۔)) (البخاری۔ کتاب الوصایا ۲۷۶۶۔ مسلم۔ کتاب الایمان ۸۹)

''ہلاک کرنے والی سات چیزوں سے بچو۔''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جادو ان سات چیزوں میں سے ایک ہے۔

سنن نسائی میں ہے:

((من عقد عقدة ونفث فيها فقد سحر ومن سحر فقد أشرك۔))
(النسائی۔ کتاب التحریم۔ ۷/ ۱۱۲)

''جس شخص نے کوئی گرہ لگائی اور پھر اس میں پھونک ماری اس نے جادو کیا اور جس شخص نے جادو کیا اس نے شرک کیا۔''

تعلموا السحر ولا تعملوا به۔ ہمارے علم کے مطابق یہ حدیث نہیں ہے۔ نہ صحیح اور نہ ہی ضعیف۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ رسول اکرم ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتویٰ مستقل کمیٹی نے جاری کیا۔

فتاوى العلاج بالقرآن والسنة ـ الرقى وما يتعلق بها للشيخ ابن باز۔ ابن عثيمين۔ (اللجنة الدائمة ـ ٥٧)

غیراللہ کے نام پر ذبح کر کے یا حرام اشیا سے علاج کرنے کا حکم

سوال: میں ایک مسلمان انسان ہوں۔ میں بیمار ہوا اور ایک جادوگر کے پاس چلا گیا۔ اس نے بیماری کے اسباب ذکر کیے اور مجھ سے کہا کہ میں اس بیماری کا علاج اس شرط پر کروں گا کہ تم ایک جانور ذبح کرو یا کسی درخت کی شاخوں میں شراب ملاؤ' ورنہ تم مر جاؤ گے۔ میں بیمار انسان ہوں اور میری بیماری بڑھ رہی ہے۔ ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔؟

جواب: (ا) اگر ایسا ہی معاملہ ہے جس طرح سوال میں ذکر کیا گیا ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسے جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے پاس علاج کے لیے جانا حرام ہے جو یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ انہیں بیماری اور اس کے اسباب کی معرفت عام معروف طریقے کے علاوہ حاصل ہوتی ہے۔ اس نے آپ کو یہ جو حکم دیا ہے کہ آپ غیراللہ کے نام پر ذبح کریں۔ غیراللہ کے نام پر ذبح کرنا شرکِ اکبر ہے۔ شراب سے علاج کرنا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔

(۲) شرعی دعاؤں اور جائز دواؤں سے علاج کرنا شرعی طور پر جائز ہے اور اس طرح علاج کرنے میں کوئی ڈر نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیماری سے صحت یابی عطا فرمائے اور ہر تکلیف سے بچائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ نبی اکرم ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

(یہ فتوی مستقل کمیٹی نے جاری کیا)

(فتاوی علاج بالقرآن والسنة. الرقی وما یتعلق بها - للیشیخ ابن باز' ابن عثیمین' اللجنة الدائمة ص ٦٠)

آنے والے وقت میں بیٹے کی بیوی کون ہوگی دشمنی کرے گی یا نہیں ایسا سوال کرنے کا حکم

سوال: کیا کسی مسلمان کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کسی سے اپنی مرض کے متعلق پوچھے اور وہ شخص

ایسے بتائے کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ مریض اس سے جادو ختم کرنے کا مطالبہ کرے۔ تو وہ شخص مریض کے سر کو ایک پانی والے برتن میں اوندھا کر کے اس پر سیسہ وغیرہ ڈالتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ فلاں شخص نے اس پر جادو کیا ہے۔

کیا کسی عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کسی سے یہ سوال کرے۔ کہ اس کا بیٹا کس عورت سے شادی کرے گا۔

اور اپنے شادی شدہ بیٹے کے بارے میں یہ سوال کرے کہ کیا اس کی بیوی ہم سے محبت کرے گی یا دشمنی؟

جواب: ہر مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ باطنی امراض، اعصابی امراض کے طبیب یا آپریشن کرنے والے ماہر ڈاکٹر کے پاس جائے تاکہ وہ طبیب یا ڈاکٹر اس کی بیماری کی تشخیص کرے اور وہ اپنے علم کے مطابق حرام دواؤں کے بغیر دیگر مناسب دواؤں سے اس کا علاج کرے۔ کیونکہ ایسا کرنا عام اسباب کو اختیار کرنے کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے۔ اس کا علاج بھی پیدا کیا ہے۔ جس نے اس علاج کو معلوم کر لیا اسے بیماری کے علاج کا پتہ چل گیا اور جسے نہ معلوم ہو سکا وہ جاہل ہی رہا اور اپنی بیماری معلوم کرنے کے لیے ایسے کاہنوں کے پاس جانا جائز نہیں جو غیب جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں اور جو کچھ وہ بتائیں اس کو سچ سمجھنا یہ بھی جائز نہیں کیونکہ وہ تو صرف اندازے سے بات کرتے ہیں۔ یا کسی جن وغیرہ کو حاضر کر لیتے ہیں تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اس کی مدد حاصل کر سکیں۔ ایسے لوگ کافر ہیں اور ان سے مدد طلب کرنا شرک ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من أتى عرافًا فسأله عن شيء لم تقبل صلاته أربعين۔))

''جو شخص کوئی بات پوچھنے کے لیے کسی نجومی کے پاس جاتا ہے اس کی چالیس (دن) کی نماز قبول نہ ہوگی۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے بیان کیا ہے۔

سنن میں مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من أتى كاهنًا فصدقه فقد كفر بما أنزل الله على محمد۔))

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرتا ہے تو ایسا شخص رسول اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کے ساتھ کفر کرتا ہے (اس کا انکار کرتا ہے)''

بزار نے اس حدیث کو جید سند سے بیان کیا ہے۔

کسی انسان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ سر پر سیسہ انڈیلنے جیسے علاج کے لیے ان کی بات مانے یہ سب کہانت کی باتیں ہیں اور اگر مریض یہ سب کچھ بخوشی قبول کرتا ہے تو وہ بھی کہانت اور شیطان جنوں سے مدد طلب کرتے میں ان کا مددگار بنتا ہے۔ اسی طرح کسی کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ کسی کاہن کے پاس جا کر یہ سوال کرے کہ اس کا بیٹا کس سے شادی کرے گا اور میاں بیوی ان دونوں کے خاندان میں محبت ہوگی یا دشمنی۔ میل جول ہوگا یا جدائی کیونکہ یہ سب غیب کی باتیں ہیں اور غیب اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ، ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

یہ فتویٰ مستقل کمیٹی نے جاری کیا۔ (مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۱۹۔۱۶۲/ ۱۶۳)

جادو کی اقسام اور جادوگر کا حکم؟

سوال: جادو کی کتنی قسمیں ہیں؟ کیا جادوگر کافر ہے؟

جواب: جادو کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) گرہیں باندھنا اور دم کرنا۔ اس صورت میں کچھ پڑھنا ہوتا ہے اور ایسے طلسم کو اختیار کیا جاتا ہے جس کی بدولت جادوگر اپنے شیطان جنوں کو شریک کر کے جادو زدہ انسان کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَٱتَّبَعُوا۟ مَا تَتْلُوا۟ ٱلشَّيَـٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَـٰنَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَـٰنُ وَلَـٰكِنَّ ٱلشَّيَـٰطِينَ كَفَرُوا۟ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ ﴾ [البقرة: ۱۰۲]

''لوگوں نے اس چیز کو اپنالیا جو سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کے دنوں میں شیطان پڑھا کرتے تھے۔ سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا۔ لیکن شیطان کفر کیا کرتے تھے وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔''

(۲) ادویات اور جڑی بوٹیاں جادو زدہ انسان کے جسم، عقل، ارادہ اور اس کے میلان (رجحان) پر اثر کرتی ہیں۔ جادوگروں کی اصطلاح میں میلان کا لفظ عطف جھکاؤ اور ''صرف'' توجہ ہٹانے کے لیے استعمال ہوتے ہے۔ جادوگر انسان کو ایسا بنا دیتے ہیں کہ وہ اپنی بیوی یا کسی دوسری عورت کی طرف اتنا مائل ہو جاتا ہے وہ اس سے جو چاہتی ہے وہی کرتا ہے صرف اس کے بالکل برعکس ہے اور یہ سب کچھ سحر زدہ انسان کے بدن میں آہستہ آہستہ اثر کرتے ہوئے اسے ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے اور وہ اپنے تصور میں چیزوں کو ان کی حالت کے بالکل برعکس خیال کرتا ہے۔

جادوگر کے کافر ہونے کے بارے میں اہلِ علم کی رائے مختلف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں، کافر نہیں ہوتا لیکن جادو کی ہم نے پہلے جو دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ان سے اس مسئلے کا حل بھی مل جاتا ہے۔

جس شخص کا جادو شیطانوں کے ذریعے سے ہوگا وہ کافر ہو جاتا ہے اور جس شخص کا جادو دوا اور جڑی بوٹیوں وغیرہ سے ہو وہ کافر نہیں ہوگا۔ لیکن اسے گناہ سمجھا جائے گا۔

(المجموع الثمین من فتاوی الشیخ ابن عثیمینؒ۔ ۱۳۲/۲-۱۳۴)

جادوگر کو مرتد ہونے اور کسی حد کی وجہ سے قتل کرنا؟

سوال: کیا جادوگر کو مرتد ہونے یا کسی حد کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

جواب: جادوگر کو کبھی حد کی وجہ سے اور کبھی مرتد ہونے کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔ جس طرح کہ سابقہ فتوی میں تفصیل گزر چکی ہے جب ہم اس کو کافر سمجھیں گے تو مرتد ہونے کی بنا پر قتل کیا جائے گا۔ اور جب ہم اس کو کافر نہیں تسلیم کرتے تو پھر حد کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

جادوگر کو ہر حال میں قتل کرنا واجب ہے اگرچہ ہم اسے کافر سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ کیونکہ ان سے

بہت زیادہ تکلیف پہنچتی ہے اوران کا معاملہ بہت خطرناک ہوتا ہے۔ایسے لوگ بیوی اوراس کے شوہر کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں اور کبھی اس کے خلاف بھی کرتے ہیں۔کبھی وہ دشمنوں میں الفت پیدا کردیتے ہیں تاکہ اپنے مقاصد کو حاصل کرسکیں۔جیسے کہ کوئی شخص کسی عورت پر اس سے زنا کرنے کے لیے جادو کرے تو حاکم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جادوگر کو توبہ کا موقع دیے بغیر قتل کردے جب کہ اس پر حد کو جاری کرنا ضروری ہو جائے۔کیونکہ جب حد کا معاملہ امام (حاکم) تک پہنچ جائے تو پھر اس سے توبہ نہیں کرائی جاتی۔بلکہ حد کو ہر حال میں نافذ کیا جاتا ہے۔

جب کہ کفر کرنے کی صورت میں توبہ کرنے کا موقع دیا جائے گا۔اس طرح سے ہم ان لوگوں کی غلطی معلوم کرسکتے ہیں۔جنہوں نے مرتد کے حکم کو حدود میں داخل کردیا ہے اورانہوں نے حدود میں سے ایک حد مرتد کے لیے ذکر کی ہے۔حالانکہ مرتد کا قتل حد کے اعتبار سے نہیں ہوتا کیونکہ جب وہ توبہ کرلیتا ہے تو اس پر حد نافذ نہیں ہوسکتی۔

نیز حدود کا نفاذ ان لوگوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔جن پر حد نافذ ہوتی ہے اور وہ کافر نہیں ہوتے۔

لیکن اگر کسی شخص کو مرتد ہونے کی بنا پر قتل کیا جائے تو اس کی سزا کفارہ نہیں بنے گی اور مرتد کافر ہوگا۔اس پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔نہ اسے غسل دیا جائے گا اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

جادوگروں کو قتل کرنا شرعی قواعد کے عین مطابق ہے۔کیونکہ وہ زمین میں فساد برپا کرنا چاہتے ہیں اوران کا فساد بہت بڑا فساد ہے جب ان کو قتل کردیا جائے گا تو لوگ ان کے شر سے محفوظ ہو جائیں گے اور جادو سیکھنے سکھانے سے باز آجائیں گے۔

(المجموع الثمین من فتاوی الشیخ ابن عثیمین ۲/۱۳۳۔۱۳۴)

رسول اکرم ﷺ پر جادو ہونے کے دلائل

سوال: کیا یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا تھا؟

جواب: ہاں' یہ بات صحیحین اور ان کے علاوہ دیگر کتب میں موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی تشریعی حیثیت یا نزول وحی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ آپ ﷺ پر جادو کا صرف اتنا اثر ہوا کہ آپ ﷺ کو نہ کیے ہوئے معاملات کے بارے میں یہ خیال گزرتا تھا کہ انہیں کر چکے ہیں اور یہ جادو لبید بن الاعصم یہودی نے کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے نجات عطا فرمائی۔ اس کے بارے میں وحی نازل ہوئی اور نبی اکرم ﷺ نے معوذتین کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کی۔ آپ ﷺ کے ان معاملات پر اس جادو کا کوئی اثر نہ تھا جن کا تعلق وحی سے تھا یا پھر وہ عبادات سے متعلق تھے۔ بعض لوگ اس کا انکار کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو جادو ہوا تھا۔ وہ یہ دلیل اختیار کرتے ہیں کہ یہ تسلیم کرنے سے ان ظالموں کی تصدیق ہوتی ہے جو یہ کہتے تھے۔

﴿ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴾ [الفرقان: ۸]

''تم تو ایک سحر زدہ انسان کی پیروی کرتے ہو۔''

لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے ان ظالم لوگوں کی موافقت لازم نہیں آتی۔ کیونکہ ان کا کہنا یہ تھا کہ رسول اکرم ﷺ وحی کی باتیں جادو کی حالت میں کرتے ہیں اور جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں۔ وہ سب ایسی غیر معقول باتیں ہیں جس طرح ایک سحر زدہ انسان غیر معقول باتیں کرتا ہے حالانکہ جس جادو سے آپ ﷺ متاثر ہوئے تھے۔ وہ وحی اور عبادات میں سے کسی پر کوئی اثر نہ کر سکا تھا۔ ہمارے لیے یہ بات درست نہیں کہ ہم صرف غلط فہمی کی بنا پر صحیح احادیث کو جھٹلائیں۔ جس شخص کو یہ بات سمجھ میں آ گئی اس نے احادیث کے مفہوم کو پا لیا۔

(المجموع الثمین من فتاوی الشیخ ابن عثیمین ۲/۱۳۴۔۱۳۵)

جادو ایک حقیقت ہے

سوال: کیا جادو کی کوئی حقیقت ہے؟

جواب: جادو کی حقیقت ہے اور وہ حقیقی طور پر اثر کرتا ہے لیکن جب وہ کسی چیز کو الٹ پلٹ کر دے یا کسی پر سکون چیز میں حرکت پیدا کر دے یا کسی حرکت کرنے والی چیز کو حرکت سے روک دے۔ تو یہ سب باتیں خیالی ہوتی ہیں۔ حقیقت نہیں ہوتی۔ فرعون کی قوم کے جادوگروں کا قصہ ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ سَحَرُوٓاْ أَعْيُنَ ٱلنَّاسِ وَٱسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَآءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿١١٦﴾ ﴾

[الأعراف: ١١٦]

''انہوں نے لوگوں کی نظروں پر جادو کر دیا۔ (نظر بندی کر دی) اور ان پر ہیبت (ڈر خوف) طاری کر دی اور انہوں نے بہت بڑا جادو دکھایا۔''

انہوں نے لوگوں کی نظروں پر کیسے جادو کیا! لوگوں کی نظروں پر انہوں نے اس طرح جادو کیا کہ جب لوگوں نے جادوگروں کی رسیوں اور ان کی لاٹھیوں کو دیکھا تو انہیں یہ دونوں چیزیں چلتے پھرتے سانپ نظر آنے لگیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾ ﴾ [طه: ٦٦]

''ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو خیال گزرا کہ وہ (رسیاں اور لاٹھیاں) بھاگ دوڑ رہی ہیں۔''

لہٰذا چیزوں کے الٹ پلٹ کرنے، پُر سکون چیز میں حرکت پیدا کرنے اور متحرک کو پر سکون بنانے میں جادو کا کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن کسی کو سحر زدہ کرنے، یا سحر زدہ انسان پر اثر کرنے کے لیے جادو بہت زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے سحر زدہ انسان متحرک چیز کو ساکن اور ساکن کو متحرک خیال کرتا ہے۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ جادو کی حقیقت ہے جس سے سحر زدہ انسان کے بدن، اور ہوش و حواس پر اثر ہوتا ہے اور بسا اوقات اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

(المجموع الثمین من فتاوی الشیخ ابن عثیمینؒ ۲/۱۳۱-۱۳۲)

جادو کا توڑ جادو سے کرنے کا حکم؟

سوال: سحر زدہ انسان سے جادو منتر ختم کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سحر زدہ انسان سے جادو منتر ختم کرنے کے سلسلے میں زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ جادو ختم کرنے کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: جادو کو قرآن کریم' شرعی دعاؤں اور جائز ادویات سے ختم کیا جائے۔ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اس میں مصلحت ہے اور کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ اکثر اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ایسی مصلحت ہے جس میں کوئی نقصان نہیں۔

دوسری قسم: جب جادو کا توڑ حرام چیز سے کیا جائے جیسے کہ جادو کو جادو کے ذریعے ختم کرنا' اہل علم کے درمیان ایسا کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علما نے ضرورت کے تحت اس کی اجازت دی ہے۔

لیکن بعض علما ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں۔ کیونکہ جب رسول اکرم ﷺ سے النشر ۃ (جادو منتر) کے متعلق دریافت فرمایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ھی من عمل الشیطان))

''ایسا کرنا شیطانی عمل ہے۔''

اس حدیث کی سند جید ہے اور ابوداؤد رحمہ اللہ نے اس کو بیان کیا ہے۔ اس طرح جادو کا توڑ جادو سے کرنا حرام ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی تکلیف کو دور کرنے کے لیے دعا اور عاجزی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ﴾

(البقرۃ:۱۸۶)

''جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں (تو آپ ان کو بتا دیں)

بے شک میں قریب ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔"

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان موجود ہے۔

﴿ أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ ﴾ [النمل: ٦٢]

"مجبور ولاچار انسان کی دعا کون قبول کرتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور تکلیف کو دور کرنے والا کون ہے اور تم کو زمین میں خلافت عطا فرماتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔!"

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

یہ فتوی شیخ محمد بن عثیمین نے جاری کیا۔

(فتاوی علاج بالقرآن والسنۃ الرقی وما یتعلق بھا للشیخ ابن باز' ابن عثیمین۔

اللجنۃ الدائمہ ص ٥٥)

جادو سیکھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال: جادو اور اس کے سیکھنے کا حکم کیا ہے؟

جواب: اہل علم کہتے ہیں کہ جادو لغت کے لحاظ سے ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کے اسباب پوشیدہ اور لطیف ہوں۔ اس کی تاثیر اتنی پوشیدہ ہو کہ لوگ اس کو پا نہ سکیں۔

اس مفہوم کے لحاظ سے جادو میں ستاروں کا علم اور کہانت بھی شامل ہیں۔ بلکہ ایسا بیان اور فصیح کلام بھی جادو میں شامل ہوگا۔ جس سے لوگ متاثر ہوں۔ جیسے کہ رسول اکرم ﷺ کا بیان ہے:

(ان من البیان السحرًا) "بے شک بعض بیان (وعظ ونصیحت وغیرہ) جادو ہوتا ہے۔"

لہٰذا ہر وہ چیز جو ان دیکھے پوشیدہ طریقے سے اثر انداز ہو وہ جادو ہے۔

اصطلاحی لحاظ سے بعض علما نے یہ تعریف کی ہے کہ جادو ایسے تعویذ' دم اور گرہیں ہیں جو کہ دل' عقل اور بدن پر اثر کرتی ہیں۔ جن کی وجہ سے عقل ختم ہو جاتی ہے۔ محبت اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔

شوہراوراس کی بیوی کے درمیان جدائی پیدا ہوتی ہے۔ بدن مریض ہو جاتا ہے سوچنے' سمجھنے کی قوت ختم ہو جاتی ہے۔

جادو سیکھنا حرام ہے۔ بلکہ کفر ہے جب کہ جادو شیاطین کے اشتراک سے کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَٱتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ ٱلشَّيَـٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَـٰنَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَـٰنُ وَلَـٰكِنَّ ٱلشَّيَـٰطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَـٰرُوتَ وَمَـٰرُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنْ خَلَـٰقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْاْ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ ﴾ [البقرة: ۱۰۲]

''ان لوگوں نے اس چیز کی پیروی کی جو سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں شیطان پڑھا کرتے تھے۔ سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا۔ بلکہ شیطانوں نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ چیز سکھاتے تھے جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر بابل شہر میں نازل کی گئی تھی اور وہ دونوں کسی کو نہ سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ بے شک ہم تو فتنہ (آزمائش) ہیں تم کفر نہ کرو (یہ نہ سیکھو) لیکن لوگ ان دونوں سے ایسی چیز سیکھتے تھے جس سے وہ شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے تھے حالانکہ لوگ اس سے اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور لوگ ایسی چیز سیکھتے تھے جو ان کے لیے نقصان دہ تھی' فائدہ مند نہ تھی اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جو کچھ انہوں نے خریدا ہے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ چیز بہت بری ہے جس کو اپنی جانوں کے بدلے خرید رہے ہیں۔ کاش انہیں یہ معلوم ہوتا۔''

اس قسم کے جادو کا سیکھنا جو کہ شیطانوں کے اشتراک سے کیا جائے کفر ہے۔ اس کا استعمال بھی

کفر ہے اور مخلوق پر ظلم اور زیادتی ہے اس وجہ سے جادوگر کو مرتد ہونے کی وجہ سے یا حد کے نفاذ کے لیے قتل کیا جائے گا۔ اگر اس کا جادو اس قسم کا ہے جس سے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ تو اس کو کافر اور مرتد ہونے کی صورت میں قتل کیا جائے گا۔ اور اگر اس کا جادو کفر تک نہیں پہنچتا تو اس پر حد نافذ کرتے ہوئے اسے قتل کیا جائے گا۔ تاکہ مسلمانوں کو اس کے شر اور اس کی تکلیف سے بچایا جا سکے۔

(المجموع الثمین من فتاوی ابن عثیمین۔ ۱۳۰/۲۔۱۳۱)

کاہنوں کے پاس جانے اور کہانت کا حکم؟

سوال: کھانت کیا ہے اور کاہنوں کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کھانة فعالة۔ کے وزن پر "تکھن" سے بنایا گیا ہے جس کا مطلب اندازے لگانا اور حقیقت کو ایسے امور سے تلاش کرنا جن کی کوئی بنیاد نہ ہو۔

ایامِ جاہلیت میں یہ کام ایسی قومیں کرتی تھیں جن کے پاس شیطان آتے جاتے تھے۔ وہ آسمان سے کوئی بات چوری چھپے سن لیتے تھے۔ اور لوگوں کو بتایا کرتے تھے۔ پھر وہ لوگ اس ایک بات میں جو آسمان سے ان تک شیطانوں کے ذریعے پہنچتی تھی بہت کچھ اضافہ کر کے عام لوگوں کو بیان کرتے۔ جب کوئی واقعہ ان کی بتائی ہوئی بات کے مطابق ہو جاتا تو عام لوگ ان کے بارے میں دھوکے میں مبتلا ہو جاتے۔ انہیں باہمی اختلاف میں اپنا حکم (فیصلہ کرنے والا) بناتے۔ اور ان سے مستقبل کے بارے میں دریافت کرتے۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ کاہن وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو مستقبل کی پوشیدہ باتوں کے بارے میں بتائے۔

کاہنوں کے پاس جانے والے لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) بعض لوگ کاہن کے پاس اس لیے جاتے ہیں کہ وہ ان سے سوال تو کرتے ہیں لیکن ان کی تصدیق نہیں کرتے۔ ایسا حرام ہے اور ایسے کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جس طرح کہ صحیح مسلم میں یہ روایت ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من اتى عرافاً فسئاله لم تقبل صلاته اربعين يوما أو اربعين ليلة۔))

''جو شخص کسی نجومی کے پاس جاتا ہے اور اس سے سوال کرتا ہے۔ چالیس دن یا چالیس راتیں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

(۲) دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو کسی کاہن کے پاس جاتے ہیں۔ اس سے سوال کرتے ہیں اور جو کچھ وہ بتائے اسے سچ سمجھتے ہیں۔ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے۔ کیونکہ اس طرح سے وہ اس کے غیب دان ہونے کے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں اور کسی انسان کے غیب دان ہونے کے دعوٰی کی تصدیق کرنے سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو جھٹلایا جاتا ہے۔

﴿ قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ ﴾ [النمل: ۶۵]

''آپ کہہ دیں۔ زمین وآسمان میں کوئی بھی اللہ کے علاوہ غیب نہیں جانتا۔''

حدیث نبوی میں بھی یہ آیا ہے:

((من أتى كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما نزل على محمد۔))

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی باتوں کو سچا تسلیم کرتا ہے تو ایسا شخص اس چیز کے ساتھ کفر کرتا ہے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔''

(۳) تیسری قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو کاہن کے پاس جاتے ہیں اس لیے سوال کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی حالت سے آگاہ کرتے ہیں کہ یہ سب کہانت' ہیر پھیر اور گمراہی ہے۔ ان لوگوں کے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابن صیاد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس کے متعلق نبیٔ اکرم ﷺ نے اپنے دل میں کوئی بات چھپالی۔ اور آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ میرے دل میں تمہارے متعلق کیا ہے۔ تو اس نے کہا۔ ''الدخ'' وہ ''دخان'' دھواں کہنا چاہتا تھا۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

((اخسأ فلن تعدو قدرك۔)) (البخاری۔ کتاب الادب ۶۱۷۲۔ مسلم۔ کتاب الفتن ۲۹۳۰)

''آنکھوں سے دور ہو جاؤ۔ تو اپنی تقدیر سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔''

کاہنوں کے پاس جانے والے لوگوں کی حالت تین طرح کی ہوتی ہے۔

(۱) پہلی قسم کے وہ لوگ جو ان سے سوال کرتے ہیں اور ان کو سچا نہیں سمجھتے اور نہ ہی عام لوگوں کو ان کے مکروفریب کے متعلق بتاتے ہیں تو ایسا کرنا حرام ہے اور ایسے شخص کی نماز چالیس دن (رات) تک قبول نہیں ہوتی۔

(۲) ان سے سوال کرتے ہیں اور ان کو سچا سمجھتے ہیں۔ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے اور انسان کو اس سے توبہ کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ ورنہ اس کی موت کفر کی حالت میں ہوگی۔

(۳) تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو ان کا امتحان لینے کے لیے ان سے سوال کرتے ہیں اور ان کا حال عام لوگوں کو بیان کرتے ہیں۔ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(المجموع الثمين من فتاوى الشيخ ابن عثيمين ۔ ۲/ ۱۳۶۔۱۳۷)

جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے سوال کرنے کا حکم؟

سوال: یمن کے بعض اطراف میں ایسے لوگ رہتے ہیں جن کو ''السادۃ'' سید کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ بعض کام دین کے خلاف کرتے ہیں جیسے شعبدہ بازی وغیرہ۔ ان لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ لوگوں کو بڑی سخت بیماریوں سے شفا دے سکتے ہیں۔ اس کو ثابت کرنے کے لیے وہ اپنے آپ کو خنجر مارتے ہیں یا اپنی زبان کاٹ کر بغیر کسی تکلیف کے دوبارہ جوڑ لیتے ہیں۔ ان میں سے بعض نماز پڑھتے ہیں اور بعض نماز نہیں پڑھتے۔ اسی طرح وہ لوگ اپنے خاندان کے علاوہ دوسرے خاندانوں میں شادی کرنا خود اپنے لیے تو جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن اپنے خاندان میں کسی دوسرے کی شادی کو حلال نہیں سمجھتے۔ اور جب وہ کسی بیمار کے لیے دعا کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں ''یا اللہ یا فلاں'' (اللہ کے ساتھ اپنے کسی بزرگ کا نام لیتے ہیں)

پہلے تو لوگ ان کی بڑی عزت واحترام کرتے تھے اور ان کو غیر معمولی انسان سمجھا جاتا تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ کا مقرب خیال کیا جاتا تھا' بلکہ ان کو رجال اللہ (اللہ کے بندے) کہا جاتا تھا۔

اب ان کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض ان کے مخالف ہیں ایسے لوگ نوجوان ہیں یا طالب علم ہیں اور بعض ابھی تک ان کو برتر سمجھتے ہیں۔ایسا سمجھنے والے لوگ بوڑھے ہیں اور ان کا علم سے کوئی واسطہ نہیں۔

براہِ کرم حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔؟

جواب: ایسے لوگ ''صوفی'' ہوتے ہیں۔ان کے اعمال ناپسندیدہ اور حرکات غلط قسم کی ہوتی ہیں۔ ان کا تعلق ان ''عرافین'' اٹکل پچو لگانے والوں'' سے بھی ہوتا ہے۔جن کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((من أتى عرافًا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين يوماً۔))

''جو شخص کسی عراف کے پاس جا کر سوال کرتا ہے۔اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی۔''

کیونکہ ایسے لوگ غیب دانی کا دعوٰی کرتے ہیں اور جنات کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ان کی عبادت کرتے ہیں اور جادو کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور فرعون کے قصہ میں بیان فرمایا ہے۔

﴿ قَالَ أَلْقُوا۟ ۖ فَلَمَّآ أَلْقَوْا۟ سَحَرُوٓا۟ أَعْيُنَ ٱلنَّاسِ وَٱسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَآءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿١١٦﴾ ﴾ [الأعراف: ١١٦]

''موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا' تم ڈالو' جب انہوں نے (اپنی رسیاں اور لاٹھیاں) ڈال دیں۔انہوں نے لوگوں کی نظروں پر جادو کر دیا (نظر بند کردی) اور ان پر ڈر خوف طاری کر دیا اور بہت بڑا جادو کر دکھایا۔''

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

((من أتى كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد۔))

''جو کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی باتوں کو سچ سمجھتا ہے وہ محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس کے ساتھ کفر کرتا ہے۔''

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں۔

((من أتى عرافًا أو كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد۔))

''جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی باتوں کو سچا سمجھتا ہے ایسا شخص محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس کے ساتھ کفر کرتا ہے۔''

ان احادیث کی رو سے ایسے لوگوں کے پاس جانا اور سوال کرنا جائز نہیں اور ان کا غیر اللہ کو پکارنا' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا یا ان کا یہ خیال کرنا کہ ان کے آباء واجداد دنیا کے معاملات میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ یا بیماروں کو شفا دیتے ہیں۔ یا مرنے اور غیب ہونے کے باوجود دعا کا جواب دیتے ہیں (قبول کرتے ہیں) یہ سب اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر ہے اور شرک اکبر ہے۔ ان لوگوں کی باتوں کا انکار کرنا' ان کے پاس نہ جانا' ان سے سوال نہ کرنا' ان کو سچا نہ سمجھنا واجب ہے کیونکہ ان کے اعمال میں کاہنوں' نجومیوں کے اعمال اور غیر اللہ کی عبادت کرنے والے مشرکین' غیر اللہ سے مدد مانگنے والے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ جنات اور مُردوں سے اور ان کی طرف سے منسوب ہونے والوں سے استعانت کرنے والے لوگوں کے اعمال پائے جاتے ہیں۔ اور ان کا یہ خیال ہے کہ ان کے اباؤ اجداد اور دوسرے لوگوں کو ولایت یا کرامت حاصل ہے۔ بلکہ یہ تمام اعمال شعبدہ بازوں' اور کاہنوں کے اعمال ہیں۔ جو کہ اسلام کی پاک شریعت میں ناپسند کیے جاتے ہیں۔

اور ان کے عجیب وغریب اعمال جیسے اپنے آپ کو خنجر مارنا یا اپنی زبان کو کاٹ لینا یہ سب کچھ لوگوں کو دھوکا دینے کا ڈھنگ ہے۔ ان سب کا تعلق حرام جادو سے ہے۔

جس کے حرام ہونے اور اس سے بچنے کے بارے میں کتاب وسنت میں بے شمار دلائل موجود ہیں کسی بھی عقل مند کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسی باتوں سے دھوکا کھا جائے۔ یہ سب کچھ ایسی چیزوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرعون کے جادوگروں کے قصہ میں کیا ہے۔

﴿ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾ ﴾ [طه: ٦٦]

''ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو یہ خیال گزرتا تھا کہ وہ سب چیزیں (رسیاں' لاٹھیاں) دوڑ رہی ہیں۔''

ان لوگوں نے جادو، شعبدہ بازی، کہانت اور علم نجوم، شرک اکبر، غیر اللہ سے مدد طلب کرنا جیسے اعمال اور علم غیب اور دنیا کے معاملات میں دخل اندازی کرنے کے دعوی کو جمع کرلیا ہے۔ یہ سب باتیں شرک اکبر، واضح کفر اور ایسی شعبدہ بازی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

اور اس علم غیب کو جاننے کا دعویٰ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ ﴾ [النمل: ٦٥]

''آپ کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین وآسمان میں بسنے والا کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔''

اور اس لیے ان تمام مسلمانوں پر جو ان لوگوں کے حالات سے واقف ہیں یہ واجب ہے کہ وہ ان کا انکار کریں۔ ان کی بداعمالیوں کو بیان کریں۔ اور اگر ایسے لوگ کسی اسلامی ملک میں رہتے ہیں تو ان کا معاملہ حکمرانوں تک پہنچایا جائے جو ان کو مناسب سزا دے کر ان کی برائی کو ختم کرسکیں اور مسلمان ان کے دھوکے فریب سے محفوظ رکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

(مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ للشیخ ابن باز ؒ ۲۷۸-۲۷٦/٥)

کاہنوں کے پاس جانے' ان سے سوال کرنے اور ان کو سچا سمجھنے کا حکم؟

سوال: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور محمد ﷺ جو کہ تمام انبیا اور مرسلین سے بزرگ و برتر ہیں' ان پر' ان کی آل پر اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر اللہ تعالیٰ رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اکثر لوگوں میں یہ بات پھیلی ہوئی ہے کہ کچھ لوگ کاہنوں' نجومیوں' جادوگروں' اٹکل پچو لگانے والے جیسے لوگوں سے مستقبل کے حالات' قسمت' شادی اور امتحان میں کامیابی وغیرہ جیسے معاملات جاننے کے لیے تعلق جوڑتے ہیں جب کہ ان کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُۥ يَسْلُكُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ ﴾ [الجن: ٢٦-٢٧]

''(اللہ تعالیٰ) غیب کو جاننے والا ہے اور وہ کسی اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا مگر پیغمبروں میں سے جس کو پسند کرلے (اس پر غیب ظاہر کرتا ہے) اور اس کے آگے پیچھے نگران رکھتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ ﴾ [النمل: ٦٥]

''آپ کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین و آسمان میں غیب کوئی نہیں جانتا۔''

کاہن، نجومی اور جادوگر اور ان جیسے لوگوں کی گمراہی اور آخرت میں برے انجام کو اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ نے خوب واضح کیا ہے اور یہ لوگ غیب نہیں جانتے۔ بلکہ لوگوں کو ہاتھ سے نکلنے نہیں دیتے اور وہ جانتے بوجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط باتیں کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَـٰنُ وَلَـٰكِنَّ ٱلشَّيَـٰطِينَ كَفَرُوا۟ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَـٰرُوتَ وَمَـٰرُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا۟ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنْ خَلَـٰقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا۟ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴾ [البقرة: ١٠٢]

''سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا، بلکہ شیطانوں نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ چیز سکھاتے تھے جو بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر نازل ہوئی تھی اور وہ دوسرے کسی کو نہ سکھاتے تھے جب تک یہ نہ بتا دیتے کہ ہم تو فتنہ (آزمائش) ہیں۔ تم کفر نہ کرو۔ لیکن لوگ ان دونوں سے ایسی چیز سیکھتے تھے۔ جس کے ذریعے شوہر اور اس کی بیوی میں جدائی ہو جاتی تھی اور وہ لوگ اس سے کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے حالانکہ وہ لوگ ایسی چیز سیکھتے تھے جو ان کو نقصان دیتی تھی ان کے لیے نفع بخش نہ تھی اور انہیں علم تھا کہ انہوں نے جو کچھ خریدا ہے (حاصل کیا ہے) آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں

اور انہوں نے اپنے بدلے میں جو کچھ خریدا ہے وہ بہت برا ہے۔ کاش انہیں علم ہوتا۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ ﴾ [طه: ٦٩]

''ان کا سارا کیا دھرا جادوگری مکروفریب ہے اور جادوگر کا کوئی حیلہ کامیاب نہیں ہوتا۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

﴿ ۞ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ ﴾ [الأعراف: ١١٧-١١٨]

''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تم اپنی لاٹھی کو پھینکو (ڈالو) وہ اچانک ان چیزوں کو نگل جائے گی جن کو انہوں نے غلط رنگ دے کے پیش کیا ہے۔ حق (سچ) ظاہر ہو گیا اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ مٹ گیا۔''

ان آیات اور ان جیسی دوسری آیات سے جادوگر کا نقصان' اور دنیا و آخرت میں اس کے لیے جو کچھ ہے واضح ہوتا ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ جادوگر کوئی اچھا کام نہیں کرتا۔ جو کچھ وہ سیکھتا ہے یا کوئی دوسرا اسے سکھاتا ہے وہ اس کے لیے نقصان دہ ہے۔ نفع بخش نہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے متنبہ کیا ہے کہ جادوگر کا عمل غلط ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

((اجتنبوا السبع الموبقات' قالوا: وما هن يارسول الله؟ قال: الشرك بالله والسحر وقتل النفس التى حرم الله الا بالحق وأكل الرباوأكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات۔))

''سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو! صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ وہ سات چیزیں کیا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' جادو' بغیر حق کے کسی ایسے انسان کو قتل کرنا جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دے دیا ہو۔ سود خوری' یتیم کا مال کھانا' لڑائی سے فرار ہونا اور مومن

بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔‘‘

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔ اس حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جادو کتنا بڑا جرم ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ذکر شرک کے ساتھ کیا ہے اور آپ ﷺ نے بتایا کہ یہ ہلاک کر دینے والی چیز ہے۔ جادو کفر ہے کیونکہ جادو کو کفر کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

﴿ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ﴾ [البقرة: ١٠٢]

’’اور وہ دونوں کسی کو نہیں سکھاتے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں کہتے بے شک ہم تو فتنہ (آزمائش) ہیں۔ تم کفر نہ کرو۔‘‘

رسول اکرم ﷺ سے بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((حد الساحر ضربة بالسيف۔)) (الترمذی۔ کتاب الحدود۔ ١٤٦٠)

’’جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے۔‘‘

امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات بالکل صحیح منقول ہے کہ آپ نے بعض جادوگر مرد اور عورتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی جندب الخیر الازدی رضی اللہ عنہ سے بھی یہ صحیح طور پر منقول ہے کہ انہوں نے بعض جادوگروں کو قتل کیا تھا۔

ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات صحیح سند سے ذکر کی جاتی ہے کہ انہوں نے اپنی ایک باندی کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ اس نے جادو کیا تھا۔ چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ بعض لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ليسوا بشيء) یہ لوگ کسی کام کے نہیں۔ تو لوگوں نے عرض کیا۔ کبھی کبھی وہ ایسی بات بتاتے ہیں جو سچی (درست) ہوتی ہے۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((تلك الكلمة من الحق يخطفها الجنی فيقرقرها في أذن وليه

فيخلطوا معها مائة كذبة۔)) (البخاری۔کتاب التوحید:۷۵۶۱)

''وہ ایسی سچی بات ہوتی ہے جو کہ بعض جنات چوری چھپے سن لیتے ہیں پھر وہ اسے اپنے کسی دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے' پھر یہ لوگ سینکڑوں جھوٹ اس سچی بات میں ملا دیتے ہیں۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من اقتبس شعبة من النجوم فقد اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد))
(ابوداؤد۔کتاب الطب۔۳۹۰۵)

''جس شخص نے علمِ نجوم کا کوئی حصہ سیکھا۔اس نے جادو کا کچھ حصہ حاصل کر لیا اور جتنا زیادہ علمِ نجوم سیکھا اتنا ہی جادو کا حصہ زیادہ ہوتا چلا جائے گا۔''

اس حدیث کو ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

امام نسائی نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من عقد عقدة ثم نفث فيها فقد سحر ومن سحر فقد أشرك ومن تعلق شيئا اليه۔))

''جس شخص نے گرہ لگا کر اس میں پھونک ماری اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اور جس نے اپنے گلے میں کوئی چیز لٹکائی وہ اس چیز کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔''

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جادوگری اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے مترادف ہے جو کہ جنات کی عبادت اور ان کے مطالبے کے مطابق ذبح وغیرہ کر کے ان کا قرب حاصل کیے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔اور جنات کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے اور کاہن لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ان میں اکثر ستاروں کی چالوں کو دیکھتے ہیں تاکہ انہیں آنے والے واقعات کا علم ہو سکے۔یا پھر شیطان جنوں کی خدمات حاصل کرتے ہیں جو کہ چوری چھپے

بعض آسمانی باتیں سن لیتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے بیان کی گئی حدیث میں بتادیا گیا ہےاوران میں بعض لوگ ایسے ہیں جو ریت وغیرہ میں خط کھینچتے ہیں یا کسی پیالے اور ہتھیلی میں دیکھتے ہیں اور کچھ لوگ کتاب کھولتے ہیں اور یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ انہیں اس طرح سے غیب کا علم حاصل ہوتا ہے۔ یہ عقیدہ رکھنے والے سب کافر ہیں کیونکہ یہ لوگ اس طرح کا دعوٰی کر کے اللہ تعالیٰ کی بعض خاص صفات غیب دانی میں شریک بنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے اس دعوٰی کو غلط قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ ﴾ [النمل: ٦٥]

''آپ کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین وآسمان میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔''

﴿ ۞ وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ﴾ [الأنعام: ٥٩]

''اللہ تعالیٰ کے پاس غیب کی چابیاں ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں اور کوئی نہیں جانتا۔''

اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے یہ فرماتا ہے۔

﴿ قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ﴾ [الأنعام: ٥٠]

''آپ کہہ دیں میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔ نہ میں غیب جانتا ہوں' نہ ہی میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں' میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔''

جو شخص ان لوگوں کے پاس جا کر ان کی علم غیب سے متعلق بتائی ہوئی باتوں کو سچ سمجھتا ہے تو ایسا شخص کافر ہے۔ جیسے کہ امام احمد اور اصحاب السنن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مـن أتـى عـرافًـا أو كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد۔))

''جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچ سمجھتا ہے تو ایسا

شخص اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔''

امام مسلم نے اپنی صحیح میں بعض امہات المؤمنین سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من أتى عرافاً فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين ليلة))

''جو شخص کسی نجومی وغیرہ کے پاس جا کر کسی چیز کے متعلق سوال کرتا ہے چالیس راتیں اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔''

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((ليس منا من تطير أو تطير له أو تكهن أو تكهن له أو سحر أو سحر له ومن أتى كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد۔))

''جس شخص نے خود بدشگونی اختیار کی یا اس کے لیے بدشگونی اختیار کی گئی یا اس نے خود کہانت سیکھی یا اس کے لیے کہانت سیکھی گئی یا اس نے خود جادو کیا یا اس کے لیے جادو کیا گیا۔ اور جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کی جو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ پر جو نازل ہوا ہے۔ اس کے ساتھ کفر کیا۔''

اس حدیث کو بزار نے جید سند سے ذکر کیا ہے۔

ہم نے جن احادیث کو ذکر کیا ہے۔ ان سے حق وصداقت کے طالب پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ علمِ نجوم' زائچوں کا علم' ہتھیلی کا پڑھنا (پامسٹری) پیالوں میں دیکھنا' لکیروں کو پہنچاننا اور ان جیسے دوسرے علوم جن کا کاہن' نجومی اور جادوگر دعوٰی کرتے ہیں۔ سارے جاہلی علوم ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔

ان کے اعمال جن کو اسلام نے غلط قرار دیا ہے اور ان کے کرنے سے ڈرایا ہے' ایسے لوگوں کے پاس جانا جو لوگ یہ عمل کرتے ہیں اور ان سے کوئی سوال کرنا یا ان کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرنا کیونکہ ان باتوں کا تعلق علمِ غیب سے ہے' جس کو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے لیے خاص کیا ہے۔

جو بھی شخص ان امور سے کسی قسم کا واسطہ رکھتا ہے۔ میں اسے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور اس سے مغفرت طلب کرے اور یہ معاملے میں شرعی اور جائز مادی اسباب کو اختیار کرتے ہوئے صرف اور صرف اپنے رب پر بھروسہ اور اعتماد کرے۔

جاہلیت کی ان سب باتوں کو چھوڑ دے۔ ان سے دور ہٹ جائے۔ اس قسم کے لوگوں سے کوئی بات پوچھنے یا ان کی تصدیق کرنے سے گریز کرے اور اس کی نیت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہو۔ اپنے دین اور عقیدے کی حفاظت اس کے پیش نظر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچے۔ شرک اور کفر کے ان اسباب سے دور ہو جائے' جن پر مرنے والا دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھاتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان باتوں سے بچائے اور ہم ہر اس چیز سے اس کی پناہ چاہتے ہیں جو اس کی شریعت کے خلاف ہو۔ یا جس سے اس کے غضب میں مبتلا ہونا پڑے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ ہم سب کو فتنوں کی گمراہی' ہمارے اپنے شر' اور اعمال کی بدبختی سے اپنی پناہ عطا فرمائے۔ وہ ایسا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور وہ محمد ﷺ ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔ (مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ للشیخ ابن بازؒ ۱۲۲-۱۱۸/۲)

جو شخص مریض اور اس کی والدہ کا نام طلب کرتا ہے وہ جن کی خدمت حاصل کرتا ہے

سوال: کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی باتوں کے مطابق طب شعبی (جڑی بوٹیوں سے) علاج کرتے ہیں۔ میں ان میں سے ایک شخص کے پاس گیا' تو اس نے مجھ سے کہا۔ اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھ دو' دوسرے دن ہم دوبارہ ان کے پاس گئے اور جب بھی ان کے پاس کوئی شخص آتا ہے وہ کہتے ہیں۔ تمہیں فلاں فلاں تکلیف ہے اور ان ان چیزوں سے تمہارا علاج ہوگا۔

ان میں سے ایک کہتا ہے کہ میں علاج میں اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھتا ہوں آپ کی کیا رائے ہے

اوران کے پاس جانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص علاج میں اس قسم کے طریقے اختیار کرتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ جنات کی خدمات حاصل کرتا ہے۔ اور پوشیدہ باتوں کو جاننے کا دعوٰی کرتا ہے۔ اس قسم کے لوگوں سے علاج اوران کے پاس جانا اوران سے کچھ پوچھنا جائز نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے۔

((من أتى عرفًا فسأله عن شیء لم تقبل له صلاة أربعين ليلة))

''جو شخص کسی نجومی وغیرہ کے پاس جاکر اس سے کچھ دریافت کرتا ہے اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی۔''

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی بہت ساری احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ کاہنوں' نجومیوں' جادوگروں کے پاس جانا منع ہے۔ ان سے کوئی بات دریافت کرنا اوران کی تصدیق کرنا بھی منع ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من أتى كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد))

''جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اوراس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کی اس نے رسول اللہ ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس کے ساتھ کفر کیا۔''

اور وہ شخص جو کنکری مارکر' کوڑی پھینک کر' زمین پر لکیریں کھینچ کر علم غیب کا دعوٰی کرتا ہے یا مریض سے اس کا نام اس کی والدہ کا نام یا اس کے رشتہ داروں کے نام پوچھتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ شخص نجومی اور کاہن ہے۔ جن سے کوئی بات دریافت کرنے سے اوران کی تصدیق کرنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

ایسے لوگوں سے سوال کرنے اوران سے علاج کرانے سے بچنا چاہیے خواہ وہ یہ دعوٰی کریں کہ وہ قرآن سے علاج کرتے ہیں۔ کیونکہ غلط قسم کے لوگ مکروفریب کرتے ہیں اور دھوکا دیتے ہیں۔ ان کی باتوں کی تصدیق کرنا جائز نہیں۔

بلکہ جس شخص کوان کے بارے میں علم ہواس کے لیے لازم ہے کہ ان کا معاملہ حکمرانوں (عدلیہ اورامیر) اور ہر شہر میں ایسے معاملات کی دیکھ بھال کرنے والی کمیٹیوں تک پہنچائے۔تاکہ ان پر اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ کیا جائے تاکہ مسلمان ان کے شراور فساد سے محفوظ رہ سکیں۔اور غلط طریقے سے لوگوں کا مال کھانے سے ایسے لوگوں کو روکا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔برائی سے بچنے اور صالح اعمال کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔

(کتاب الدعوی۔الفتاوی۔الشیخ ابن باز۲/۲۲۔۲۳)

علاج کے لیے کاہنوں وغیرہ کے پاس جانے والے اوران کی تصدیق کرنے کے بارے حکم

سوال: ریاض سے۔ف۔ع۔ع نے ہمیں سوال بھیجا ہے۔اس کا کہنا ہے کہ میرے والد کو نفسیاتی بیماری لاحق تھی۔ان کی بیماری کافی لمبی ہوگئی' اس دوران وہ ہسپتال جاتے رہے۔لیکن ہمارے ایک قریبی رشتہ دار نے ہمیں بتایا کہ فلاں عورت کے پاس جاؤ۔لوگ کہتے ہیں وہ عورت اس قسم کی بیماریوں کا علاج جانتی ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسے صرف بیمار کا نام بتادو وہ تمہیں اس کی بیماری کے متعلق سب کچھ بتادے گی اور علاج بھی بتائے گی۔کیا ہمارا ایسی عورت کے پاس جانا جائز ہے؟ براہ کرم آگاہ فرمائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزاعطا فرمائے۔

جواب: ایسی عورت اوراس جیسی دوسری عورتوں سے کچھ دریافت کرنا اور پھراس کی تصدیق کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ عورت بھی ان نجومیوں اور کاہنوں میں ہے جوغیب جاننے کا دعوٰی کرتے ہیں۔جو لوگوں کو باتیں بتانے اور بیماریوں کا علاج کرنے کے لیے جنات کی خدمت حاصل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((من أتى عرافًا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين يومًا))

''جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اوراس سے کچھ دریافت کیا اس کی چالیس دن کی نماز قبول

نہ ہوگی۔"

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((من أتى عرافًا أو كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد))

"جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرتا ہے تو ایسا شخص نبی اکرم ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس کے ساتھ کفر کرتا ہے۔"

یہ صحیح احادیث ہیں اور اس مضمون کی احادیث بہت ہیں۔

اس لیے ضروری ہے کہ ان لوگوں اور ان کے پاس جانے والوں کا انکار کیا جائے ان سے کوئی سوال نہ کیا جائے نہ ان کی تصدیق کی جائے۔ ان کا معاملہ حکام تک پہنچانا چاہیے تا کہ انہیں قرارِ واقعی سزا مل سکے۔ ان کو آزاد چھوڑنا اور ان کا معاملہ حکام تک نہ پہنچانا معاشرہ کے لیے نقصان دہ ہے اور جاہل لوگوں کو ان کے فریب میں پھنسانے کے لیے مددگار ہوگا وہ ان سے سوالات کریں گے اور ان کی تصدیق کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((من رأى منكم منكرًا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فإنه لم يستطع فبقلبه و ذلك أضعف الايمان۔)) (مسلم۔کتاب الایمان:۴۹)

"تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ اگر اتنی طاقت نہ ہو تو پھر زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی کرنے کی نہ طاقت ہو تو اپنے دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ان کے معاملہ کو حکام مثلاً جیسے شہر کا امیر بھلائی کا حکم دینے والی کمیٹیوں یا کسی بھی عدالت یا محکمے تک پہنچانا ان کو زبان سے روکنے کے برابر اور بھلائی کے لیے تعاون کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے جو ان کے لیے بہتر ہوں تا کہ وہ برائی سے محفوظ رہ سکیں۔ یہ فتویٰ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے جاری کیا۔

(فتاوی علاج بالقرآن والسنة الرقی وما يتعلق للشيخ ابن باز ابن عثيمين مستقل كميٹی اللجنة الدائمه ص۳۶،۳۷)

سحر (جادو) کہانت اوران سے متعلقہ باتوں کا حکم

تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔اس کی رحمتیں اور سلامتی اس نبی پر نازل ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔موجودہ دور میں بہت سارے شعبدہ باز دکھائی دیتے ہیں جو کہ طب جاننے کا دعوٰی کرتے ہیں بہت سارے ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔جادواور کہانت کے ذریعہ لوگوں کا علاج کرتے ہیں۔

سادہ لوح عوام کو جی بھر کر لوٹتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اوراس کے بندوں کی خیر خواہی کے پیشِ نظر میں نے مناسب سمجھا کہ اسلام اور مسلمین کے خلاف اس عظیم خطرہ سے لوگوں کو آگاہ کروں۔کیونکہ اس طرح غیر اللہ سے تعلق پیدا ہوتا ہے' نیز اللہ اوراس کے رسول کے حکم کی مخالفت ہوتی ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ علاج کرانا متفقہ طور پر جائز ہے اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ باطنی' عصبی امراض کے ڈاکٹر یا کسی سرجن کے پاس جائے تا کہ وہ اس کی مرض کی تشخیص کرے اور علم طب کے لحاظ سے شرعی طور پر جائز دوائیں اس کے علاج کے لیے تجویز کرے۔کیونکہ اس طرح مریض علاج کے عمومی اسباب کو اختیار کرتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کے خلاف نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں کی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔جن لوگوں کو اس کا علم حاصل ہو جاتا ہے انہیں بیماری کا علاج معلوم ہو جاتا ہے اور جس کو علم نہیں ہوتا وہ جاہل رہتا ہے۔نیز اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز میں اپنے بندوں کے لیے شفا نہیں رکھی جس کو اس نے اپنے بندوں پر حرام کر دیا ہے۔

کسی مریض کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسے کاہنوں کے پاس جائے جو کہ غیب دانی کا دعوٰی کرتے ہیں تا کہ ان سے اپنی بیماری معلوم کر سکے اور جو کچھ وہ بتائیں اس کو سچ سمجھنا جائز نہیں۔ وہ تو اندازے سے بات کرتے ہیں اور جنات کو حاضر کرتے ہیں تا کہ وہ اپنے ارادوں کے مطابق ان سے خدمت لیں ایسے لوگوں کے لیے جو غیب دانی کا دعوٰی کرتے ہیں کفر اور گمراہی کا حکم ہے۔

((من أتى عرافًا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين يومًا))

''جوشخص کسی نجومی کے پاس جاتا ہےاوراس سے کچھ دریافت کرتا ہےاس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔''

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((من أتى كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد))

''جوکسی نجومی کے پاس گیا اوراس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچ سمجھا اس نے محمد ﷺ پر جوکچھ نازل ہوا ہےاس کے ساتھ کفر کیا۔''

اس حدیث کو ابوداوٴد اور سنن اربعہ کے موٴلفین نے بیان کیا ہے امام حاکم نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے۔

((من أتى عرافاً أو كاهناً فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد))

''جوکسی نجومی یا کاہن کے پاس گیا اوراس کی باتوں کو سچ جانا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جوکچھ نازل ہوا ہےاس کے ساتھ کفر کیا۔''

انہوں نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((ليس منا من تطير أو تطير له أو تكهن أو تكهن له أو سحر أو سحر له ومن أتى كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد))

''جس شخص نے بدشگونی اختیار کی یا اس کے لیے بدشگونی کی گئی یا اس نے کہانت سیکھی یا اس کے لیے کہانت کی گئی یا اس نے جادو کیا یا اس کے لیے جادو کیا گیا وہ ہم سے نہیں اور جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اوراس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کی اس نے محمد ﷺ پر جوکچھ نازل ہوا ہےاس کے ساتھ کفر کیا۔''

امام بزار نے اس حدیث کو جید سند سے ذکر کیا ہے۔

احادیثِ نبویہ میں نجومیوں' کاہنوں' جادوگروں اوران جیسے لوگوں کے پاس جانے' ان سے سوال کرنے اوران کو سچا سمجھنے سے منع کیا گیا ہے۔اوراس پر سخت وعید آئی ہے۔

صاحب اختیار حکام اورلوگوں پر واجب ہے کہ وہ کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جانے کو بہت برا سمجھیں' بازار وغیرہ میں ایسا کام کرنے والوں کو منع کریں۔ان کے پاس جانے والوں کو بھی بہت برا سمجھیں۔بعض امور میں ان کی سچائی اوران کے پاس آنے والے لوگوں کی کثیر تعداد سے دھوکے میں آنا مناسب نہیں۔کیونکہ لوگوں کی اکثریت جاہل ناسمجھ ہوتی ہے۔ان کی پیروی کرنا جائز نہیں' رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس جانے' ان سے سوال کرنے اوران کو سچا سمجھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے بہت بڑی برائی' عظیم خطرات اور گندے نتائج پیدا ہوتے ہیں اور یہ لوگ فاسق وفاجر اورجھوٹے ہیں۔

ان احادیث میں یہ دلیل بھی موجود ہے کہ کاہن اور جادوگر دونوں کافر ہیں کیونکہ وہ غیب دانی کا دعوٰی کرتے ہیں۔اور یہ کفر ہے۔

وہ اپنے مقاصد کے لیے جن کی خدمت حاصل کرتے ہیں اوروہ خود اللہ کے علاوہ ان جنات کی عبادت کرتے ہیں۔ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اور شرک ہے اوران کی غیب دانی کی تصدیق کرنے والا بھی ان جیسا ہوگا اوراس قسم کے عمل کرنے والوں سے جو بھی سیکھے گا۔اس سے رسول اللہ ﷺ بری الذمہ ہیں اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے لیے اس علاج کو اختیار کرے جس قسم کے علاج کا یہ لوگ دعوٰی کرتے ہیں۔جیسے ان کا طلسم سے مزین کلام پڑھنا یا سیسہ (قلعی) وغیرہ انڈیلنا یا ان جیسے دوسرے بیہودہ اعمال جن کو وہ کرتے ہیں۔یہ تمام اعمال کہانت اورلوگوں کو دھوکا دینے کے لیے کئے جاتے ہیں۔اور جو شخص ان اعمال کو پسند کرتا ہے۔وہ ان کے غلط اعمال اور ان کے کفر میں مددگار بنتا ہے۔

اسی طرح کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ ان سے یہ دریافت کرے کہ ان کا بیٹا یا قریبی رشتہ دار کس سے شادی کرے گا یا میاں بیوی اوران کے خاندانوں کے درمیان محبت' وفاداری یا دشمنی

اور جدائی وغیرہ میں کیا ہوگا۔ کیونکہ یہ سب غیب کی باتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔

اور جادو ان چیزوں میں سے ہے جو کہ کفر ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا۟ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا۟ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ ﴾ [البقرة: ۱۰۲]

''وہ دونوں کسی کو نہیں سکھاتے تھے۔ یہاں تک کہ اس کو یہ بتا دیتے کہ بے شک ہم تو فتنہ (آزمائش) ہیں۔ تم کفر نہ کرو۔ اور لوگ ان دونوں سے ایسی بات سیکھتے تھے جس سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ اس سے کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور لوگ ایسی بات سیکھتے تھے جو ان کے لیے نقصان دہ تھی، نفع بخش نہ تھی۔ اور انہیں یہ علم تھا کہ جو کچھ وہ خریدتے (حاصل کرتے) ہیں۔ آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور وہ بہت برا تھا جو انہوں نے اپنے بدلے میں خریدا کاش وہ جانتے۔''

یہ آیتِ مبارکہ بتاتی ہے کہ جادو کفر ہے اور جادوگر میاں بیوی کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جادو از خود اثر انداز نہیں ہوتا۔ نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان، بلکہ اللہ تعالیٰ کے تکوینی اور تقدیری حکم کے مطابق اثر کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی بھلائی اور برائی کو پیدا کیا ہے۔ ان کذّاب لوگوں کو اس قسم کے علوم مشرکین سے وراثت میں ملے ہیں اور انہوں نے کم عقل لوگوں کو دھوکا دینا شروع کر دیا ہے۔ ان کی تکلیف اور خطرہ بہت عظیم ہے۔ بے شک ہم سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہمیں اس کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ جادو سیکھتے ہیں وہ ایسی چیز سیکھتے ہیں جو نقصان

دہ ہے فائدہ مند نہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انہیں کچھ بھی نہ ملے گا۔

یہ آیت ان کے لیے بہت بڑی وعید (تنبیہ) ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں ان کے بہت زیادہ نقصان ہے اور انہوں نے اپنے آپ کو بہت ہی گھٹیا قیمت کے بدلے میں فروخت کر دیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ان کی مذمت کرتے ہوئے یہ فرماتا ہے:

﴿ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴾ [البقرۃ:۲:۱۰۲]

''انہوں نے اپنے بدلے بہت بری چیز خریدی ہے کاش وہ جانتے۔''

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں جادوگروں، کاہنوں اور تمام شعبدہ بازوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

ہم یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان کے شر سے بچائے اور مسلمان حکمرانوں کو ان سے بچانے اور ان پر اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ لوگ ان کی تکلیف اور گندے اعمال سے راحت پائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت ہی سخی، معزز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے جادو کے شر میں مبتلا ہونے سے پہلے احتیاطی تدابیر اور اس میں مبتلا ہونے کے بعد علاج کے طریقے بیان کیے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت اور احسان ہے اور اپنی نعمت کی تکمیل ہے۔

اب ہم ان امور کو بیان کرتے ہیں۔ جن کے ذریعے انسان جادو میں مبتلا ہونے سے قبل اس کے خطرے سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے اور جادو میں مبتلا ہونے کے بعد شرعی طور پر جائز علاج کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

جادو میں مبتلا ہونے سے قبل اس کے خطرے سے جن امور کے ذریعے بچا جا سکتا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ اہم اور زیادہ فائدہ مند طریقہ یہ ہے کہ شرعی اذکار، دعائیں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ کے حصول کے ذرائع کو اختیار کیا جائے۔ یہ فرض نماز کے سلام کے بعد شرعی ذکر و اذکار کے بعد آیت الکرسی پڑھی جائے۔ اس طرح سونے سے پہلے اس کو پڑھا جائے۔ آیت الکرسی قرآن پاک کی سب سے عظیم آیت ہے جو درج ذیل ہے۔

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴾

[سورة البقرة:الآية ٢٥٥]

''ہمیشہ زندہ رہنے والا' ہمیشہ قائم رہنے والا اللہ تعالیٰ' اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں' نہ اسے اونگھ آتی ہے' نہ نیند' زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اس کی اجازت کے بغیر کون اس کے پاس سفارش کر سکتا ہے۔ وہ ان کے آگے پیچھے ہر چیز (کچے چٹھے) کو جانتا ہے وہ اس کے علم میں سے کچھ بھی نہیں پا سکتے۔ مگر اتنا ہی حاصل کریں گے جتنا وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی زمین و آسمان سے زیادہ وسیع ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت کسی تھکاوٹ میں مبتلا نہیں کرتی اور وہ بہت بلند' عظمت والا ہے۔

قل ھو اللہ (**سورۃ اخلاص**) '**قل اعوذ برب الفلق** (**سورۃ فلق**) اور **قل اعوذ برب الناس** (**سورۃ الناس**) کا ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا ان تینوں سورتوں کا دن کے شروع حصے میں فجر کی نماز کے بعد اور رات کے شروع میں مغرب کی نماز کے بعد تین تین بار پڑھنا۔

سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات رات کے شروع میں پڑھنا' ان دو آیات کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

﴿ ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ وَقَالُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٦﴾ [البقرة: ٢٨٥-٢٨٦]

''رسول اللہ ﷺ اور مومن لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ جو رسول اکرم ﷺ پر ان کے رب کی طرف سے نازل ہوا۔ وہ سب اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں کسی کے ساتھ کوئی فرق نہیں کرتے۔ اور وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور ہم اطاعت گزار ہیں۔ اے ہمارے رب ہم تیری طرف سے مغفرت چاہتے ہیں اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔' اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی قدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے' اس کا وبال اسی پر ہے (ایمان لانے والو! تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور سرزد ہو جائیں' ان پر گرفت نہ کر۔ مالک' ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال' جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار' جس بوجھ کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے' وہ بوجھ ہم پر نہ رکھ۔ ہمارے ساتھ نرمی کر' ہم سے درگزر فرما' ہم پر رحم کر' تو ہمارا مولیٰ ہے' کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

((من قرأ آية الكرسي في ليلة لم يزل عليه من الله حافظ ولا يقربه شيطان حتى يصبح))

''جس شخص نے رات میں آیۃ الکرسی پڑھ لی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص پر ایک محافظ مقرر ہو جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں جاتا۔''

یہ حدیث صحیح ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

((من قرأ الايتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه۔))

(البخاری۔ کتاب فضائل القرآن ۵۰۰۹۔ مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین: ۸۰۸)

''جس شخص نے رات کو سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہ اس کے لیے (ہر برائی

سے بچنے کے لیے) کافی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے اس کی مخلوق کے شر سے اکثر پناہ طلب کرنا' دن رات' بستی یا صحرا میں کسی جگہ ٹھہرتے وقت' فضا میں یا سمندر میں ان کلمات کے ذریعے پناہ طلب کرنا چاہیے۔

نبی اکرمﷺ کا فرمان ہے۔

((من نزل منزلاً فقال: أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شيء حتى يرتحل من منزله ذلك۔))

(مسلم۔کتاب الذکر والدعا:۲۷۰۸)

''جو شخص کسی بھی جگہ پر ٹھہرے اور وہ کہے' میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات (أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق) کے ذریعے اس کی مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جب تک وہ اس جگہ سے کوچ نہ کر جائے گا اس کو کوئی چیز بھی تکلیف نہ پہنچائے گی۔''

یہ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے شب و روز کے ابتدائی اوقات میں تین مرتبہ یہ پڑھے۔

((بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم۔))

''اللہ تعالیٰ کے نام سے' جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔اور وہ بہت سننے والا' جاننے والا ہے۔''

صحیح ہے کہ رسول اللہﷺ نے اس کے پڑھنے کی ترغیب دی ہے اور اس سے ہر برائی سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

یہ تمام ذکر واذکار اور پناہ حاصل کرنے کی دعائیں جادو اور اس کے علاوہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کا ایسے شخص کے لیے بہترین ذریعہ ہیں جو خلوصِ دل سے ایمان کی حالت میں اللہ تعالیٰ پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہوئے یقین کے ساتھ ان کو ہمیشہ پڑھتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ جادو میں مبتلا

ہونے کے بعد بھی اس کو زائل کرنے کے لیے بہت بڑا ہتھیار ہیں جب کہ ان کو پڑھتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اس کی تکلیف کو دور کر دے اور مصیبت کو ختم کر دے۔

جادو وغیرہ کی تکلیف کے علاج کے لیے بعض دعائیں ثابت ہیں جن کے ذریعے رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو دم کیا کرتے تھے۔

((اللهم رب الناس أذهب البأس واشف أنت الشافي لا شفاء الا شفاؤك شفاءً لا يغادر سقمًا۔)) (اس کو تین بار پڑھے)

''اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف دور فرما اور شفا عطا فرما تو شفا دینے والا ہے۔ تیرے بغیر شفا کہاں! ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

وہ دم جو جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کو کیا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے بتایا:

((بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك ومن شر كل نفس أو عين حاسد الله يشفيك بسم الله أرقيك۔)) (اس کو تین بار دہرائیں)

''میں اللہ کے نام سے ہر تکلیف دہ چیز سے ہر انسان کے شر سے یا ہر حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے آپ کو دم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت یاب فرمائے۔ میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔''

جادو میں مبتلا ہونے کے بعد ایک ایسا علاج ہے جو بڑا فائدہ مند ہے جب کسی انسان کو اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے سے روک دیا گیا ہو (جادو کے ذریعے) تو وہ سبز بیری کے سات پتے لے۔ ان کو کسی پتھر وغیرہ سے کوٹ لے اور انہیں کسی برتن میں ڈال کر ان پر اتنا پانی ڈالے جو نہانے کے لیے کافی ہو۔ اس پانی پر آیت الکرسی، سورۃ الکافرون، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ الناس اور جادو کی وہ آیات جو سورۃ اعراف میں ہیں پڑھے۔

سورۃ اعراف کی آیات درج ذیل ہیں۔

﴿ ۞ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ

﴿ فَوَقَعَ ٱلۡحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُواْ هُنَالِكَ وَٱنقَلَبُواْ ﴿١١٧﴾
صَٰغِرِينَ ﴿١١٩﴾ ﴾ [الأعراف: ١١٧-١١٩]

''ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تم اپنی لاٹھی کو پھینکو اچانک لاٹھی سب کچھ نگل لے گی جو انہوں نے جھوٹ موٹ گھڑا ہے۔ حق ظاہر ہو گیا اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب مٹ گیا اور وہ مغلوب ہو گئے اور ذلیل و رسوا ہو کر لوٹ گئے۔''

سورۃ یونس کی یہ آیات پڑھی جائیں۔

﴿ وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ٱئۡتُونِي بِكُلِّ سَٰحِرٍ عَلِيمٖ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ ٱلسَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰٓ أَلۡقُواْ مَآ أَنتُم مُّلۡقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ أَلۡقَوۡاْ قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئۡتُم بِهِ ٱلسِّحۡرُۖ إِنَّ ٱللَّهَ سَيُبۡطِلُهُۥٓۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ ٱلۡمُفۡسِدِينَ ﴿٨١﴾ ﴾ [يونس: ٧٩-٨٢]

''جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا۔ جو کچھ تم نے پھینکنا ہے پھینکو جب انہوں نے پھینکا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا تم نے جو کچھ کیا ہے (تم جو کچھ لائے ہو) جادو ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو مٹا دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کے کام کو بننے نہیں دیتا۔''

سورۃ طٰہٰ کی یہ آیات پڑھی جائیں۔

﴿ قَالُواْ يَٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلۡقِيَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنۡ أَلۡقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلۡ أَلۡقُواْۖ فَإِذَا حِبَالُهُمۡ وَعِصِيُّهُمۡ يُخَيَّلُ إِلَيۡهِ مِن سِحۡرِهِمۡ أَنَّهَا تَسۡعَىٰ ﴿٦٦﴾ فَأَوۡجَسَ فِي نَفۡسِهِۦ خِيفَةٗ مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلۡنَا لَا تَخَفۡ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡأَعۡلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلۡقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوٓاْۖ إِنَّمَا صَنَعُواْ كَيۡدُ سَٰحِرٖۖ وَلَا يُفۡلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيۡثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ ﴾ [طه: ٦٥-٦٩]

''انہوں نے کہا! اے موسیٰ (علیہ السلام) پہلے تم ڈالو (پھینکو) یا پھر ہم پہلے پھینکتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ بلکہ تم پھینکو تو اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو دوڑتی بھاگتی محسوس ہوئیں موسیٰ علیہ السلام اپنے طور پر گھبرا گئے۔

ہم نے کہا! آپ نہ ڈریں۔ بے شک آپ سر بلند ہوں گے۔ اور جو کچھ آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے اس کو پھینکیں۔ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ لاٹھی ان سب کو نگل لے گی۔ ان کی کارکردگی جادو کا مکر و فریب ہے اور جادوگر جو چاہے کر لے کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔"

مذکورہ آیات کو پانی پر پڑھ کر تین دفعہ پانی پئیں۔ اور باقی سے غسل کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بیماری دور ہو جائے گی اور ایسا کرنے کی دو یا زیادہ مرتبہ ضرورت پیش آئے تو کوئی حرج نہیں۔ یہاں تک کہ بیماری ختم ہو جائے۔ جادو کا ایک یہ بھی علاج ہے اور یہ علاج بہت فائدہ مند ہے کہ کوشش کر کے زمین یا پہاڑ وغیرہ میں اس جگہ کا پتہ چلایا جائے۔ جہاں پر جادو کیا گیا ہے۔ جب اس جگہ کا علم ہو جائے تو جادو کو نکال کر ضائع کر دیا جائے تو جادو ختم ہو جائے گا۔

یہ وہ امور ہیں جن کے ذریعے انسان جادو سے بچ سکتا ہے اور اپنا علاج کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ لیکن جادو کا علاج جادوگر کے عمل کے ذریعے کرنا۔ جس سے وہ کسی جن وغیرہ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہ قرب جانور ذبح کر کے یا کسی اور طریقے سے حاصل کیا جائے۔ ایسا کرنا جائز نہیں۔ یہ سب شیطانی عمل ہیں بلکہ شرک اکبر ہیں۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ اس طرح کاہن' نجومی اور شعبدہ باز سے دریافت کر کے اس کی ہدایات کے مطابق جادو کا علاج مناسب نہیں ہے کیونکہ وہ مومن نہیں ہوتے وہ فاسق و فاجر اور جھوٹے ہوتے ہیں۔ غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس جانے' ان سے سوال کرنے سے' اور ان کو سچا سمجھنے سے ڈرایا ہے۔ ان باتوں کو شروع میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

نبیٔ اکرم ﷺ سے جادو ختم کرنے (نشرۃ) کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ھی من عمل الشیطان))

"ایسا کرنا شیطانی عمل ہے۔"

یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور امام ابوداؤد نے جید سند سے ذکر کیا ہے۔

نشرہ جادہ زدہ انسان سے جادو ختم کو کہتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کا مفہوم

یہ ہے کہ نشرہ وہ عمل ہے جو دورِ جاہلیت میں لوگ کیا کرتے تھے۔ وہ جادوگر سے ہی جادو ختم کرنے کا سوال کرتے یا کسی دوسرے جادوگر سے اس جیسا جادو کر کے اس کا توڑ کرانے کے لیے کرتے۔

جادو کا توڑ شرعی دم جھاڑ' معوذات اور حلال ادویات سے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ علامہ ابن قیم اور شیخ عبدالرحمٰن بن حسن رحمہما اللہ نے فتح المجید میں اس کی وضاحت فرمائی ہے ان دونوں کے علاوہ دیگر علما نے بھی اس کی وضاحت کر دی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہر برائی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے دین کی حفاظت فرمائے۔ اس کی سمجھ عطا فرمائے اور خلافِ شریعت کاموں سے بچائے۔

اللہ تعالیٰ محمد ﷺ پر جو اس کے بندے اور رسول ہیں' ان کی آل اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حساب اور فلک کے بارے میں علم حاصل کرنے کا حکم' کیا یہ علم نجوم ہے

سوال: کیا ماہ و سال اور ایام کے حساب' بارش اور کھیتی باڑی وغیرہ کے وقت کی معرفت حاصل کرنا علم نجوم حاصل کرنا ہے۔

جواب: ان چیزوں کی معرفت حاصل کرنا علم نجوم کا حساب نہیں بلکہ یہ ایک جائز علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کو حساب جاننے کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ ٱلشَّمْسَ ضِيَآءً وَٱلْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُۥ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا۟ عَدَدَ ٱلسِّنِينَ وَٱلْحِسَابَ ﴾ [يونس: ٥]

''اللہ تعالیٰ نے سورج کو روشن چمکدار اور چاند کو اجالا کرنے والا بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کی ہیں تاکہ تمہیں سالوں کی گنتی اور حساب معلوم ہو سکے۔''

اس علم کو علم التیسیر (آسانی پیدا کرنے والا علم) کہا جاتا ہے۔ امام خطابی کہتے ہیں۔ ایسا علم نجوم جو کہ مشاہدات اور تجربات سے حاصل ہوتا ہے' جس علم کے ذریعے زوال اور قبلے کی جہت معلوم

ہوتی ہے، وہ اس ممنوع علم نجوم میں شامل نہیں۔ ویسے تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ستاروں سے جہتوں (اطراف) کو متعین کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ وَعَلَـٰمَـٰتٍ ۚ وَبِٱلنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴾ [النحل: ١٦]

''نشانیاں ہیں اور وہ ستاروں کے ذریعے راستے معلوم کرتے ہیں۔''

علامہ ابن رجب کہتے ہیں، علم التیسیر کو اس حد تک سیکھنا جس سے اپنی منزل کی نشان دہی قبلہ کی پہچان اور راستوں سے متعلق معلومات ہو سکیں تمام اہلِ علم کے نزدیک جائز ہے اور اس سے زیادہ سیکھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس سے زیادہ اہم چیزوں کا علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں بیان فرمایا ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین وجہ سے پیدا فرمایا ہے: آسمان کی زینت، شیطانوں کو رجم کرنے کے لیے، اور ان کو ایسی نشانیاں بنایا ہے جن کے ذریعے اپنے راستے معلوم کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور سبب بیان کرتا ہے یا کوئی تاویل کرتا ہے تو وہ غلطی پر ہے اور اپنے نصیب کو ضائع کرتا ہے اور ایسی تکلیف برداشت کرتا ہے جس کے بارے میں اسے کوئی علم نہیں۔

شیخ سلیمان بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ (قتادہ رحمۃ اللہ نے یہ بات) قرآن پاک سے حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَقَدْ زَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنْيَا بِمَصَـٰبِيحَ وَجَعَلْنَـٰهَا رُجُومًا لِّلشَّيَـٰطِينِ ﴾ [الملك: ٥]

''ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے مزین کر دیا ہے اور ان چراغوں سے شیطانوں کو رجم کیا جاتا ہے۔''

ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَعَلَـٰمَـٰتٍ ۚ وَبِٱلنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴾ [النحل: ١٦]

علامات سے مراد مختلف جہتوں اور شہروں کا پتہ بتانے والی نشانیاں ہے۔

بارش وغیرہ کے برسنے کا وقت معلوم کرنا یہ ناممکن ہے کیونکہ بارش برسنے کے وقت کا معلوم ہونا علم غیب سے تعلق رکھتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ سے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔ بارش برسنے کا تعلق ستاروں کی چال سے جوڑنا' ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا کہلاتا ہے جو کہ جاہلیت ہے۔

کھیتی وغیرہ کے بیج ڈالنے کا وقت معلوم کرنا اس کا تعلق موسموں کی معرفت سے ہے جو کہ حساب سے معلوم ہو جاتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(کتاب الدعوۃ۔الفتاوی۔الشیخ صالح الفوزان ۱/۴۷۔۴۸)

شفا کے ارادے سے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے کا حکم؟

سوال: بعض ایسے لوگ ہیں۔ جب ان کا کوئی قریبی شخص یا عزیز کسی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ اسے ایسے شخص کے پاس لے جاتے ہیں۔ جسے طبیب شعبی (جڑی بوٹیوں سے علاج کرنے والا) کہتے ہیں۔ جب مریض کو اس طبیب کے پاس لے جاتے ہیں تو وہ طبیب مریض کے وارث کو کئی بیماریاں بتاتا ہے اور بڑی تاکید سے یہ بات کہتا ہے کہ اس مریض کو اس وقت تک شفا حاصل نہیں ہوگی جب تک فلاں مخصوص جانور کو اللہ کا نام لیے بغیر نہ ذبح کیا جائے گا اور ذبح کر کے فلاں جگہ پر دفن کرنا ہوگا۔ جانور کو دفن کرنے کی جگہ وہ خود بتاتا ہے۔ اگر کوئی انسان ایسا شرک کے لیے نہیں بلکہ صرف شفا حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے کیا وہ گناہ گار ہوگا۔ کیا اسے شرکِ اکبر کہیں گے؟ نیز غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے سے ایک مسلمان کے عقیدے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: شفا حاصل کرنے کے لیے یا کسی دوسرے مقصد کے لیے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا شرک اکبر ہے' کیونکہ ذبح کرنا عبادت ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ الکوثر:۲۔

''اپنے رب کے لیے نماز ادا کرو اور قربانی دو (ذبح کرو)''

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ

لَهُۥ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ ﴾ [الأنعام: ١٦٢-١٦٣]

''آپ کہہ دیں۔ بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور موت تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں پہلا مسلمان ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ذبح صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر کیا جائے اور اس کو نماز کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ذبیحے کو کھانے کا حکم دیا ہے' جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔ اور جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ اسے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

﴿ فَكُلُوا۟ مِمَّا ذُكِرَ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِـَٔايَـٰتِهِۦ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ ﴾ [الأنعام: ١١٨]

''جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے اسے کھاؤ۔ اگر تمہارا اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان ہے۔''

﴿ وَلَا تَأْكُلُوا۟ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُۥ لَفِسْقٌ ﴾ [الأنعام: ١٢١]

''اور جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو' اسے نہ کھاؤ۔ بے شک ایسا کرنا فسق و فجور ہے (گناہ ہے)''

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا شرکِ اکبر ہے۔ خواہ کسی بھی مقصد کے لیے ذبح کیا جائے۔ شفا حاصل کرنے کے لیے یا کسی دوسرے مقصد کے لیے ذبح کیا جائے اور وہ انسان جو مریض کے ورثا کو اللہ کے نام کے بغیر ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے' وہ شعبدہ باز ہے۔ وہ شرک کا حکم دیتا ہے اس کا معاملہ حکام تک پہنچانا ضروری ہے تاکہ اس پر قابو پایا جاسکے اور مسلمانوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ نے بیماروں کا علاج کرنے کے لیے ہمارے لیے بعض ادویات کا استعمال جائز قرار دیا ہے اور ان کو استعمال کرنے کا طریق کار یہ ہے کہ ہم اطبا کے پاس اور ہسپتال وغیرہ میں جائیں اور جائز طور پر فائدہ مند علاج سے مریضوں کا علاج کریں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے کتاب اللہ پڑھ کر دم کرنا جائز قرار دیا ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ ہم مریض پر کتاب اللہ پڑھ کر دم کریں اور مسنون دعاؤں کے ذریعے مریض کے لیے

شفا کی دعا کریں اور ایک مومن انسان کے لیے یہی کافی ہے۔

﴿ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ ﴾ [طلاق: ۳]

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنے معاملے کو مکمل کرنے والا ہے۔''

رہے شعبدہ باز یہ جھوٹے دجال ہیں۔ مسلمانوں کے عقائد کو خراب کرنا اور غلط طریقے سے ان کے مال کھانا چاہتے ہیں۔ ان کو آزاد نہیں چھوڑنا چاہیے تا کہ لوگوں کو گمراہ نہ کر سکیں۔ بلکہ ان کو روکنا اور ان کے شر کو ختم کرنا ضروری ہے۔

ان کو آزاد چھوڑنا' بہت برا ہے۔ اس سے زمین میں فساد ہوگا۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے عقیدہ کی حفاظت کرے اور کسی ایسی چیز سے اپنا جسمانی علاج نہ کرائے جس سے اس کا دین اور عقیدہ خراب ہو جائے۔ ان شعبدہ بازوں اور دجالوں کے پاس ہرگز نہیں جانا چاہیے۔ اور اگر ایسے لوگ پوشیدہ امور کی خبر دینا شروع کر دیں تو وہ کاہن کہلائیں گے۔

اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے :

﴿ من أتى كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد۔))

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچ جانتا ہے تو ایسا شخص محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے۔ اس کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ (یعنی اس کا انکار کرتا ہے)۔''

اس حدیث کو امام احمد' ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے۔

(کتاب الدعوہ (الفتاوی) للشیخ صالح الفوزان ۱/۲۸۔۳۰)

جادو' کہانت' علمِ نجوم' اور عرافہ کا فرق اور ہر ایک کا حکم

سوال: کیا جادو' کہانت' علمِ نجوم اور عرافہ کے معانی و مفہوم میں اختلاف ہے۔ اور ان سب کا حکم برابر ہے؟

جواب: سحر: (جادو) تعویذوں' دم جھاڑ اور ان گرہوں کو کہتے ہیں۔ جن کو جادوگر اس لیے کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کے زیر اثر آ کر قتل کریں' بیمار ہو جائیں یا شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ہو جائے ۔ایسا کرنا کفر' بہت گندا عمل اور بہت بری اجتماعی بیماری ہے۔ جس کو قطعی طور پر ختم کرنا بہت ضروری ہے تاکہ اس کے شر سے مسلمان محفوظ رہ سکیں۔

کہانت: جنات کے ذریعے غیب دانی کا دعوٰی کرنا کہانت ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن بن حسن رحمہ اللہ فتح المجید میں بیان کرتے ہیں۔ کہانت میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ جنات اپنے انسان دوستوں کو زمین میں واقع ہونے والے بعض مخفی اخبار و حوادث کی خبر دیتے ہیں۔ عام جاہل لوگ اس کو کشف و کرامت سمجھ لیتے ہیں اور وہ دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ جنات کے ذریعے اس قسم کی باتیں بتانے والے کو اللہ تعالیٰ کا ولی (دوست) سمجھ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ وہ شیطان کے دوست ہوتے ہیں۔

کاہنوں کے پاس جانا جائز نہیں۔ امام مسلم نے اپنی صحیح کتاب میں بعض امہات المومنین سے یہ روایت کی ہے۔

((مـن أتـى عـرافًـا فسـأله عن شيء فصدقه بما يقول لم تقبل صلاته أربعين يومًا۔))

''جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس نے اس سے کچھ دریافت کیا' نجومی نے اسے جو کچھ بتایا اس نے اس کو سچ سمجھ لیا۔ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔''

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مـن أتـى عـرافاً فسأله عن شيء فصدقه بما يقول لم تقبل له صلاة أربعين يومًا))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک دوسری روایت یوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من أتى كاهنًا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد۔))

اس حدیث کو ابوداؤد' امام احمد' ترمذی نے بیان کیا ہے۔

امام حاکم نے من أتى كاهنًا أو عرافًا کے لفظ بیان کیے ہیں اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرط پر ہے اور صحیح ہے۔

امام بغوی کہتے ہیں کہ عراف وہ شخص ہے جو بعض معاملات کو ان کے قرائن حالات اور واقعات سے پہچان لیتا ہے۔ پھر اس طریقے سے چوری شدہ مال' جس جگہ پر گمشدہ چیز موجود ہے وغیرہ کی وضاحت کرتا ہے۔ ایسے شخص کو کاہن بھی کہتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کاہن علم نجوم جاننے والے اور ان جیسے لوگوں کو کاہن کہتے ہیں جو انہی کی طرح معاملات کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔

علم نجوم: فلکی حالات پر غور و خوض کر کے زمین پر واقع ہونے والے حوادث اور واقعات کے لیے استدلال کرنا علمِ نجوم کہلاتا ہے۔ یہ جاہلیت کے دور کے اعمال ہیں۔ جب یہ عقیدہ بنا لیا جائے کہ ستارے کوئی (دنیاوی) معاملات میں دخل اندازی کرتے ہیں تو ایسا کرنا شرکِ اکبر ہے۔

المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان ٢/٥٦'٥٧)

جس طریقے سے رسول اکرم ﷺ کو جادو کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس بارے میں کیا طرزِ عمل اپنایا

سوال: کیا یہ ثابت ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا تھا۔ اور اگر یہ ثابت ہے تو پھر آپ ﷺ نے جادو اور جادو کرنے والے کے بارے میں کیا طرزِ عمل اپنایا؟

جواب: ہاں یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تھا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ کو خیال گزرتا تھا کہ آپ ﷺ کچھ کر رہے ہیں حالانکہ کچھ نہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک

دن فرمایا:

((اتأنی ملکان فجلس احمدهماعند رأسی والآخر عند رجلی فقال: ما وجع الرجل' قال: مطبوب' قال: ومن طبه' قال: لبید بن الأعصم فی مشط و مشاطة جف طلعة ذکر فی بئر ذروان ۔))

(صحیح البخاری ۲۸/۷_۳۰)

''میرے پاس دو فرشتے آئے۔ ان میں ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے قدموں کی طرف بیٹھ گیا اور کہنے لگا اس انسان کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرا بولا۔ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے پھر عرض کیا۔ ان پر کس نے جادو کیا ہے۔ تو اس نے کہا لبید بن الاعصم نے کنگھی پر جادو کیا ہے جس میں بال ہیں۔ جو کہ نر کھجور کے خوشے میں ذروان کے کنوئیں میں ہے۔''

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو نہیں ہو سکتا۔ ان کا خیال ہے کہ ایسا ہونا عیب اور خامی ہے۔ حالانکہ بات یہ نہیں۔ بلکہ یہ جادو ایسا تھا جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری اور درد وغیرہ میں مبتلا کر دیا اور یہ بیماری کی ایک قسم ہے جس سے رسول اکرم ﷺ اسی طرح متاثر ہوئے جس طرح زہر سے متاثر ہوئے تھے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ قاضی عیاض سے نقل کرتے ہیں کہ ان کا کہنا ہے کہ اس سے آپ ﷺ کی نبوت سے کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ کو یہ خیال گزرتا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے نہیں کیا ہوتا تھا۔ اس سے آپ ﷺ کی سچائی پر کوئی حرف نہیں آتا۔ کیونکہ اس قسم کے معاملات سے رسول اکرم ﷺ کے معصوم ہونے پر دلائل موجود ہیں اور اس پر ساری امت کا اجماع بھی ہے اور جادو کا آپ ﷺ کے دنیاوی معاملات پر اثر انداز ہونا ممکن ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی بعثت کا سبب دنیاوی معاملات نہ تھے اور نہ ہی دنیاوی امور آپ ﷺ کی فضیلت کا سبب ہیں۔ ان معاملات میں آپ ﷺ تمام انسانوں کی طرح کسی بھی تکلیف میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس لیے رسول اکرم ﷺ کو ان معاملات میں سے کسی بھی غیر حقیقی معاملہ کا خیال آ جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور پھر

یہ خیال آپ ﷺ سے ختم ہو جاتا تھا۔

اور جب رسول اکرم ﷺ کو اس بات کا علم ہو گیا کہ ان پر کس نے جادو کیا ہے تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جادو کی جگہ بتا دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے جادو کو وہاں سے نکلوایا اور اس کو ضائع کر دیا۔ اس طرح آپ ﷺ کی تکلیف ختم ہو گئی اور حالت ایسی ہوئی جس طرح کسی بندھن سے آزاد ہوئے ہوں۔ اور نبی اکرم ﷺ نے جادو پر کوئی سزا نہ دی۔ بلکہ جب صحابہ کرام نے آپ سے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ۔ کیا ہم اس خبیث کو پکڑ کر قتل نہ کر دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((أما أنا فقد شفاني الله وأكره أن يثير على الناس شرًا۔))
''مجھے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی ہے اور میں لوگوں کو کسی قسم کے شر میں مبتلا کرنا پسند نہیں کرتا۔''

(المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان ٢/ ٥٧-٥٨)

جادو کی حقیقت اور اس کی کسی بھی صورت کا جائز نہ ہونا

سوال: براہ کرم جادو کی حقیقت واضح فرمائیں۔ نیز بتائیں کیا اس کی کوئی شکل مباح (جائز) ہے۔ کیا جادو کا عمل دینِ اسلام سے خارج کر دیتا ہے؟

جواب: لغوی لحاظ سے جادو ایسے عمل کو کہتے ہیں جو بہت ہی لطیف ہو اور اس کے اسباب پوشیدہ ہوں۔

الموفق نے "الکافی" میں جادو کی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے تعویذوں، دم اور گرہوں کو جادو کہتے ہیں جو کہ دل و جان پر اثر کرتے ہیں۔ ان سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ قتل ہو جاتا ہے، شوہر بیوی کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے۔ نیز ہر طرح کا جادو حرام ہے۔ اس کی کوئی بھی صورت مباح (جائز) نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَلَقَدْ عَلِمُوا۟ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنْ خَلَـٰقٍ﴾ [البقرة: ١٠٢]

''انہیں اس بات کا علم تھا کہ انہوں نے جو کچھ خریدا ہے آخرت میں اس کا (کوئی فائدہ نہیں) کوئی حصہ نہیں۔''

حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔اس کا کوئی دین نہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جادو حرام ہے اور اس کے کرنے والے کافر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو ایسی سات چیزوں میں شمار کیا ہے جو کہ باعثِ ہلاکت ہیں۔جادوگر کو قتل کرنا واجب ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین صحابہ' عمر' حفصہ اور جندب رضی اللہ عنہم سے جادوگر کو قتل کرنا صحیح سند سے ثابت ہے۔ جادو کا عمل سیکھنا' سکھانا اور اس کو بطور پیشہ اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے۔ایسا کرنے والا شخص دینِ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔جب کسی کا جادوگر ہونا ثابت ہو جائے تو لوگوں کو جادوگر کے شر سے بچانے کے لیے اسے قتل کرنا واجب ہے کیونکہ ایسا شخص کافر ہے اور اس کا شر پورے معاشرے میں پھیل جاتا ہے۔

(المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان ٢/ ٥٩)

جادو کے عمل کے لیے کاہنوں کے پاس جانا اور جانوروں کو عذاب دے کر قتل کرنا

سوال: راہِ راست پر آنے' پانچوں وقت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے پہلے میں ایک جادوگرنی کے پاس گئی۔اس نے مجھ سے ایک مرغی کو گلا گھونٹ کر مارنے کے لیے کہا تاکہ وہ میرے لیے ایک ایسا عمل کر دے جس سے میرے اپنے شوہر سے تعلقات خوب گہرے ہو جائیں۔ کیونکہ ہمیشہ میرے اور اس کے درمیان بڑی کھینچا تانی رہتی تھی۔ واقعۃً میں نے اپنے ہاتھ سے مرغی کا گلا گھونٹ دیا۔کیا میرا یہ عمل میرے لیے باعثِ گناہ ہوگا اور مجھے اس خوف سے نجات پانے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔جس کی بنا پر میں کافی پریشان رہتی ہوں؟

جواب: جادوگرنیوں کے پاس جانا سخت حرام ہے۔ کیونکہ جادو کفر ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اس سے تکلیف پہنچتی ہے۔اس لیے جادو کرنے والوں کے پاس جانا بہت بڑا جرم ہے اور آپ کا

مرغی کو گلا گھونٹ کر مارنا دوسرا جرم ہے کیونکہ اس طرح آپ نے ایک جانور کو تکلیف میں مبتلا کیا۔ اور کسی جانور کو بلاوجہ مارنا اور اس سے غیراللہ کی قربت حاصل کرنا شرک ہے لیکن چونکہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے صحیح توبہ کر لی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ آپ کی سابقہ غلطیوں کو معاف فرمائے گا۔ آئندہ آپ ایسا ہرگز نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

مسلمانوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ان کے درمیان جادوگر آزادانہ طور پر جادو کا عمل کرتے رہیں بلکہ اس کو ناپسند کریں اور حکام کو چاہیے کہ وہ انہیں قتل کریں اور ان کے شر سے مسلمانوں کو آرام پہنچائیں۔

(كتاب المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان ١/ ٧٢-٧٣)

تفسیر ابن کثیر میں جادو سے متعلق ابن کثیر رحمہ اللہ کے قول کی شرح

سوال: تفسیر ابن کثیر میں (۱/ ۱۴۷) یہ موجود ہے:

اہل سنت اس بات کو جائز قرار دیتے ہیں کہ جادوگر ہوا میں اڑ سکتا ہے۔ وہ انسان کو گدھا اور گدھے کو انسان بنا سکتا ہے۔ جب جادوگر اپنا دم اور خاص کلمات ادا کرتا ہے تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ اشیا کو پیدا کرتا ہے تو فلک اور ستارے ان پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ یہ بات نجومیوں اور فلاسفہ کے خلاف ہے۔ تو کیا اس سے یہ مفہوم لیا جا سکتا ہے کہ جادوگر کسی انسان پر غلبہ حاصل کر کے اسے حیوان یا پھر حیوان سے انسان بنا سکتا ہے اور کیا اس قسم کی مثالیں پہلے موجود ہیں؟

جواب: ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس طرح ذکر کیا ہے اور ان سے پہلے ابن جریر الطبری نے بھی بیان کیا ہے۔ کسی انسان کا ہوا میں اڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ بعض سابقہ اہل علم نے ان دونوں سے پہلے بھی بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہو جانا ممکن ہے کیونکہ شیطان اور سرکش جنات جادوگر کے احکامات کو سرانجام دیتے ہیں اور کبھی اس کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جنات مختلف قسم کی شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ اس لیے بعید نہیں کہ وہ کسی انسان کا روپ دھار لیں۔ اس کی شکل گدھے، پرندے یا کسی وحشی جانور وغیرہ کی بنا دیں۔ لیکن ایسا ہو جانا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت

اوراس کے تکوینی اور تقدیری ارادے کے بغیر ممکن نہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ﴾ [البقرة: ۱۰۲]

''اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم (اذن) کے بغیر کسی کو تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔''

قرآن پاک کی یہ آیت فلاسفہ اور معتزلہ کے اس دعوے کے خلاف ہے۔ وہ اس آیت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جادوگر کو شعبدہ بازی اور تخیل تبدیل کرنے کی قدرت ہوتی ہے۔ جب کہ پہلی بات صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

ایسے شخص کا حکم جو کسی عراف سے کوئی بات معلوم کرتا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ شخص ''عراف'' ہے

سوال: حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من أتى عرافًا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين يومًا))

''جو شخص کسی عراف کے پاس گیا اور اس نے اس سے کوئی بات دریافت کی۔ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے بیان کیا ہے۔ کیا اس حدیث کا مصداق وہ شخص بھی ہے جو کسی ''عراف'' سے کوئی بات پوچھے لیکن اسے اس کے عراف ہونے کا علم نہ ہو۔

جواب: جو شخص کسی ''عراف'' سے کوئی سوال کرتا ہے۔ لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ جس شخص سے یہ سوال کر رہا ہوں یہ عراف ہے تو اس شخص کے بارے میں یہ حدیث نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ اس سے ایسی پوشیدہ باتوں کے متعلق دریافت کرتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں جانتا۔ جیسے جادو کسی جگہ کیا گیا ہے۔ جادوگر کون ہے' چوری شدہ مال یا چور کے متعلق دریافت کرنا۔ گم شدہ چیز کس جگہ پر ہے۔ لازمی طور پر اسے بھی یقین ہوتا ہے کہ یہ ساری باتیں علمِ غیب سے تعلق رکھتی ہیں اور اسے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس سے میں سوال کر رہا ہوں۔ وہ جادوگر' کاہن یا عراف ہے تو ایسا شخص

اس حدیث کے زمرے میں آتا ہے اور حدیث میں مذکورہ وعید اس شخص کے لیے بھی ہوگی۔

لیکن اگر اس نے ایسی چیز کا سوال کیا جس کے متعلق اسے یہ گمان ہے کہ اس قسم کا سوال کرنا جائز ہے اور وہ اسے حرام بھی خیال نہیں کرتا تو ایسا شخص اپنی لاعلمی کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا۔ اور جس شخص نے یہ جانے بغیر کہ یہ شخص کاہن ہے اس سے کوئی عام سا سوال کیا کہ فلاں آدمی کا گھر کہاں ہے۔ اس سامان کا بھاؤ کیا ہے اور اس گھر کا مالک کون ہے تو ایسا شخص اس حدیث کی وعید میں داخل نہیں ہوگا۔ ویسے تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

جادو شیطانی عمل ہے اور جادو کرنے والا مشرک ہے

سوال: جادوگر عورت جو کہ جادو کرتی ہے اور بہت سارے لوگوں کو اس سے تکلیف پہنچتی ہے تو اس قسم کی جادوگر عورت سے کیا سلوک کرنا واجب ہے اور اس کے جادو سے کیسے نجات پائی جا سکتی ہے؟

جواب: جادو شیطانی عمل ہے کیونکہ جادوگر جنات کا قرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کرتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ وہ ان جنات کو (مدد کے لیے) پکارتا ہے۔ نماز چھوڑ دیتا ہے۔ گندگی وغیرہ کھاتا ہے۔ حتیٰ کہ شیطان اور سرکش جن اس کے احکامات بجالاتے ہیں۔ وہ اس کے مطلوبہ انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ قتل کرتے ہیں' اچھے کاموں سے روکتے ہیں۔ شوہر کو بیوی سے ملا دیتے ہیں یا ایک کو دوسرے سے متنفر کر دیتے ہیں۔ اس وجہ سے جادوگر مشرک اور کافر قرار دیا جاتا ہے کیونکہ وہ ان کافرانہ اعمال کے ذریعے غیر اللہ کی قربت حاصل کرتا ہے۔ اس بنا پر اس کو قتل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ یہ بات عمرؓ ان کی بیٹی حفصہ اور جندب رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔

ان امور کی وجہ سے ایسی جادوگر عورت کو کھلا چھوڑنا جائز نہیں۔ اگر آپ لوگوں کے پاس کوئی دلیل یا ثبوت موجود ہے تو اس کا معاملہ اور اس سے پہنچنے والے نقصان کی اطلاع حکام تک پہنچاؤ تا کہ اسے قتل کیا جا سکے اور لوگوں کو اس کے شر سے نجات حاصل ہو۔ خاندان کے بڑے آدمی (مالک) کی

یہ ذمہ داری ہے کہ اس عورت سے پہنچنے والے نقصان کا ازالہ کرے۔ اگر چہ یہ جادوگر اس کی ماں ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے اور اس کے بندوں کو نقصان پہنچانا ہے اور جب اس قسم کی عورت کو قتل کر دیا جائے گا۔ تو دوسری عورتیں بھی باز آ جائیں گی۔ اور اس قسم کے شیطانی عمل سے رک جائیں گی۔

اور اگر وہ سارے خاندان والے اس صورتِ حال کو ختم کرنے کی کوشش نہ کریں اور اس عورت کو من مانی کرنے دیں تو جس شخص کو اس عورت کے متعلق معلوم ہو اس پر یہ ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس عورت کے متعلق تمام ثبوت حاصل کرے، تمام دلائل اور شواہد جمع کرے۔ اس کے متعلق اس کے پڑوسیوں اور اس کے گھر والوں سے معلومات حاصل کرے اور جب کافی معلومات حاصل ہو جائیں تو اس کا معاملہ محکمہ شرعیہ (شرعی عدالت) میں پیش کرے تا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ ہو سکے۔ جس طرح کہ حدیث میں ہے:

((حدالساحر ضربة بالسیف۔)) (الترمذی۔ کتاب الحدود۔١٤٦٠)

''جادوگر کی سزا تلوار سے قتل کرنا ہے۔''

اور تمہارے لیے یہ بات کسی طرح مناسب نہیں کہ موجودہ صورتِ حال کو تبدیل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ کیونکہ اس میں تو سراسر تکلیف ہے۔ اس کے علاوہ ہم تمہیں یہ دو نصیحتیں کرتے ہیں۔

۱۔ قرآن پاک کی تلاوت، اللہ کا ذکر، صبح و شام کی دعائیں کثرت سے پڑھ کر اپنے آپ کو جادو سے بچانے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ جنات اور جادوگروں سے انسان کی حفاظت کرتا ہے۔

۲۔ تمہیں جو بھی تکلیف آئے، شرعی دم جھاڑ، ایسے لوگوں کی تلاوت سے جو کہ اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے کلام کو کثرت سے پڑھنے، جائز ادویات کا استعمال کرنے میں معروف ہیں اور ہر جگہ پائے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کے ذریعے بہت سارے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اپنا علاج کرائیں۔

اللہ تعالیٰ محمد ﷺ، ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

(الکنز الثمین للشیخ عبداللہ الجبرین ١/٢٢٤۔٢٢٧)

کیا جادو حق ہے؟

سوال: کیا جادو حق ہے؟

جواب: ہاں' جادو ایک حقیقت ہے۔ اس میں جادوگر لوگ شیطانوں کی عبادت اور اطاعت کرتے ہیں اور شیطان ایسے لوگوں کی خواہشات میں ان کی مدد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے شیطانوں کو اتنی قوت و طاقت عطا فرمائی ہے جس کی بدولت وہ بڑے عجیب و غریب کام کرتے ہیں۔

(فتاوى العلاج بالقرآن والسنة' الرقى وما يتعلق بها

للشيخ ابن باز' ابن عثيمين رحمهما الله۔ اللجنة الدائمه۔ ٥٦)

جن اور اس کے اثر سے لگنے والی بیماری

سوال: میں یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ اس کے ذریعے میں اپنی والدہ کو جناتی اثر سے لگنے والی بیماری کے متعلق کچھ وضاحتیں طلب کرنا چاہتا ہوں۔

ابتدا میں اسے جنوں کی بیماری لاحق ہوئی ہم اسے امام مسجد کے پاس لے آئے۔ امام صاحب نے اس سے جناتی اثر کو زائل کر دیا لیکن اسے جنوں کی بیماری ایک ہفتہ تک باقی رہی۔ ہم اسے جب کبھی امام صاحب کے پاس لے جاتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے شفا حاصل ہو جاتی۔ اور جب وہ چلا گیا تو اسے پھر بیماری لگ گئی۔ اس کے بعد وہ صحت یاب ہو گئی اور کافی عرصہ صحت مند رہی لیکن کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ ایک مونث جن اس پر اثر انداز ہو گئی۔ وہ اتنی ہی مدت یا اس سے زیادہ اس مرض میں مبتلا رہی۔ ہم اسے دوبارہ امام صاحب کے پاس لے آئے۔ اس نے جننی کو نکالا۔ لیکن وہ دوبارہ لوٹ آئی۔ ہم اسے دوبارہ امام صاحب کے پاس لے آئے۔ اس کی یہ حالت کافی دیر تک رہی جب کبھی اسے اس قسم کی تکلیف ہوتی۔ ہم اس کو نکالنے والے کے پاس لے آتے اور آخری مرتبہ سے ایک دفعہ پہلے میری والدہ نے جنون کی حالت میں مجھ سے کہا کہ میں اسے اس امام کے پاس لے جاؤں جس نے سب سے پہلے جناتی اثر کو زائل کیا تھا۔ میں اس کو اس امام کے پاس لے گیا۔

اس نے جنی کو نکال دیا۔اس امام نے مجھے بتایا کہ اس کا حجرہ جنات سے بھرا ہوا ہے۔ہم نے اپنی والدہ کو دوسرے حجرے میں منتقل کر دیا۔لیکن اس کی وہی حالت رہی۔اسی حالت میں اس نے مجھ سے کہا کہ میں اسے ایک مزار پر لے چلوں۔میں نے ایسا ہی کیا۔لیکن وہ صحت یاب نہ ہوسکی۔پھر ہم اسے ایک تاجر کے پاس لے گئے۔اس نے اسے چند تعویذ اور جڑی بوٹیاں وغیرہ دیں بعض تعویذوں کے بارے میں اس نے لٹکانے کا حکم دیا اور بعض کو پانی میں ڈال کر اس پانی سے جسم دھونے کے لیے کہا۔اور جڑی بوٹیاں کھانے کے لیے کہا لیکن اس کے حجرے میں ابھی تک جنات ہیں۔براہ کرم آپ مجھے یہ بتائیں کہ میرا یہ سب کچھ کرنا درست ہے یا شرع کے خلاف؟ اور بھلائی کی طرف میری راہنمائی فرمائیں۔

جواب: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو۔پہلی بات تو یہ ہے کہ عرافوں اور کاہنوں کے پاس کچھ دریافت کرنے کے لیے جانا حرام ہے۔کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

((من أتى عرافًا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين ليلة۔))

(مسلم۔کتاب السلام۔۲۲۳۰)

''جو شخص کسی عراف کے پاس جا کر اس سے کچھ دریافت کرتا ہے اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی۔''

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

((من تعلق تميمة فلا أتم الله عليه ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له))

(مسند احمد۔ ۱۵۴/۴)

''جس نے تعویذ لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کا مقصد پورا نہ فرمائے۔اور جس نے کوئی تعویذ لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کو سکون نہ عطا فرمائے۔''

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

((من تعلق تميمة فقد أشرك)) (مسند احمد۔۱۵۶/۴)

''جس شخص نے کوئی تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

دوسری بات جودرست ہے کہ تعویذوں کا لٹکانا صحیح نہیں۔

تیسری بات کسی مزار پر اس لیے جانا کہ قبر میں رہنے والے کی برکت کو حاصل کیا جائے حرام ہے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ قبر والا شخص نفع یا نقصان دے سکتا ہے یا کسی مریض، پاگل وغیرہ کو شفا دے سکتا ہے۔ بہت بڑا کفر ہے۔ ہم تمہیں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اپنی والدہ کا علاج شرعی دم اور جائز دواؤں سے کرو۔

اللہ تعالیٰ محمد ﷺ، ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۱/۴۱۵)

یہ طریقہ یونس علیہ السلام کا نہیں

سوال: مختلف اعداد ۲۱، ۳۱، ۱۳۷، ۱۲۱، ۲۵ کے ذریعے جادو نکالنے والے کا کیا حکم ہے اور ان عددوں میں غور وفکر کرتے ہوئے یہ دعوٰی بھی کیا جاتا ہے کہ یہ طریقہ یونس علیہ السلام کا ہے۔ وہ یہی طریقہ استعمال کیا کرتے تھے۔ یہ بھی معلوم رہے کہ اس انسان کو جادو نکالنے کی کیفیت کا کوئی علم نہیں۔ وہ یہ دعوٰی بھی کرتا ہے کہ میں روحوں کو بلاتا ہوں اور اس طریقے سے آدمی کا ستارہ معلوم کرتا ہوں۔ اگر وہ انسان جادو زدہ نہ ہو تو اس کا ستارہ صفر کہہ دیتا ہے۔ وہ جادو زدہ انسان کا نام اور اس کی والدہ کا نام حاصل کرتا ہے۔

کیا ایسا عمل جائز ہے اور یونس علیہ السلام سے منقول ہے یا ایسا عمل کتاب اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے اور سابقہ اہلِ علم نے اس کو نقل نہیں کیا؟ وہ لوگ جو اس طریقے سے جادو نکالنے کے لیے ان کے پاس جاتے ہیں اور اس عمل کے صحیح ہونے کا یقین رکھتے ہیں ان کے بارے میں شرعی حکم دلیل سے واضح فرمائیں۔

جواب: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور نبی اکرم ﷺ، ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو، اگر اس شخص کی حالت ایسی ہی ہے جس طرح سوال میں ذکر کی گئی ہے تو ایسا شخص کاہن ہے اور اس کے طریقے کے بارے میں کوئی دلیل موجود نہیں، جس سے یہ

ثابت ہو سکے کہ یہ طریقہ یونس علیہ السلام کا ہے۔ایسا کرنا بھی جائز نہیں۔اس قسم کے لوگوں کے پاس جانا بھی جائز نہیں بلکہ ان لوگوں کو برا سمجھنا چاہیے جو ان کے پاس جاتے ہیں۔رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

((من أتى عرافًا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين ليلة))

''جو شخص کسی عراف کے پاس گیا اور اس سے کچھ دریافت کیا اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی۔''

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ایک روایت کے یہ لفظ ہیں:

((من أتى عرافاً فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد))

(الترمذی۔کتاب الطہارۃ۔۱۳۵۔ ابن ماجہ۔کتاب الطہارۃ۔۶۳۹ ومسند احمد ۲/۴۰۸، ۴۷۶)

''جو شخص کسی عراف کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی اس نے محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس کے ساتھ کفر کیا۔''

ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((من اقتبس شعبة من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد مازاد))

(ابوداؤد۔کتاب الطب۔ ۳۹۰۵)

''جس نے علم نجوم کے کسی بھی حصے کو سیکھا اس نے جادو کے حصے کو حاصل کر لیا اور جتنا زیادہ علمِ نجوم سیکھے گا اتنا ہی وہ جادو زیادہ حاصل کرے گا۔''

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح سند سے ذکر فرمایا ہے۔

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۱/۴۱۶)

یہ ناپسندیدہ عمل ہے (یہ عمل بہت برا ہے)

سوال: بعض لوگوں میں یہ فیشن (وبا) موجود ہے کہ والدہ اپنی بیٹے کے گھٹنے کے اوپر والے حصے پر استرے سے تین برابر لائنیں لگاتی ہیں اور اس سے جو خون بہتا ہے اس پر شکر کا ایک ٹکڑا رکھ دیتی ہے۔ پھر اپنی بیٹی سے اس شکر کے ٹکڑے کو کھانے اور بعض الفاظ کہنے کا حکم دیتی ہے۔ایسا کرنے والی ماں کا

یہ دعوٰی ہے کہ ایسا کرنے سے لڑکی کا کنوارپن محفوظ ہو جاتا ہے اور کوئی زیادتی کرنے والا اس کے کنوارے پن کو نقصان نہیں پہنچا سکتا (ایسا کرنے کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں) ایسا کرنے کے بارے میں شریعتِ اسلامیہ کیا حکم دیتی ہے؟

جواب: یہ ناپسندہ فضول عمل ہے۔ اس کی کوئی دلیل نہیں۔ ایسا کرنا جائز نہیں۔ بلکہ اس کو چھوڑنا واجب ہے اور اس سے بچنا چاہیے یہ کہنا کہ اس سے لڑکی کا کنوارپن محفوظ ہو جاتا ہے بالکل غلط ہے۔ شیاطنی وہم ہے' شریعت میں اس کی کوئی بنیاد نہیں۔ اس لیے اس کو چھوڑنے اور اس سے بچنے کی وصیت کرنا ضروری ہے۔

اہلِ علم اس معاملے کو وضاحت سے بیان فرمائیں اور اس سے ڈرائیں کیونکہ وہ اللہ اور نبی اکرم ﷺ کے مبلغ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

(مجموع فتاوی ابن باز ۲/۹۲۵)

زہریلا برتن

سوال: بعض لوگوں کے پاس تانبے سے بنا ہوا برتن ہوتا ہے۔ جسے وہ طــاسة السم (زہریلا برتن) کہتے ہیں اور جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو وہ ایسے شخص کے پاس جاتا ہے' جس کے پاس یہ زہریلا برتن ہو۔ بیمار انسان اس برتن کو پانی سے بھر لیتا ہے اور پھر وہ پانی پی لیتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ اس میں شفا ہے۔ خاص طور پر معدے کی بیماری کے لیے اکسیر ہے۔ اس میں بچھو گھوڑے' بلی' ہرن' گدھا' سانپ' لومڑ' ہاتھی' شیر اور انسان وغیرہ کی تصویریں بنی ہوتی ہے۔ دوسری تصویریں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن میں انہیں نہیں پہچان سکا اور یہ تصویریں اس برتن میں نقش ہوتی ہیں۔ اس برتن پر بعض نام جیسے (شہید) اور دیگر کلمات بھی ہوتے ہیں۔

براہ کرم اس معاملے کے بارے میں صحیح معلومات سے آگاہ فرمائیں۔

جواب: سائل نے جس برتن کا ذکر کیا ہے۔ وہ بہت برا ہے۔ اور اس میں بڑی برائیاں پائی جاتی ہیں۔ جیسے کہ وہ تصاویر جن کا سائل نے ذکر کیا ہے۔ ہمیں کوئی علم نہیں کہ لوہے' تانبے' سونے' چاندی'

وغیرہ کے برتن میں معدے کی امراض وغیرہ سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ یہ برتن کے مالک کا ایسا دعوٰی ہے جو کہ سراسر جھوٹ ہے' یا ہوسکتا ہے اس کا تعلق فاسق وفاجر اور کافر جنات سے ہو۔ جن کی مدد سے وہ اس برتن کے ذریعے شعبدہ بازی دکھاتا ہے اور علاج کرنے کا دعوٰی کرتا ہے تاکہ لوگوں کا مال غلط طریقے سے حاصل کر سکے۔ اور وہ لوگوں کو برتن کے ذریعے علاج کر کے دھوکا دیتا ہے۔ ضروری ہے کہ اس شہر کے حکام اس برتن کو برآمد کرائیں اور اسے ضائع کر دیں۔ اس کے مالک کو سزا دیں تاکہ وہ دوبارہ ایسا کام نہ کر سکے۔ اس شہر کے حکام امیر' قاضی اور لوگوں کے حالات سے باخبر رہنے والی تنظیم کے لیے ایسا کرنا واجب ہے۔

اور جس شخص کو اس شعبدہ بازی کا علم ہو۔ وہ عدالت' حالات سے باخبر رہنے والی تنظیم اور امیر کے دفتر میں یہ معاملہ اٹھائے تاکہ وہ اس سلسلے میں اپنی ذمے داری کو پورا کر سکیں۔ اس برتن کے مالک سے متعلق خاموشی اختیار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس کا کام بہت برا ہے اور شرع میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔ سائل اور اس معاملے سے واقف بھائیوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ حکام تک یہ معاملہ پہنچائیں۔ تاکہ ان کا شہر اس برائی سے نجات حاصل کر سکے اور تمہارے ذریعے یہ خرابی اور شر ختم ہو سکے۔ ان شاء اللہ۔

(مجموع فتاوی سماحۃ الشیخ ابن باز۔ ۶۹۷/۲)

کسی کنوئیں کو ایوب علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا درست نہیں

سوال: ہمارے ہاں مصر میں سینا کے علاقے میں ایک کنواں ہے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ایوب علیہ السلام کو بیماری کے دنوں میں حکم دیا تھا کہ اپنے پاؤں کو اس کنوئیں میں ڈال کر حرکت دیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا عطا فرمائی تھی۔

ہمارے ہاں جب ایک عورت بیمار ہوئی تو اس نے اس کنوئیں پر جانے کا ارادہ کیا تاکہ ایوب علیہ السلام کی طرح اس میں اپنے پاؤں کو حرکت دے کیا ہمارے لیے جائز ہے کہ ہم صحت یابی کے لیے اس کنوئیں میں غسل کریں یا ایسا کرنا شرک اور غیر اللہ سے مدد طلب کرنا کہلائے گا؟

جواب: یہ بات درست نہیں اور اس جگہ کا کسی کو علم نہیں جس میں ایوب علیہ السلام نے غسل فرمایا تھا۔اس لیے اس عورت کو ایسے کنوئیں کی طرف نہیں جانا چاہیے جس کو بئر ایوب کہا جاتا ہے۔

(فتاوی اللجنۃ الدائمہ۔ ۶۶/۳)

شرعی دم جھاڑ کے علاوہ جادو کا کوئی اور علاج جائز نہیں

سوال: جادو کا کون سا علاج درست ہے۔جس کو شرع جائز قرار دیتی ہے۔کیا اعصاب کو سکون دینے والی دوائیں استعمال کی جا سکتی ہیں۔یہ بھی خیال رہے کہ ان دواؤں میں نشہ آور مادہ شامل ہوتا ہے۔ نفسیاتی بیماریوں کے علاج میں اس قسم کی دواؤں کو عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ہم اگر کسی عورت کو نصیحت کریں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے اور اس عورت کو آپ کی طرف سے موصول ہونے والا جواب بتائیں تو اس بارے میں ہمارا موقف کیا ہونا چاہیے کیا ہم اس عورت کو مشرکہ تصور کریں؟ یہ خیال رہے کہ وہ اس بیماری کی حالت میں وسوسوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔سخت بیماری کی حالت میں اگر کوئی اسے دیکھ لے تو اس کو مجنونہ (پاگل) خیال کرے۔اور جب اس کی نفسیاتی بیماری میں کمی واقع ہو جاتی ہے تو وہ عورت بڑی دانا اور عقل مند ہوتی ہے۔

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ جادو کا علاج جادو سے کرنا درست نہیں۔اس کا علاج قرآن پاک کی تلاوت' دم کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے ذکر واذکار اور اللہ تعالیٰ سے شفا کی دعا کرنے کے ذریعے کرنا چاہیے۔

شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب ''الکلم الطیب'' ابن القیم رحمہ اللہ کی کتاب ''الوابل الصیب'' امام نووی رحمہ اللہ کی کتب ''ریاض الصالحین اور''اذکار النوویہ'' میں بہت سارے فائدہ منداذکار اور دعائیں اس بارے میں موجود ہیں۔ان کتابوں اور اسی قسم کی دوسری کتابوں کو پڑھنا چاہیے۔آپ کو اپنے لیے اپنے گھر والوں کے لیے اور اپنے احباب کے لیے خیر خواہی کی باتیں معلوم ہونی چاہییں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اپنی والدہ کو بڑے ادب واحترام کے ساتھ مسلسل نصیحت کرتے رہو اور اس کے برے عمل کو ناپسند کرو اور دنیا میں معروف طریقے سے اس کا ساتھ دو۔اللہ تعالیٰ کا اس بارے

میں عام حکم ہے۔

﴿ وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَـٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَـٰلُهُۥ فِى عَامَيْنِ أَنِ ٱشْكُرْ لِى وَلِوَٰلِدَيْكَ إِلَىَّ ٱلْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَإِن جَـٰهَدَاكَ عَلَىٰٓ أَن تُشْرِكَ بِى مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِى ٱلدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَٱتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَىَّ ﴾ [القمان:١٤-١٥]

''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں نصیحت کی ہے۔اس کی ماں نے اسے مسلسل کمزوری کی حالت میں اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور اس کو دو سال تک دودھ پلاتی رہی۔تم میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔میری طرف لوٹ کر آنا ہے اور اگر وہ دونوں تمہیں میرے ساتھ شرک کرنے پر مجبور کریں جس کے بارے میں تمہیں کوئی علم نہیں تو ان کی بات کو تسلیم نہ کرو۔(ان کی اطاعت نہ کرو) اور دنیا میں معروف طریقے سے ان کا ساتھ دو اور اس راستے کو اختیار کرو۔جو میری طرف لوٹتا ہے۔''

تیسری بات یہ ہے کہ اگر وہ سخت تکلیف کی حالت میں پاگل ہو جاتی ہے تو اسے معذور سمجھا جائے گا اور امید کی جاتی ہے کہ ایسی حالت میں اس سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادے گا۔اللہ تعالیٰ ہی شفا دینے والا اور سیدھی راہ دکھانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ 'ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

(فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء : ٣٧٤)

کسی بھی وجہ سے کاہن کے پاس جانا درست نہیں (جائز نہیں)

سوال: ۸/ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ میں میری شادی اپنی خالہ کی بیٹی سے ہوئی۔یکم رمضان ۱۴۰۵ھ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک بیٹا عطا فرمایا۔جس کا نام میں نے ''موسیٰ'' رکھا۔شعبان ۱۴۰۶ھ میں میری بیوی نے تین ماہ کا حمل ضائع کر دیا۔

ربیع الاول ۱۴۰۷ھ میں میرا بیٹا ''موسیٰ'' وفات پا گیا۔

میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میری بیوی میری خالہ زاد ہے۔موسیٰ کی وفات کے بعد میری خالہ جو کہ میری بیوی کی ماں ہے۔ ہمارے ہاں آئی اور کہنے لگی میں ایک ایسے عالم کے پاس گئی تھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔اس عالم نے مجھے بتایا تھا کہ میری بیوی (خالہ کی بیٹی) کے ساتھ جنات کی کوئی تابعہ ہے جو کہ حسد اور کینے کی وجہ سے اس کی اولاد کو قتل کر دیتی ہے۔اور وہ شخص (کتاب کا عالم) جن کی تابعہ کو ختم کر سکتا ہے۔لیکن میں نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔

شعبان ۱۴۰۷ھ میں اللہ نے مجھے ایک بچی عطا فرمائی جس کا نام میں نے ''مستورہ'' رکھا۔لیکن وہ اپنی پیدائش کے دوسرے دن ہی فوت ہوگئی۔

چنانچہ میری بیوی کی والدہ نے اس عالم کے پاس جانے کے لیے اصرار کیا۔میرے والد نے بھی مجبور کیا کہ میں جن کی تابعہ کو ختم کرنے والے عالم کے پاس جاؤں۔لیکن میں نے ان سے مہلت طلب کی تا کہ اللہ تعالیٰ میری راہنمائی فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ہدایت دی اور میں آپ کو خط اس امید پر لکھ رہا ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں اپنا فتوی ارسال فرمائیں۔یاد رہے کہ اس مسئلے نے مجھے مسلسل پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے۔

جواب: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اس کے رسول اللہ ﷺ ' ان کی آل اور صحابہ کرام پر اس کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو۔

آپ نے اپنی خالہ کے ساتھ اس شخص کے پاس نہ جا کر بہت اچھا کیا ہے۔جو شخص کہ علمِ کتاب کا دعوٰی کرتا ہے وہ کاہن ہے اور اہلِ علم سے صحیح طریقے کے لیے آپ کا سوال کرنا بھی بہت ہی اچھا ہے۔تمہیں چاہیے کہ تم اپنے آپ کو' اپنی بیوی اور اپنی اولاد کو شرعی دم کرو۔

ہر ایک پر سورۃ فاتحہ' تینوں معوذات (قل هو الله احد' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس) تین تین بار مکمل پڑھو اور ہر بار پڑھنے کے بعد اپنی ہتھیلیوں میں پھونک مارو اور اپنے چہرے اور اپنے بدن کے سامنے والے حصے پر ملو اور یہ دعا کرو۔

((أعيذك بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل

عين لامة۔))

''میں تمہیں ہر شیطان' اُلّو سے' اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں۔''

اور ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تم امام نوویؒ کی کتاب ''اذکار النوویہ'' امام ابن تیمیہؒ کی کتاب ''الکلم الطیب'' اور امام ابن القیم رحمہ اللہ کی کتاب ''الوابل الصیب'' خرید لو۔ ان میں بہت ہی فائدہ مند اذکار اور شرعی دم موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی ﷺ 'ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۱/۳۱۸)

حج کی گرہ لگانا

سوال: میری بہن نے اپنے والد کے ساتھ حج کیا۔ ان کے ساتھ ہمارے شہر کے اور لوگ بھی تھے۔ یوم عرفہ ان کے پاس ایک ایرانی عورت آئی اس کے پاس ایک ریشمی دھاگا تھا۔ اس نے میری بہن اور دوسری عورتوں سے کہا تم میں سے جس نے یہ پہلا حج کیا ہے وہ اس دھاگے پر میرے لیے ایک گرہ لگا دے۔ تو ان عورتوں میں سے ایک بڑی عورت جو کہ پہلے بھی حج کر چکی تھی' کہنے لگی کہ اس دھاگے کو گرہ لگا دو۔ تو ان عورتوں نے دھاگے کو گرہ لگا دی۔ کیا ان عورتوں کا حج درست ہے جنہوں نے اس دھاگے میں گرہ لگائی۔ ایرانی عورت یہ بھی کہتی تھی کہ اس کے ہاں ایک بیمار آدمی ہے جس کو اس طرح بیماری سے شفا حاصل ہوگی۔

میری بہن اور اس کے ساتھ دوسری عورتوں نے شرمندگی کی وجہ سے والد سے اس قصہ کا ذکر نہ کیا تا کہ وہ انہیں ایسا کرنے سے منع کر سکتے۔

جواب: اس قسم کا عمل جائز نہیں اور جس عورت نے ایسا کیا ہے اگر تو وہ جاہل تھی تو اس کی لاعلمی کی وجہ سے اسے معذور سمجھا جائے گا اور اگر اسے یہ علم تھا کہ ایسا کرنا جائز نہیں تو پھر وہ گناہ گار ہوگی اس کو توبہ اور استغفار کرنا چاہیے۔ ایسا دوبارہ نہ کرے۔ لیکن اس کا حج صحیح ہے ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم' ان کی آل اور صحابہ کرام پر اس کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو۔

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ۔ ۳۷۹/۱)

بیوی کا شوہر پر جادو کرنا

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا مکتوب

سوال: مجھے تمہارا خط (کسی تاریخ کے بغیر) ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت عطا فرماتا رہے۔ اس خط کا مضمون یہ تھا کہ جب آپ نے نئی بیوی کے ساتھ ہم بستری کا ارادہ کیا تو آپ ایک تکلیف سے دوچار ہوئے اور آپ کسی شیخ کے پاس گئے اور اس نے آپ کو فتوی دیا اور آپ کی سابقہ بیوی کا وہ عمل جس کی بنا پر آپ اپنی نئی بیوی کے ساتھ ہم بستری نہ کر سکے اور اس بارے میں شرعی حکم دریافت کرنا؟

جواب: اگر آپ کی سابقہ بیوی نے از خود اس عمل کا اقرار کیا ہے یا دلائل اور حقائق وغیرہ سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے تو پھر آپ کی سابقہ بیوی نے بہت برا کام کیا ہے۔ بلکہ اس کا یہ عمل کفر اور گمراہی ہے کیونکہ اس نے ایسا جادو کیا ہے جو کہ حرام ہے اور جادوگر کافر ہوتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَٱتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ ٱلشَّيَـٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَـٰنَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَـٰنُ وَلَـٰكِنَّ ٱلشَّيَـٰطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَـٰرُوتَ وَمَـٰرُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنْ خَلَـٰقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْاْ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ ﴾ [البقرة: ١٠٢]

''سلیمان علیہ السلام کے دور حکومت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے ان لوگوں نے اسے اپنا لیا اور سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا۔ لیکن شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو وہ جادو جو

بابل شہر میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر جو نازل ہوا تھا وہ سکھاتے تھے اور وہ دونوں کسی کو نہیں سکھاتے تھے۔ یہاں تک کہ اسے بتا دیتے کہ ہم تو فتنہ ہیں۔ تم کفر نہ کرو۔ لیکن لوگ ان دونوں سے ایسی چیز سیکھتے تھے جس سے وہ شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اور وہ ایسا علم سیکھتے تھے جو ان کے لیے نقصان دہ تھا۔ فائدہ مند نہ تھا اور انہیں علم تھا کہ جو کچھ وہ خرید رہے ہیں۔ اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور انہوں نے اپنے بدلے میں بہت بری چیز خریدی ہے کاش انہیں معلوم ہوتا۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ جادو کفر ہے۔ جادوگر کافر ہے اور جادوگر نقصان دہ علم سیکھتے ہیں جو ان کے لیے فائدہ مند نہیں ہوتا اور ان کا مقصد شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا ہے۔ قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ یعنی انہیں نجات حاصل نہ ہوگی۔

رسول اکرم ﷺ سے صحیح روایت منقول ہے:

((اجتنبوا السبع الموبقات'' الشرك بالله' والسحر' وقتل النفس التی حرم الله الا بالحق' وأكل الربا' وأكل مال اليتيم' والتولی يوم الزحف' وقذف المصحنات الغافلات المؤمنات))

(البخاری۔ کتاب الوصایا۔ ٢٧٦٦۔ مسلم۔ کتاب الایمان ۔ ٨٩)

"سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو' دریافت کیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی چیزیں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ جادو' کسی ایسے نفس کو قتل کرنا جس کا بغیر حق کے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہو۔ سود خوری' یتیم کا مال کھانا' لڑائی میں دم دبا کر بھاگنا' اور پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔"

جس شیخ نے آپ کو دوا وغیرہ دی ہے۔ وہ بھی عورت کی طرح جادوگر ہے کیونکہ جادو کے اعمال کو جادوگر ہی جانتے ہیں۔ اس لیے ایسے لوگ بھی نجومی' کاہن ہوتے ہیں جو کہ بہت سارے معاملات میں غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ایک مسلمان کو ان سے بچنا چاہیے اور ان کی غیب دانی

کوسچانہ سمجھے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((من أتى عرافاً فسأله شيء لم تقبل له صلاة أربعين ليلة۔))

''جوشخص کسی نجومی (عراف) کے پاس گیا اور اس سے کچھ دریافت کیا۔ اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((من أتى عرافاً أو كاهناً فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد))

''جوشخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس گیا اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچ سمجھا تو اس نے محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس کے ساتھ کفر کیا۔''

اس لیے آپ سے جو کچھ ہوا ہے اس پر آپ کو توبہ کرنی چاہیے اور اپنے عمل پر نادم ہوں۔ اصلاحی تنظیم کے سربراہ اور عدالت کے سربراہ کو اس شیخ اور اپنی سابقہ بیوی کے متعلق سارے معاملے سے آگاہ کریں تاکہ ان دونوں کو آئندہ ایسے عمل سے باز رکھنے کے لیے کوئی قدم اٹھایا جا سکے اور جب تمہارے ساتھ اس قسم کا کوئی معاملہ ہو تو شرعی علما سے سوال کیا کرو۔ تاکہ وہ آپ کو شرعی علاج بتائیں۔ نیز اگر آپ کی تکلیف دور ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔ ورنہ ہمیں اطلاع دو تاکہ ہم آپ کو شرعی علاج بتائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ اور ثابت قدمی عطا فرمائے۔ اور دین کی مخالفت سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی سخی، معزز ہے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(مجموع فتاوی ابن باز ۲/۲۹۳)

محبت میں رکاوٹ ڈالنا یا شوہر بیوی کے درمیان اختلاف پیدا کرنا جادو ہے

سوال: ایک امام جو ایسے تعویذ لکھتا ہے جن میں محبت، شوہر پر بیوی کا غلبہ اور ان دونوں کے درمیان جدائی وغیرہ کے عمل ہوتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا جادو ہے۔ براہ کرم ہمیں آگاہ فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اجر سے نوازے۔

جواب: ایسا شخص جو اس قسم کے تعویذ وغیرہ لکھتا ہے، جس میں میاں بیوی کے درمیان محبت یا محبت کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے وہ جادوگر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ یا وہ خود ان سے جادو سیکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ﴾ [البقرة: ١٠٢]

''وہ لوگ ان دونوں سے ایسا علم سیکھتے تھے جس سے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ہو جاتی تھی اور وہ اس علم سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔''

اس قسم کے عمل کو صرف (علیحدگی پیدا کرنا) عطف (ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہونا) کہلاتا ہے۔ اس کو جادو کہتے ہیں اور جادو کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر ہے۔ جادوگر کافر ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

﴿ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَـٰنُ وَلَـٰكِنَّ ٱلشَّيَـٰطِينَ كَفَرُوا۟ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَـٰرُوتَ وَمَـٰرُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا۟ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنْ خَلَـٰقٍ ﴾ [البقرة: ١٠٢]

''سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا۔ لیکن شیطانوں نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو جادو اور وہ علم سکھاتے تھے جو بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر نازل ہوا تھا اور وہ دونوں کسی کو سکھانے سے پہلے بتا دیتے کہ ہم فتنہ ہیں۔ تم کفر نہ کرو۔ لیکن وہ لوگ ان سے ایسا علم سیکھتے تھے جس سے میاں بیوی کے درمیان تفریق ہو سکتی تھی۔ حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے وہ لوگ ایسا علم سیکھتے تھے جو ان کے لیے نقصان دہ تھا، نفع بخش نہ تھا اور انہیں یہ معلوم تھا کہ انہوں نے جو کچھ خریدا (حاصل کیا) ہے اس کا آخرت

میں کوئی حصہ نہیں۔

دلائل یہ بتاتے ہیں کہ جادو کفر ہے اس کا سیکھنا کفر ہے جادوگر کافر ہے۔

حدیث میں جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا بیان کی گئی ہے۔ یعنی صحیح بات یہ ہے کہ جادوگر کو دین اسلام سے مرتد ہونے کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

لہٰذا ایسا کرنے والا شخص مسلمانوں کی امامت کا حق دار نہیں کیونکہ وہ مسلمانوں کے دین پر نہیں ہے اور کافر کی اقتدا کرنا جائز نہیں اور اس کی امامت میں نماز ادا کرنا درست نہیں۔

مسلمان حاکم کا یہ فرض ہے کہ اس قسم کے جادوگر کو پکڑے اور اس کو قرار واقعی سزا دے تا کہ وہ مسلمانوں اور ان کے معاشرے کو نقصان نہ پہنچائے کیونکہ جب جادو کسی معاشرے میں عام ہو جاتا ہے تو ایسا معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے۔ وہ ذلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ بے ہودگی معاشرے میں عام ہو جاتی ہے اور اس قسم کے بے ہودہ لوگ غالب آ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

(المنتقیٰ من فتاوی الفوزان ١/ ١٢٩)

عطف اور صرف دونوں حرام ہیں؟

سوال: جادو کے ذریعے شوہر بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنا حرام ہے اور جائز نہیں اور اس کو عطف کہتے ہیں اور جس عمل سے جدائی ہوتی ہو اس کو صرف کہتے ہیں اور یہ بھی حرام ہے اور کبھی کفر و شرک بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا۟ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ ﴾ [البقرة: ١٠٢]

''اور وہ دونوں کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک اسے یہ نہ بتا دیتے کہ ہم تو فتنہ ہیں۔ تم کفر

نہ کرو اور لوگ ان دونوں سے ایسا علم سیکھتے تھے جس سے میاں بیوی کے درمیان جدائی پیدا کرتے تھے۔ حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور وہ ایسا علم سیکھتے تھے جو ان کے لیے نقصان دہ تھا۔ فائدہ مند نہ تھا اور انہیں علم تھا کہ جو کچھ انہوں نے خریدا ہے۔ اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

(المجموع الثمین من فتاوی ابن عثیمین ۱۵۶/۱)

جنات
کے
بارے
میں

شیطان کے وسوسے اور اس سلسلے میں کیا کرنا مناسب ہے؟

سوال: بعض دفعہ شیطان انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی نشانیوں (آیات) کے بارے میں وسوسے ڈالتا ہے۔ ایسی صورت میں انسان کو کیا کرنا چاہیے۔

جواب: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہمیں کچھ ایسے خیال آتے ہیں جن کے متعلق بات کرنا بہت مشکل محسوس ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وقد وجدتموہ) ''کیا تم واقعی ایسا محسوس کرتے ہو۔'' تو صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ذلك صريح الايمان) (مسلم۔ کتاب الایمان۔ ۲۰۹۔۱۳۲)

''یہ خالص ایمان ہے۔''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے وسوسے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((تلك محض الايمان)) (مسلم۔ کتاب الایمان۔۱۳۳/۲۱۱)

''یہ خالص ایمان ہے۔''

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:

((لايزال الناس يتساء لون حتى يقال: هذا خلق الله' فمن خلق الله؟! فمن وجد من ذلك شيئًا فليقل: آمنت بالله))

''لوگ ایک دوسرے سے سوال کریں گے اور بیان کیا جائے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے۔

جس کو اس قسم کا خیال آئے اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے۔ میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔''

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يأتي الشيطان أحدكم فيقول: من خلق كذا؟ حتى يقول له:

من خلق ربك؟ ! فإذا بلغه فليستعذ بالله ولينته۔))

(البخاری۔کتاب بدء الخلق۔٣٢٧٦۔مسلم۔کتاب الایمان ٢١٤/١٣٤)

''تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آئے گا اور کہے گا فلاں کوکس نے پیدا کیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یہ کہے گا۔تیرے رب کوکس نے پیدا کیا ہے۔جب اس حد تک پہنچ جائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنی چاہیے اور مزید خیال کرنے سے رک جائے۔''

ان کی ایک روایت یوں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((يأتي الشيطان أحدكم' فيقول: من خلق الأرض؟ فيقول الله' فيقول: من خلق الخلق؟ فإذا أحس أحدكم بشيء من ذلك' فليقل : آمنت بالله ورسله۔)) (مسلم۔کتاب الایمان۔٢١٣/١٣٤)

''تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر کہتا ہے۔زمین کوکس نے پیدا کیا ہے تو وہ اسے جواب دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے' پھر شیطان کہتا ہے۔اس مخلوق کوکس نے پیدا کیا' جب تم اس قسم کی بات محسوس کرو' تو کہو' اللہ اور اس کے رسولوں پر میرا ایمان ہے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کوئی انسان کبھی ایسا محسوس کرتا ہے کہ وہ جل کر کوئلہ بن جائے لیکن اپنے دل کی بات کو زبان پر نہ لائے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الله أكبر' الله أكبر' الله أكبر' الحمدلله الذى رد كيده الى الوسوسة۔))

''اللہ بہت بڑا ہے۔اللہ بہت بڑا ہے۔اللہ بہت بڑا ہے۔تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے شیطانی مکر وفریب کو وسوسے میں بدل دیا۔''

ان احادیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس قسم کے خیالات جن کا تعلق غیبی امور سے ہوتا ہے۔کبھی کوئی انسان محسوس کرے تو وہ انہیں شیطانی وسوسے سمجھے۔جو اسے شک وشبہ اور حیرت میں مبتلا کرنے کے لیے شیطان اختیار کرتا ہے۔(اللہ تعالیٰ ان سے اپنی پناہ میں رکھے) جب کسی انسان کو اس قسم

کے خیالات آئیں۔تو اسے چند باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہدایت فرمائی ہے۔

(۱) الاستعاذة بالله۔اللہ تعالیٰ پناہ مانگے۔

(۲)اس قسم کے خیالات میں مبتلا نہ رہے بلکہ اس سوچ کو ختم کر دے۔

(۳)انسان یہ کہے کہ میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ایک روایت میں ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں ﷺ پر ایمان ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں تمہیں کوئی وسوسہ پیدا ہو یا دنیا کے قدیم ہونے کی سوچ آئے یا اس کے ختم نہ ہونے کا خیال پیدا ہو یا دوبارہ زندگی کے بارے میں کوئی شک ابھرے اور ایسا محال نظر آئے یا جزا اور سزا وغیرہ کے معاملات میں کوئی الجھن پیدا ہو تو ضروری ہے کہ تم ان سب باتوں پر اجمالی ایمان کا اقرار کرو۔دلائل سے ثابت ہے کہ یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور جو کچھ اس کی طرف سے آیا ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے اس پر میرا ایمان ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور جو کچھ انہوں نے اپنے عمل اور قول سے پیش کیا ہے اور جو آپ ﷺ کا مقصد تھا اس پر میرا ایمان ہے۔

جس چیز کا مجھے علم ہے اس کو بیان کرتا ہوں اور جس کا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں خاموشی اختیار کرتا ہوں اور اس کا علم اللہ تعالیٰ کو سونپتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ وسوسے آہستہ آہستہ انسان کو حیرت' یا شک میں ڈال دیتے ہیں اور شیطان یہی چاہتا ہے۔

جو شخص اس قسم کے وسوسوں کا شکار ہو جائے پہلے وہ شک میں پڑ جاتا ہے پھر وہ حیران ہو جاتا ہے اور آخر کار عبادت وغیرہ کو چھوڑ دیتا ہے۔لیکن انسان کو پہلے ہی مرحلے میں ان وسوسوں کو ختم کر دینا چاہیے۔شیطان مردود سے جب کثرت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی جائے یا اسے ذلیل و رسوا کیا جائے تو ان شاء اللہ یہ وسوسے ختم ہو جائیں گے۔کیونکہ یہ شیطان کے ایسے مکر و فریب ہیں جن کے ذریعے وہ انسان کو اس کے دین اور ایمان کے بارے میں شک میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

(الکنز الثمین للشیخ عبدالله الجبرین۔ ۱/ ۱۹۹)

کیا جن بھیڑیے کا روپ دھار سکتے ہیں؟

سوال: بہت سارے لوگوں کو یقین ہے کہ جنات بھیڑیے کا روپ نہیں دھار سکتے وہ جنات اس کی بو سے ڈرتے ہیں۔ وہ اسے اپنے آپ پر مسلط سمجھتے ہیں جب وہ ان کے سامنے آئے گا وہ انہیں چیر پھاڑ دے گا۔ اس لیے بہت سارے لوگ اس کے آثار میں سے کچھ نہ کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً اس کی جلد' دانت' بال وغیرہ اوران کو بڑی حفاظت سے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ کیا ان باتوں کا اعتقاد رکھنا درست ہے؟ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کی باتیں ہم نے بہت سارے لوگوں سے سنی ہیں اور ایسا ممکن ہے۔ ایک آدمی جس کو قابل اعتماد سمجھتا ہوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ ایک عورت پر جناتی اثر تھا۔ اور جس جن نے اس پر اثر کر رکھا تھا' کبھی کبھار وہ باہر نکل آتا' اور اس سے باتیں کرتا تھا۔ وہ اسے نہیں دیکھ پاتی تھی۔ وہ اس کی گود میں بیٹھ جاتا۔ اور وہ اسے محسوس کرتی تھی۔ ایک دفعہ وہ باہر اپنی بکریوں کے پاس تھی' اچانک ایک بھیڑیے کا وہاں سے گزر ہوا جن اس کی گود سے نکل بھاگا۔ اس نے بھیڑیے کو دیکھا کہ وہ اس جن کو بھگا رہا ہے۔ اس نے جن کو ایک جگہ پر کھڑے دیکھا۔ جب بھیڑیا چلا گیا تو وہ عورت اس جن کے پاس گئی۔ اس نے خون کا ایک قطرہ وہاں دیکھا۔ اس کے بعد وہ جن اس کے پاس نہ آیا اور اسے یقین ہو گیا کہ اسے بھیڑیئے نے کھا لیا ہے۔ اس طرح کے اور بھی بہت سارے قصے ہیں۔

اس لیے یہ تسلیم کر لینے میں کوئی مانع نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بھیڑیے کو جن کے سونگھنے اور دیکھنے کی طاقت عطا فرمائی ہے اس لیے وہ انہیں دیکھ لیتا ہے۔ اگرچہ انسان ان کو نہیں دیکھ پاتا۔ اس وجہ سے وہ جن بھیڑیے کا روپ اختیار نہیں کرتے اور وہ اس کی بو سے ڈرتے ہیں اور ایسا ہونا کوئی بعید نہیں۔ لیکن بھیڑیے کی جلد' دانت اور بالوں کو حفاظت کے لیے اپنے پاس رکھنا اور یہ یقین رکھنا کہ ایسا کرنے سے اس جگہ سے جن بھاگ جاتا ہے۔ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں اور میرا خیال ہے کہ ایسا یقین کرنا درست نہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اس طرح جاہل لوگ یہ یقین کر لیں گے کہ بھیڑیے کے دانت وغیرہ ان کی حفاظت کرتے ہیں جس طرح انہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ تعویذ وغیرہ ان کی حفاظت

کرتے ہیں۔ ویسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

انسان کے اندر جن کے داخل ہونے اوراس سے ہم بستری کرنے کا امکان

سوال: کیا یہ درست ہے کہ جن انسان کے بدن میں داخل ہوسکتا ہے۔ نیز کیا جن انسان سے ہم بستری کرسکتا ہے۔

جواب: سوال نمبر ۱۱ میں یہ بات گزر چکی ہے کہ بعض جن انسانوں کے سامنے عورت کی صورت میں سامنے آتے ہیں اور انسان اس سے ہم بستری کرتا ہے۔ اس طرح جن مرد کی صورت اختیار کر کے کسی انسانی عورت کے ساتھ اسی طرح ہم بستری کرتا ہے جس طرح کوئی مرد کسی عورت سے ہم بستری کرتا ہے اور ان کے اس عمل سے بچنے کے لیے ہر انسان مرد و عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسی دعائیں، ذکر و اذکار اور وہ آیات تلاوت کرتا رہے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسانوں کو جنات وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے۔

دیکھنے میں یہ بات آتی ہے کہ کوئی جن کسی انسانی عورت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کی روح عورت کی روح پر غالب آجاتی ہے اور کوئی جن عورت کسی انسانی مرد کے اندر داخل ہوتی ہے اور جن عورت کی روح انسان مرد پر غالب آجاتی ہے حتیٰ کہ اگر اسے مارا پیٹا جائے تو اثر انداز ہونے والے جن کو تکلیف ہوتی ہے اور انسان کو تکلیف کا احساس نہیں ہوتا اور جب وہ جن نکل جاتا ہے تو انسان کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ اسے بالکل یاد نہیں ہوتا۔ نہ اسے اپنی بتائی ہوئی باتیں نہ وہ باتیں جو اس سے دریافت کی جاتی ہیں نہ اسے مار اور تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔

بعض ایسے قاری موجود ہیں جو انسان پر اثر انداز ہونے والے جن کو قرآن پاک کی بعض آیات یا ادویہ وغیرہ سے قتل کر دیتے ہیں اور وہ ان جگہوں کو جانتے ہیں۔ جہاں جن آباد ہوتے ہیں اور یہ سب باتیں دم کے ذریعے جناتی اثر وغیرہ کا علاج کرنے والے لوگوں کو معلوم ہوتی ہیں۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

کسی انسان کے بدن میں داخل کرنے کے لیے کسی جن کو قابو کرنا اور کسی شرط کے بغیر انسانی جسم سے نہ نکلنا ممکن ہے؟

سوال: کسی جن کو قابو کرنا اور انسان کے بدن میں داخل کرنا اور جادوگر کی شرط پوری کرنے کے بغیر اس کا نہ نکلنا ممکن ہے؟

جواب: یہ بات مشہور ہے کہ جادوگر بعض شیطانی عمل کر کے جنات کو قابو کر لیتے ہیں، جو اس کی اطاعت کرتے ہیں اور وہ انسان کسی کو تکلیف پہنچانے کے لیے جنات کو اس پر مسلط کر دیتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب قرآنِ پاک کی تلاوت کی جاتی ہے یا ان جنات کو تکلیف دی جاتی ہے تو وہ یہ اقرار کرتے ہیں کہ انہیں فلاں جادوگر نے قابو کر رکھا ہے اور وہ اس شخص سے اس وقت تک نہیں نکلیں گے جب تک وہ جادوگر نکلنے کا حکم نہیں دے گا اور اکثر جنات انسان کے اندر باقی رہتے ہیں۔ یہاں تک وہ دم کی وجہ سے یا دم کرنے والے کی مار پیٹ سے یا ادویات وغیرہ کے ذریعے وہ مر جاتے ہیں لیکن خوشی سے نہیں نکلتے۔

اور وہ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ جادوگر نے انہیں قابو کر کے اس انسان کے اندر داخل ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور سینکڑوں جنات اس کے قابو میں ہیں جب کوئی ایک جن مر جاتا ہے تو وہ جادوگر اس کی جگہ کسی دوسرے کو مسلط کر دیتا ہے۔ اس کے بدلے میں جادوگر ان کا قرب حاصل کرتا ہے۔ ان کے لیے قربانی کرتا ہے۔ شیطانی اعمال کر گزرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جنات اس کے مطیع و فرماں بردار بن جاتے ہیں اور جب یہ جادوگر مر جاتا ہے تو اس کا سارا عمل بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے جب کسی جادوگر کا پتہ چل جائے اور اس کے جادو کرنے کے ثبوت مل جائیں تو اسے قتل کر دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((حد الساحر ضربة بالسيف)) ''جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

(یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔)

علاج کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ بیماری معلوم کرنے کے لیے کسی مسلمان جن کو استعمال کرے

سوال: کیا علاج کرنے والا کسی سحر زدہ انسان وغیرہ کی مرض معلوم کرنے کے لیے کسی مسلمان جن کی خدمات حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: میں ایسا کرنا جائز نہیں سمجھتا۔ کیونکہ عام طور پر جن اسی وقت انسان کے کام آتا ہے جب وہ اس کا اطاعت گزار بن جائے اور ان کی اطاعت کسی حرام فعل' یا گناہ کے ارتکاب پر مبنی ہوتی ہے۔ نیز جنات انسانوں کو اس وقت تک کچھ نہیں کہتے جب تک انسان انہیں کچھ نہ کہیں' یا پھر وہ جنات' شیطان ہوں' بعض صالح انسان کہتے ہیں کہ بعض جنات مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ گفتگو کرتے ہیں اور سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ ہم اپنے ان بھائیوں پر یہ الزام نہیں لگاتے کہ وہ شرک یا جادو کرتے ہیں۔ اگر ان کی بات درست ثابت ہو جائے تو پھر اس قسم کے جنات سے سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان کی ہر بات کو درست سمجھنا ضروری نہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔)

جب انسان یہ محسوس کرے کہ وہ جماع کر رہا ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا ہو سکتا ہے کہ کوئی جن ایسا کر رہا ہو؟

سوال: میں ایسے شخص کو جانتا ہوں جو اس بات کا شکوہ کرتا ہے کہ وہ سونا چاہتا ہے تو بستر پر لیٹے ہوئے اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی عورت اس سے ہم بستری کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ایسا کئی بار ہوا ہے۔ اس طرح انزال بھی ہوتا ہے۔ اس شخص نے بعض لوگوں سے دریافت کیا تو انہوں نے اسے بتایا کہ ہو سکتا ہے کوئی جن عورت اس سے ہم بستری کرتی ہو۔

کیا یہ درست ہے نیز کیا کسی انسان کا جنات کے ساتھ ہم بستری کرنا یا ان میں شادی کرنا ممکن ہے' اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: انسان مردوں اور عورتوں کے ساتھ ایسا ہونا ممکن ہے۔ جنات کبھی کبھار ایک مکمل انسان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور انہیں کسی انسان عورت سے جماع کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ صرف اس صورت میں بچاؤ ہوسکتا ہے جب انسان ذکر واذکار' منقول دعائیں وغیرہ پڑھتا رہتا ہو۔ جنات بعض عورتوں پر غلبہ پا لیتے ہیں' لیکن اگر وہ عورت اس جن سے ایسے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے جب وہ اس کے اندر داخل ہونا چاہتا ہے تو بھی بچاؤ ہوسکتا ہے۔ اس طرح کسی جن عورت کا مکمل انسانی عورت کا روپ اختیار کر کے کسی مرد انسان پر اثر انداز ہونا بھی ناممکن نہیں۔ حتی کہ مرد انسان کی شہوت بھڑک اٹھتی ہے اور وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ کسی سے ہم بستری کر رہا ہے۔ اس کو احتلام ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کا بھی یہی طریقہ ہے کہ انسان دعائیں' ذکر واذکار اور منقول ورد کرے اور ہمیشہ اچھے اعمال کرتا رہے اور حرام' ناجائز اعمال سے دوری اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

(یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔)

انسانوں کی طرح جنات کے بھی مخصوص جانور ہیں

سوال: جنات کے کھانے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه يقع في أيديهم أوفر ما يكون لحمًا' وكل بعرة علف لدوابكم فلا تستنجوا بهما فإنهما طعام إخوانكم۔))

''تمہارے لیے یہ وہ ہڈی ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔ وہ ان کے ہاتھ آتی ہے تو گوشت سے زیادہ مناسب ہوتی ہے اور تمہارے جانوروں کے چارے کا گوبر وغیرہ تم اس سے استنجا نہ کرو۔ یہ دونوں چیزیں تمہارے بھائیوں کی خوراک ہیں۔''

کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنات کے مخصوص جانور ہیں اور ان جانوروں کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: ہاں اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں کی طرح جنوں کے مخصوص جانور ہیں۔ ہوسکتا ہے وہ ان کو اونٹ' گھوڑے کی طرح بطور سواری استعمال کرتے ہوں یا گائے بکری کی طرح ان سے دودھ حاصل کرتے ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ انسانی جانوروں یا جنگلی جانوروں جیسے ہرن' پہاڑی بکرا' اور سواری وغیرہ کے کام آنے والے جانوروں وغیرہ کا روپ اختیار کر لیتے ہوں۔ اور وہ انسانوں کو نظر نہ آتے ہوں۔ کیونکہ ان کا تعلق بھی جنات سے ہے جن کے اجسام بہت ہی لطیف ہوتے ہیں۔ وہ ہمیں دیکھتے ہیں لیکن ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔

حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جنات بالکل انسانوں کی طرح ہیں۔ وہ کھاتے پیتے ہیں اور اسی طرح ان کے جانور بھی کھاتے پیتے ہیں اور ان کی غذا انسانی جانوروں کا گوبر وغیرہ ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں اس قسم کی چیزوں سے استنجا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔)

ارواح کو حاضر کرنا شیطانوں کو حاضر کرنے کے علاوہ کچھ نہیں

سوال: بعض لوگوں کا یہ شغل ہے کہ وہ ارواح کو حاضر کرتے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے وہ مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ بعض لوگ چھوٹے سے پیالے وغیرہ یا ایسے حروف کو ذریعہ بناتے ہیں جو کسی میز وغیرہ پر رکھے ہوتے ہیں اور حاضر کی جانے والی روحوں سے جو سوالات کیے جاتے ہیں۔ ان کے جوابات ان حروف کو جمع کر کے حاصل کیے جاتے ہیں۔ جن میں پیالہ وغیرہ حرکت کرتا ہے۔ بعض عامل ٹوکری وغیرہ کو ذریعہ بناتے ہیں۔ اس کی ایک طرف قلم رکھ دیا جاتا ہے۔ وہ سوال کرنے والوں کے جوابات لکھتا ہے۔ کیا وہ شخص جس روح کو حاضر کرتا ہے وہ قرین (ہمزاد) یا شیطان ہوتا ہے اور اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ارواح سے مراد جنات ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا کیا ہے' وہ ایسی روحیں ہوتی ہیں۔ جن کا جسم نہیں ہوتا اور ان کو حاضر کرنے کا مطلب ان کو آواز دے کر (پکار کر) اور حاضر کر کے

ان سے گفتگو کرنا ہوتا ہے۔ان کا کلام انسان سنتا ہے' یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم سے چھپا رکھا ہے اور ہماری آنکھیں انہیں نہیں دیکھ سکتیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے متعلق فرمایا ہے:

﴿ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ﴾ [الأعراف: ٢٧]

''بے شک وہ شیطان اور اس کا قبیلہ تمہیں دیکھتا ہے لیکن تم انہیں نہیں دیکھتے۔''

قبیلہ سے مراد اس کی جنس اور اس جیسی مخلوق ہے۔ جیسے فرشتے' جنات کو اللہ تعالیٰ نے مختلف روپ دھارنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ کبھی وہ حیوانات' کیڑے مکوڑوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور انہیں انسان پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت بھی حاصل ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ ﴾

[البقرة: ٢٧٥]

''وہ اس شخص کی طرح کھڑے ہوتے ہیں جس کو شیطان نے اپنے چھونے (اثر) سے بے خود کر رکھا ہو۔''

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((ان الشيطان يجرى من ابن آدم مجرى الدم))

(البخاری۔کتاب الاعتکاف۔۲۰۳۸۔مسلم۔کتاب السلام ۲۱۷۵)

''شیطان انسان میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔''

ایک مسلمان جب اللہ تعالیٰ کو دعا' قرآن کی تلاوت' اعمال صالحہ کر کے اور حرام سے بچ کر یاد کرتا ہے اور اپنی حفاظت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اللہ کی مرضی کے بغیر جنات وغیرہ بھی اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے اور اس پر قابو نہیں پا سکتے۔

سوال میں جس حاضری کا ذکر کیا گیا ہے تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حاضر کرنے والا یا تو شیطان کا خدمت گزار ہوگا' جو ان کے پسندیدہ اعمال کر کے ان کا قرب حاصل کرتا ہے۔ یا ایسے حروف لکھے گا۔ جن کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔ جن میں شرک یا غیر اللہ کو پکارا جاتا ہے۔ جنات جوابات

دیتے ہیں۔ جو لوگ موجود ہوتے ہیں۔ وہ ان باتوں کو سنتے ہیں۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی کم عقل' بے دین ذکر اذکار اور اللہ تعالیٰ سے دعا کا اہتمام نہ کرنے والے شخص کو لایا جاتا ہے اور اس میں جن کو داخل کر دیا جاتا ہے۔ تو جن اس شخص کی زبان سے گفتگو کرتا ہے۔ ایسا کرنے والے جادوگر' کاہن وغیرہ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتے۔ اس طرح کسی انسان کے کسی مسلمان جن کی گفتگو سننے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ جنات انسان کو نماز' یا تہجد وغیرہ کے لیے اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ وہ اسے نظر نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔)

یہ بات درست نہیں

سوال: بعض قبائل جن میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ کھوج لگانے میں ماہر ہوتے ہیں۔ وہ صرف نشانات کی مدد سے انسانوں کو پہچان لیتے ہیں۔ ان قبائل کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ ان کے آباؤ اجداد میں سے کسی شخص نے کسی جن سے شادی کی تھی۔ جس بنا پر انہیں یہ صلاحیت حاصل ہوئی۔ یہ بات کہاں تک درست ہے؟

جواب: یہ بات درست نہیں اور مجھے معلوم نہیں کہ کوئی انسان' جن اور انسان کے ملاپ سے پیدا ہوا ہو۔ کیونکہ جنات کا کوئی جسم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ صرف ہوائی ارواح ہیں۔ اگرچہ انہیں مختلف شکلیں اختیار کرنے کی قدرت حاصل ہے۔ اور وہ لوگ جو کھوج لگاتے ہیں' انہیں ہم فہم و فراست کے مالک' ہوشیار اور تجربہ کار کہہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے نشانات اور چال ڈھال میں اس طرح فرق ڈال رکھا ہے جس طرح انسانوں میں ظاہری طور پر فرق پایا جاتا ہے۔ کوئی لمبا ہے تو کوئی چھوٹا' کوئی سفید ہے کوئی کالا' کوئی کم عمر ہے' کوئی بزرگ' آپ لاکھوں انسانوں کو دیکھ لیں ان میں ہر لحاظ سے ایک جیسے دو انسان ملنا ناممکن ہے۔ اس وجہ سے کھوج لگانے والے بھی قدموں کے نشانات وغیرہ کو پہچان لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا)

جنات کا انسان کو اغوا کرنا

سوال: میں نے بہت سارے قصے سن رکھے ہیں کہ جن انسان کو اغوا کر لیتے ہیں اور میں نے ایک قصہ یہ بھی پڑھا ہے کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ عشا کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلا۔ جنات نے اسے اغوا کرلیا۔ وہ کئی سال تک نظر نہ آیا۔ کیا ایسا ممکن ہے۔ یعنی جن انسان کو اغوا کر سکتے ہیں؟

جواب: ایسا ممکن ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کو جنات نے قتل کر دیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے ایک ایسے سوراخ میں پیشاب کیا تھا۔ جس میں جنات کا گھر تھا اور جنات کہا کرتے تھے کہ ہم نے خزرجی سردار سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے۔ ہم نے اس پر تیر پھینکا۔ جو سیدھا ان کے دل پر جالگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جنات نے ایک انسان کو اغوا کرلیا تھا۔ وہ چار سال ان کے درمیان رہا' واپس آ کر اس نے بتایا کہ ایک مشرک جن نے اسے اغوا کرلیا تھا اور قیدی کی صورت میں ان کے پاس رہا۔ جب ان سے مسلمان جنات کی لڑائی ہوئی اورانہوں نے مشرک جنات کو شکست فاش دے کر اسے واپس یہاں پہنچا دیا ہے۔ اس کا ذکر "منار السبیل" وغیرہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔)

انسان کے خلاف جنات کی کارروائی

سوال: شرعی دم کرنے والوں میں سے ایک معتبر شخص سے ہم نے سنا ہے کہ ایک مریض جس میں جن داخل تھا۔ دم کرنے کے دوران جن مر گیا تو جنات نے اس کے خلاف (دم کرنے والے کے خلاف) کارروائی کی۔ آخر کار ایک جن کی گواہی سے اسے نجات حاصل ہوئی۔ اس جن نے گواہی دیتے ہوئے کہا تھا کہ دم کرنے والا علاج کرتے ہوئے اللہ کا نام لے رہا تھا اور اس نے سخت قسم کا دم کرنے سے پہلے جن کو تنبیہ کی تھی کہ راستے سے ہٹ جاؤ۔ کیا ایسا ممکن ہے؟

جواب: ایسا ممکن ہے کہ کسی جن کے مر جانے کی صورت میں اس کے عزیز و اقارب مارنے والے کے خلاف کارروائی کریں۔ جیسے ان میں سے کوئی جن کسی کو نقصان پہنچائے اور اس پر اللہ کے نام کا

ذکر نہ کیا جائے۔ جب اس کا معاملہ ان کے مسلمان قاضیوں کے پاس جائے گا اور انسان جو کہ اس کا علاج دم اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ذکر سے' یا کسی ایسی آیت سے کرتا ہے جس سے جن نکل جاتا ہے تو وہ یہ فیصلہ کریں گے کہ انسان کا کوئی جرم نہیں وہ بری ہے اور جن کا مرجانا بے مقصد قرار دیں گے۔ کیونکہ وہ ظلم اور زیادتی کا مرتکب ہوا تھا۔

(یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا)

جن کا دم کرنے والے کو ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعے دھمکی دینے کا امکان

سوال: ایک دم کرنے والا بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک ایسے مریض کا علاج کیا جس کے اندر جن تھا۔ آخر کار جن اس انسان کے جسم سے نکل گیا۔ اسی شام اس جن نے ٹیلی فون کے ذریعے اسے پریشان کیا۔ کیا ایسا ممکن ہے؟

جواب: ہاں ایسا ممکن ہے کیونکہ جنات کو انسانوں پر تسلط حاصل اور جب وہ جن انسانوں کو پریشان کرنے کی قدرت حاصل کر لیتے ہیں تو وہ ایسا کر لیتے ہیں اور وہ لوگ زیادہ متاثر ہوتے ہیں جو دھمکیاں دے کر یا جنات کے عزیز و اقارب کو نقصان پہنچا کر علاج کرتے ہیں۔ لیکن جب دم کرنے والا قرآن کریم' ذکر و اذکار' مسنون دعاؤں اور جنات کے اثر سے محفوظ رکھنے والے علاج کے ذریعے اپنا بچاؤ کر لیتے ہیں تو اللہ کے حکم سے جنات انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ جنات کے شر سے بچنے کے لیے بہت ساری معروف دعائیں موجود ہیں۔ جن کا علم ان لوگوں کو ہے جو دم وغیرہ کرتے ہیں یا جناتی اثر کا علاج کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا۔

کسی عام انسان کا جن کو دیکھنا ممکن نہیں؟

سوال: کیا کوئی جن انسان کے سامنے اپنی اصل شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے؟

جواب: کسی عام انسان کے لیے یہ ناممکن ہے کیونکہ جنات ایسی ارواح ہیں جن کا کوئی جسم نہیں ہوتا۔ ان کی ارواح بہت لطیف ہوتی ہیں۔ ہماری آنکھیں انہیں نہیں دیکھ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان

ہے۔

﴿ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ﴾ [الأعراف: ٢٧]

''وہ ابلیس اور اس کا قبیلہ (ہم جنس) تمہیں دیکھتے ہیں اور تم ان کو نہیں دیکھ پاتے۔''

جس طرح ہم ان فرشتوں کو نہیں دیکھ سکتے جو ہر وقت ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ ہمارے اعمال لکھتے ہیں اور ہم اس شیطان کو بھی نہیں دیکھ پاتے جو کہ انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کو نبوت وغیرہ عطا فرمائے تو وہ فرشتے کو دیکھ سکتا ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ جبرئیل کو نازل ہوتے دیکھا کرتے تھے اور آپ کے آس پاس والے اس سے بے خبر رہتے تھے۔ لیکن کاہن وغیرہ قسم کے لوگ کسی جن کے زیر اثر بعض جنات کو دیکھ سکتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی کو جن لگ گیا ہے۔ ایسی صورت میں انسان ان کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کے اندر والا جن دیکھ کر دوسروں کو بتاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(یہ فتویٰ شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا)

بعض جادوگر اور شعبدہ باز جنات کو دیکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ جنات کی خدمت کرتے ہیں

سوال: کیا یہ بات درست ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ جس کسی کو جب چاہیں دیکھ سکتے ہیں؟

جواب: کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ کسی بھی جن کو حقیقی طور پر ان کی اصل شکل میں دیکھ سکے۔ لیکن بعض جادوگر اور کاہن جن میں شیطان داخل ہو جاتے ہیں اور پھر وہ ان کی زبان میں گفتگو کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی شکل میں آپ جنات کو دیکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ انسان جس کے اندر شیطان ہوتا ہے بتاتا ہے کہ وہ جن کو دیکھ رہا ہے۔ وہ حاضر ہوتے ہیں۔ آتے جاتے ہیں لیکن اس کے آس پاس کے لوگوں کو کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن اس قسم کے لوگ جنات اور شیطانوں کی خدمت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جنات ان کے لیے وہ کچھ ظاہر کرتے ہیں جو کہ دوسرے نہیں دیکھ

پاتے۔اس طرح یہ بھی ممکن ہے کہ بعض متقی اور صالح انسان اپنی وفات کے وقت لوگوں کو یہ بتائیں کہ فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آ گئے ہیں۔اس قسم کی باتیں بہت سارے متقی اور صالح لوگوں سے منقول ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

(یہ فتوی شیخ عبداللہ الجبرین کے دستخط سے جاری ہوا)

دفن شدہ خزانہ نکالنے کے لیے جن کو حاضر کرنے والے شخص کا حکم؟

سوال: بعض لوگ طلسم کے ذریعے جن کو حاضر کرتے ہیں اور وہ جن اس شخص کے لیے بستی میں کافی عرصے سے چھپا ہوا خزانہ نکالتے ہیں۔اس عمل کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ایسا عمل جائز نہیں کیونکہ وہ طلسم جس کے ذریعے وہ جن کو حاضر کرتے ہیں اور پھر ان کو مختلف کاموں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔عموماً شرک سے خالی نہیں ہوتا اور شرک کا معاملہ بہت خطرناک ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ إِنَّهُۥ مَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ ٱلْجَنَّةَ وَمَأْوَىٰهُ ٱلنَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ ﴾ [المائدة: ٧٢]

''جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت حرام کر دی ہے۔اس کا ٹھکانہ آگ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

اور جو لوگ ان کے پاس جاتے ہیں۔وہ ان کو دھوکے میں ڈالتے ہیں اور وہ ان کو دھوکا دیتا ہے۔ان کو دھوکے میں ڈالنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں اور دھوکا دینے کا مقصد یہ ہے کہ ان کو مال وغیرہ دیتا ہے۔

ضروری ہے کہ ایسے لوگوں سے قطع تعلق کیا جائے اور لوگ ان کے پاس جانا چھوڑ دیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کو ان کے پاس جانے سے بچائیں' ان میں سے اکثر لوگ عوام کے ساتھ طرح طرح کے فریب کرتے ہیں اور ان کا مال ناحق بٹورتے ہیں اور اٹکل پچو سے باتیں کرتے ہیں۔جب ان کی کوئی بات تقدیر کے موافق ہو جاتی ہے تو اسے لوگوں کے درمیان عام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

ہم نے جیسا کہا ویسا ہوگیا۔ہم نے یہ کہا اور یوں ہوا۔ اگر تقدیر کی موافقت نہ ہوتو پھر وہ جھوٹے دعوے کرتے ہیں کہ ان کی بات کیوں پوری نہ ہوسکی۔ جولوگ اس قسم کے معاملے سے دوچار ہو جائیں۔میں انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں لوگوں میں جھوٹ پھیلانے' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور غلط طریقے سے لوگوں کا مال بٹورنے سے بچنا چاہیے کیونکہ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے اور قیامت کے دن حساب بہت ہی مشکل ہوگا۔اس لیے تم ان اعمال سے توبہ کرو اور اپنے اعمال واموال کو صالح اور طیب بناؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

یہ فتوی شیخ ابن عثیمین نے جاری کیا۔

(فتاوی العلاج بالقرآن والسنة۔ الرقی وما یتعلق بها للشیخ ابن باز' ابن عثیمین رحمهما الله۔ اللجنة الدائمة۔ ۷۰۔۷۱)

جنات کی حقیقت' ان کا اثر اور اس کا علاج

سوال: کیا جنات کی کوئی حقیقت ہے۔کیا وہ اثر انداز ہوتے ہیں اور اس کا کیا علاج ہے؟

جواب: جنات کی زندگی کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن ہمیں اتنا علم ہے کہ جنات ایک ایسی مخلوق ہے جسے آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔وہ کھاتے پیتے ہیں۔شادی بیاہ کرتے ہیں۔ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے شیطان کے بارے میں فرمایا ہے۔

﴿ أَفَتَتَّخِذُونَهُۥ وَذُرِّيَّتَهُۥٓ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِى وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ﴾ [الکهف:۵۰]

''کیا تم میرے علاوہ شیطان اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔''

عبادت کرنا ان کی ذمے داری ہے۔ان کی طرف نبی اکرم ﷺ کو بھیجا گیا۔وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے قرآن کریم کو سنا جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ قُلْ أُوحِىَ إِلَىَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَقَالُوٓا۟ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا ۝ يَهْدِىٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ۝ ﴾ [الجن: ۱-۲]

''آپ فرمائیں کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ قرآن پاک کو جنات کے ایک گروہ نے سنا ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے عجیب وغریب قرآن سنا ہے۔ جو رشد و ہدایت کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آتے ہیں اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی ہرگز شریک نہیں بنائیں گے۔''

ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

﴿ وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ ٱلْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ ٱلْقُرْءَانَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓا۟ أَنصِتُوا۟ ۖ فَلَمَّا قُضِىَ وَلَّوْا۟ إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا۟ يَـٰقَوْمَنَآ إِنَّا سَمِعْنَا كِتَـٰبًا أُنزِلَ مِنۢ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِىٓ إِلَى ٱلْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ ﴾ [الأحقاف: ٢٩-٣٠]

''جب ہم نے جنات کی ایک جماعت (گروہ) کو آپ کی طرف بھیجا۔ تو وہ قرآن سنتے رہے۔ جب وہ قران سننے کے لیے آئے تو انہوں نے خاموش رہنے کے لیے کہا۔ جب قرآن پاک کی تلاوت ختم ہوگئی تو وہ اپنی قوم کو ڈرانے کے لیے واپس چلے گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ اے ہماری قوم! بے شک ہم نے ایسی کتاب سنی ہے جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہے۔ سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ حق اور سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔''

نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ جنات کا وفد جو آپ ﷺ کے پاس آیا تھا اور انہوں نے اپنی خوراک کے متعلق دریافت کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

((لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه تجدونه أوفر ما يكون لحمًا))

(مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ ۴۵۰)

''ہر وہ ہڈی جس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہو (تمہاری خوراک ہے) تم اسے گوشت سے زیادہ بہتر پاؤ گے۔''

نیز جنات وغیرہ انسان کے ساتھ کھانے میں بھی شریک ہوتے ہیں جب وہ کھانے پر بسم اللہ نہیں کہتا۔ اس لحاظ سے کھانے پر بسم اللہ کہنا واجب ہے اور پانی وغیرہ پر بھی۔ جیسے کہ اللہ کے

رسول اللہ ﷺ نے عمر بن ابی سلمۃ کو حکم دیا:

((یاغلام! سم اللہ۔۔۔۔)) الحدیث

(البخاری۔ کتاب الاطعمة۔ ٥٣٧٦۔ مسلم۔ کتاب الاشربة ٢٠٢٢)

''اے لڑکے۔ بسم اللہ پڑھو۔''

اس بنا پر جنات ایک حقیقت ہیں اور ان کا انکار کرنا قرآن پاک کو جھٹلانے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے۔ انہیں اچھے کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور برائیوں سے منع کیا گیا ہے۔ ان میں سے کافر جہنم میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قَالَ ٱدۡخُلُواْ فِيٓ أُمَمٖ قَدۡ خَلَتۡ مِن قَبۡلِكُم مِّنَ ٱلۡجِنِّ وَٱلۡإِنسِ فِي ٱلنَّارِۖ كُلَّمَا دَخَلَتۡ أُمَّةٞ لَّعَنَتۡ أُخۡتَهَا ﴾ [الأعراف: ٣٨]

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم بھی جن وانس کی ان امتوں کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ جو تم سے پہلے گزری ہیں۔ جب کوئی امت جہنم میں داخل ہوگی ہے، وہ اپنی ہمجولیوں کو لعنت کرتی ہے۔''

اور جنات میں سے مومن جنت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ أَفۡنَانٖ ﴿٤٨﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾ ﴾ [الرحمن: ٤٦-٤٩]

(''اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:) اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ وہ دونوں جنتیں بہت سی شاخوں والی ہیں۔ تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔''

ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

﴿ يَٰمَعۡشَرَ ٱلۡجِنِّ وَٱلۡإِنسِ أَلَمۡ يَأۡتِكُمۡ رُسُلٞ مِّنكُمۡ يَقُصُّونَ عَلَيۡكُمۡ ءَايَٰتِي وَيُنذِرُونَكُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هَٰذَاۚ قَالُواْ شَهِدۡنَا عَلَىٰٓ أَنفُسِنَاۖ وَغَرَّتۡهُمُ ٱلۡحَيَوٰةُ

ٱلدُّنۡيَا وَشَهِدُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ أَنَّهُمۡ كَانُواْ كَٰفِرِينَ ﴿١٣٠﴾ ﴾ [الأنعام: ۱۳۰]

''اے جن وانس کی جماعت ! کیا تمہارے پاس تم میں سے ہی رسول نہیں آئے۔ وہ میری آیات تمہارے لیے بیان کرتے تھے۔ اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے تو انہوں نے کہا۔ ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں مبتلا رکھا۔ وہ اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ بے شک وہ کافر تھے۔''

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری آیات اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ جنات پر بھی ذمہ داری ہے۔ وہ ایمان لا کر جنت میں داخل ہوں گے اور بے ایمانی کی حالت میں جہنم میں جائیں گے۔

انسانوں پر ان کا اثر انداز ہونا بھی ثابت ہے یا تو وہ انسان کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور وہ پچھاڑیں کھاتا ہے اور تکلیف محسوس کرتا ہے یا پھر اس پر خوف اور وحشت وغیرہ کے ذریعے اثر انداز ہوتے ہیں۔

ان کی تاثیر سے بچنے کے لیے انسان کو شرعی ذکر و اذکار کرنا چاہیے جیسے کہ آیت الکرسی وغیرہ کا پڑھنا' جو شخص رات کو آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک محافظ مقرر ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے قریب نہیں جاتا۔

یہ فتویٰ شیخ ابن عثیمین نے جاری کیا۔

جنات کس طرح انسانوں کو تکلیف دیتے ہیں اور ان سے بچنے کا طریق کار

سوال: کیا جنات انسانوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ان سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ جنات کی تکلیف کا اثر انسانوں پر ہوتا ہے جس کا نتیجہ کبھی قتل کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ کبھی پتھر مار کر' اور کبھی ایسے طریقے سے انسان کو خوفزدہ کرتے ہیں جو کہ سنت سے ثابت ہیں اور واقعات سے ان کا پتہ چلتا ہے۔ یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ میں اپنے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو گھر واپس جانے کی اجازت دی (غالباً غزوۂ خندق میں) وہ صحابی نوجوان تھا اور اس کی شادی کو تھوڑا عرصہ گزرا تھا۔ جب وہ گھر پہنچا تو اس کی بیوی گھر کے

دروازے پر کھڑی تھی۔ اسے یہ ناگوار گزرا تو عورت نے کہا۔ گھر میں داخل تو ہوں جب وہ گھر میں داخل ہوا تو ایک سانپ کنڈلی مارے بستر پر بیٹھا تھا۔ صحابی کے پاس ایک نیزا تھا۔ اس نے اپنا نیزا سانپ کو چھبو دیا۔ جس سے سانپ مر گیا۔ لیکن اس وقت آدمی بھی مر گیا یہ معلوم نہ ہو سکا کون پہلے فوت ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ نے گھروں میں پائے جانے والے جنات کو تنبیہ کے علاوہ قتل کرنے سے منع کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إن بـالمدينة جنا قد أسلموا' فإذا رأيتم منهم شيئاً فاذنوه ثلاثة أيام' فإن بدالكم بعد ذلك فاقتلوه فإنما هو شيطان۔)) (مسلم۔کتاب السلام۲۲۳۶)

''مدینہ میں بعض جن اسلام لا چکے ہیں۔ جب تم ان کو دیکھو تو تین دن تک ان کو چلے جانے کا حکم دو۔ اگر اس کے بعد بھی وہ موجود رہیں تو انہیں قتل کر دو وہ شیطان ہیں۔''

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن کبھی کبھار انسانوں پر زیادتی کرتے ہیں اور انہیں تکلیف دیتے ہیں اور یہ واقعہ اس بات کا شاہد ہے اور اس قسم کی باتیں ہر ایک کو معلوم ہیں کہ کبھی کوئی انسان کسی غیر آباد (کھنڈر) میں گیا۔ اس پر پتھر برسائے گئے۔ لیکن اسے وہاں کوئی انسان نظر نہ آیا۔ کبھی انسان کو آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اور کبھی درختوں کی شاں شاں وغیرہ سنتا ہے جس سے وہ وحشت زدہ ہو جاتا ہے اور تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اور کبھی جن انسان کے جسم میں محبت' تکلیف دینے کے ارادے' یا کسی اور وجہ سے داخل ہو جاتا ہے۔ اس کی طرف اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اشارہ کرتا ہے۔

﴿ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ ﴾ [البقرة: ٢٧٥]

''وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں جیسے انہیں شیطان نے اپنے اثر سے مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔''

ایسی صورت میں جن اسی شخص کے اندر سے گفتگو کرتا ہے اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے شخص سے مخاطب ہوتا ہے۔ بسا اوقات دم کرنے والا قاری اس جن سے دوبارہ لوٹ کر نہ آنے کا وعدہ لیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو کہ عوام میں کافی مشہور ہیں۔

اس وجہ سے شیطان کے شر سے بچنے کے لیے انسان کو وہی پڑھنا چاہیے جو کہ سنت سے ثابت ہے جیسے آیت الکرسی' جب کوئی انسان رات میں آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے تو اس پر اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں جاتا' اللہ تعالیٰ ہی بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔

یہ فتویٰ شیخ ابن عثیمین نے جاری کیا۔

(فتاوی العلاج بالقرآن والسنة' الرقی وما یتعلق بها للشیخ ابن باز' ابن عثیمین رحمهما الله ۔ اللجنة الدائمه ٦٥۔٦٦۔ والفتوی للشیخ محمد بن عثیمین)

انسان میں جن کے داخل ہونے کا حکم؟

سوال: کیا ایسی کوئی دلیل ہے کہ جن انسان میں داخل ہو جاتا ہے؟

جواب: ہاں! قرآن وسنت میں ایسے دلائل موجود ہیں کہ جن انسان میں داخل ہو جاتا ہے۔قرآن پاک میں ہے۔

﴿ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ ﴾ [البقرة: ٢٧٥]

''وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں جیسے انہیں شیطان نے اپنے اثر سے مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔''

ابن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ قیامت کے دن قبروں سے نکل کر یوں کھڑے ہوں گے جیسے پچھاڑیں کھا کر انسان کھڑا ہوتا ہے اور شیطان نے اس کے حواس ختم کر دیے ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم))

''بیشک شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔''

مقالاتِ اہل السنۃ والجماعۃ میں الاشعری لکھتا ہے کہ اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ جن بدحواس

انسان کے بدن میں داخل ہو جاتا ہے اور اس نے سابقہ آیت کو دلیل بنایا ہے۔

امام احمد کے بیٹے عبداللہ رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں ۔ میں نے اپنے باپ سے عرض کیا کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جن کسی انسان کے جسم میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تو انہوں نے فرمایا ایسا کہنے والے جھوٹے ہیں ۔ وہ اس کی زبان سے باتیں کرتا ہے۔

امام احمد اور بیہقی رحمہما اللہ نے چند احادیث ذکر کی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پاگل بچے کو لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ کہنا شروع کر دیا۔

((اخرج عدو الله' أنا رسول الله))

(مسند احمد ۴/۱۷۱-۱۷۲) المستدرک ۲/۶۱۷-۶۱۹) حاکم نے اس کو صحیح الاسناد کہا ہے۔)

امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے اور امام منذری نے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے۔ اس مسئلہ میں ایک دلیل تو قرآن پاک سے ہے اور دو دلیلیں سنت سے ثابت ہیں اور یہی قول اہل سنت والجماعۃ اور سلف صالحین ائمہ کا ہے۔ واقعات بھی اس کے گواہ ہیں ۔لیکن اس کے باوجود ہم مجنون ہونے کے دیگر اسباب' اعصابی کمزوری اور دماغی فتور وغیرہ کا انکار نہیں کرتے۔

(الفتاوی الاجتماعیۃ ۔ ابن عثیمین ۴/۶۷-۶۸)

جن کا مس کرنا (چھونا ۔ داخل ہونا) اور اس کا علاج

میں بہت مہربان' نہایت رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ۔ جس نے جن اور انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ اور اس نے اپنی حکمت کے تقاضے کے مطابق ان کو شریعت کا پابند بنا دیا تا کہ ان کے اعمال کی انہیں جزا دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ اس کا کوئی شریک نہیں ۔ بادشاہت اسی کی ہے۔ تمام تعریفیں اس کے لائق ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں انہیں جن وانس کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر' ان کی آل' ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کی پیروی کرنے

والوں پر اپنی بہت ساری رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَآ أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَآ أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ ﴿٥٨﴾ ﴾

[الذاريات: ٥٦-٥٨]

''میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کرنے کے علاوہ کسی اور کام کے لیے پیدا نہیں کیا۔ میں نے ان سے رزق اور کھانے کا ارادہ نہیں کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت زبردست قوت والا ہے۔''

اور جنات ایک غیبی مخلوق ہے جنہیں آگ سے پیدا کیا گیا ہے' انہیں انسانوں سے پہلے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَـٰنَ مِن صَلْصَـٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٦﴾ وَٱلْجَآنَّ خَلَقْنَـٰهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ ٱلسَّمُومِ ﴿٢٧﴾ ﴾ [الحجر: ٢٦-٢٧]

''البتہ ہم نے انسان کو بدبودار سڑی ہوئی کیچڑ سے بنی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے اور اس سے پہلے ہم نے جنات کو جھلسانے والی آگ سے پیدا کیا۔''

ان کو بھی ذمہ داری سونپی گئی ہے' ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی آتے ہیں' ان میں بعض مومن ہیں اور بعض کافر۔ ان میں فرماں بردار اور نافرمان بھی ہیں۔''

ان کی باتوں کو اللہ تعالیٰ نے یوں نقل فرمایا ہے:

﴿ وَأَنَّا مِنَّا ٱلْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا ٱلْقَـٰسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ تَحَرَّوْا۟ رَشَدًا ﴿١٤﴾ وَأَمَّا ٱلْقَـٰسِطُونَ فَكَانُوا۟ لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾ ﴾ [الجن: ١٤-١٥]

''(جنوں کا مقولہ درج کیا ہے) بے شک ہم میں سے بعض مسلمان ہیں اور بعض ظالم' جو اسلام لے آیا اس نے بھلائی کا قصد کیا' لیکن ظالم لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔''

اور یہ بھی بیان کیا:

﴿ وَأَنَّا مِنَّا ٱلصَّـٰلِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿١١﴾ ﴾ [الجن: ١١]

''بے شک ہم میں سے بعض صالح ہیں اور بعض ان کے علاوہ ہیں اور ہم مختلف جماعتوں میں بٹے ہوئے تھے۔''

تمام علمائے اہل سنت اس بات پر متفق ہیں انسانوں کی طرح' جنات کے کافر جہنم میں جائیں گے اور مومن جنت میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ﴾

''اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔''

انسانوں کی طرح جنات پر ظلم کرنا بھی حرام ہے۔ جیسے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

((یاعبادی انی حرمت الظلم علی نفسی و جعلته بینکم محرمًا فلا تظالموا۔)) (مسلم۔ کتاب البر والصلۃ: ۲۵۷۷)

''اے میرے بندو! میں نے اپنے طور پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے لیے بھی اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔ تم باہمی طور پر ظلم نہ کرو۔''

لیکن اس کے باوجود جنات کبھی کبھار انسانوں پر زیادتی کرتے ہیں۔ ایسے ہی انسان بھی ان پر کبھی کبھار زیادتی کرتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ انسان ہڈی یا گوبر وغیرہ سے استنجا کر لیتا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنات نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی خوراک کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لکم کل عظم ذکر اسم الله علیه' یقع فی أیدیکم' أوفر مایکون لحمًا' و کل بعرةٍ ' علف لدوابکم۔)) ((قال النبی صلی الله علیه و سلم : فلا تستنجوا بهما فإنهما طعام اخوانکم)) (مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ ۴۵۰)

جنات کا انسانوں کے ساتھ زیادتی کا ایک انداز یہ ہے کہ وہ ان کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتے ہیں۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ۝١ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ۝٢ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ۝٣ مِن شَرِّ ٱلْوَسْوَاسِ ٱلْخَنَّاسِ ۝٤ ٱلَّذِى يُوَسْوِسُ فِى صُدُورِ ٱلنَّاسِ ۝٥ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ۝٦ ﴾ [الناس: ١-٦]

''آپ کہہ دیں کہ میں انسانوں کے رب' ان کے بادشاہ اور معبود کی پناہ چاہتا ہوں۔ وسوسے ڈالنے والے خناس شیطان کے شر سے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جن وانس سے (جو بھی ہو)''

اللہ تعالیٰ نے پہلے جنات کا ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے وسوسے زیادہ عظیم ہوتے ہیں اور ان کی طرف نہایت ہی مخفی طریقے سے پہنچ جاتے ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ وہ لوگوں کے دلوں تک کیسے پہنچتے ہیں اور ان میں وسوسے کیسے ڈالتے ہیں تو محمد ﷺ کا جواب ذرا غور سے سن لیں۔ جو آپ ﷺ نے دو انصاری آدمیوں کو فرمایا تھا۔

((إن الشيطان يجري من الانسان مجرى الدم' وإني خشيت أن يقذف في قلوبكما شرًا۔ أو قال: شيئاً))

''بے شک شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی ''برائی'' نہ ڈال دے۔ یا کوئی ''چیز'' نہ ڈال دے۔''

اور ایک روایت میں ہے۔

((يبلغ من ابن آدم مبلغ الدم)) (البخاری۔کتاب الاعتکاف۔۲۰۳۵۔مسلم۔کتاب السلام۔۲۱۷۵)

''شیطان انسان میں خون کی طرح سرایت کرتا ہے۔''

انسانوں پر جنات کی زیادتی اس طرح بھی ہوتی ہے کہ وہ انسانوں کو خوف زدہ کر دیتے ہیں۔ ان کے دلوں میں رعب ڈالتے ہیں۔ خصوصاً جب انسان ان کی پناہ کے طلب گار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَأَنَّهُۥ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ ٱلْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ﴿٦﴾ ﴾ [الجن: ٦]

''جب انسانوں نے جنات کی پناہ میں آنا چاہا' تو انہوں نے انسانوں کو بہت زیادہ خوف میں مبتلا کردیا۔''

جنات انسانوں کو پچھاڑ کران سے زیادتی کرتے ہیں۔ اسے گرادیتے ہیں۔ اور وہ تڑپتا رہتا ہے۔ حتی کہ اس کے ہوش وحواس گم ہوجاتے ہیں اور کبھی کبھارا سے ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کو کسی گڑھے یا غرق کرنے والے پانی میں پھینک دیتے ہیں یا آگ میں ڈال دیتے ہیں جو اسے زندہ جلا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سود خوروں کے قبروں سے اٹھنے کی حالت اس شخص جیسی بیان کی ہے جسے شیطان نے پچھاڑ کر مخبوط الحواس کردیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ ﴾ [البقرة: ٢٧٥]

''وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں جیسے انہیں شیطان نے اپنے اثر سے مخبوط الحواس بنادیا ہو۔''

ابن جریر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ وہ شخص جو حواس کھو بیٹھتا ہے اور گر پڑتا ہے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ مگر وہ اس طرح اٹھے گا جیسے پچھاڑیں کھا کر گرنے والا انسان اٹھتا ہے۔ اور شیطان نے اسے حواس باختہ کردیا ہو۔ امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جس کو شیطان نے پچھاڑ دیا ہو اور اس آیت کا معنی یہ ہے کہ سود خور انسان قیامت کے دن پچھاڑے ہوئے انسان کی طرح اٹھایا جائے گا۔

یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ بیان کریت ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر آئی۔ جس پر جن مسلط تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اخرج عدو الله' انا رسول الله)) (مسند احمد ۴/۱۷۱-۱۷۲)

''اے اللہ تعالیٰ کے دشمن باہر نکلو۔ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔''

بچہ تندرست ہوگیا تو عورت نے رسول اللہ ﷺ کو دو مینڈھے تھوڑا سا پنیر اور گھی ہدیہ دیا تو رسول

اللہ ﷺ نے پنیر' گھی اور ایک مینڈھا رکھ لیا اور دوسرا مینڈھا واپس کر دیا۔ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں اور بہت سارے طریقوں سے اسے بیان کیا گیا ہے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''البدایہ والنہایہ'' میں ان طرق کو جید کہا ہے۔ جن سے متبحر علما کے نزدیک ظنِ غالب یا قطعی علم حاصل ہوتا ہے کیونکہ یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بہت سارے صحابہ میں بیان کیا تھا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ایک عظیم شاگرد ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''زاد المعاد'' (۶۶/۴) میں لکھتے ہیں کہ صرع (پچھاڑیں کھا کر گرنا) دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک حالت میں زمین پر بسنے والی خبیث روحیں پچھاڑتی ہیں اور دوسری صورت مزاج میں بہت ہی گندا بگاڑ پیدا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ اطبا اسی کے اسباب اور علاج کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔ پہلی حالت کا ماہر طبیب اعتراف کرتے ہیں اور اس کا علاج نہیں کرتے لیکن جاہل اور بیوقوف طبیب اور زندیق قسم کے لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خبیث روحیں گرنے والے شخص کے بدن میں اثر نہیں کرتیں۔ حالانکہ ان کے پاس جہالت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہوتا' کیونکہ مادی طب میں اس کا کوئی علاج نہیں جب کہ ایسا محسوس کیا جاتا ہے اور اس کا وجود بھی ہے۔ جو شخص عقل مند ہے اور اسے ان ارواح کی پہچان ہے اور اسے ان کے اثر کا بھی علم ہے وہ ان کم عقلوں کی جہالت پر ہنستا ہے۔

لوگو! اس قسم کی صورت حال سے نجات پانے کے دو طریقے ہیں۔ پرہیز اور علاج۔ پرہیز کے لیے انسان کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ میں مذکور شرعی ذکر و اذکار پڑھنے کے ساتھ اپنی قوتِ ارادی کو استعمال کرنا پڑتا ہے۔ نیز کسی قسم کے وسوسوں اور خیالات ''جن کی کوئی حقیقت نہ ہو'' کا پیچھا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر انسان ان میں کھویا رہے تو پھر یہ وسوسے اور خیالات بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور حقیقت کا روپ دھار لیتے ہیں۔ ایسی صورت حال کے علاج کے بارے میں اطبا یہ اعتراف کرتے ہیں کہ طبعی ادویات اس بیماری میں کام نہیں دیتیں بلکہ اس کا علاج صرف دعا' قرآن کریم کی تلاوت اور وعظ و نصیحت ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس کا علاج آیۃ الکرسی اور معوذتین سے کیا کرتے تھے۔ اور اس مرض میں مبتلا شخص کے کان میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

﴿ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴾ [المؤمنون: ۱۱۵]

''کیا تم نے یہ خیال کر لیا کہ ہم نے تمہیں عبث پیدا کیا ہے اور بے شک تم کو ہماری طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔''

ان کے شاگرد رشید ابن القیم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں نے کسی مصروع کے کان میں یہ آیت پڑھی۔ تو روح کہنے لگی ہاں اور اس نے اپنی آواز کو خوب لمبا کیا۔ شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ میں نے ڈنڈا پکڑا اور میں نے اس کی گردن کی رگوں پر مارا حتیٰ کہ میرا ہاتھ مارنے کی وجہ سے تھک گیا۔ اس اثنا میں وہ روح کہنے لگی مجھے اس سے محبت ہے تو میں نے اس سے کہا۔ اسے تم سے کوئی محبت نہیں۔ پھر وہ کہنے لگی۔ میں اس کے ساتھ حج کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے کہا' وہ تمہارے ساتھ حج نہیں کرنا چاہتا۔ پھر وہ روح بولی میں آپ کا احترام کرتے ہوئے اس کو چھوڑ رہی ہوں۔ تو میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دو تو اس نے کہا میں جا رہی ہوں۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگ گیا اور کہنے لگا۔ مجھے آپ کے پاس کون لایا ہے۔

یہ بات ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنے شیخ سے نقل کی ہے۔ شیخ الاسلام کے ایک اور شاگرد ابن مفلح اپنی کتاب ''الفروع'' میں لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ کے پاس جب کوئی ایسا شخص لایا جاتا تو آپ تکلیف پہنچانے والے کو وعظ و نصیحت فرماتے۔ اس کو اوامر و نواہی بتاتے۔ اگر وہ باز آ جاتا اور آدمی سے نکل جاتا تو اس سے واپس نہ آنے کا وعدہ لیتے۔ اگر وہ حکم نہ مانتا' باز نہ آتا اور اس سے نہ نکلتا' تو اس کو نکلنے تک مارتے۔ یہ مار پیٹ اگرچہ ظاہری طور پر تکلیف زدہ انسان کو ہوتی تھی۔ لیکن حقیقت میں تکلیف دینے والے کو پڑتی تھی۔ امام احمد رحمہ اللہ نے ایک مصیبت زدہ انسان کو پیغام بھیجا تو تکلیف دینے والا اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ لیکن جب امام احمد رحمہ اللہ انتقال فرما گئے تو وہ دوبارہ لوٹ آیا۔ کتاب اللہ' سنت رسول اللہ ﷺ اور واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جنات کا انسانوں کو تکلیف میں مبتلا کرنا ثابت ہے لیکن معتزلہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اگر اس مسئلے کے بارے میں اتنی زوردار آوازیں نہ اٹھتیں تو پتہ چلتا کہ کتاب اللہ صرف خیالی' بلا حقیقت امور کے متعلق گفتگو کرتی ہے۔

اگر یہ ثابت نہ ہوتا' تو ہمارے ائمہ اور علماء بیوقوف قرار پاتے اور انہیں جھٹلایا جاتا۔ لیکن میں کہتا ہوں اگر یہ ساری باتیں نہ ہوتیں تو کبھی بھی اس مسئلے کے بارے میں گفتگو نہ کرتا۔ کیونکہ اس مسئلے کا تعلق ایسے معاملات سے ہے جو کہ بالکل واضح اور معلوم ہیں۔ جن کو محسوس کیا جاتا ہے اور دیکھا جاتا

ہے اور وہ چیز جس کو حس سے معلوم کیا جا سکے۔ یا اس کا مشاہدہ ممکن ہو تو اس کے لیے دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ محسوس ہونے والے معاملات اپنی دلیل آپ ہوتے ہیں اور ان کا انکار کرنا کبر اور نادانی ہے۔

اس لیے اپنے آپ کو دھوکا دینے کی ضرورت نہیں۔ جلد بازی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق جن وانس کے شر سے پناہ طلب کرنی چاہیے۔ اس سے مغفرت طلب کرو۔ توبہ کرو۔ وہ مغفرت کرنے والا' توبہ قبول کرنے والا' نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(فتاوی العقیدہ' ابن عثیمین ۳۲۸۔۳۲۳)

جنات پر انسانوں کا اثر

سوال: ایک شخص یہ سوال کرتا ہے کیا جن انسان پر یا انسان جنات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ نیز حسد کرنے والے شخص کا دوسرے انسان پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: جنات کا انسانوں پر' انسانوں کا جنات پر اور حسد کرنے والے شخص کا محسود پر اثر جانا پہنچانا اور امرِ واقع ہے لیکن یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے کونی اور قدری حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ شرعی حکم کے مطابق نہیں۔ حسد کرنے والے کی نظر کا لگنا ''محسود'' (جس سے حسد کیا جائے) پر بالکل ثابت ہے اور لوگوں میں عام پایا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((العین حق ولو أن شیئًا سبق القدر سبقته العین))

(مسلم۔ کتاب السلام۔ ۲۱۸۸)

''آنکھ کا لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو ضرور آنکھ سبقت لے جاتی۔''

((لا رقیة الا من عین أو حمة أو دم یرقأ)) (ابوداوٗد۔ کتاب الطب۔ ۳۸۸۹)

''دم جھاڑ نظر لگنے' بچھو وغیرہ کے زہر یا بہنے والے خون کے علاوہ نہیں ہونا چاہیے۔''

اس حدیث کا مقصد یہ نہیں کہ ان بیماریوں کے علاوہ دم نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ

ان حالات میں دم زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے اور دیگر امراض میں دم کرنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

اس بارے میں اور بھی بہت ساری احادیث موجود ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت اور دین پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔ (مجلۃ البحوث الاسلامیہ۔۲۷/۶۷۔۶۶)اللجنۃ الدائمۃ)

جن انسان پر قابو پالیتا ہے اور اسے خلافِ شرع امور کا حکم دیتا ہے؟

سوال: بعض لوگوں میں جن داخل ہو جاتا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس پر جنات کے سید یا شیخ کا اثر ہے کبھی وہ کافر یا نصرانی ہوتا ہے اور وہ انسان کو ایسے کاموں کا حکم دیتا ہے جو شرعی طور پر جائز نہیں ہوتے۔ جیسے نماز ادا نہ کرنا' یا ایسے کاموں کا حکم دیتا ہے جو اس کی طاقت سے باہر ہوتے ہیں اور اگر وہ انہیں نہ کر پائے تو اسے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ان جنات سے بچنے کا شرعی طریقہ بتائیں؟

جواب: جنات کا انسانوں میں داخل ہونا امر واقع ہے۔لیکن جب کوئی جن کسی مصیبت زدہ انسان کو حرام معاملہ کا حکم دے تو اس شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت پر عمل کرتے ہوئے ایسے امور میں ''جن'' کی نافرمانی کرے جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو۔اگرچہ اسے ''جن'' کی تکلیف ہی برداشت کرنا پڑے۔اسے چاہیے کہ جن کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔قرآن پاک کی تلاوت' شرعی تعوذات اور نبی اکرم ﷺ سے ثابت ذکر و اذکار کے ذریعے اپنی حفاظت کرے۔

ان میں سے چند یہ ہیں۔(۱) سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا (۲) قل ھو اللہ احد۔معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) مکمل پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونک مارنا پھر ان دونوں ہاتھوں کو چہرے اور اپنے بدن پر جہاں تک ممکن ہو سکے پھیرنا۔پھر

دوبارہ ان تینوں سورتوں کو پڑھ کر پہلے والا عمل دہرانا پھر تیسری بار بھی ایسے ہی کرنا۔

اس کے علاوہ بھی قرآن پاک کی سورتوں' آیات' اور ثابت شدہ ذکر واذکار کے ساتھ دم کرنا ثابت ہے۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ حصولِ شفا کے لیے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگنا۔جن وانس کے شیطانوں سے اپنی حفاظت طلب کرنا چاہیے اوران سب باتوں کے لیے مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

الکلم الطیب ۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ

الوابل الصیب ابن القیم رحمہ اللہ

اذکار امام النووی رحمہ اللہ

ان میں دم کرنے کے لیے کافی دعائیں مذکور ہیں۔

اللہ تعالیٰ محمد ﷺ 'ان کی آل اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

(مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۲۷/۷۵) اللجنۃ الدائمۃ

جنات کا انسانوں پر زیادتی کرنا اوران سے بچنے کا طریقہ

سوال: ایک سائل کا کہنا ہے کہ ایک رات میرا بھائی جس کی عمر تقریباً ۱۵ سال ہے' منطقہ جنوبیہ کی کسی وادی میں پیدل چل رہا تھا۔اسے ایک جسم بلی کی طرح نظر آیا۔یہ جسم اس کے ساتھ ساتھ تقریباً ایک کیلومیٹر تک چلتا رہا۔اس دوران اس کے اعصاب میں کافی تناؤ پیدا ہوا اس کے دونوں جبڑے آپس میں مل گئے ۔یہ جانور اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔کبھی وہ دائیں جانب کبھی بائیں جانب کبھی آگے اور کبھی پیچھے ہولیتا۔میرے بھائی کا کہنا ہے کہ اس نے کئی بار اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی کوشش کی۔لیکن ایسا نہ کرسکا۔پھر اس نے جانور کو بھگانے کے لیے کچھ کرنا چاہا۔لیکن ایسا بھی نہ کرسکا۔پھر اس کے کہنے کے مطابق اچانک وہ جانور چھپ گیا' لیکن وہ خود چلتا رہا اور جب گھر پہنچا تو تقریباً دو ہفتے تک اعصابی تناؤ اور فکری پریشانی میں مبتلا رہا۔پھر اس کو دورے پڑنے لگے۔میں اسے دمام لے گیا اور ہسپتال میں دکھایا۔لیکن بعض دوستوں نے کہا کہ آپ کا بھائی پاگل ہوگیا ہے۔اس نے حقیقت

میں کسی جن کو دیکھا ہے۔ ان کا یہ کہنا تھا اس کے لیے ہسپتال کا علاج فائدہ مند نہ ہوگا۔ تم اس کو عربی طبیب کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ میں مجبوراً اپنے بھائی کو دمام میں ایک ایسے شخص کے پاس لے کر گیا جو جناتی بیماریوں کا علاج کرتا تھا۔ جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے لڑکے کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اس نے لا الہ الا اللہ اور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے آہستہ آواز سے کچھ کہا۔ جس کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ پھر اس نے ایک پیالی میں کچھ پانی ڈالا۔ اور پانی پر سورۃ فاتحہ اور کچھ کلمات پڑھے جن کو میں نہیں سن سکا۔ پھر وہ پانی اس نے لڑکے کو پلایا۔ پھر اس نے ہم کو ''لبان'' دیا۔ پھر اس نے لڑکے سے کہا۔ کہ اس لبان کو ہماری نگرانی میں کوئلوں کی آگ پر رکھو۔

پھر ہم دوبارہ اس کے پاس گئے اور اس نے لڑکے کے ساتھ وہی سب کچھ دہرایا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ پھر اس نے ہم سے کہا کہ ہم چھ بار اس کے پاس آئیں۔ ہر ہفتہ میں ایک بار آنا ہوگا۔ پھر اس کا نام ہم اپنے پاس لکھ لیں گے اور دیکھیں گے کیا اس شخص کا علاج ہمارے پاس ہے یا نہیں۔ پھر اس نے کہا ہم لڑکے کو دیکھتے ہیں کہ وہ لبان کی دھونی مہکا رہا تھا۔ پھر ہم نجران اور ابھا والے کو دیکھیں گے اس نے بہت سے علاقوں کا نام لیا۔ اس نے کہا کہ وہ کویت میں ایک مریض کو جانتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ وہ مال وغیرہ کا مطالبہ نہیں کرتا۔ از خود لوگ اسے جو کچھ دے دیتے ہیں صرف وہ لے لیتا ہے۔ لڑکے کی صحت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے افاقہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں عقیدے کے لحاظ سے کافی مضبوط انسان ہوں۔ مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ نفع دینے والا اور نقصان پہنچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ میں اس شخص کے پاس اس عقیدہ کے ساتھ نہیں گیا کہ وہ میرے بھائی کو شفایاب کر دے گا۔ بلکہ ہر وقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ میرے بھائی کو شفا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ براہ کرم پہلے تو مجھے یہ بتائیں کہ میں اس شخص کے پاس جاتا رہوں یا اس کے علاوہ آپ مجھے کوئی اور نصیحت کرتے ہیں اور یہ بتائیں کہ کیا شرعی لحاظ سے اس شخص کا علاج درست ہے۔

جواب: اگر سوال حقیقت کے مطابق ہے تو آپ کا بھائی جناتی اثر کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اس کا علاج شرعی دم ہے جو تلاوت قرآن جیسے سورۃ فاتحہ' سورۃ اخلاص' سورۃ فلق' سورۃ الناس' آیۃ الکرسی وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں سے کرنا چاہیے۔ جیسے

((أعیذك بكلمات الله التامة 'من كل شيطان وهامة' ومن كل عين لامة))

''میں ہر شیطان' اُلّو سے اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے تمہیں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں۔''

((أذهب البـاس' رب الناس 'اشف أنت الشافي' لا شفاء الا شفاؤك شفاءً لايغادر سقمًا))

''تکلیف دور فرما' لوگوں کے رب' شفا عطا فرما' تو شفا دینے والا ہے۔ تیرے بغیر شفا کہاں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

اس کے لیے مندرجہ ذیل کتابوں کو دیکھیں۔

الکلم الطیب ابن تیمیہ رحمہ اللہ الوابل الصیب ابن القیم رحمہ اللہ

اذکار امام نووی رحمۃ اللہ

ان کتابوں سے ایسے ذکر واذکار اور دعائیں یاد کرلو جو تمہارے بھائی کے علاج کے لیے مناسب ہیں تاکہ تم ان اذکار کو اس پر پڑھو اور وہ خود بھی پڑھے۔ ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ آئندہ اس قسم کے معالج کے پاس مت جانا کیونکہ اگرچہ پانی کے پیالہ پر اس نے سورۃ فاتحہ پڑھی ہے لیکن اس کے ساتھ بعض کلمات خفیہ طور پر ادا کیے ہیں تاکہ انہیں تم سے پوشیدہ رکھ سکے۔ اور وہ پانی اس نے لڑکے کو پلایا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ شیطانی کلمات ہوں اور کسی جن سے مدد طلب کی گئی ہو۔ ایسا کرنے کو کہانت کہتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ نے کاہنوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے ان شاءاللہ آپ کو کاہنوں کے پاس جانے کی نوبت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بھائی کو شفا عطا فرمائے اور ہم سب کو حق پر ثابت قدم رکھے۔ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمتیں اور سلامتیں نازل فرمائے۔

(مجلۃ البحوث الاسلامیۃ عدد ۲۷/۷۷۔۷۹۔ اللجنۃ الدائمۃ)

جنات کی طرف سے انسان کولاحق ہونے والی بعض فضول مشکلات

سوال: سائل کا کہنا ہے کہ وہ دور دیہات میں ایک گھر میں رہتا ہے جو اسے اباؤ اجداد سے وراثت میں ملا ہے۔گزشتہ دنوں مجھے ۲ رمضان کو ایک بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔اس رات مجھ پر گھر کے اندر سے اور باہر سے پتھر مارے جارہے تھے۔روشنی کو بجھا دیا گیا۔لیکن میں کسی کو بھی نہ دیکھ سکا جو میرے ساتھ ایسے کر رہا ہو۔تقریباً ۴ دن میں نے اسی طرح گزارے۔اس تکلیف میں بدستور مبتلا رہا۔پھر میں اپنے قبیلے والوں کے پاس گیا۔شاید وہ میری راہنمائی کرسکیں۔میں نے انہیں یہ خوفناک خبر سنائی۔لیکن انہوں نے مجھے یہ جواب دیا کہ یہ تمہارے دشمنوں کی کارگزاری ہے۔وہ سب میرے ساتھ چل نکلے۔جب رات ہوگئی اور اندھیرا چھا گیا۔میں نے جو کچھ بیان کیا تھا' وہ سب کچھ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔اور وہ مجھے سچا سمجھنے لگے۔اس کے بعد میرے اہل وعیال نے اس گھر سے نکلنے کے لیے اصرار کیا۔اس تکلیف کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے۔اس کا علاج کیا ہے۔ اور شریعت اس بارے میں کیا حکم دیتی ہے۔

جواب: ہوسکتا ہے چند شیطان قسم کے جنات نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہو اور انہوں نے تمہیں پریشان کیا ہو۔تاکہ تم گھر چھوڑ دو۔یا وہ صرف تم کو تنگ کرنا چاہتے ہوں۔یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے تم سے کسی ایسی تکلیف کا انتقام لیا ہو جو ان جانے میں تم ان کو پہنچا بیٹھے ہو۔بہرحال تم اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو۔گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت' بستر پر نیند یا آرام کے لیے سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ کر اور مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرکے اپنی حفاظت کرو۔اور یہ پڑھا کرو۔

((أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق))(الترمذی:رقم:۳۶۷۵)

''میں مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں۔'' تین بار پڑھو

اور گھر میں داخل ہوتے وقت یہ کہو:

((اللهم إني أسألك خير المولج وخير المخرج باسم الله ولجنا وباسم الله خرجنا وعلى الله ربنا توكلنا۔)) (ابوداؤد۔کتاب الادب۔۵۰۹۶)

''اے اللہ! میں تم سے داخل ہونے کی جگہ کے بہتر ہونے اور نکلنے کی جگہ کے بہتر ہونے کا سوال کرتا ہوں۔ہم اللہ کے نام سے داخل ہوتے ہیں اور اللہ کے نام سے باہر نکلتے ہیں' اور اپنے رب اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

صبح اور شام کے وقت تین مرتبہ یہ کہو:

((بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔)) (الترمذی۔کتاب الدعوات۔۳۳۸۸)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے' وہ اللہ جس کے نام کی بدولت زمین وآسمان میں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اور وہ بہت زیادہ سننے والا جاننے' والا ہے۔''

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔(مستدرک ۵۱۴/۱)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تم گھر میں ہمیشہ تلاوتِ قرآن پاک کیا کرو۔رسول اکرم ﷺ سے جو ذکر و اذکار اور دعائیں ثابت ہیں' ان کو اوقات کے لحاظ سے صبح وشام گھر وغیرہ میں پڑھا کرو۔اور یہ سب اذکار آپ کو ابن تیمیہ کی کتاب ''الکلم الطیب'' ابن القیم کی کتاب ''الوابل الصیب'' اور امام نووی کی کتاب ''الاذکار'' وغیرہ حدیث کی کتابوں میں مل جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نبیٔ اکرم ﷺ' ان کی آل اور اصحابہ رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

(مجلة البحوث الاسلامية ۲۷ / ۷۶-۷۷) اللجنة الدائمة

جن وانس میں سے اکثر ایک دوسرے کو تکلیف دیتے ہیں اور جان بوجھ کر یا غلطی سے قتل کر دیتے ہیں؟

سوال: ابوالسائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے اس کی چارپائی کے نیچے حرکت محسوس کی۔ہم نے ایک سانپ کو دیکھا' میں اسے قتل کرنے کے لیے تیار ہوا۔ابوسعید رضی اللہ عنہ نماز ادا کر رہے تھے۔اس نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔میں بیٹھ گیا۔جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر میں ایک کمرے کی طرف

اشارہ کیا۔اور کہنے لگے کیا تم اس کمرے کو نہیں دیکھ رہے۔ میں نے کہا ہاں تو انہوں نے فرمایا: اس کمرے میں ہم میں سے ایک نوجوان رہتا تھا۔ جس کی شادی نئی نئی ہوئی تھی۔ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ خندق کے لیے نکلے۔ وہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرتا اور اپنے گھر واپس آ جاتا۔ ایک دن اس نے اجازت طلب کی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((خذ عليك سلاحك فإني أخشى عليك قريظة۔))

''تم اپنے ہتھیار بھی ساتھ لے لو۔ مجھے ڈر ہے کہ قریظہ تم پر حملہ نہ کر دیں۔''

اس نوجوان نے اپنے ہتھیار بھی سنبھال لیے اور وہ واپس لوٹ آیا۔ اس کی بیوی دونوں دروازوں کے درمیان کھڑی تھی۔ اسے غیرت آئی اور اسے نیزہ مارنے کے لیے جھکا۔ وہ بولی۔ اپنے نیزے کو روک لو اور ذرا گھر میں داخل ہو کر دیکھو کہ میں کیوں باہر نکلی ہوں۔ جب وہ گھر میں داخل ہوا تو ایک بہت بڑا سانپ بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا تھا وہ نیزہ لے کر اس کی طرف جھکا اور اس میں نیزہ چھبو دیا۔ پھر وہ نکلا اور گھر میں بھاگ رہا تھا۔ وہ سانپ اس پر جھپٹا اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ نوجوان یا سانپ پہلے کون مر گیا۔ الحدیث

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے اور یہ حدیث مشکوٰۃ المصابیح میں باب مایحل اکله وما یحرم میں مذکور ہے۔

کیا اس حدیث سے یہ حجت ثابت نہیں ہوتی' کہ جنات کو انسانوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

جواب: ا۔ حدیث اپنے متن اور سند دونوں لحاظ سے صحیح ہے۔

(۲) انسانوں کا باپ آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیا گیا اور وہ صحیح سالم صحت مند انسان بن گیا اور اس کی اولاد بڑھتی رہی اور جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر وہ قبیلوں میں بٹ گئے ان میں مذکر بھی ہیں اور مؤنث بھی اور نبی اکرم ﷺ کو تمام جن وانس کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ بعض ان پر ایمان لے آئے اور بعض نے ان کا انکار کیا۔ کبھی انسان جن کو جان بوجھ کر یا ان جانے میں تکلیف دیتا ہے اور جن بھی انسان کو تکلیف دیتا ہے اور پچھاڑتا ہے یا اس کو قتل کر دیتا ہے۔ جس طرح کبھی ایک انسان دوسرے انسان کو تکلیف دیتا ہے اور نقصان پہنچاتا ہے اور جنات بھی ایک دوسرے کو

تکلیف دیتے ہیں اور جو شخص جنات کے تکلیف دینے کا انکار کرتا ہے۔ اسے ان کے حالات کا مکمل علم نہیں۔ وہ ایسی چیز کا انکار کرتا ہے جس کا اسے علم نہیں اور اس بارے میں قرآن پاک کی آیات کی مخالفت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِن صَلْصَٰلٍ كَٱلْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ ﴾ [الرحمن: ١٤]

''اللہ تعالیٰ نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔''

اور یہ بھی فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ مِن سُلَٰلَةٍ مِّن طِينٍ ﴿١٢﴾ ﴾ [المؤمنون: ١٢]

''ہم نے انسان کو کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرح جنات کو بھی مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَخَلَقَ ٱلْجَآنَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ ﴿١٥﴾ ﴾ [الرحمن: ١٥]

''اور جنات کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿ يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ إِنِ ٱسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا۟ مِنْ أَقْطَارِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ فَٱنفُذُوا۟ ۚ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَٰنٍ ﴿٣٣﴾ ﴾ [الرحمن: ٣٣]

''اے جن وانس کی جماعت اگر تم زمین وآسمان کے کناروں سے نکلنے کی طاقت رکھتے ہو تو نکل جاؤ تم غلبہ حاصل کیے بغیر نہیں نکل سکتے۔''

اللہ تعالیٰ نے جنات کو ان کی مختلف حالتوں کے باوجود اپنے نبی سلیمان علیہ السلام کے قابو میں کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَسَخَّرْنَا لَهُ ٱلرِّيحَ تَجْرِى بِأَمْرِهِۦ رُخَآءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَٱلشَّيَٰطِينَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَءَاخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِى ٱلْأَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ ﴾ [ص: ٣٦-٣٨]

''ہم نے اس کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا۔ وہ اس کے حکم کے مطابق بڑی نرمی سے چلتی تھی۔ جہاں بھی وہ جانا چاہتا اور شیطانوں میں ہر ایک معمار اور غوطہ لگانے والے کو مسخر کر دیا اور

دوسرے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔"

ایک دوسری جگہ یوں فرمایا:

﴿ وَلِسُلَيْمَـٰنَ ٱلرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُۥ عَيْنَ ٱلْقِطْرِ ۖ وَمِنَ ٱلْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِۦ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ ٱلسَّعِيرِ ﴿١٢﴾ ﴾ [سبأ: ١٢]

"ہم نے سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا۔ وہ صبح کے وقت ایک مہینہ اور شام کے وقت ایک مہینہ کی راہ چلتی تھی اور ہم نے اس کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور اللہ کے حکم سے جن اس کے حضور کام کرتے تھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے اکڑفوں دکھائے گا ہم اسے جہنم کا عذاب چکھائیں گے۔"

نیز فرمایا:

﴿ وَمِنَ ٱلشَّيَـٰطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُۥ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ ﴾ [الأنبياء: ٨٢]

"اور شیطانوں میں سے کچھ ان کے لیے غوطہ خوری کرتے تھے۔ اور اس کے علاوہ دوسرے کام کرتے تھے۔"

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ ٱلْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ ٱلْقُرْءَانَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓا۟ أَنصِتُوا۟ ۖ فَلَمَّا قُضِىَ وَلَّوْا۟ إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا۟ يَـٰقَوْمَنَآ إِنَّا سَمِعْنَا كِتَـٰبًا أُنزِلَ مِنۢ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِىٓ إِلَى ٱلْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يَـٰقَوْمَنَآ أَجِيبُوا۟ دَاعِىَ ٱللَّهِ وَءَامِنُوا۟ بِهِۦ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾ وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِىَ ٱللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُۥ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءُ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ فِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾ ﴾ [الأحقاف: ٢٩-٣٢]

"جب ہم نے آپ کی طرف جنات کی ایک جماعت کو بھیجا۔ وہ قرآن سنتے تھے۔ جب وہ

قرآن سننے کے لیے جمع ہوئے تو وہ کہنے لگے خاموش ہو جاؤ۔ جب تلاوت ہوگئی تو وہ اپنی قوم کو ڈرانے کے لیے واپس لوٹ گئے۔ انہوں نے کہا۔ اے ہماری قوم ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہونے والی کتاب سنی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ حق اور سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی بات مان لو۔ اس پر ایمان لاؤ۔ وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور دردناک عذاب سے تم کو بچا لے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے داعی کی بات نہیں مانتا وہ زمین میں کچھ بھی نہ کر پائے گا۔ اللہ کے علاوہ اس کو دوست نہیں ملیں گے۔ وہی لوگ سخت گمراہی میں ہیں۔"

اور یہ بھی فرمایا:

﴿ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَـٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُم مِّنَ ٱلْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ ٱلْإِنسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِىٓ أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَىٰكُمْ خَـٰلِدِينَ فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٢٨﴾ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّى بَعْضَ ٱلظَّـٰلِمِينَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿١٢٩﴾ ﴾ [الأنعام: ١٢٩- ١٢٩]

"اللہ تعالیٰ ان سب کو جس دن اکٹھا کرے گا۔ (اور فرمائے گا) اے جنات کی جماعت تم نے انسانوں سے خوب "فائدہ" اٹھایا ہے۔ آدمیوں میں سے ان کے دوست کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہم میں سے بعض نے بعض سے فائدہ اٹھایا ہے اور ہم اپنی مدت کو پہنچ گئے ہیں جو تو نے ہمارے لیے مقرر کی تھی (تو اللہ تعالیٰ) کہے گا۔ تمہارا ٹھکانا جہنم ہے تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ بے شک تمہارا رب بہت حکمت والا' جاننے والا ہے۔ ہم اسی طرح بعض ظالموں کو ان کی کارگزاری کی وجہ سے بعض کا دوست بنا دیتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے جنات کے احوال و اعمال' ایمان والوں کی جزا اور کافروں کی سزا وغیرہ کو "سورہ جن" میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس میں کوئی تعجب نہیں کہ کوئی جن کسی انسان پر قابو پا کر

اسے تکلیف پہنچائے۔ جس طرح انسان کسی جن پر قابو حاصل کر کے ان کو نقصان پہنچائے۔ خاص طور پر جب کسی جن نے جانور کا روپ اختیار کر رکھا ہو۔ جیسے کہ سوال میں مذکورہ حدیث سے واضح ہوتا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إن عفريتاً من الجن تفلت على البارحة ليقطع على الصلاة فأمكنني الله منه فأردت أن أربطه الى سارية من سوارى المسجد حتى تصبحوا وتنظروا اليه كلكم فذكرت قول أخي سليمان۔ قال رب اغفرلي ' وهب لي ملكاً لا ينبغي لاحد من بعدى انك انت الوهاب فرده خائباً))

(البخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔۳۴۲۳۔ مسلم۔ کتاب المساجد۔۵۴۱)

''کل رات جنات میں ایک ''عفریت'' مجھ پر لپکا تاکہ میری نماز کو ختم کر سکے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرمایا۔ میں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھنے کا ارادہ کیا تاکہ تم سب صبح کے وقت اسے دیکھ سکو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی (انہوں نے دعا کی تھی۔ اے میرے رب میری مغفرت فرما دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو بھی ویسی بادشاہت نہ مل سکے۔ بے شک تو ہبہ کرنے والا ہے۔) تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو ناکام واپس لوٹا دیا۔''

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جن وانس یا تو مومن ہیں یا کافر' اچھے یا برے دوسروں کو فائدہ دینے والے یا تکلیف دینے والے' لیکن یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ جنات اور ان کے احوال انسانوں کے لیے بالکل مخفی ہیں۔ انسان ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے صرف اتنا جانتے ہیں جو کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔ اس لیے جو کچھ کتاب اللہ اور نبی اکرم ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔ اس پر بلا چون و چرا ایمان لانا واجب ہے اور اس کے علاوہ باقی امور کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر

ہم ان امور کا انکار کریں گے یا ان کو تسلیم کریں گے تو ہم کسی دلیل کے بغیر ایسا کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۚ إِنَّ ٱلسَّمْعَ وَٱلْبَصَرَ وَٱلْفُؤَادَ كُلُّ أُو۟لَـٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔولًا ﴿٣٦﴾ ﴾ [الإسراء: ٣٦]

"جس کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو۔ بے شک کان' آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ 'ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔ (مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۲۷/۱۷-۴۷۔ اللجنۃ الدائمۃ)

روحوں کو حاضر کرنے والے علم کا حکم؟

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ نبی اکرم محمد ﷺ 'ان کی آل' صحابہ کرام اور آپ کی ہدایت کو اختیار کرنے والے پر رحمت اور سلامتی نازل ہو۔

بہت سارے لوگوں کے درمیان "ارواح کو حاضر کرنے کا علم" شہرت پا چکا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ اس طرح مرنے والے انسانوں کی ارواح کو حاضر کرتے ہیں۔ وہ ایسا کرنے کے لیے اس قسم کا شعبدہ دکھانے والوں کا طریقہ اختیار کرتے ہیں اور وہ ارواح سے مرنے والوں کے متعلق نعمتوں اور عذاب اور ان حالات کا سوال کرتے ہیں۔ جن کے بارے میں انہیں گمان ہوتا ہے کہ مُردوں کو ان کا علم ہے۔

میں نے اس معاملے میں کافی سوچ و بچار کی۔ جس سے مجھے معلوم ہوا کہ اس قسم کا علم بالکل غلط ہے۔ یہ شیطانی شعبدہ بازی ہے۔ اس طرح عقائد و اخلاق کو خراب کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کو دھوکا دیا جاتا ہے اور بہت سی باتوں کے متعلق غیب دانی کا دعوی کیا جاتا ہے۔

چنانچہ میں نے حق کو واضح کرنے' امت کی خیر خواہی اور لوگوں کو دھوکے سے بچانے کے لیے اس بارے میں مختصر طور پر لکھنا ضروری سمجھا۔

میں اس کے بارے میں بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ بھی دیگر مسائل کی طرح ہے۔ اسے بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق اختیار کرنا چاہیے۔ جو بات ان دونوں سے یا دونوں میں ایک سے بھی ثابت ہو اس کو درست قرار دیں گے اور جو دونوں یا دونوں میں ایک سے بھی ثابت نہ ہو اس کا انکار کر دیں گے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡۖ فَإِن تَنَٰزَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِۚ ذَٰلِكَ خَيۡرٞ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلًا ﴿٥٩﴾ ﴾ [النساء:٥٩]

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، رسول اللہ ﷺ اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو۔ اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں تنازع (جھگڑا) ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی بہتر اور انجام کار کے لحاظ سے درست ہے۔''

''روح'' کا مسئلہ ان غیبی امور سے تعلق رکھتا ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے علم سے خاص کر رکھا ہے اور وہی اس کی حقیقت کو جانتا ہے۔ اس میں شرعی دلیل کے بغیر دخل اندازی کرنا درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ فَلَا يُظۡهِرُ عَلَىٰ غَيۡبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ٱرۡتَضَىٰ مِن رَّسُولٖ فَإِنَّهُۥ يَسۡلُكُ مِنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ رَصَدٗا ﴿٢٧﴾ ﴾ [الجن: ٢٦-٢٧]

''اللہ تعالیٰ غیب جاننے والا ہے اور کسی پر اپنا غیب ظاہر نہیں کرتا۔ مگر جس رسول کو وہ پسند کرے (اس پر غیب ظاہر کرتا ہے) تو پھر اس کے آگے پیچھے نگران چلتے ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿ قُل لَّا يَعۡلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ ٱلۡغَيۡبَ إِلَّا ٱللَّهُ ﴾ [النمل: ٦٥]

''آپ بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین و آسمان میں بسنے والا کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (٨٥) ﴾ [الإسراء: ٨٥]

''وہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ بتا دیں کہ روح میرے رب کا حکم (معاملہ) ہے اور تمہیں بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

یہاں پر روح سے کیا مراد ہے۔ اہل علم کے درمیان اس بارے میں بہت اختلاف ہے بعض کہتے ہیں وہ روح مراد ہے جو کہ بدن کے اندر ہوتی ہے اس لحاظ سے روح اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے ایک ہے۔

اور لوگ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ صرف وہی جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں سکھایا ہے۔ کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے لیے خاص کر رکھا ہے اور مخلوق کو اس سے محروم رکھا ہے۔

قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے بدن کی موت کے بعد بھی اس کی روح باقی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس بات کو واضح کرتا ہے۔

﴿ ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا ٱلْمَوْتَ وَيُرْسِلُ ٱلْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ﴾ [الزمر: ٤٢]

''اللہ تعالیٰ انسانوں کو ان کی موت کے وقت پورا پورا اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اور وہ نفس (انسان) جو اپنی نیند میں نہیں مرتے اللہ تعالیٰ جن کے متعلق موت کا فیصلہ کر لیتا ہے انہیں روک لیتا ہے اور دوسروں کو ایک مقرر مدت تک چھوڑ دیتا ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت کہ آپ ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن قریش کے چوبیس سرداروں کو بدر کے گڑھوں میں سے کسی بہت ہی بدبودار گڑھے میں پھینکنے کا حکم دیا اور رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل کرتے تو میدانِ جنگ میں تین راتیں قیام کرتے۔ جب بدر کے مقام پر تیسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی سواری کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ اس کو تیار کر دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ چل نکلے۔ اور صحابہ بھی آپ کے پیچھے تھے اور وہ کہنے لگے۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ ﷺ کسی ضرورت کے تحت جا

رہے ہیں۔حتی کہ آپ ﷺ اس گڑھے کے کنارے پر کھڑے ہو گئے اور انہیں (سرداران قریش کو) ان کے نام اور ان کے آباؤ اجداد کے نام لے کر پکارنے لگے۔

((يا فلان بن فلان' ويا فلان بن فلان أيسركم أنكم أطعتم الله ورسوله فإنا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقًا فهل وجدتم ما وعد ربكم حقًا قال: فقال عمر: يارسول الله ماتكلم من أجساد لا أرواح لها؟ فقال رسول الله ﷺ: والذى نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع لما اقول منهم ولكنهم لا يستطيعون أن يجيبوا۔))

(البخاری۔کتاب المغازی۔ ۳۹۷۶)

''اے فلاں بیٹے فلاں' اے فلاں بیٹے فلاں' کیا تمہیں بھلا محسوس ہوتا ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ بے شک ہم نے اپنے رب کے وعدے کو سچ دیکھ لیا۔کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا ہے۔عمر رضی اللہ کہنے لگے۔اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ۔آپ ایسے جسموں سے گفتگو کر رہے ہیں جن میں روح نہیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔تم ان کی نسبت زیادہ نہیں سن رہے لیکن ان میں جواب دینے کی ہمت نہیں۔''

یہ حدیث بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أن الميت يسمع قرع نعال المشيعين له إذا انصرفوا۔))

(البخاری۔کتاب الجنائز۔۱۳۷۴۔مسلم۔کتاب الجنۃ:۲۸۷۰)

''میت کو الوداع کہنے والے جب واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتی ہے۔''

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ تمام سابقہ اہلِ علم اس بات پر متفق ہیں اور ان سے تواتر سے یہ منقول ہے کہ جب زندہ آدمی کسی میت کی زیارت کرتا ہے تو وہ اسے پہچانتا ہے اور وہ خوش ہوتا ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ نے یہ نقل کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے قول:

﴿ ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلۡأَنفُسَ حِينَ مَوۡتِهَا وَٱلَّتِي لَمۡ تَمُتۡ فِي مَنَامِهَاۖ فَيُمۡسِكُ ٱلَّتِي قَضَىٰ عَلَيۡهَا ٱلۡمَوۡتَ وَيُرۡسِلُ ٱلۡأُخۡرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٖ مُّسَمًّى ﴾ [الزمر: ٤٢]

کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زندہ اور مردہ لوگوں کی روحیں نیند میں مل جاتی ہیں اور ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مرنے والوں کی ارواح روک لیتے ہیں اور زندہ لوگوں کی ارواح کو ان کے جسموں میں چھوڑ دیتا ہے۔

یہ ذکر کرنے کے بعد علامہ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ زندہ اور مردہ لوگوں کی ارواح کے ملنے کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ بعض دفعہ زندہ آدمی کسی مرنے والے کو نیند (خواب) میں دیکھتا ہے اور حال احوال دریافت کرتا ہے تو مرنے والا زندہ انسان کو بعض ایسی باتیں خواب میں بتا دیتا ہے جو زندہ شخص کے علم میں پہلے نہیں ہوتیں اور اس کی بتائی ہوئی خبر کے عین مطابق معاملہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے۔ تمام سلف کی یہی رائے ہے کہ مرنے والوں کی ارواح اس وقت تک باقی رہیں گی جب تک اللہ چاہے گا اور وہ سنتی ہیں لیکن نیند کے علاوہ ان کا زندوں سے ملنا ثابت نہیں۔ شعبدہ بازوں کا دعوٰی کہ وہ مردہ لوگوں میں سے جس کی روح کو چاہیں حاضر کر سکتے ہیں۔ اس سے بات اور سوال جواب کر سکتے ہیں۔ ان کا یہ دعوٰی صحیح نہیں بلکہ اس قسم کے تمام دعوے باطل ہیں۔ عقلی اور نقلی کسی بھی طرح ان کی تائید نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ان ارواح کے بارے میں جانتا ہے اور ان کے بارے میں اپنے فیصلے کرتا ہے۔ وہی ان کو ان کے اجسام کی طرف جب چاہے لوٹاتا ہے۔ وہ اپنی بادشاہت اور مخلوق میں اکیلا ہی متصرف ہے۔ کوئی بھی اس کا مدمقابل نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اس کے علاوہ کوئی دعوٰی کرتا ہے تو وہ ایسا دعوٰی کرتا ہے جس کا اسے علم ہی نہیں اور ارواح کی باتیں لوگوں میں پھیلا کر انہیں ورغلاتا ہے یا ان کا دین اور عقیدہ خراب کرنے کے لیے انہیں دھوکا دیتا ہے اور یہ جھوٹے لوگ جو روحوں کو حاضر کرنے کا دعوٰی کرتے ہیں' وہ شیطانی روحیں ہوتی ہیں۔ جن کی وہ عبادت کرتے ہیں اور ان کے مطالبات پورے کرتے ہیں۔ پھر وہ روحیں ان کے مطالبات کے مطابق ان کی خدمت کرتی ہیں اور اپنے آپ کو جھوٹ موٹ ان مردہ روحوں کی طرف منسوب کر لیتی ہیں جن کو وہ دجال پکارتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَـٰطِينَ ٱلْإِنسِ وَٱلْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ ٱلْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغَىٰٓ إِلَيْهِ أَفْـِٔدَةُ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا۟ مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ ﴿١١٣﴾ ﴾ [الأنعام: ١١٢-١١٣]

''اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے جن وانس کے شیطانوں میں سے دشمن بنائے ہیں۔ ان میں بعض، بعض کو دھوکے میں ڈالنے والی غلط سلط باتیں بتاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ایسا نہ کر پاتے آپ ان کو اور ان کی جھوٹی باتوں کو چھوڑیں (ان کی پروانہ کریں) وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ایسے لوگوں کی طرف مائل ہوں اور تا کہ وہ اس کو پسند کریں اور وہ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں کر گزریں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی ہے۔

﴿ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَـٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُم مِّنَ ٱلْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ ٱلْإِنسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِىٓ أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَىٰكُمْ خَـٰلِدِينَ فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٢٨﴾ ﴾

(سورۃ الانعام: ۱۲۸)

''اللہ تعالیٰ اس دن ان سب کو اکٹھا جمع کرے گا۔ اے جنات کی جماعت! تم نے انسانوں سے بہت کچھ کیا اور ان جنات کے انسان دوست کہیں گے۔ اے ہمارے رب! ہم میں سے بعض نے بعض سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی مدت کو پہنچے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کر رکھی تھی۔ اللہ فرمائے گا۔ تمہارا ٹھکانا جہنم ہے۔ ہمیشہ اس میں رہو۔ مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے۔ بے شک تمہارا رب حکمت والا' جاننے والا ہے۔''

علما تفسیر کرتے ہیں کہ جنات نے انسانوں سے یہ فائدہ اٹھایا کہ وہ ان کی عبادت ان کے لیے قربانی کر کے' نذر مان کر اور ان کو پکار کر کرتے تھے۔ اور انسانوں کا جنات سے فائدہ اٹھانا یہ تھا کہ وہ جنات ان کے مطالبے کے مطابق ان کی ضروریات پوری کرتے تھے اور انہیں بعض پوشیدہ

باتیں بتاتے تھے۔جن کو جنات دور دراز سے معلوم کر لیتے تھے۔ یا وہ چوری چھپے سن لیتے تھے یا وہ جھوٹ بولتے تھے اور اکثر ایسے بھی ہوتا تھا۔اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ ارواح کو حاضر کرنے والے ان کا قرب حاصل کرنے کے لیے ان کی کسی قسم کی عبادت نہیں کرتے' تو پھر بھی ارواح کو حاضر کرنے کا جواز یا مباح ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ شیطانوں' عرافوں' کاہنوں اور نجومیوں سے کچھ دریافت کرنا شرعی طور پر منع ہے اور جو کچھ وہ بتائیں اس کو درست سمجھنا بہت زیادہ حرام اور بہت بڑا گناہ ہے۔ بلکہ کفر کرنے کا ایک انداز ہے۔ جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((من أتى عرافًا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين ليلة۔))

''جو شخص کسی عراف کے پاس جا کر اس سے کچھ دریافت کرتا ہے اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی۔''

ایک روایت کے لفظ یہ ہیں:

((من أتى كاهناً فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد))

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچ سمجھتا ہے تو ایسا شخص محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس کے ساتھ کفر کرتا ہے۔''

اس مفہوم کی بہت ساری احادیث اور آثار منقول ہیں۔ اپنے خیال میں وہ ارواح کو حاضر کرتے ہیں۔ وہ بھی انہی چیزوں میں شامل ہیں جن سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ بھی وہی ارواح ہیں جو کہ شیطان قسم کے کاہنوں اور عرافین سے ملاقات کرتے ہیں۔ اس لیے ان کا بھی وہی حکم ہوگا۔ اس لیے ان سے سوال کرنا یا ان کو حاضر کرنا اور ان کو سچا سمجھنا جائز نہیں بلکہ یہ سب کچھ حرام اور ناپسندیدہ ہے۔ بلکہ باطل ہے جیسے کہ احادیث اور آثار سے یہ ثابت ہوتا ہے اور یہ لوگ ارواح سے جو کچھ بیان کرتے ہیں اس کو علم غیب سمجھا جائے گا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ﴾ [النمل: ٦٥]

''آپ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین و آسمان میں غیب جاننے والا کوئی نہیں۔''

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ ارواح ہی وہ شیطان ہوں' جو ان مرنے والوں کے ساتھ ملی ہوتی ہیں۔

جن کی ارواح کوطلب کیا جاتا ہے اورانہیں مرنے والے کی زندگی کے متعلق جو کچھ علم ہوتا ہے بتا دیتے ہیں۔لیکن ان کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ وہ مرنے والے کی روح ہے جواس کے جسم میں تھی۔

اس لیے اس کو سچا سمجھنا' حاضر کرنا اوراس سے کوئی سوال کرنا جائز نہیں اور جوارواح حاضر ہوتی ہیں۔ وہ صرف شیطان ہیں اور جنات ان سے خدمت لیتے ہیں اوراس کے بدلے ان کی عبادت وغیرہ کرتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی نہیں ہوسکتی۔اس طرح وہ شرکِ اکبر کی حد کو پہنچ جاتے ہیں۔جس کا کرنے والا ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کواس سے اپنی پناہ میں رکھے۔

سعودی دارالافتا میں علمی تحقیق اورفتوی دینے والی مستقل کمیٹی نے تنویمی عمل کے ذریعے کسی کو نیند میں مبتلا کرنا جو کہ روحوں کو حاضر کرنے کی ایک صورت ہے کے بارے میں یہ فتوی دیا ہے۔

تنویمی عمل کے ذریعے کسی پر نیند مسلط کرنا یہ کہانت کی ایک صورت ہے کہ ایک شخص جو کسی کو سلانا چاہتا ہے۔ وہ کسی جن کو استعمال کر کے کسی شخص پر نیند مسلط کر دیتا ہے پھر وہ جن اس کی زبان میں گفتگو کرتا ہے اوراس پر چونکہ جن کا غلبہ ہوتا ہے۔اس لیے اس میں بعض اعمال کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ سلانے والے کا وفادار ہواور خوشی سے اس کی اطاعت کررہا ہو۔اس کے بدلے میں سلانے والا اس کی قربت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس طرح جن سونے والے شخص کو سلانے والے کے تابع بنا دیتا ہے اور جن کی مدد سے سلانے والے کے مطلوبہ اعمال سرانجام دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ جن سلانے والے کے ساتھ مخلص ہو۔اس طرح سے عملِ تنویم کے ذریعے طاری کی جانے والی نیند سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اوراس کو چوری کی جگہ' یا گمشدہ چیز' کسی مریض کا علاج یا سونے والے کے ذریعے کوئی دوسرا کام سرانجام دینے کا وسیلہ بنانا جائز نہیں۔ ایسا کرنا شرک ہے کیونکہ اس میں عام اسباب جن کا استعمال اللہ تعالیٰ نے جائز اور مباح قرار دیا ہے۔علاوہ غیر اللہ سے التجا پائی جاتی ہے۔دائمی کمیٹی کی بات ختم ہوئی اس جھوٹے دعوے کی قلعی ڈاکٹر محمد حسین نے اپنی کتاب "الروحية الحديثية حقيقتها واهدافها" میں بڑی اچھی طرح کھولی ہے۔اس شعبدہ بازی سے کافی عرصہ تک دھوکا کھاتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حق وصداقت کی راہ دکھائی

اورانہوں نے اس میں خوب غور وفکر کر کے اس دعوی کی غلطیوں کو اجاگر کیا۔ انہیں اس میں فضول باتوں کے علاوہ اور کچھ نظر نہ آیا۔ اس نے لکھا ہے کہ ارواح کو حاضر کرنے والے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں۔ ان میں بعض تو بالکل ابتدائی درجے پر ہوتے ہیں۔ جو کسی جھوٹی سی پیالی یا پیالے پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جو کسی میز پر لکھے ہوئے چند حروف کے درمیان حرکت کرتا ہے اوران کے دعوے کے مطابق حاضر ہونے والی ارواح کے جوابات ان حروف کے مجموعے پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جن حروف میں پیالہ حرکت کرتا ہے۔ بعض ٹوکری والا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ جس کی ایک طرف قلم رکھا ہوتا ہے جو کہ سوال کرنے والوں کے سوالات کا جواب لکھتا ہے اور بعض لوگ کسی درمیانی واسطے پر اعتماد کرتے ہیں جیسے کہ عمل تنویم کے ذریعے کسی پر نیند طاری کر کے جوابات حاصل کیے جاتے ہیں۔

وہ یہ بیان کرتا ہے کہ ارواح کو حاضر کرنے کا دعوی کرنے والے کے بارے میں شک کیا کرتا تھا۔ اوران کے دعوی کرنے پر اکسانے والی دلیل کے پیچھے کون ہے۔ ان کی تمام باتوں کی چھان بین کرنے اوران کے دعوؤں کی نشر واشاعت کرنے میں اخبارات اور جرائد میں مسابقت پیدا ہوگئی۔ حالانکہ پہلے اس قسم کے اخبارات وغیرہ میں ایسی کوئی بات شائع نہیں ہوتی تھی۔ جو روح اور اخروی زندگی سے تعلق رکھتی ہو۔ نہ کبھی انہوں نے دین یا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی تھی۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ فرعونیت اور جاہلیت وغیرہ کی دعوت کا اہتمام کرتے ہیں۔

اس نے اس بات کا ذکر بھی کیا ہے کہ جن لوگوں نے اس سوچ کی بنیاد کو لوگوں میں پھیلایا ہے۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کا کوئی عزیز انسان گم ہوگیا تھا۔ انہوں نے توہمات کے ذریعے اپنے آپ کو دھوکے میں مبتلا رکھا۔

اس فکر کو رواج دینے والوں میں سب سے زیادہ مشہور "اولیفر لودج" ہے جس کا بیٹا پہلی عالمی جنگ میں گم ہوگیا تھا۔ اوراس طرح مصر میں روحی تحریک کے بانی ''احمد فھمی ابوالخیر'' ہیں۔ جس کا بیٹا ۱۹۳۷ء میں مرگیا تھا۔ جس کی ولادت ایک طویل انتظار کے بعد ہوئی تھی۔

ڈاکٹر محمد محمد حسین بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اس بدعت کی ابتدا پیالی اور میز سے کی تھی۔

لیکن وہ مطمئن نہ ہوسکے پھر وہ درمیانی واسطے کے مرحلے تک پہنچے اور اس نے کوشش کی کہ وہ ایسی صورتِ حال کا مشاہدہ کر سکے۔ جس کو یہ لوگ روح کا جسم تجسید الروح یا ''صوت المباشر'' (ایسی آواز جو کسی واسطے کے بغیر آئے) کہتے ہیں۔ اور وہ اس کو اپنے دعوی کی دلیل بھی خیال کرتے ہیں۔ لیکن وہ خود اور کوئی دوسرا بھی اس میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ کیونکہ حقیقت میں اس کا کوئی وجود نہیں بلکہ یہ ایک ایسا مضبوط نقص ہے جس کی بنیاد ماہرانہ پوشیدہ مکر وفریب پر مبنی ہے۔ جس سے تمام ادیان کا خاتمہ ہوسکتا ہے اور یہودیوں کی تباہی و بربادی کرنے والی عالمی تنظیم (الصهيونية العالمية) اس قسم کی بدعت سے دور نہیں۔

اور ڈاکٹر محمد حسین جب بری سوچ وفکر کو نہ اپنا سکا اور اس نے اس کی حقیقت کو واضح کر دیا تو اس بدعت سے باز آ گیا اور اس نے لوگوں کے لیے اس کی اصلیت بیان کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔

وہ کہتا ہے کہ یہ بے دین قسم کے لوگ عوام سے چمٹے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے سینوں سے ایمان اور عقیدہ کو نکال دیتے ہیں اور انہیں پریشان کن شکوک وشبہات میں ڈال دیتے ہیں۔ ارواح کو حاضر کرنے کا دعوٰی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے رسولوں ''ان پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو'' کے لیے رسالت کی بجائے صرف روحی واسطے کو تسلیم کرتے ہیں۔ جس طرح ان کا قائد (آرثر فندلائی) اپنی کتاب "على حافة العالم الاثيرى عن الانبياء" میں بیان کرتا ہے کہ رسولوں کی جماعت اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان ایک ایسا واسطہ ہے جن کا مرتبہ عام قسم کے واسطوں سے زیادہ بلند ہے اور وہ معجزات جو ان کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوتے ہیں وہ صرف اور صرف روح کے مظاہرے ہیں۔ جس طرح کے مظاہرے ارواح کو حاضر کرنے والے کمرہ میں ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد محمد حسین بیان کرتا ہے جب وہ ارواح کو حاضر کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ درمیانی واسطہ مناسب نہیں یا ساتھ نہیں دے رہا۔ یا پھر مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں یک سوئی نہیں پائی جاتی یا پھر ان میں کوئی ایسا شخص ہے جسے کوئی شکوہ ہے یا پھر وہ ارواح کی حاضری کو چیلنج کر رہا ہے۔

ان کے جھوٹے دعووں میں سے ایک دعوٰی یہ بھی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ان کی مجالس میں حاضر ہوتے ہیں اور ان کو باعثِ برکت بنا دیتے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل ورسوا کرے)

(ڈاکٹر محمد حسین کی عبارت کا مفہوم ختم ہوا)

جواب کے شروع میں ہم نے' فتوی دینے والی مستقل کمیٹی نے اور ڈاکٹر محمد محمد حسین نے عمل تنویمی کے ذریعے نیند طاری کرنے کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے مُردوں کی ارواح حاضر کر کے ان سے باتیں کرنے اور حسبِ ارادہ سوال کرنے والوں کے سب دعوے غلط ثابت ہوتے ہیں اور پتہ چلتا ہے کہ سب شیطانی عمل اور جھوٹی شعبدہ بازی ہے اور ان چیزوں میں داخل ہے۔ جن سے رسول اللہ ﷺ نے ڈرایا ہے جیسے کہ کاہنوں' عرافین اور نجومیوں وغیرہ سے سوال کرنا' اسلامی ممالک کے حکمرانوں پر یہ واجب ہے کہ اس قسم کے غلط کاموں کو روکیں' اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور ایسا کرنے والے کو ایسی سزا دیں کہ وہ باز آ جائیں۔ اسی طرح اسلامی جرائد کے مدیر حضرات پر بھی واجب ہے وہ اس قسم کی غلط باتیں نقل نہ کریں اور اپنے جرائد کو اس قسم کی باتوں سے گندہ نہ کریں اور اگر نقل ضروری سمجھیں تو تردید کرنا' مکر وفریب کو واضح کرنا' اس کو غلط ثابت کرنا اور جن وانس کے شیطانی ہتھکنڈوں' ان کے فریب' دھوکے وغیرہ سے لوگوں کو بچانا مقصود ہو۔

اور اللہ تعالیٰ سچی بات کہتا ہے اور وہ سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کی حالت کو درست فرمائے اور انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ مجرموں کے دھوکے' شیطانوں کے دوستوں کی پرفریب چالوں سے انہیں پناہ عطا فرمائے۔

بے شک وہ ایسا کرسکتا ہے اور ایسا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ ابن بازؒ ۳/۳۰۹۔۳۱۶)

جن کا انسان میں داخل ہونا اور اس کا انسان سے مخاطب ہونے کا جواز

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور نبیٔ اکرم ﷺ' ان کی آل' ان کے صحابہ اور ان کی ہدایت کی پیروی کرنے والے پر اللہ کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو۔

ریاض کے مقامی اخبارات نے شعبان ۱۴۰۷ھ میں ایک طویل اور مختصر کلام شائع کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ریاض میں کسی مسلمان عورت پر اثر انداز ہونے والے جن نے اسلام لانے کا اعلان کیا ہے۔ اس کا اقرار اس نے عبداللہ بن مشرف العمری کے پاس کیا۔ جو کہ ریاض میں مقیم ہیں۔

انہوں نے متاثرہ عورت پر دم کیا اور جن سے گفتگو کی۔ اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرایا اسے وعظ ونصیحت کی۔ اسے بتایا کہ ظلم حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔ اسے عورت سے نکل جانے کی دعوت دی۔ جن ان کی اس دعوت سے مطمئن ہو گیا اور اس نے عبداللہ بن مشرف کے پاس اسلام کا اعلان کر دیا پھر عبداللہ بن مشرف اور عورت کے عزیز واقارب میرے پاس آئے تاکہ میں جن کے اسلام لانے کے اعلان کو سن سکوں۔ وہ سب لوگ میرے پاس آئے تو میں نے اس سے دریافت کیا تم کیوں اس عورت میں داخل ہوتے تھے۔ اس نے عورت کی زبان سے گفتگو کرتے ہوئے اسباب بتانے شروع کیے اور یہ ایک مرد جن کا کلام تھا۔ عورت کی گفتگو نہ تھی اور وہ عورت میرے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی۔ اس عورت کا بھائی عبداللہ بن مشرف اور بعض مشائخ اس مجلس میں حاضر تھے۔ اور وہ ''جن'' کا کلام سن رہے تھے۔ اس نے واضح طور پر اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ اس نے بتایا کہ وہ ہندوستان کا رہنے والا ہے۔ بدھ مت کا پیروکار ہے۔ میں نے اس کو نصیحت کی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کی۔ نیز اسے کہا کہ وہ اس عورت کو چھوڑ دے اور اس پر ظلم کرنے سے باز رہے۔ اس نے مجھے جواب دیتے ہو کہا کہ میں اسلام سے بالکل مطمئن ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت عطا فرمادی ہے تو اس نے میرے ساتھ بہتری کا وعدہ کیا اور عورت کو چھوڑ گیا۔ اس نے آخری بات یہ کہی۔ اسلام علیکم۔ پھر عورت اپنی عام زبان میں بولنے لگی اور ''جن'' کی تکلیف سے اس نے اپنے آپ کو محفوظ پایا۔ پھر وہ ایک مہینہ یا اس سے زیادہ مدت کے بعد اپنے دونوں بھائیوں، اپنے ماموں اور اپنی بہن کے ساتھ میرے پاس آئی۔ اس نے بتایا کہ اب وہ بالکل تندرست ہے اور وہ جن اس کے پاس نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے، میں نے اس سے پوچھا کہ وہ جن کی موجودگی میں کیا محسوس کرتی تھی۔ تو اس نے بتایا کہ اسے بہت گندے گندے خیالات آتے تھے جو کہ اسلامی شریعت کے مخالف ہوتے تھے اور بدھ مت کی طرف اس کا جھکاؤ بڑھ

رہا تھا۔اوراس مذہب کے بارے میں لکھی ہوئی کتابیں پڑھتی تھی۔لیکن جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس جن سے بچالیا ہے وہ ساری گندی سوچ ختم ہوگئی ہے۔

مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ طنطاوی رحمہ اللہ اس کا انکار کرتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے کہ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔ ہوسکتا ہے کہ عورت کے پاس کوئی ریکارڈ شدہ گفتگو ہو وہ خود گفتگو نہ کرتی ہو۔ میں نے اس قسم کی کیسٹ جس میں شیخ طنطاوی کی گفتگو ریکارڈ کی گئی تھی۔ منگوائی اور مذکورہ بات کے متعلق معلومات حاصل کیں اور مجھے ان کی اس تجویز پر بڑی سخت حیرانی ہوئی کہ ہوسکتا ہے کہ یہ سب کچھ ریکارڈ ہو۔ حالانکہ میں نے خود جن سے بہت سارے سوالات کیے تھے اور اس نے ان کے جوابات دیئے تھے۔ ایک عقل مند کیسے تسلیم کرسکتا ہے کہ ٹیپ ریکارڈ سے سوال کیے جاسکتے ہیں اور وہ جواب دیتا ہے۔ یہ بہت ہی بڑی غلطی ہے اور باطل تجویز ہے اور انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ ایک جن کا کسی انسان کے ہاتھ پر اسلام لانا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مخالف ہے جو اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں بیان کیا ہے۔

﴿ وَهَبۡ لِي مُلۡكٗا لَّا يَنۢبَغِي لِأَحَدٖ مِّنۢ بَعۡدِيٓۖ ﴾ [ص: ٣٥]

''مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے۔''

اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے' ان کی یہ بات بھی غلط ہے اور بہت بڑی غلط فہمی ہے کسی جن کا کسی انسان کے ہاتھ پر اسلام لانا سلیمان علیہ السلام کی دعا کے خلاف نہیں۔

بہت سارے جنات رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحقاف اور سورۃ الجن میں اس کو واضح کر دیا ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إن الشيطان عرض لي فشد علي ليقطع الصلاة علي فأمكنني الله منه فذعته ولقد هممت أن أوثقه إلى سارية حتى تصبحوا فتنظروا إليه فذكرت قول أخي سليمان عليه السلام۔))

(البخاری۔کتاب العمل فی الصلاۃ۔١٢١٠)

''شیطان میرے سامنے آیا اور وہ میرے ساتھ سختی سے پیش آیا (مجھ پر حملہ کیا) تا کہ میری نماز کو قطع کر سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غالب کر دیا اور میں نے دھکیل دیا۔ میں نے اس کو ایک ستون کے ساتھ باندھنے کا ارادہ کیا تا کہ تم صبح کے وقت اسے دیکھ سکو۔ لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی۔ (اے میرے رب میری مغفرت فرما اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما۔ جو میرے بعد کسی کو نہ مل سکے) اللہ تعالیٰ نے اس جن کو دور بھگا گیا۔''

یہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں۔ صحیح مسلم کے لفظ یہ ہیں۔

((إن عفريتًا من الجن جعل يفتك عليَّ البارحة ليقطع على الصلاة وأن الله أمكنني منه فذعته فلقد هممت أن أربطه الى جانب سارية من سوارى المسجد حتى تصبحوا تنظرون إليه أجمعون أو كلكم ثم ذكرت قول أخي سليمان۔ (رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بِعْدِيْ۔) فرده الله خاسئًا)) (مسلم۔کتاب الصلاۃ۔۵۴۱)

امام نسائی رحمۃ اللہ نے امام بخاری کی شرط کے مطابق عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے کہ ان کے پاس شیطان آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو پکڑ کر پچھاڑ دیا اور اس کا گلہ دبایا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((حتى وجدت برد لسانه على يده لولا دعوة سليمان لاصبح موثقًا حتى يراه الناس))

''حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک کو اپنے ہاتھوں پر محسوس کیا اور اگر سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو صبح تک اس کو باندھ کر رکھا جاتا۔ حتی کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے۔''

امام احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کے واسطے یہ بیان کیا۔

((فأهويت بيدى فما زلت أخنقه حتى وجدت برد لعابه بين اصبعى هاتين الابهام والتى تليها۔)) (مسند احمد:۸۲/۳)

''میں نے اپنے ہاتھوں کو جھکایا اور اس کے گلے کو دبا تا رہا حتی کہ میں نے اس کے لعاب کی ٹھنڈک کو اپنی دو انگلیوں' انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی پر محسوس کیا۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں شروع سند کو حذف کر کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یقینی الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکاۃ کا محافظ مقرر کیا۔ کوئی شخص آیا اور وہ غلہ بھر بھر کر ڈالنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا تو تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ تو وہ کہنے لگا میں ضرورت مند انسان ہوں اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور مجھے بڑی شدید ضرورت ہے۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یا أبا هريرة مافعل أسيرك البارحة؟))

''کل رات تمہارے قیدی نے کیا (بہانہ) کیا تھا؟''

میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے اپنی سخت ضرورت اور چھوٹے چھوٹے بچوں کا شکوہ کیا۔ مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أما إنه قد كذبك و سيعود))

''اس نے تمہارے ساتھ جھوٹ بولا اور عنقریب دوبارہ آئے گا۔''

مجھے پتہ چل گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ تو میں گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور اس نے غلہ (کھانا) بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اس کو پکڑا اور کہا کہ میں تم کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دیں۔ میں حاجت مند ہوں۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر رحم آ گیا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یا أبا هريرة مافعل أسيرك البارحة؟))

''اے ابو ہریرہ تمہارے قیدی نے کل کیا گل کھلائے تھے۔''

میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ۔ اس نے بڑی شدید ضرورت اور چھوٹے چھوٹے بچوں کا شکوہ کیا۔ مجھے اس پر رحم آ گیا۔ اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أما انه قد كذبك و سيعود))

''اس نے تمہارے ساتھ جھوٹ بولا ہے اور عنقریب واپس آئے گا۔''

میں تیسری مرتبہ اس کی گھات میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور اس نے غلہ بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسری اور آخری دفعہ ہے تم کہتے ہو میں واپس نہیں آؤں گا۔ تم واپس آ جاتے ہو تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو تمہارے لیے فائدہ مند ہوں گے۔ میں نے کہا۔ وہ کلمات کیا ہیں تو اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنا چاہو تو آیۃ الکرسی ﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ﴾ پوری آیت پڑھ لیا کرو۔ صبح تک تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان آپ کے قریب نہ آ سکے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا:

((ما فعل أسيرك البارحة؟))

''کل رات تمہارے قیدی نے کیا گل کھلائے۔''

میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے مجھے چند کلمات سکھانے کا دعویٰ کیا۔ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ دے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ماھی) وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ اس نے مجھے کہا تھا جب تم بستر پر لیٹ جاؤ تو آیۃ الکرسی شروع سے لے کر مکمل آیت پڑھ لیا کرو۔ ﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ﴾ اور اس نے مجھے بتایا صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب نہ آئے گا۔

اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھلائی کو بہت زیادہ چاہنے والے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس نے جھوٹا ہونے کے باوجود تمہیں سچی بات بتائی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہیں معلوم ہے۔ پچھلی تین راتوں سے کون تمہارے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ نہیں تو

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری نے فضائل القرآن میں بیان کیا ہے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم))

''بے شک شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔''

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! شیطان میری نماز اور تلاوت میں حائل ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ذاك شيطان يقال له خنزب فإذا أنت حسسته فتعوذ بالله منه واتفل عن يسارك ثلاثا۔))

''اس شیطان کو خنزب کہتے ہیں جب تم اس کو محسوس کرو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو اور تین مرتبہ اپنی بائیں جانب تھوتھو کرو۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایسے ہی کیا اور اللہ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا (مسند احمد ۲۱۶/۴)

صحیح احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ہر انسان کا ایک ساتھی فرشتوں میں سے ہے اور ایک شیطانوں میں سے حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کا بھی ایک ساتھی شیطانوں میں سے تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف آپ ﷺ کی مدد فرمائی اور وہ اسلام لے آیا (مطیع ہو گیا) اور وہ اچھائی کی دعوت دیتا رہا۔ (مسلم۔ کتاب صفات المنافقین۔ ۲۸/۴)

کتاب اللہ اور نبی اکرم ﷺ کی سنت سے یہ ثابت ہے اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جن انسان میں داخل ہو سکتا ہے۔ وہ اس کو پچھاڑتا ہے تو ایک ایسے انسان کے لیے جس کا تعلق علم سے ہو کیسے ممکن ہے کہ وہ علم اور ہدایت کے بغیر اس کا انکار کر دے۔ ایسا انسان صرف بعض ایسے لوگوں کی تقلید کرتا ہے جو بدعتی ہیں اور اہل سنت والجماعت کے مخالفت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اس کے بغیر ممکن نہیں۔

میں اس بارے میں اہل علم کی وہ باتیں نقل کرتا ہوں جو مجھے آسانی سے میسر ہوسکتی ہیں۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَـٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ ﴾ [البقرة: ٢٧٥]

''وہ لوگ جو سود خوری کرتے ہیں وہ ایسے کھڑے ہوں گے جیسے انہیں شیطان نے چھو کر حواس باختہ کر دیا ہو۔''

ابو جعفر بن جریر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں اس آیت سے متعلق لکھتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس کو شیطان نے دنیا میں مخبوط الحواس کر دیا ہو۔ جس کو پاگل پن میں مبتلا کر کے پچھاڑ دیا ہو۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے بھی اپنی تفسیر میں ''المس'' کا معنی پاگل پن ہی بیان کیا ہے کہ جب انسان (مجنون) پاگل ہو تو اس کو ممسوس کہتے ہیں۔

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ قیامت کے دن اپنی قبروں میں ایسے کھڑے ہوں گے جس طرح کوئی پاگل انسان اپنے پاگل پن کی حالت میں کھڑا ہوتا ہے اور شیطان کے بدحواس کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ عام حالت میں کھڑا نہ ہوگا۔ بلکہ اس کی کیفیت دیکھی نہ جائے گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سود خور قیامت کے دن پاگل کی طرح اٹھایا جائے گا اور اس کا گلا گھٹ رہا ہوگا۔

اس کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ عوف بن مالک' سعید بن جبیر' السدی' الربیع بن انس' قتادہ' مقاتل بن حیان رحمہم اللہ سے بھی اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔ امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس آیت سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ جن انسان پر اثر انداز نہیں ہوسکتا بلکہ اس قسم کی بیماری انسانی طبیعتوں کے سبب سے پیدا ہوتی ہے۔ شیطان انسان پر کوئی اثر نہیں کرتا اور نہ ہی اس سے پاگل پن کی بیماری لاحق ہوسکتی ہے۔ مفسرین نے اس بارے میں بہت کچھ لکھا ہے جو دیکھنا چاہے دیکھ سکتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب "ایضاح الدلالة فی عموم الرسالة للثقلین" جوکہ (فتاوی ابن تیمیہ ۱۹/۹۔۶۵) میں موجود ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ معتزلہ ایک جماعت جن میں الجبائی' ابوبکر الرازی' وغیرہ شامل ہیں اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ جن کسی پاگل انسان میں داخل ہوسکتا ہے لیکن وہ جن کے وجود کا انکار نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ سے جن کے وجود کے بارے میں دلائل موجود ہیں۔ اس طرح کے دلائل شیطان کے انسانوں کو مس کرنے کے بارے میں موجود نہیں۔

وہ اس معاملے میں غلطی پر ہیں۔ امام الاشعری رحمہ اللہ "مقالات اهل السنة والجماعة" میں بیان کرتے ہیں کہ اہل سنت کسی جن کے انسان میں داخل ہونے کے بارے میں وہی بات کہتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

﴿ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ ﴾ [البقرة: ٢٧٥]

''وہ لوگ جو سود خوری کرتے ہیں وہ ایسے کھڑے ہوں گے جیسے انہیں شیطان نے چھوکر بدحواس کردیا ہو۔''

امام احمد بن حنبل کے بیٹے عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا۔ ایک قوم یہ کہتی ہے کہ جن کسے انسان کے جسم میں داخل نہیں ہوسکتا تو انہوں نے فرمایا۔ اے میرے بیٹے یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ انسان کی زبان میں باتیں کرتا ہے۔

شیخ الاسلام (فتاوی ۲۴/ ۲۷۶۔۲۷۷) میں لکھتے ہیں کہ جن کا وجود کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت' امت کے سلف صالحین اور ائمہ کے اتفاق سے ثابت ہے۔ اسی طرح کسی جن کا کسی انسان کے بدن میں داخل ہونا بھی اہل سنت والجماعت کے ائمہ کے ہاں بالاتفاق ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ ﴾ [البقرة:٢٧٥]

”وہ لوگ جو سود خوری کرتے ہیں وہ ایسے کھڑے ہوں گے جیسے انہیں شیطان نے چھو کر حواس باختہ کر دیا ہو۔“

رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث میں آپ کا یہ ارشاد موجود ہے:

((ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم))

جن انسان میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی زبان سے گفتگو کرتا ہے جس کا معنی اور مفہوم واضح نہیں ہوتا اور اس کے بدن پر ایسی شدید چوٹیں لگائی جاتی ہیں۔ اگر کسی اونٹ کو اس طرح مارا جائے تو اس پر بھی بہت زیادہ اثر ہو۔ لیکن جس انسان میں جن داخل ہو' وہ اس قسم کی مار کو محسوس نہیں کرتا۔ وہ جس چٹائی وغیرہ پر بیٹھا ہوتا ہے اس کو کھینچنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ مشینوں کو الٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ ایک جگہ سے منتقل کر دیتا ہے اور ان کے علاوہ ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ انہیں دیکھ کر یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے کہ انسان کی زبان سے گفتگو کرنے والا اور ان بڑے بڑے آلات کو حرکت دینے والا انسان کے علاوہ کسی اور جنس سے تعلق رکھتا ہے۔

مسلمان ائمہ میں کوئی بھی اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ کسی مصروع پاگل انسان کے جسم میں جن داخل ہوتا ہے اور جو شخص اس کا انکار کرتا ہے اور یہ دعوٰی کرتا ہے کہ شریعت اس کا انکار کرتی ہے اس کو درست نہیں سمجھتی تو وہ خود شریعت کو جھٹلاتا ہے کیونکہ شریعت میں اس کا انکار کرنے کے لیے کوئی دلیل موجود نہیں۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ اپنی کتاب ”زاد المعاد فی ھدی خیر العباد“ (۴/۶۶۔۶۹) میں لکھتے ہیں کہ صرع (پاگل پن) کی دو قسمیں ہیں۔ زمین پر بسنے والی خبیث روحوں کی وجہ سے ہونے والا پاگل پن اور ردی طبیعت کی وجہ سے پیدا ہونے والا پاگل پن۔ اطبا اس دوسری قسم کے اسباب اور علاج کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن خبیث ارواح کی وجہ سے پیدا ہونے والے پاگل پن کا بڑے بڑے دانش ور طبیب اعتراف کرتے ہیں اور وہ یہ اقرار کرتے ہیں کہ اس قسم کے پاگل پن جو خبیث شریر قسم کی ارواح سے پیدا ہوتا ہے' کا علاج آسمانی شریف قسم کی ارواح سے ہو سکتا ہے۔ جو برے آثار کو ختم کر دیتی ہیں اور ان کے افعال کا مقابلہ کر کے ان کو مٹا دیتی ہیں۔

بقراط نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے۔اس نے پاگل پن کے علاج کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ علاج ایسے پاگل پن کو فائدہ دے گا جو ردی طبیعت کے اخلاط اور مادے سے پیدا ہوا ہو۔لیکن وہ پاگل پن جو کہ ارواحِ خبیثہ سے پیدا ہوتا ہے' اس میں کوئی مادی علاج نفع مند ثابت نہیں ہوتا۔

لیکن جاہل' کمینے' حقیر قسم کے طبیب جو کہ زندیق ہونے کو فضیلت سمجھتے ہیں' وہ ارواح کے پاگل پن کا انکار کرتے ہیں۔وہ یہ اقرار نہیں کرتے کہ ارواح کسی پاگل کے جسم میں اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ان کے پاس جہالت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔طب میں ایسا کوئی علاج نہیں جو اس کو زائل کر سکے۔جب کہ محسوسات اور ان کا وجود اس بات کے گواہ ہیں اور اطبا کا یہ کہنا کہ ایسا پاگل پن بعض اخلاط کے غلبہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔یہ پاگل پن کی بعض اقسام کے متعلق تو درست ہے لیکن تمام اقسام کے لیے یہ بات درست نہیں۔

زندیق قسم کے طبیب اخلاط کی وجہ سے پیدا ہونے والے پاگل پن کے علاوہ کسی اور قسم کے قائل ہی نہیں۔لیکن جس شخص کے پاس عقل ہے وہ ان ارواح اور ان کی تاثیر کو پہچانتا ہے' وہ اس قسم کے اطبا کی جہالت اور کم عقلی کا مذاق اڑاتا ہے۔اس قسم کے پاگل پن کا علاج دو لحاظ سے کیا جاتا ہے ایک کا تعلق پاگل بننے والے سے اور دوسری کا تعلق علاج والے سے ہے۔

پاگل انسان میں قوتِ ارادی موجود ہو اور وہ مخلص ہو کر اپنی پوری توجہ ان ارواح کے خالق کی طرف مبذول کر دے۔دل اور زبان کی یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔اس قسم کو ''محاربہ'' لڑائی کرنا کہتے ہیں اور لڑنے والے کو اپنے دشمن کی برابری میں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔اس کے ہتھیار درست ہوں اور جن بازوؤں سے وہ ہتھیار چلانے ہیں ان کی کلائیاں مضبوط ہوں۔جب ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک میں کمی آ گئی تو ہتھیار زیادہ فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتے۔لیکن جب دونوں لحاظ سے معاملہ صفر ہو تو پھر کیا حالت ہو گی۔یعنی دل توحید' توکل' تقوے اور توجہ الی اللہ سے خالی ہو اور ہتھیار بھی نہ ہو۔

دوسری بات جس کا معالج میں پایا جانا ضروری ہے' وہ بھی یہی دو باتیں ہیں۔یہاں تک کہ بعض معالج تو صرف اتنا ہی کہتے ہیں۔اس سے نکل جاؤ یا وہ کہتے ہیں (بسم اللہ) یا وہ (لاحول

ولا قوة الا بالله) کہتے ہیں۔اللہ کے رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے:

(اخرج عدوالله انا رسول الله) "اللہ کے دشمن نکلو میں اللہ کا رسول ہوں۔"

امام ابن القیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو دیکھا ہے کہ وہ پاگل انسان جس میں کوئی روح ہوتی تھی کی طرف کسی کو بھیجتے اور وہ روح کو مخاطب کر کے کہتا۔ شیخ نے تم سے کہا ہے کہ نکل جاؤ تمہارے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔'' تو پاگل انسان کو افاقہ ہو جاتا' اور کبھی کبھار وہ شخص خود ہی اس سے کہتا اور اگر کوئی روح بڑی سرکش ہوتی تو وہ اس کو مار پیٹ کے نکالتا اور پاگل انسان کو افاقہ ہو جاتا اور اسے کوئی تکلیف محسوس نہ ہوتی۔

ہم نے اور ہمارے علاوہ دوسروں نے اس قسم کے مناظر کئی بار دیکھے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس قسم کے پاگل پن اور اس کے علاج کا انکار بہت ہی کم عقل' لاعلم لوگ کرتے ہیں اور کسی بھی گھر پر بدرحوں کا غلبہ اس گھر میں رہنے والوں کی بے دینی' دل وزبان کا اللہ کے ذکر' تعوذات' نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی ایمانی اور حفاظتی تدابیر سے خالی ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

یہ بدروحیں کسی بھی انسان کو جب اس قسم کی بے یار و مددگار حالت میں دیکھتی ہیں کہ اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں اور وہ بے لباس بھی ہے تو اس پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

ہم نے کسی جن کے انسان میں داخل ہونے کے بارے میں شرعی دلائل اور اہلِ سنت والجماعت کے اہل علم کے اجماع کا ذکر کیا ہے جس سے پڑھنے والوں پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کا انکار کرنا درست نہیں اور فضیلۃ الشیخ علی طنطاوی نے بھی اس کا انکار کر کے غلطی کی ہے۔

انہوں نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا کہ جب انہیں اس بارے میں صحیح معلومات حاصل ہو گئیں تو وہ ان کو اختیار کر لیں گے۔ اب انہیں چاہیے کہ وہ حق کو اختیار کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور ان کے لیے ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔

اسی طرح اخبار ''الندوۃ'' نے اپنے ۱۴۰۷ھ/۱۰/۱۴۔ والے شمارے میں صفحہ ۸ پر ڈاکٹر محمد عرفان کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ''جنون'' کا لفظ طبی لغت میں موجود نہیں اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ کسی جن کا کسی انسان میں داخل ہونا اور اس کی زبان سے گفتگو کرنے کو

درست تصور کرنا سو فیصد علمی غلطی ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر محمد عرفان کی یہ بات بالکل غلط ہے اور شرعی امور سے عدم واقفیت کی بنا پر انہوں نے یہ سب کچھ لکھ دیا ہے۔ انہیں یہ بھی علم نہیں کہ اہل السنت والجماعت کے اہلِ علم نے اس کا اعتراف کیا ہے اور اگر اکثر طبیب ان باتوں سے ناواقف ہیں تو یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ جن موجود نہیں۔ بلکہ اس طرح تو اطبا کی بہت بڑی جہالت واضح ہوتی ہے کہ انہیں ایسی بات کا علم نہیں۔ جس کو سب مخلص علما جانتے ہیں۔ بلکہ اس پر اہلِ سنت والجماعت کے اہلِ علم کا اجماع ہے۔ جیسے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تمام اہلِ علم سے اس کو نقل کیا ہے۔ اور ابوالحسن الاشعری سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اہل سنت والجماعت کے تمام اہل علم سے نقل کیا ہے۔ ابوالحسن الاشعری سے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الشبلی الحنفی (المتوفی ۷۹۹ھ) نے بھی اپنی کتاب "آکام المرجان في غرائب الاخبار واحكام الجان" کے باب نمبر ۵۱ میں ذکر کیا ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ کی یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ اہلِ علم اور دانش ور طبیب بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں، اس کا علاج کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ صرف جاہل، کمینے اور کم علم زندیق قسم کے طبیب ہی ان کا انکار کرتے ہیں۔

اس کتاب کے قاری کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے حق بالکل واضح کر دیا ہے۔ اس لیے اسی کو اختیار کرنا بہتر ہے۔ جاہل اطبا وغیرہ کی باتوں سے دھوکا کھانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ایسے شخص کی باتوں میں اس کی ضرورت ہے جو کسی علم وبصیرت کے بغیر اس معاملے میں گفتگو کرتے ہیں۔ بلکہ وہ جاہل اطبا، معتزلہ کے بدعتی حضرات وغیرہ کی تقلید کرتے ہیں۔ اللہ ہی مدد کرنے والا ہے۔

تنبیہ:

نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث اور اہلِ علم کی باتوں سے جو کچھ ذکر کیا ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی جن کے ساتھ گفتگو کرنا، اس کو وعظ ونصیحت کرنا اور اسلام کی طرف دعوت دینا اور اس کا اسلام لانا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے خلاف نہیں جو سورۃ ''ص'' میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے:

﴿ رَبِّ ٱغۡفِرۡ لِي وَهَبۡ لِي مُلۡكٗا لَّا يَنۢبَغِي لِأَحَدٖ مِّنۢ بَعۡدِيٓ ﴾ [ص: ۳۵]
جن کو بھلائی کرنے کا حکم اور برائی سے روکنا اور نہ نکلنے پر اس کی پٹائی کرنا مذکورہ آیت کے خلاف نہیں۔ بلکہ ایسا کرنا حملہ کرنے والے کو روکنے' مظلوم کی دادرسی' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے واجب ہے۔ جس طرح انسانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور ایسے ہی حدیث کا ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شیطان کو اتنا دبایا کہ اس کی لعاب آپ ﷺ کے ہاتھوں پر بہہ نکلی اور فرمایا:

((لولا دعوة أخي سليمان لأصبح موثقا حتى يراه الناس))
''اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو اس کو صبح تک باندھ دیا جاتا اور لوگ اس کو دیکھ لیتے۔''

ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن عدو الله إبليس جاء بشهاب من نار ليجعله في وجهي فقلت: أعوذ بالله منك ثلاث مرات ثم قلت ألعنك بلعنةالله التامة فلم يستاجر ثلاث مرات ثم أردت أخذه والله لولا دعوة أخينا سليمان لأصبح موثقًا يلعب به ولدان أهل المدينة۔))

(مسلم۔ کتاب المساجد۔۵۴۲)

''بے شک اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس آگ کا انگارہ لے کر آیا تاکہ اسے میرے چہرے پر رکھے۔ لیکن میں نے تین بار کہا کہ میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر میں نے کہا میں تم پر اللہ تعالیٰ کی مکمل لعنت کرتا ہوں۔ لیکن وہ پیچھے نہ ہٹا پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اگر بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو اس کو باندھ دیا جاتا اور مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔''

اس بارے میں اور بھی بہت ساری احادیث موجود ہیں اور اہل علم نے ایسے ہی فرمایا ہے۔
مجھے امید ہے کہ ہم نے جو کچھ ذکر کر دیا ہے وہ کافی ہے اور حق کی تلاش کرنے والے کو اطمینان

حاصل ہوسکتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ اور اس کی عظیم صفات کی بدولت سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ اس پر ثابت قدمی نصیب فرمائے اور ہم سب کی مدد فرمائے کہ ہم قول اور عمل سے حق کو دوسروں تک پہنچائیں۔ نیز ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس بات سے اپنی پناہ میں رکھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے متعلق علم کے بغیر کوئی بات کہیں اور جس کا ہمیں علم ہو اس کا انکار کر دیں۔ وہ ایسا کر سکتا ہے اور اس کو ایسا کرنے کی قدرت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ رسولِ اکرم ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کی پیروی کرنے والوں پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

رسالتان للشیخ ابن باز: مسألة دخول الجنی فی بدن الصروع والعلاج عن طریق السحر ص ٤-٢٦)

جن کے وجود کا انکار کرنے کا حکم اور عقیدہ پر اس کا اثر

سوال: موجودہ دور میں یہ بات لوگوں میں بہت زیادہ پھیل چکی ہے کہ ''جن'' انسان میں داخل ہو جاتا ہے لیکن کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں بلکہ بعض لوگ تو ''جن'' کا ہی انکار کرتے ہیں۔

کیا مسلمان کے عقیدے پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ کیا جنات کے وجود پر ایمان لانے کے بارے میں کوئی حکم موجود ہے۔ نیز جنات اور فرشتوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: جنات کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے اور اسلام سے ارتداد کی علامت ہے کیونکہ اس طرح ایک ایسی مخلوق کا انکار ہوتا ہے جن کے وجود سے متعلق کتاب اللہ اور احادیثِ نبویہ میں تواتر سے روایات پائی جاتی ہیں۔

اور ان پر ایمان لانا غیب پر ایمان لانے کا حصہ ہے کیونکہ ہم ان کو نہیں دیکھتے۔ لیکن ہم سچی خبر کی وجہ سے ان کے وجود کا اعتبار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس اور اس کے لشکر کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ﴾ [الأعراف: ٢٧]

''ابلیس اور اس کا قبیلہ تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتا ہے جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔''

لیکن ان کا کسی انسان کے جسم میں داخل ہونے سے منکر ہونا کفر نہیں۔ غلطی ہے اور ایسی بات کو غلط کہنا ہے جو شرعی دلائل اور لاتعداد واقعات سے ثابت ہے۔ لیکن چونکہ یہ مسئلہ پوشیدہ ہوتا ہے۔اس لیے اس کی مخالفت کرنے والا کافر نہیں ہوتا' لیکن وہ غلطی پر ہے کیونکہ اس کے پاس انکار کی کوئی دلیل نہیں۔ وہ صرف اپنی عقل' اپنی معلومات پر اعتماد کرتا ہے۔ پوشیدہ معاملات میں عقل کو معیار نہیں بنایا جاسکتا۔ نیز عقل کو شرعی دلائل کی موجودگی میں کبھی بھی ترجیح دینا گمراہ لوگوں کا کام ہے۔

فرشتوں اور جنات میں فرق کے کئی پہلو ہیں۔

(۱) تخلیق کے لحاظ سے' جنات کو شعلے والی آگ سے اور فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔

(۲) فرشتے اللہ تعالیٰ کی مقرب' فرماں بردار اور معزز مخلوق ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُۥ بِٱلْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِۦ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ﴾ [الأنبياء: ٢٦-٢٧]

''وہ اللہ تعالیٰ کے مکرم بندے ہیں۔ اس کے حضور بڑھ کر نہیں بولتے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔''

ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے۔

﴿ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٦﴾ ﴾ [التحريم: ٦]

''وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی نہیں کرتے اور وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔''

لیکن جنات میں سے بعض لوگ مومن ہیں اور بعض کافر جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ وَأَنَّا مِنَّا ٱلْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا ٱلْقَـٰسِطُونَ ﴾ (الجن:۱۴)

''بے شک ہم میں سے بعض مسلمان ہیں اور بعض ظالم۔''

ان میں فرماں بردار بھی ہیں اور نافرمان بھی۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ وَأَنَّا مِنَّا ٱلصَّـٰلِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ ﴾ (الجن:١١)

''بے شک ہم میں صالح جن ہیں اوراس کے علاوہ بھی ہم مختلف گروہوں (جماعتوں میں بٹے ہوئے تھے۔''

(المنتقٰی من فتاوی الشیخ الفوزان ٢/ ٥٩-٦٠)

قرآن پاک کو بچے کے پاس رکھنا اس کی اہانت ہے؟

سوال: اس عورت کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے جو اپنے بچے کے پاس جنات وغیرہ سے اس کو محفوظ رکھنے کے لیے قرآن پاک (مصحف) کو رکھ دیتی ہے اور وہ خود کام کاج میں مشغول ہو کر بچے کو اکیلا چھوڑ دیتی ہے۔

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس سے مصحف شریف کی اہانت ہوتی ہے اور ایسا کرنا غیر شرعی عمل ہے۔

(المنتقٰی من فتاوی الفوزان ٢/ ١٥٠)

تعویذوں کے بارے میں فتوے

قرآنی آیات کے تعویذ اور حجاب کا حکم؟

سوال: قرآنی آیات کے تعویذ اور حجاب کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ یعنی کیا کسی مسلمان کے لیے قرآنی آیات کا تعویذ (حجاب) وغیرہ اپنے پاس رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قرآن پاک کی کسی آیت کو لکھنا اور اس کو لٹکانا یا پورے قرآن کو بازو وغیرہ پر لٹکانا تا کہ کسی بھی تکلیف سے بچا جا سکے جس سے ڈر محسوس ہوتا ہے۔ یا کسی آئی ہوئی تکلیف کو دور کرنے کے لیے ایسا کرنا۔ یہ کام ان مسائل میں سے ہے جن کے حکم کے بارے میں سلف صالحین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے اور انہوں نے تعویذوں کا لکھنا اور انہیں لٹکانا ایسے امور میں شامل فرمایا ہے جن سے روکا گیا ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ اللہ کے رسول ﷺ کے اس قول میں شامل ہے۔

((إن الرقى والتمائم والتولة شرك۔))

(ابوداؤد۔ کتاب الطب۔ ۳۸۸۳۔ مسند احمد۔ ۱/۳۸۱)

''دم جھاڑ' تعویذ' اور جادو منتر شرک ہیں۔''

شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (صحیح الجامع ۱۶۳۲) والسلسلۃ الصحیحۃ (۳۳۱)

اس عام حکم سے قرآنی آیات سے لکھے ہوئے تعویذوں کو الگ کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآنی آیات سے لکھے ہوئے تعویذ لٹکانے سے ان تعویذوں کو لٹکانے کا راستہ بھی کھلتا ہے' جو قرآنی آیات سے نہ لکھے ہوئے ہوں۔ اس لیے قرآنی آیات سے لکھے ہوئے تعویذوں کو لٹکانے سے بھی منع کر دیا گیا تا کہ یہ ذریعہ بالکل بند ہو جائے۔

نیز اس سے لٹکائی ہوئی چیز کی اہانت بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ قضائے حاجت' استنجا اور جماع کے وقت بھی ان چیزوں کو پہنے ہوئے ہوگا۔ ایسا کہنے والوں میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے تلامذہ ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت میں یہی منقول ہے۔ اور ان کے ساتھیوں میں سے اکثر نے اسی کو پسند کیا ہے۔ اور متاخرین کو اس پر ہی پورا یقین ہے۔

جن علما نے قرآنی آیات' اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ سے لکھے ہوئے تعویذوں کے لٹکانے کی اجازت دی ہے۔ ان میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابوجعفر الباقر نے بھی یہی کیا ہے' امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ایک دوسری روایت اس بارے میں نقل کی گئی ہے اور منع والی حدیث ان تعویذوں کے لیے ہے' جن میں شرکیہ کلمات وغیرہ لکھے ہوئے ہوں۔

پہلی بات حجت کے لحاظ سے زیادہ قوی اور عقیدہ کی محافظ ہے۔ کیونکہ اس سے توحید کی حمایت ہوتی ہے اور اس میں احتیاط بھی ہے اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جو بات نقل کی جاتی ہے وہ بچوں کو قرآن پاک یاد کرانے کے بارے میں ہے۔

وہ قرآن پاک تختیوں پر لکھ کر ان کو بچوں کی گردن میں لٹکا دیا کرتے تھے۔ تعویذ بنانا۔۔۔ ان کا مقصد نہ ہوتا تھا جس سے بچوں کی تکلیف رفع ہو اور انہیں فائدہ حاصل ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(فتاوی اللجنۃ الدائمہ۔ ۱/ ۲۰۴۔۲۰۵)

بچوں کی گردن میں کسی کاغذ پر قرآنی آیات وغیرہ لکھی ہوئی لٹکانے کا حکم

سوال: جادو کرنے والے لوگوں کا کیا حکم ہے۔ یعنی وہ لوگ جو قرآنی آیات اور اسمائے حسنیٰ لکھ کر لوگوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں اور کہتے ہیں' یہ تیری حفاظت کرے گا یا کسی ولادت اور بیماری کے وقت وہ کسی کاغذ پر کچھ لکھتے ہیں اور اس کو گردن میں لٹکاتے ہیں یا طلبہ کو دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ آپ کو بہت ہوشیار اور عقل مند بنا دے گا۔ ایسا کرنے والے ہمارے وطن' افریقہ اور بعض عرب علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

جواب: قرآن پاک اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کو کاغذوں وغیرہ پر اس لیے لکھنا تاکہ اسے مریض بچوں' جانوروں وغیرہ کے گلے میں ڈالا جائے اور ان کی صحت یابی کی امید کرنا' بیماریوں سے' دشمن کی تدبیروں' نظر لگنے اور حسد سے محفوظ رہنے کی امید کرنا' یا طالب علموں کا اپنے گلے میں لٹکا کر یہ امید کرنا کہ وہ بہت ہوشیار ہو جائیں گے۔ حافظہ تیز ہو جائے گا' فہم وفراست

میں اضافہ ہوگا' یہ سب حرام ہے۔اس کا نام رسول اللہ ﷺ نے شرک رکھا ہے۔جیسے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

((من تعلق تميمة فقد أشرك)) (مسند احمد ۱۵۶/۴)

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

اس کا خریدنا اور لٹکانا حرام ہے اور ان اوراق کی جو قیمت ادا کی جاتی ہے وہ ''سخت'' مکروہ ہے۔حکمرانوں کو چاہیے کہ ایسا کرنے والے اور ان کے پاس جانے والے کو منع کریں اور ان کو مؤدب بنائیں اور ان کو بتائیں کہ ایسا کرنا ان تعویذوں میں شامل ہے جن سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے:

تاکہ وہ راہ راست کو اختیار کر سکیں اور حرام چیزوں سے باز آ جائیں۔قرآن پاک کی آیات' اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ' صحیح ذکر اذکار اور ثابت شدہ دعائیں لکھنے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔سلف میں سے بعض علما نے ایسا کرنا بھی حرام قرار دیا ہے لیکن بعض نے اجازت دی ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ ایسا کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ حدیث کے لفظ عام ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی قسم کے تعویذ لٹکانا جائز نہیں تاکہ غیر قرآنی تعویذوں کا راستہ ہی بند ہو جائے۔نیز اس طرح قرآن پاک اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ ایسے سلوک سے محفوظ ہو جائیں جو ان کے لائق نہیں۔اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۱/۲۰۷۔۲۰۸)

گھر کی دیواروں پر ایسے اوراق لٹکانے کا حکم جن پر قرآنی آیات لکھی ہوئی ہوں

سوال: ایک بیمار انسان کسی فقیہ کے پاس گیا۔اس نے ایک ورق پر قرآنی آیات لکھ دیں۔اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔پھر اس نے کہا کہ جب تم گھر لوٹ جاؤ تو قرآن پاک کے ان لکھے ہوئے کلمات میں سے ہر ایک کلمے پر ایک ایک کیل ٹھونک دینا۔جیسے الم' ذلك الكتاب لاريب فيه اس میں

(الف) پر چند کلمات پڑھ کر کیل ٹھونک دینا۔ پھر ''ل'' پھر اسی طرح ''م'' اسی طرح آخر تک پھر اس واقعے کو دس یا پندرہ دن تک چھپائے رکھنا۔ کیا اس کاغذ کو لٹکانا جائز ہے یا ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہوگا۔ کیا اس کو تعویذ کہتے ہیں؟

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں' کیونکہ اس کا شمار ان تعویذوں میں ہوتا ہے۔ جن سے نبی اکرم ﷺ نے روکا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

((من تعلق تميمة فلا أتم الله له ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له وفى رواية (من تعلق تميمة فقد اشرك))) (مسند احمد: ۱۵۶/۴)

''جس نے تعویذ لٹکایا' اللہ تعالیٰ اس کے مقصد کو پورا نہ کرے اور جس نے کوڑی کو لٹکایا' اللہ تعالیٰ اس کو فراخی اور آرام نہ عطا فرمائے۔''

ایک روایت میں ہے جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل۔

(فتاوى اللجنة الدائمة ۱/ ۲۱۰/ ۲۱۱)

ایسے تعویذ وغیرہ کے لٹکانے کا حکم جن میں دعائیں اور قرآنی آیات ہوں

سوال: کیا مریض پر ایسے تعویذ وغیرہ لٹکانے جائز ہیں۔ جن میں نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ دعائیں اور قرآنی آیات لکھی ہوئی ہوں۔ نیز اس میں اولیا کرام' صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین' صالحین عظام کا وسیلہ بھی اختیار کیا گیا ہو۔ اور اس میں غیر عربی زبان میں نہ سمجھی جانے والی عبارت بھی لکھی ہو۔ بعض ستارے بنائے ہوتے ہوں۔ یا نبی اکرم ﷺ کے اسمائے گرامی کو لٹکانا تاکہ تکلیف اور نقصان کا خاتمہ ہو سکتے اور فائدہ حاصل ہو۔

فضیلۃ الشیخ' میں یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میری والدہ اس قسم کے لوگوں کے پاس جاتی ہے وہ انہیں بتاتے ہیں کہ تم پر اور سب گھر والوں پر جادو کیا گیا ہے لیکن ہم اس کی بات تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی اس کو سچا سمجھتے ہیں لیکن وہ اکثر اوقات ہمارے کھانے پینے میں ایسی دوائیں اور

تعویذ وغیرہ ڈال دیتی ہے جو تعویذ وہ لوگ اس دیتے ہیں اور کبھی وہ ان تعویذوں کو ہمارے ان کپڑوں میں رکھ دیتی ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔ یا ہمارے بستر میں رکھ دیتی ہے اور ہمیں اس کا علم نہیں ہوتا۔ چند ایسے تعویذ ہم نے اس کے پاس دیکھتے ہیں۔ جو ہمارے نام سے ہیں۔ ہم نے اس کے اس عمل کو ناپسند کیا ہے لیکن وہ ہماری کوئی پروا نہیں کرتی۔

جواب: اس قسم کے تعویذوں کا کسی شخص پر لٹکانا' کپڑوں میں رکھنا' بستر یا گھر میں تکلیف دور کرنے اور فائدہ حاصل کرنے کے لیے رکھنا جائز نہیں۔ ان کو بھی تعویذ ہی کہا جاتا ہے اور ایسا کرنا شرک ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عام ہے۔

((إن الرقى والتمائم والتولة شرك۔))

''بے شک دم جھاڑ' تعویذ اور جادو منتر شرک ہیں۔''

ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

((من تعلق تميمة فقد أشرك))

''جس نے تعویذ لٹکایا' اس نے شرک کیا۔''

(۲) اپنی والدہ کو نصیحت کرنے اور اس کے تعویذ وغیرہ حاصل کرنے' ان کو بستر' کپڑے وغیرہ میں رکھنے' اس کا جادوگروں' کاہنوں کے پاس جانے کو ناپسند کرنے پر تمہاری قدر کرتے ہیں۔ لیکن تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم مسلسل اپنی والدہ کو نصیحت کرتے رہو اور اس کو تعلیم دو۔ ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی برائی کو ناپسند کرو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس کو برائیوں سے توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور جو وہ برائی کرتی ہے تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں۔ جب تک تم اسے نصیحت کرتے رہو۔ اور اس کی جس برائی کے بارے میں تمہیں علم ہو۔ اس کو برا سمجھتے رہو اور جس برائی کے بارے میں تمہیں علم نہ ہو۔ اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔

اور ہمارے نبی محمد ﷺ ' کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔ (فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ۔ ۲۰۸/۱۔۲۰۹)

کتاب ''حصن حصین'' اورحرزالجوشن کواپنے پاس رکھنے کاحکم؟

سوال: قرآنی دم اور تعویذ کا کیا حکم ہے اوراگر میں اپنے پاس کتاب ''حصن حصین'' یا کتاب "حرز الجوشن" یا (السبع العقود السليمانيه) رکھوں تو کیا حکم ہے کیا یہ بات صحیح ہے کہ ان کتابوں میں جو کچھ ہے۔نظر اور حسد کو دور کرنے میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔لوگ کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں بھی قرآنی آیات ہیں۔جیسے کہ معوذات اور آیۃ الکرسی۔کیا ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے بغیران کا صرف پڑھنا بھی فائدہ مند ہے۔

جواب: قرآن پاک' ذکر واذکار اور ہر اس کام سے دم کرنا جائز ہے جس میں شرک اور ممنوعہ دعائیں نہ ہوں۔کتاب ''حصن حصین'' ''حرزالجوشن'' اور ''السبعۃ العقو د'' کو حرزِ جان بنانا درست نہیں۔سوتے وقت آیۃ الکرسی کا پڑھنا فائدہ مند ہے۔

قل ھواللہ احد اور معوذتین کا پڑھنا بھی فائدہ دیتا ہے۔

اور نبی اکرم محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(فتاوى العلاج بالقرآن والسنة' الرقى وما يتعلق لها للشيخ ابن باز' ابن عثيمين رحمهما الله اللجنة الدائمة (٩٤) والفتوى اللجنة الدائمة

کسی کپڑے یا چمڑے کا ٹکڑا ولادت کے بعد بچے کے پیٹ پر رکھنے کا حکم

سوال: کیا کسی کپڑے یا چمڑے وغیرہ کا ٹکڑا بچے یا بچی کے پیٹ پر رکھنا جائز ہے جب کہ وہ رضاعت کی مدت میں ہو۔یا کسی بڑے انسان کے پیٹ پر رکھنا' ہم جنوب میں بچی یا لڑکے یا بڑوں کے پیٹ پر کپڑے یا چمڑے کا ٹکڑا رکھتے ہیں۔اس بارے میں ہمیں آگاہ فرمائیں۔

جواب: اگر تو اس کپڑے یا چمڑے وغیرہ کے ٹکڑے کو رکھنے کا وہی مقصد ہے جو تعویذ وغیرہ رکھنے کا ہوتا ہے کہ فائدہ حاصل ہو اور تکلیف دور ہو۔تو ایسا کرنا حرام ہے بلکہ ایسا کرنا شرک بھی ہوسکتا ہے۔

لیکن اگر اس کو کسی صحیح مقصد کے لیے رکھا جاتا ہے تاکہ بچے کی ناف بلند نہ ہونے پائے یا کمر کو باندھنے کے لیے تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔ (یہ فتوی مستقل کمیٹی نے جاری کیا ہے۔)

(فتاوی العلاج بالقرآن والسنة' الرقی وما یتعلق لها للشیخ ابن باز' ابن عثیمین رحمهما الله اللجنة الدائمة (۹۳) والفتوی اللجنة الدائمة

قرآنی تعویذوں کو لٹکانے کا حکم؟

سوال: ایک شخص کہتا ہے کہ میرا ایک استاذ ہے اس نے مجھے قرآن سکھایا وہ اور میرا نانا دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ وہ دونوں قرآنی آیات لکھ کر مہر لگاتے تھے اور لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں ہمیشہ قرآن پاک کی تلاوت کیا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی توحید سے آگاہ فرمایا ہے جس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ دونوں جو کچھ کرتے تھے وہ صحیح نہیں تھا۔

کیا میں ان دونوں کے لیے دعا کر سکتا ہوں' ان کی مغفرت کی دعا کر سکتا ہوں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جواب: قرآن پاک کی آیات کو تعویذ بنا کر لٹکانے کے لیے لکھنا جائز نہیں اور اسی طرح ان کو حفاظت' شفا' مصیبت کو ٹالنے کے لیے لٹکانا صحیح قول کے مطابق درست نہیں۔ لیکن اس کے باوجود تمہارے لیے یہ جائز ہے کہ تم اپنے استاد اور نانا کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا کرو۔ اگر چہ وہ دونوں اپنی زندگی میں ایسا کرتے تھے۔ کیونکہ ایسا کرنا اگر چہ جائز نہیں لیکن شرک نہیں۔ ہاں اگر اس کے علاوہ تمہارے علم میں کوئی بات ہے جس سے ان کا کفر ثابت ہوتا ہے جیسے کہ مردوں کو پکارنا' یا جن وغیرہ سے مدد طلب کرنا وغیرہ جو کہ شرکِ اکبر کی اقسام ہیں۔ پھر تم ان کے لیے دعا نہ کرو نہ ان کے لیے مغفرت طلب کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔ (یہ فتوی مستقل کمیٹی نے جاری کیا۔)

(مجلة البحوث الاسلامية ۲۶/۹۹۔۱۰۰)

تعویذ لکھنے اوران پراجرت وصول کرنے کا حکم؟

سوال: ایک شخص دوسرے شخص کے لیے اجرت وصول کر کے تعویذ لکھتا ہے جس شخص کے لیے تعویذ لکھے جاتے ہیں۔ اسے بعد میں یہ معلوم ہوا کہ تعویذوں کا لٹکانا اسلام میں جائز نہیں تو کیا وہ لکھنے والے کو ان تعویذوں کی اجرت دے یا نہ دے؟

جواب: درست بات یہ ہے کہ تعویذوں کا لٹکانا خواہ وہ قرآنی ہوں یا غیر قرآنی' حرام ہے' اس لیے جب ان کا لٹکانا حرام ہے تو ان کے لکھنے کی اجرت وصول کرنا یا لکھنے والے کو اجرت دینا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔ (یہ فتویٰ مستقل کمیٹی نے جاری کیا۔ مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۲۶/۹۷) اللجنۃ الدائمۃ

قرآنی آیات کو لکھنے اور پھر لوگوں کو لٹکانے کے لیے حکم دینے والے کا حکم

سوال: ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو قرآن پاک کی آیات کو لکھتے ہیں اور مریض کو حکم دیتے ہیں کہ اس کو اپنے سر پر لٹکائے یا اپنے جسم کے کسی حصے پر لٹکائے اور وہ اس کو کہتے ہیں کہ اس سے اس کو شفا حاصل ہوتی۔ بعض مریض سے کچھ وصول کرتے ہیں اور بعض وصول نہیں کرتے۔

جواب: صحیح بات یہ ہے کہ قرآنی آیات یا ثابت شدہ دعاؤں کو مریض کا شفا حاصل کرنے کی امید سے لٹکانا منع ہے۔

۱۔ حدیث میں ہر قسم کے تعویذ وغیرہ لٹکانے سے منع کیا گیا ہے اور کسی قسم کے تعویذوں کو خاص نہیں کیا گیا۔

۲۔ اس طریقے کو بند کرنے کے لیے اگر کتاب اللہ کے تعویذ لٹکانے کی اجازت دے دی جائے تو اس سے غیر قرآنی تعویذوں کے لٹکانے کا راستہ کھلے گا۔

۳۔ اس طرح کی لکھی ہوئی آیات یا دعاؤں کی اہانت ہوتی ہے۔ کیونکہ قضائے حاجت اور استنجا وغیرہ کے وقت بھی وہ ساتھ ہوتی ہیں۔

اگر یہ سب کچھ منع ہے تو پھر مریض کی شفا کی امید کرتے ہوئے اس کی کتابت کر کے اجرت

وصول کرنا بھی منع ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔ (فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۲۰۳/۱)

لوگوں کے لیے تعویذ لکھنے والے انسان کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا حکم؟

سوال: ایسا انسان جو تعویذ لکھتا ہو اور امام مسجد ہو۔ کیا اس کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے؟

وضاحت: یہ شخص جادو وغیرہ کے لیے تعویذ نہیں لکھتا۔ بلکہ بہت چھوٹے چھوٹے مقاصد کے لیے تعویذ لکھتا ہے۔ جیسے کہ سردرد' بچے کے لیے تاکہ وہ اپنی ماں کا دودھ پیے۔ اور اس طرح کے مسائل کے لیے' میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کے بارے میں وضاحت فرمائیں گے۔ یہاں کچھ علما اس کو شرک کہتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز کو جائز نہیں سمجھتے۔

جواب: قرآنی آیات اور شرعی دعاؤں کے تعویذ لکھنے والے کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جائز ہے۔ لیکن اس کو اس قسم کے تعویذ نہیں لکھنے چاہییں۔ کیونکہ ان کو لٹکانا جائز نہیں۔

لیکن اگر ان تعویذوں میں شرک وغیرہ پایا جاتا ہے تو ایسے شخص کی اقتدا میں نماز ادا کرنا درست نہیں اور ضروری ہے کہ اس کو یہ بتایا جائے کہ ایسا کرنا شرک ہے۔

جو وضاحت کو واجب سمجھتا ہے۔ وہی اس کو آگاہ کرے اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرامؓ پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۲۱۱/۱۔۲۱۲)

تعویذوں کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم؟

سوال: کیا تعویذوں کے ساتھ نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: علما اس بات پر متفق ہیں کہ غیر قرآنی تعویذوں کا پہننا حرام ہے لیکن اگر قرآنی آیات سے لکھے ہوئے ہوں تو پھر ان کی حرمت کے بارے میں علما میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے ان کو پہننا جائز قرار دیا ہے اور بعض نے ان کو پہننے سے منع فرمایا ہے لیکن منع کرنے والوں کی بات زیادہ

مناسب ہے کیونکہ حدیث کے الفاظ عام ہیں اور نیز اس طرح غیر قرآنی تعویذوں کا راستہ بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اس بنا پر نماز میں ان کو پہننا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھلائی کی توفیق عطا فرمائے' اور ہمارے نبی محمد ﷺ' ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

(فتاوی اللجنة الدائمة ۲۱۲/۱)

قرآنی آیات وغیرہ سے تعویذ لکھنے کا حکم؟

سوال: کیا قرآنی آیات وغیرہ سے تعویذ لکھنا اور ان کو گردن میں لٹکانا شرک ہے۔

جواب: نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((إن الرقى والتمائم والتولة شرك))

''بے شک دم جھاڑ' تعویذ اور جادو منتر شرک ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' ابن حبان اور حاکم نے بیان کیا ہے۔ امام حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے:

((من تعلق تميمة فلا أتم الله له' ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له))

''جس نے تعویذ لٹکایا' اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جس نے کوڑی پہنی اللہ تعالیٰ اس کو آرام اور خوش حالی نہ دے۔''

اس حدیث کو امام احمد' ابو یعلی اور حاکم نے بیان کیا ہے اور حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ امام احمد نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں بھی روایت بیان کی ہے۔

((من تعلق تميمة فقد أشرك))

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

اس بارے میں بہت سی احادیث موجود ہیں۔

تمیمہ (تعویذ) نظر، جن اور بیماری وغیرہ کو زائل کرنے کے لیے بچوں وغیرہ پر جو کچھ لٹکایا جاتا ہے اس کو تمیمہ (تعویذ) کہتے ہیں۔ بعض اس کو ''حرز'' اور بعض اس کو ''الجامعہ'' کہتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم جس میں شیطانوں کے نام ہوتے ہیں۔ یا ہڈیاں، کیل، یا طلسم یعنی کٹے ہوئے حروف وغیرہ تعویذوں کی ہر قسم بغیر شک وشبہ کے حرام ہے کیونکہ اس کی حرمت پر بہت سے دلائل موجود ہیں۔ اس قسم کو ان احادیث کی وجہ سے شرک اصغر بھی کہتے ہیں۔ اور کبھی شرکِ اکبر بھی بن جاتا ہے جب تعویذ لٹکانے والے کا یہ یقین ہو کہ یہ تعویذ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر اس کی حفاظت کرے گا۔ یا مرض کو دور کر دے گا اور اس سے تکلیف کو زائل کر دے گا۔

دوسری قسم: وہ تعویذ جن میں قرآنی آیات اور نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ دعائیں وغیرہ لکھی ہوتی ہیں۔ اس قسم کے بارے میں علما میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علما اس کو جائز قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس قسم کے تعویز جائز ہیں۔ لیکن بعض اہلِ علم اس قسم کے تعویذوں سے بھی منع کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ایسے تعویذ بھی حرام ہیں۔ ان کے پاس دو دلائل ہیں۔

پہلی دلیل: تعویذوں کی ممانعت اور ان کے شرک قرار دینے کے سلسلے میں جو احادیث ملتی ہیں۔ ان کے الفاظ میں عموم ہے۔ تو کسی قسم کے تعویذوں کو جائز قرار دینے کے لیے تخصیص ہونی ضروری ہے جو کہ شرعی دلیل کے بغیر ممکن نہیں اور اس بارے میں شرعی دلیل کوئی نہیں ملتی۔

جہاں تک دم جھاڑ کا تعلق ہے اس بارے میں صحیح احادیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ایسا دم جو کہ قرآنی آیات اور جائز دعاؤں سے کیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب کہ ان کو اس طرح پڑھا جائے کہ ان کا مفہوم سمجھ میں آئے۔ اور جس کو دم کیا جا رہا ہے اس کا اعتقاد دم پر نہ ہو۔ بلکہ اس کو صرف ایک سبب خیال کرے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔

((لا بأس بالرقى مالم تكن شركًا)) (مسلم۔کتاب السلام:۲۲۰۰)

''ایسا دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جو شرکیہ نہ ہو۔''

نبی اکرم ﷺ نے دم فرمایا ہے اور آپ ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی دم کیا ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

((لا رقية الا من عين أو حمة)) (ابوداؤد۔ کتاب الطب ۳۸۸۹)

''دم صرف نظر لگنے یا زہر کے لیے کیا جاتا ہے۔''

اس بارے میں بہت ساری احادیث ملتی ہیں۔

تعویذوں کے بارے میں کوئی ایسی شرعی دلیل نہیں ملتی جس سے بعض تعویذوں کو خاص کر کے جائز قرار دیا جا سکے۔ اس لیے ہر قسم کے تعویذوں کو عام دلائل کی بنا پر حرام قرار دیا جائے گا۔

دوسری دلیل: شرک کا سدِ باب' شریعت کا بنیادی اصول یہی ہے اور یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ جب ہم قرآنی آیات اور احادیث کے تعویذوں کو جائز قرار دیں گے تو اس سے شرک کا دروازہ کھل جائے گا۔ جائز اور ناجائز تعویذ میں شبہ پیدا ہو جائے گا اور ان دونوں میں امتیاز کرنے کے لیے بڑی مشقت اور جدوجہد کرنی پڑے گی۔ اس لیے اس راستے کو بند کرنا ضروری ہے تا کہ شرک تک جانے والا راستہ ہی کھلنے نہ پائے۔ دلیل کے واضح ہونے کی وجہ سے یہی بات درست معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ (فتاوی المراۃ المسلمۃ ابن باز۔ ۱/۱۶۲۔۱۶۳)

بے شک دم' تعویذ اور جادو منتر شرک ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے

ان دونوں حدیثوں کے درمیان موافقت کے پہلو

سوال: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إن الرقى والتمائم والتولة شرك))

''بے شک دم' تعویذ اور جادو شرک ہیں۔''

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک خالو بچھو کا دم کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ

نے دم کرنے سے منع کر دیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اللہ کے رسول ﷺ آپ نے دم کرنے سے منع کر دیا ہے اور میں بچھو کا دم کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((من استطاع منكم أن ينفع أخاه فليفعل))

''تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو پہنچائے۔''

لہٰذا دم کرنے سے منع کرنے والی حدیث اور دم کرنے کے جواز والی حدیث میں موافقت کیسے ممکن ہو سکتی ہے اور مصیبت زدہ انسان کے سینے پر قرآنی تعویذ لٹکانے کا کیا حکم ہے؟

(عبدالرحمٰن س۔ف الریاض)

جواب: جس دم سے منع کیا گیا ہے وہ شرکیہ دم ہے یا اس میں غیراللہ کو وسیلہ بنایا جاتا ہے۔ یا اس کے الفاظ مجہول ہوتے ہیں۔ جن کے معانی معلوم نہیں ہوتے اور جس دم میں یہ سب کچھ نہ ہو وہ شرعی طور پر جائز ہے اور شفا کا عظیم سبب ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔

((لا بأس بالرقى مالم تكن شركًا))

''شرک سے پاک دم میں کوئی حرج نہیں۔''

((من استطاع أن ينفع أخاه فلينفعه)) (مسلم۔کتاب السلام۔۲۱۹۹)

''جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ ضرور ایسا کرے۔''

ان دونوں احادیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((لا رقية الا من عين أو حمة))

''صرف نظر لگنے اور زہر کا دم کرنا چاہیے۔''

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ان دو بیماریوں کے لیے شفا دینے کے لحاظ سے اور زیادہ بہتر ہونے کے لحاظ سے دم سے بہتر اور کوئی چیز نہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے خود دم کیا ہے اور آپ ﷺ کو دم کیا گیا۔

لیکن بیماروں، بچوں پر دم کر کے لٹکانا جائز نہیں۔ اس کو (تمائم) کہتے ہیں۔ ان کو حروز اور جوامع بھی کہتے ہیں۔ ان کے بارے میں درست بات یہ ہے کہ یہ حرام ہیں اور شرک کی قسم ہیں کیونکہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من تعلق تميمة فلا أتم الله له ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له))

اور آپ ﷺ نے یہ فرمایا:

((من تعلق تميمة فقد أشرك))

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

((إن الرقى والتمائم والتولة شرك))

لیکن جب تعویذ قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں سے لکھے ہوئے ہوں تو ان کے حرام ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔لیکن درست بات یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہیں۔اور حرام ہونے کے دو سبب ہیں۔

پہلا سبب: حدیث کے الفاظ ہر قسم کے تعویذوں کے لیے ہیں وہ قرآنی آیات سے لکھے ہوئے ہوں یا غیر قرآنی آیات سے۔

دوسرا سبب: شرک کا راستہ بند کرنے کے لیے۔کیونکہ اگر قرآنی آیات کے تعویذوں کو جائز قرار دے دیا جائے تو دوسرے تعویذوں کے ساتھ ان کا اختلاط ہو جائے گا اور معاملہ شک وشبہ میں پڑھ جائے گا۔جس سے شرک کا دروازہ کھلے گا اور لوگ ہر قسم کے تعویذ لٹکانے شروع کر دیں گے اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ شرک اور نافرمانی کی طرف لے جانے والے راستوں کو بند کرنا شریعت کا بنیادی اصول ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

(کتاب الدعوۃ۔الفتاوی۔للشیخ ابن باز رحمہ اللہ ۲/۲۰۔۲۱)

حدیث "ان الرقى والتمائم شرك" کا معنیٰ

سوال: حدیث "ان الرقى والتمائم والتولة شرك۔" کا معنیٰ کیا ہے۔

جواب: اس حدیث کو امام احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔اس حدیث کی سند "لا بأس به" مناسب ہے۔اہل علم نے اس کا معنیٰ یہ بیان فرمایا

ہے: کہ جب دم کرتے ہوئے ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جن کا معنیٰ معلوم نہ ہو یا شیطانوں کے نام کو استعمال کیا جائے یا ان جیسی کسی چیز سے دم کیا جائے تو ایسا دم منع ہے اور ''تولۃ'' جادو کی ایک قسم ہے جس کا نام لوگ ''صرف'' قطع تعلقی ہو جانا اور ''عطف'' میلان پیدا ہونا رکھتے ہیں اور تمائم (تعویذ) ان کو کہتے ہیں جو کہ اولاد کو نظر بد یا جنات کے اثر سے محفوظ کرنے کے لیے بچوں کو پہنائے جاتے ہیں۔ کبھی بیماروں اور بڑے بوڑھوں کو بھی پہنا دیے جاتے ہیں۔ اور کبھی اونٹ وغیرہ کے گلے میں لٹکائے جاتے ہیں۔ جانوروں کے گلے میں لٹکائے جانے والے تعویذوں کو ''اوتار'' کہتے ہیں۔ ایسا کرنا شرکِ اصغر ہے اور ان کا حکم بھی تعویذوں کی طرح ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بعض غزوات میں اپنے لشکر کی طرف ایک پیغامبر بھیجا۔ جس نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لا یبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر الا قطعت))

''کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تعویذ باقی نہ رہے مگر اس کو کاٹ دیا جائے۔''

یہ حدیث صحیح ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہر قسم کے تعویذ حرام ہیں۔ قرآنی آیات سے لکھے ہوئے ہوں یا غیر قرآنی اور دم بھی غیر معروف کلام سے کیا جائے تو وہ بھی حرام ہیں۔ اگر دم معروف ہے اور اس میں شرک وغیرہ نہیں اور نہ ہی شرع کے خلاف کوئی بات ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے خود دم کیا ہے اور آپ ﷺ کو بھی دم کیا گیا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((لا بأس بالرقی مالم تکن شرکًا))

''غیر شرکیہ دم میں کوئی حرج نہیں۔''

پانی وغیرہ پر دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پانی پر قرآنی آیات یا مسنون دعائیں پڑھی جاتی ہیں اور اس کو مریض پی لیتا ہے یا اس کے جسم پر ڈالا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود ایسا کیا ہے۔ سنن ابی داؤد کتاب الطب کی ایک روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے لیے پانی پر دم کیا پھر اس پانی کو ان پر ڈال دیا گیا اور سلف صالحین ایسا کیا کرتے تھے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(یہ فتویٰ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے جاری کیا) (مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۱۶۱/۴-۱۶۲)

قرآنی آیات وغیرہ کے تعویذ کا حکم؟

سوال: قرآنی آیات وغیرہ کے تعویذ کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیر قرآنی تعویذ جیسے کہ ہڈیوں' طلاسم' کوڑیاں' بھیڑے کے بال وغیرہ کو تعویذ بنانا بہت برا ہے اور اس کے حرام ہونے کی دلیل موجود ہے۔ بچوں وغیرہ پر اس کا لٹکانا جائز نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من تعلق تميمة فلا أتم الله له' ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له))

''جس نے تعویذ لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کے ارادے پورے نہ فرمائے اور جس نے کوڑی لٹکائی اللہ تعالیٰ اس کو آرام اور خوشی نصیب نہ فرمائے۔''

اور ایک روایت کے یہ لفظ ہیں:

((من تعلق تميمة فقد أشرك))

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

لیکن اگر یہ تعویذ قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ہو تو پھر ان کے بارے میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک ان کو پہننا جائز ہے۔ انہوں نے اس کو مریض پر دم کرنے کی طرح ہی سمجھا ہے۔ سلف صالحین کی ایک جماعت سے یہی منقول ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایسے تعویذوں کو پہننا بھی جائز نہیں۔ عبداللہ بن مسعود' حذیفہ رضی اللہ عنہما اور قدیم وجدید اہلِ علم کی ایک جماعت یہی کہتی ہے تاکہ اس ذریعہ کو بالکل ہی بند کر دیا جائے اور شرک پیدا ہونے کا خطرہ ٹل سکے اور حدیث کے الفاظ کی عمومیت پر بھی عمل ہو جائے گا۔ کیونکہ حدیث سے ہر قسم کے تعویذ کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ قرآنی تعویذوں کو خاص کرنے کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

اس لیے عام الفاظ پر ہی عمل کرنا واجب ہے اور تعویذوں میں سے کسی قسم کا تعویذ جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے معاملہ بگڑ سکتا ہے۔ اس لیے ہر قسم کے تعویذ پہننا منع ہے چونکہ اس کی دلیل واضح

ہے۔اس لیے یہی درست ہے۔اگر ہم قرآنی تعویذ کو پہننے کی اجازت دے دیں تو تعویز پہننے کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر انسان جس قسم کا تعویذ چاہے گا پہن لے گا۔ جب اس کو روکا جائے گا تو وہ کہے گا یہ قرآنی تعویذ ہے یا مسنون دعاؤں سے لکھا ہوا ہے ایک ایسا دروازہ کھلے گا جس کو بند کرنا مشکل ہوگا اور تعویذوں کی تمیز ختم ہو جائے گی۔

تیسرا سبب یہ بھی ہے کہ ان کو پہننے والا انسان بیت الخلا اور گندی جگہوں پر جا سکتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو ہر قسم کی گندگی سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

اس کے ساتھ قضائے حاجت کرنا درست نہیں۔

یہ فتوی شیخ ابن باز نے جاری کیا۔ (مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ۴/۱۶۰۔۱۶۱)

بازو بند کے بارے میں چند ہدایات

عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی طرف سے۔

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا خط بتاریخ ۱۳۸۵ھ/۱/۱۴ ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ہدایت عطا فرمائے۔ آپ کے صحت مند ہونے سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کی بھی بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے بازو بند کے بارے میں میرے جواب پر کوئی اعتراض اٹھایا تھا۔ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی جائے گی۔ میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ اعتقاد سے ہٹ کر بھی اسباب میں بہت زیادہ تنوع اور اختلاف نظر آتا ہے۔ بعض اسباب جائز' بعض مکروہ لیکن بوقت ضرورت جائز ہوتے ہیں اگر چہ ان اسباب کو استعمال اور اختیار کرنے والا ان کو صرف اسباب ہی سمجھتا ہو اور صحت عطا فرمانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

پہلی قسم کے اسباب: جائز ادویہ جن کو لوگ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے گولیاں اور ٹیکے وغیرہ جن کو طبیب لوگ بیماریوں کے خلاف علاج کے لیے تجویز کرتے ہیں۔ اسی طرح ایکسرے اور اس جیسی دوسری چیزیں جو تجربہ شدہ ہیں اور نقصان کی بجائے ان کے فائدے کا علم ہے۔ ان کو استعمال کرنے

والے انہیں صرف اسباب ہی سمجھتے ہیں۔ان کو یقین ہوتا ہے کہ شفا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

دوسری قسم کے اسباب: مکروہ' جیسے آگ سے داغنا نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((الشفاء فی ثلاث: کیة نار و شرطة محجم' و شربة عسل و ما أحب أن أكتوی)) (البخاری۔کتاب الطب ۵۷۰۴۔مسلم۔کتاب الاسلام ۲۲۰۵)

''اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں میں شفا رکھی ہے۔آگ سے داغنے میں' سنگی سے پچھنے لگوانے میں اور شہد پینے میں اور میں آگ سے داغنے کو پسند نہیں کرتا۔''

ایک روایت کے لفظ یہ ہیں۔

((وأنا أنهی أمتی عن الكی)) (البخاری' کتاب الطب ۵۶۸۰۔۵۶۸۱)

''میں اپنی امت کو آگ سے داغ لگوانے سے منع کرتا ہوں۔''

اس حدیث سے علمائے کرام نے یہ استنباط کیا ہے کہ آگ سے داغنا مکروہ ہے۔لیکن صرف اشد ضرورت کے وقت اس پر عمل کیا جا سکتا ہے اور مناسب یہی ہے کہ اس کو سب سے آخر میں استعمال کیا جائے جب کوئی اور علاج میسر نہ ہو۔

تیسری قسم کے اسباب: حرام چیزوں کا استعمال' شراب' درندوں کے گوشت اور ان جیسے دوسرے حرام کھانے پینے سے علاج کرنا اس قسم کی چیزوں سے علاج کرنا جائز نہیں۔اگرچہ بعض لوگ یہ دعوٰی کریں کہ ان میں نفع ہے۔اگرچہ ان کا یہ عقیدہ بھی ہو کہ یہ سب اسباب ہیں۔دراصل شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

ان کو اس لیے حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ ناپاک اور حرام چیزوں سے علاج کرنے کی حرمت پر بہت سارے دلائل موجود ہیں۔اگرچہ ان میں تھوڑا بہت فائدہ ہی کیوں نہ ہو۔ان کا نقصان فائدے سے زیادہ ہوتا ہے اور ہر نافع چیز کا استعمال جائز نہیں' کسی چیز کے استعمال کے لیے دو باتیں ضروری ہیں۔

۱۔اس کے بارے میں شارع نبی اکرم محمد ﷺ نے خاص طور پر منع نہ فرمایا ہو۔

۲۔اس کا نقصان نفع سے زیادہ نہ ہو۔اگر اس کا نقصان زیادہ ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں

ہوتا۔ اگر چہ اس سے منع نہ کیا گیا ہو۔ کیونکہ مکمل شریعت میں ہر اس چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے جس کا نقصان غالب ہو جیسے شراب اس لیے صحیح احادیث میں یہ حکم دیا گیا ہے۔

((عبادالله تداوو اولا تتداووا بحرام))

''اے اللہ کے بندو! دوا استعمال کرو اور حرام دوا استعمال نہ کرو۔''

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

((إن الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم))

(البخاری۔ کتاب الاشربۃ باب شراب: الحلواء والعسل)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی۔''

یہ روایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے شراب کو بطور دوا استعمال کرنے کے لیے سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((ليست بدواء ولكنها داء)) (مسلم۔ کتاب الاشربۃ۔ ۱۹۸۴)

''یہ دوا نہیں بیماری ہے۔''

سابقہ بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی چیز کے حرام اور حلال ہونے میں انسان کا اپنا اعتقاد معیار نہیں۔ بلکہ معیار شرعی دلائل ہیں کیونکہ بعض دفعہ انسان کا اعتقاد تو یہ ہوتا ہے کہ شفا تو اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔ لیکن وہ حرام اسباب استعمال کرتا ہے۔ جیسے مشرک لوگ' ان کا تعلق اپنے معبودوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہ معبود ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں اور اس کے پاس ہماری سفارش کریں گے۔ ان کا یہ عقیدہ نہیں ہوتا کہ وہ از خود شفا دینے میں کوئی دخل اندازی کر سکتے ہیں یا ان کے کسی گم شدہ غائب انسان کو واپس لے آئیں گے۔ یا وہ حفاظت کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

﴿ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ﴾ [یونس: ١٨]

''وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتیں اور وہ ان کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ہماری سفارشی ہوں گے۔''

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے:

﴿ إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ فَٱعْبُدِ ٱللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ ٱلدِّينَ ۝ أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ ﴾ [الزمر: ۲-۳]

''بے شک ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی تھی۔ تم بڑے مخلص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو یاد رکھو' دین (عبادت' اطاعت) صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوست بنا لیتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں تاکہ ہمارے یہ معبود ہمیں اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت زیادہ قریب کر دیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا کافر ہو۔''

اس سلسلہ میں بہت سارے دلائل موجود ہیں۔ کبھی انسان ایسے اسباب اختیار کرتا ہے جو جائز ہوتے ہیں۔ جیسے شرعی دم' گولیاں وغیرہ کھانا' ایسے ٹیکہ لگوانا جن میں جائز دوائی ہو۔ لیکن اگر ان کو استعمال کرنے والا ان چیزوں کے بارے یہ یقین رکھ لے کہ انہی سے شفا ہوتی ہے۔ شفا ان کے رب کے پاس نہیں۔ حالانکہ ان چیزوں کے پیدا کرنے والے کے پاس شفا ہے۔

یہ سب کچھ معلوم ہونے کے بعد ''بازو بند'' کے مسئلہ کا جائزہ لیتے ہیں کیا اس کا تعلق جائز اسباب سے ہے۔ جیسے کہ گولیاں اور ٹیکہ وغیرہ یا مکروہ اسباب سے تعلق ہے جیسے آگ سے داغنا' یا اس کا تعلق حرام اسباب سے ہے جیسے تعویذ' انگوٹھیاں' کڑے' دھاگے اور کوڑیاں وغیرہ بچوں پر اس لیے لٹکانا تاکہ وہ نظر بد' جنات یا بعض بیماریوں سے محفوظ رہ سکیں۔ یا جانوروں کے گلے میں ''اوتار''

تعویذ لٹکانا جیسے کہ دور جاہلیت میں لوگ کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو سختی سے روکا تھا اور انہیں بتایا تھا کہ ایسا کرنا شرک ہے۔ حالانکہ ان کا عقیدہ تو یہی تھا کہ نفع اور نقصان درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی تمام امور کی تدبیر کرتا ہے۔ وہی تکلیف کو دور کرتا ہے اور فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کی ان آیات میں موجود ہے۔

﴿ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ [یونس: ٣١]

''آپ کہہ دیں تمہیں زمین وآسمان سے کون رزق دیتا ہے۔ کان اور آنکھوں کا مالک کون ہے۔ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے کون نکالتا ہے۔ ہمارے معاملات کی تدبیر کون کرتا ہے۔ وہ کہیں گے ''اللہ تعالیٰ'' تو آپ کہہ دیں پھر تم تقویٰ کیوں اختیار نہیں کرتے۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ مشرکین سے ان اشیا کے بارے میں دریافت کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا کہ وہ کہیں گے کہ سب کچھ کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر آپ ان سے کہہ دیں تم تقویٰ کیوں اختیار نہیں کرتے۔ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کا مفہوم یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا کیوں نہیں چھوڑتے جب کہ تم کو اس بات کا علم ہے کہ تمام امور صرف اللہ تعالیٰ کے تصرف میں ہیں۔ اور وہی ان کی تدبیر کرتا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر یہ فرمایا:

﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٣٨﴾ ﴾ [الزمر: ٣٨]

''اور اگر آپ ان سے یہ سوال کریں کہ زمین وآسمان کو کس نے پیدا کیا ہے وہ ضرور کہیں گے کہ ''اللہ تعالیٰ نے'' آپ کہہ دیں تم مجھے یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرلے' کیا وہ تمہارے معبود اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تکلیف کو ختم کردیں گے اور اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر رحمت نازل فرمائے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روک سکیں گے۔ آپ کہہ دیں کہ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

اس بارے میں بہت ساری آیات موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین کا یہ ایمان تھا کہ نفع ونقصان پہنچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی تکلیف کو دور کرتا ہے اور نفع پہنچاتا ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے۔ وہ تمام معاملات کی تدبیر کرتا ہے۔ لیکن وہ اپنے معبودوں (پتھروں' درختوں' انبیا' اولیا اور فرشتوں) کی عبادت صرف بطور واسطہ' سفارش کے لیے کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ تعویذ' حلقات' دھاگے وغیرہ جو اپنی اولاد اور جانوروں وغیرہ پر لٹکاتے ہیں۔ ان کو صرف اسباب سمجھتے ہیں۔ ان میں از خود شفا دینے کی صلاحیت نہیں۔ لیکن چونکہ یہ سب اسباب حرام ہیں' دل کا ان سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ توجہ ان کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے غفلت کا سبب بنتے ہیں۔ اس لیے نبیٔ اکرم ﷺ نے ان کو ناپسند فرمایا اور ان سے سختی سے روکا کیونکہ ان کے ذریعے شرک اکبر اور بڑے فساد کی طرف بڑھنا ممکن ہے۔ اس وجہ سے جن مشائخ کے ساتھ میں نے بازوبند کے مسئلے پر بحث کی ہے۔ ان کی فکر میں اختلاف پیدا ہوا کیا اس کو آخری اسباب میں شمار کیا جائے۔ اور میں نے جس جواب کی فوٹو کاپی ''نقل'' آپ کو بھیجی ہے۔ اس میں واضح کردیا ہے کہ ''بازوبند'' کو انہی اسباب میں شمار کیا جائے گا جو کہ حرام ہیں۔ کیونکہ یہ بھی حلقات' (کنگن) تعویذ' وغیرہ کی جنس ہے' جن سے منع کردیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے والے جاہل دور سے تعلق رکھتے تھے۔ یا ان کے راستے کو اختیار کرنے والے تھے' وہ اس لیے استعمال کرتے تھے کہ اس میں فائدہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس میں ڈال رکھا ہے' اور وہ فائدہ اس کے ساتھ خاص ہے۔ اگرچہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی نفع دینے والا اور نقصان پہنچانے والا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں نفع ونقصان کی بہت ساری قسمیں پیدا کر رکھی ہیں اور نفع ونقصان کی مقدار کے لحاظ سے ان میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔ اسی بنا پر

لوگوں نے ان کو استعمال کیا۔ خواہ وہ اسباب جائز تھے یا حرام۔ ان کے درمیان امتیاز' تفریق' وغیرہ کرنے کے لیے کوئی معیار نہ تھا۔ اگر کوئی معیار تھا تو وہ صرف اور صرف شریعت تھی۔ جن کے متعلق یہ معلوم ہو گیا کہ وہ اسباب حرام ہیں' انہیں حرام قرار دیا گیا۔ اگر چہ ان میں فائدہ ہی کیوں نہ ہو اور جن اسباب کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ یہ جائز ہیں۔ انہیں جائز قرار دیا گیا۔ اگر چہ ان میں زیادہ نفع ہونے کے ساتھ تھوڑا سا نقصان بھی تھا' اور جس کے متعلق ہوا کہ شرع نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اس سے روک دیا گیا۔ اس کو بالکل ہی چھوڑ دینا واجب ہے۔ جیسے شراب اور درندوں وغیرہ کا گوشت یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ بازو بند پہننے کے بعد انسان اس کو اپنے جسم پر اسی طرح باقی رکھتا ہے جس طرح تعویذ وغیرہ رہتے ہیں۔ دن' رات' ماہ و سال کی قید نہیں ہوتی۔ جب کہ گولی وغیرہ کو کھانے کے بعد فراغت حاصل ہو جاتی ہے یا ٹیکہ وغیرہ لگوا کر انسان سوئی وغیرہ سے فارغ ہو جاتا ہے۔ بازو بند کا تعلق ان چیزوں سے نہیں بلکہ اس کا حال اس حلقے کی طرح ہے۔ جو آپ دیکھ چکے ہیں۔ اسی طرح بازو بندان تعویذوں اور کوڑیوں کی مانند ہے۔ جن کے بارے میں میرا اور دیگر مشائخ کا نقطۂ نظر آپ کے علم میں ہے کہ ان کو پہننا منع ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

مزید تاکید کے لیے عرض ہے کہ اس کو پہننا ہو سکتا ہے لوگوں کو یہ چیز اس کے پہننے کی ترغیب دے کہ مغرب سے آئی ہے اور اس میں فائدے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ یہ مصیبت عظیم سے عظیم تر ہو جائے گی اور خطرہ اپنی حدود کو چھونے لگ جائے گا۔ شرعی احکامات سے لوگ غافل ہو جائیں گے کہ اسباب کی کتنی قسمیں ہیں اور ان کی تفصیل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جن اسباب کو حرام قرار دیا ہے اب سے بچنا واجب ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب اور تمام مسلمانوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے جس میں اس کی رضا ہے۔ ہم سب کو دین کی سمجھ دے اور اس پر ثابت قدم رکھے اور ہم سب مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے فتنوں سے یعنی پناہ میں رکھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(مجموعہ فتاویٰ ومقالات متنوعۃ' ابن باز رحمہ اللہ۔ ۱/ ۲۰۶-۲۱۰)

تانبے کے کنگن

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی جانب سے

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط مجھے ملا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل ہو۔ میں نے خط کے ساتھ ملحقہ اوراق کو بھی دیکھا ہے جن میں تانبے کے کنگن کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ یہ کنگن گھٹنوں کے درد کے لیے حال ہی میں بنائے گئے ہیں۔

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں نے اس بارے میں کافی مطالعہ کیا ہے اور اس موضوع کو بہت سارے یونیورسٹی اساتذہ' مدرسین کے سامنے پیش کیا ہے۔ہم سب نے اس کے حکم کے بارے میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس کے نتیجہ میں مختلف آرا سامنے آئی ہیں۔ بعض نے اس کو جائز قرار دیا ہے کہ اس میں گھٹنوں کے درد کے خلاف خصوصیات موجود ہیں اور بعض نے اس کو استعمال نہ کرنے کی تجویز دی ہے کیونکہ اس کو پہننے سے جاہلی دور سے مشابہت ہو جاتی ہے کیونکہ جاہلی دور کے لوگوں کی عادت تھی کہ وہ کوڑیاں' تعویز اور پیتل کے کنگن پہنتے تھے۔ ان کے علاوہ کچھ اور بھی چیزیں پہنتے تھے اور ان کا یہ اعتقاد تھا کہ ان میں بہت ساری بیماریوں کا علاج ہے اور جو شخص ان کو پہن لیتا ہے یہ چیزیں نظر بد سے اس کی تندرستی اور سلامتی کا سبب بن جاتی ہیں۔ اسی سلسلے میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من تعلق تميمة فلاأتم الله له و من تعلق ودعة فلا ودع الله له)

''جس شخص نے کوئی تعویذ لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کی مراد کو پورا نہ کرے اور جس نے کوئی کوڑی لٹکائی اللہ تعالیٰ اس کو خوش حالی اور آرام نہ پہنچائے۔''

ایک روایت میں ہے:

((من تعلق تميمة فقد اشرك))

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا ایک کنگن دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا (ماھذا) ''یہ کیا ہے۔'' اس نے جواب دیا (سستی) کمزوری کی وجہ سے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((انزعها فإنها لا تزيدك إلا وهنا فإنك لو مت وهي عليك ما أفلحت أبدًا)) (ابن ماجہ۔ کتاب الطب۔ ۳۵۳۱۔ مسند احمد ۴/۴۴۵)

''اس کو اتار دو۔ یہ تمہیں مزید سست کرتا ہے۔ اگر تجھے ایسی حالت میں موت آ جائے جب تو نے اس کو پہن رکھا ہو تو کبھی کامیاب نہ ہو پاؤ گے۔''

بوصیری نے زوائد میں اس کو حسن کہا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے کسی سفر میں ایک پیغامبر کو بھیجا۔ وہ پورے قافلے کے اونٹوں کی نگہداشت کرتا تھا اور جس اونٹ کے گلے میں کوئی تعویذ وغیرہ ہوتا اس کو کاٹ دیتا۔ اس قسم کے تعویذوں کے متعلق جاہلی دور کے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہ تعویذ ان کے اونٹ کے لیے فائدہ مند ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

یہ احادیث اور ان جیسی دوسری احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی قسم کے تعویذ' کوڑیاں اور کنگن وغیرہ لٹکانا جائز نہیں اور اس جیسی دوسری چیزیں ہڈیاں' وغیرہ کسی مصیبت کو ختم کرنے کے لیے لٹکانا بھی جائز نہیں۔

اس مسئلے میں میری رائے یہ ہے کہ اس قسم کے کنگن استعمال نہ کیے جائیں بلکہ ان کو چھوڑ دینا بہتر ہے تا کہ شرک کا ذریعہ بند ہو سکے۔ اور یہ کنگن فتنہ کا سبب نہ بن پائیں اور لوگ اس طرف مائل نہ ہو سکیں۔ اور ان میں کسی قسم کی رغبت باقی نہ رہے تا کہ مسلمان کے دل کی توجہ پوری طرح اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور اللہ پر ہی اعتماد کیا جائے' اسی پر بھروسہ ہو اور صرف ان اسباب کو کافی سمجھا جائے جن کا جائز ہونا شرعی طور پر معلوم ہو اور ان میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے جو کچھ جائز اور مباح کر رکھا ہے وہ اتنا کافی ہے کہ حرام اور شک و شبہ والی چیزوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((من اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك أن يرتع فيه۔)) (البخاری۔کتاب الایمان۔۵۲مسلم۔کتاب المساقاة:۱۵۹۹)

''جو شخص شک وشبہ والی چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کرلیا اور جو شخص شک وشبہ والی چیزوں میں داخل ہوگیا وہ حرام میں داخل ہوگیا۔ جیسے کہ وہ چرواہا جو کسی ممنوعہ علاقہ کے آس پاس بکریاں چراتا ہو ممکن ہے وہ اس میں چرانے لگے۔''

ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

((دع ما يريبك إلى ما لا يريبك))

(الترمذی۔کتاب صفۃ القیامۃ: ۲۸۱۵)

''جس کے بارے میں تمہیں شک ہو اس کو چھوڑ کر وہ اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ کنگن ان چیزوں سے جو' ازخود شرک اور حرام تھیں' مشابہت رکھتے ہیں۔ جن کو جاہلیت کے دور میں لوگ پہنا کرتے تھے۔ اور شرک وغیرہ کا ذریعہ بنتی تھیں۔ ان کنگنوں کے بارے میں سب سے پہلی بات یہی کہی جاسکتی ہے کہ یہ متشابہات میں سے ہیں۔ اور مسلمان کے لیے زیادہ مناسب اور احتیاط والی بات یہی ہے کہ اپنے آپ کو ان چیزوں سے دور رکھے۔ اور صرف ان چیزوں سے علاج کرے جن کا جائز ہونا واضح ہو۔ اور ہر قسم کے شبہ سے دور ہو۔

مجھے' شیوخ کی ایک جماعت اور بہت سارے مدرسین کو اس مسئلے کے بارے میں یہی بات بہتر محسوس ہوتی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے کاموں کی توفیق عطا فرمائے جس میں اس کی رضا ہو۔

اور ہم سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور شریعت کی مخالفت سے محفوظ رکھے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ ابن باز رحمہ اللہ ۲۱۱/۱۔۲۱۲)

گھٹنوں کے درد کا علاج کرنے کے لیے کنگن پہننے کا حکم؟

سوال: گھٹنوں کے درد کا علاج کرنے کے لیے کنگن پہننے کا حکم کیا ہے؟

جواب: یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دوا صحت یابی کا سبب ہوتی ہے اور سبب میں شفا پیدا کرنے والا یعنی مسبب اللہ تعالیٰ ہے۔ کوئی بھی دوا اس وقت تک سبب نہیں بن سکتی جب تک اللہ تعالیٰ اس کو سبب نہ بنائے وہ اسباب جن کو اللہ تعالیٰ نے واقعتاً سبب بنایا ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: شرعی اسباب: جیسے قرآن کریم اور دعا وغیرہ جیسے نبی اکرم ﷺ نے سورۃ فاتحہ کے بارے میں فرمایا تھا:

((وما يدريك أنها رقية))

''آپ کو کیسے علم ہوا کہ سورۃ فاتحہ دم ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ مریض کے لیے شفا کی دعا کر کے ان کو دم کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا' نبی اکرم ﷺ کے دعا کرنے کی وجہ سے اس کو صحت یابی عطا فرما دیتا۔

دوسری قسم: اس میں محسوس کیے جانے والے اسباب شامل ہیں۔ جیسے ادویات وغیرہ۔ بعض ادویات تو شرع کے ذریعہ معلوم ہوگئی ہیں۔ جیسے عسل (شہد) یا تجربات نے ان کو بعض بیماریوں کا علاج ثابت کر دیا ہے جس طرح کہ بہت ساری دوائیں جن کا استعمال ہوتا ہے۔ اس قسم کی دواؤں کا اثر کسی واسطے کے بغیر ہونا چاہیے۔ صرف یہ خیال کرنا یا وہم کرنا کہ یہ دوا فلاں بیماری کے لیے نفع مند ہوگی کافی نہیں۔ لہٰذا جب اس قسم کی دوا کا اثر بلا واسطہ طور پر ثابت ہو جائے گا تو اس کو بطور دوا استعمال کرنا درست ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا حاصل ہوگی۔

لیکن اگر صرف وہم اور خیال ہو یعنی مریض کو دوا کے استعمال کرنے سے یہ وہم یا خیال پیدا ہو جائے کہ اس سے شفا حاصل ہوگی یا پھر اس کو وہم اور خیال کی وجہ سے نفسیاتی طور پر آرام محسوس ہو اور مرض کی شدت میں کمی آ جائے یا اسے نفسیاتی طور پر تھوڑی بہت خوشی محسوس ہو کہ مرض ختم ہو جائے گی۔ تو اس قسم کی دوا پر اعتماد کرنا درست نہیں۔ نہ ہی اس کو بطور دوا ثابت کیا جا سکتا ہے انسان کو

خیالات اور اوہام پرست نہیں بننا چاہیے۔

اسی وجہ سے مرض ختم کرنے کے لیے کنگن، دھاگا وغیرہ پہننے سے روک دیا گیا ہے کہ یہ چیزیں واضح سبب نہیں ہیں۔

اور جس چیز کو شرعی سبب ثابت نہ کیا گیا ہو اور نہ ہی وہ واضح طور پر محسوس سبب ہو تو اس کو سبب بنانا جائز نہیں کیونکہ اس کو سبب بنانا اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں اس کے ساتھ اختلاف کرنے اور شریک بننے کے مترادف ہے۔ ایسا کرنے والا انسان اللہ تعالیٰ کا مسببات (چیزوں) میں سبب رکھنے کے لحاظ سے شریک بنتا ہے۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب التوحید میں اس مسئلہ کو واضح کیا ہے اس لحاظ سے تکلیف کو دور کرنے کے لیے کنگن، دھاگا وغیرہ پہننا شرک ہوگا۔

کسی صیدلی ''دواساز'' نے گھٹنوں کے درد والے انسان کو بطور علاج جو کنگن دیے ہیں۔ وہ اسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ کنگن نہ تو شرعی سبب ہیں اور نہ ہی ایسا محسوس سبب ہیں، جن کا اثر بلاواسطہ طور پر گھٹنوں کی تکلیف پر ہوگا تاکہ حقیقت میں ان کو علاج بنایا جا سکے۔ اس لیے کسی مریض کو ایسے کنگن استعمال نہیں کرنے چاہییں جب تک ان کا سبب معلوم نہ ہو سکے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ یہ فتویٰ ابن عثیمین نے جاری کیا ہے۔

فتاوی العلاج بالقرآن والسنة. الرقى وما يتعلق بها للشيخ ابن باز ابن عثيمين اللجنة الدائمة

تعویذ اور جادو وغیرہ کا معاملہ کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم

سوال: بعض لوگ ایسے ہیں جو قرآن پاک کے حافظ (حامل) ہیں لیکن وہ تعویذوں اور جادو کا معاملہ بھی کرتے ہیں۔ کیا ان کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے۔

جواب: وہ لوگ جو تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ ان کے تعویذوں کو دیکھا جائے گا اگر ان کے تعویذوں میں شرک اور غیر اللہ کو پکارنا، غیر اللہ سے استغاثہ کرنا اور فریاد کرنا پایا جاتا ہے تو یہ شرکِ اکبر ہے جو کہ پرلے درجے کی حماقت اور گمراہی ہے۔ اس لیے اس کو بیوقوف احمق قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ملت

توحید سے جو کہ ملت ابراہیمی ہے۔ خارج ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَٰهِـۧمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُۥ ﴾ (البقرة:١٣٠)

''ملت ابراہیمی سے وہ منہ موڑتا ہے جو بیوقوف احمق ہو۔''

اس کا گمراہ ہونے کا سبب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ وَهُمْ عَن دُعَآئِهِمْ غَـٰفِلُونَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ ٱلنَّاسُ كَانُوا۟ لَهُمْ أَعْدَآءً وَكَانُوا۟ بِعِبَادَتِهِمْ كَـٰفِرِينَ ۝ ﴾ [الأحقاف: ٥-٦]

''اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوسکتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا کو قبول نہیں کرسکتا۔ اور وہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں۔ اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے انکار کریں گے (کفر کریں گے)۔''

لیکن اگر ان تعویذوں کا تعلق قرآن پاک اور مسنون دعاؤں سے ہے تو ان کے لٹکانے کے بارے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ اسے گردن میں لٹکایا جائے یا بازو یا ران وغیرہ پر باندھا جائے یا اسے تکیہ وغیرہ کے نیچے رکھا جائے۔ اہلِ علم کے جتنے بھی اقوال ہیں ان میں سے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ قول یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں اور ہم کو یہ حق حاصل نہیں کہ ہم کسی ایسی چیز کو سبب بنالیں، جس کے بارے میں کوئی شرعی دلیل موجود نہ ہو۔ کیونکہ کسی ایسی چیز کو سبب بنانا جس کو شریعت نے سبب نہ بنایا ہو ایسا حکم ثابت کرنے کی مانند ہے۔ جس کو شریعت نے ثابت نہ کیا ہو بلکہ کسی سبب کو ثابت کرنا درحقیقت حکم کو ہی ثابت کرنا ہے کہ یہ سبب نفع بخش ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس سبب کو شارع نے ثابت کیا ہو۔ ورنہ وہ فضول بات ہوگی اور مومن کے لیے ایسا کرنا مناسب نہیں۔ لیکن اگر وہ جادو کرتا ہے اور جادو بھی شیطانی ارواح کی مدد اور ان کو پکارنے وغیرہ سے ہوتا ہے تو ایسا کرنا شرک اکبر ہے جو ملت سے نکال دیتا ہے کیونکہ ایسا کرنا کفر ہے اور اگر اس کے علاوہ ہے تو اس کے بارے میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے جیسے کہ ادویہ وغیرہ

سے کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ ﴾ [البقرة: ۱۰۲]

''انہوں نے اس کی پیروی کی جو سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت میں جن پڑھا کرتے تھے اور بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر جو کچھ اتارا گیا تھا۔ اور وہ دونوں کسی کو بھی نہ سکھاتے تھے' یہاں تک کہ وہ دونوں بتا دیتے کہ ہم تو فتنہ ہیں' تم کفر نہ کرو۔ لیکن وہ ان دونوں سے وہ علم سیکھتے تھے جس سے وہ مرد اور اس کی بیوی میں جدائی ڈالتے تھے اور وہ اس علم سے اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور وہ ایسا علم سیکھتے تھے جو ان کے لیے نقصان دہ تھا فائدہ مند نہ تھا اور انہیں علم تھا کہ جو کچھ انہوں نے خریدا ہے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ انہوں نے جس کے بدلے اپنے آپ کو فروخت کیا ہے وہ بہت برا ہے کاش وہ جانتے۔''

وہ جادوگر جو کفر کی حد تک نہ پہنچا ہو اگر وہ اپنے جادو سے توبہ نہ کرے تو اس کو قتل کرنا واجب ہے کیونکہ اس میں اس کا اور دوسروں کا فائدہ ہے۔

اس کا فائدہ یہ ہے کہ وہ زیادہ دیر تک اس حرام عمل یا ایسے عمل میں جو اس کو کفر تک لے جاتا ہے' مشغول نہ رہے گا اور یہ اس کے لیے بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی کافر اور ظالم کو مہلت دیتا ہے تو یہ بات اس کے لیے فائدہ مند نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا

فرمان ہے:

﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٧٨﴾ ﴾ [آل عمران: ۱۷۸]

''کافر یہ خیال نہ کریں کہ ہم نے انہیں جو مہلت دی ہے وہ ان کے لیے بہتر ہے ہم نے تو انہیں زیادہ گناہ کرنے کے لیے مہلت دی ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔''

(فتاوی العقیدہ۔ابن عثیمین رحمہ اللہ ۳۱۷۔۳۱۸)

گردن میں بعض جانوروں کے بالوں سے بنے ہوئے دھاگے لٹکانے کا حکم

سوال: ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ اپنی گردن یا اپنے ہاتھوں میں ایسے کنگن ڈالتے ہیں جو کہ خاص رنگ میں رنگے ہوتے ہیں یا ایسے دھاگے ڈالتے ہیں جو بعض جانوروں وغیرہ کے بالوں سے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ان کے ذریعے وہ تکلیف دور ہوتی ہے جو جنات وغیرہ پہنچاتے ہیں کیا ان کا ایسا عمل کرنا جائز ہے۔ آپ ان کے لیے کیا نصیحت کرتے ہیں؟

جواب: کنگن وغیرہ پہننا' ان کو لٹکانا یا بالوں سے بنے دھاگے وغیرہ باندھنا' جو شخص اس یقین کے ساتھ یہ عمل کرتا ہے کہ ان سے تکلیف دور ہو جاتی ہے یا جو شخص ان کو اس خیال سے پہنتا ہے کہ اس کی تکلیف کو از خود یہ چیزیں ختم کر دیتی ہیں تو ایسا کرنا شرکِ اکبر ہے اور اس سے انسان ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے انہی اشیا کو نفع ونقصان کی مالک سمجھ لیا ہے جب کہ نفع ونقصان دینے پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو قدرت حاصل نہیں۔

اور اگر اس کا عقیدہ یہ ہو کہ نفع ونقصان کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے اور یہ چیزیں تو صرف اسباب ہیں تو پھر بھی ایسا کرنا حرام ہے اور شرکِ اصغر ہے جس سے گزر کر انسان شرکِ اکبر کی طرف بڑھتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص ایسی چیز کو سبب بناتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے شفا کا سبب نہیں بنایا اور یہ چیزیں اسباب نہیں ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان نفع مند جائز ادویات کو اور شرعی دم جھاڑ کو سبب بنایا ہے اور

یہ چیزیں ان اسباب میں شامل نہیں۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے اپنی ''کتاب التوحید'' میں اس موضوع پر ایک باب لکھا ہے۔

((باب من الشرك لبس الحلقة والخيط ونحوهما لرفع البلاء أو دفعه))

''کنگن، دھاگا یا ان جیسی کوئی اور چیز تکلیف کو دور کرنے یا ختم کرنے کے لیے پہننا شرک ہے۔''

انہوں نے اس بارے میں کافی سارے دلائل بیان کیے ہیں ان میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے:

((أن النبي ﷺ رأى رجلا في يده حلقة من صفر فقال: ما هذه؟ قال: من الواهنة، قال: انزعها فإنها لا تزيدك الا وهنًا فإنك لو مت وهي عليك ما أفلحت أبدًا))

''نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا ایک کنگن دیکھا آپ ﷺ نے اس سے پوچھا یہ کیا ہے تو اس نے کہا سستی کی وجہ سے یہ پہنا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کو اتار دو، یہ تمہیں مزید سست کر دے گا۔ اگر تو ایسی حالت میں مر جائے جب کہ تو نے اس کو پہن رکھا ہو۔ تو کبھی کامیابی نہ ہوگی۔''

اس حدیث کو امام احمد نے ایسی سند سے ذکر کیا ہے جو مناسب ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ امام ذہبی نے ان کے حکم کو برقرار رکھا ہے۔

ابن حاتم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کے ہاتھ میں ایک دھاگا دیکھا جو کہ بخار وغیرہ سے بچنے یا بخار کو دور کرنے کے لیے پہنا ہوا تھا تو انہوں نے اس کو کاٹ دیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھا:

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴾ [يوسف: ١٠٦]

''ان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہیں۔''

اگر اس کا یہ عقیدہ ہو کہ اس سے جنات کا شر دور ہو جاتا ہے حالانکہ جنات کے شر کو صرف اللہ تعالیٰ ہی دور کر سکتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ نَزْغٌ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴾

(فصلت:٣٦)

''اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرو۔ بے شک وہ بہت زیادہ سننے والا' جاننے والا ہے۔''

(المنتقی من فتوی الشیخ الفوزان ٢/٢٩۔٣٠)

بچوں کی گردن میں قرآنی تعویذ لٹکانے کا حکم؟

سوال: قرآنی آیات' مسنون دعاؤں وغیرہ سے لکھے ہوئے تعویذ بچوں کی گردن میں لٹکانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اہلِ علم کے دو اقوال میں سے صحیح قول یہ ہے کہ اس قسم کے تعویذ بچوں کی گردن میں لٹکانا جائز نہیں۔ ایسا نہ کرنے کی بہت ساری وجوہات ہیں:

١۔ اس کے جائز ہونے کی کوئی شرعی دلیل نہیں جب کہ ہر قسم کے تعویذ پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((من تعلق تميمة فلا أتم الله له))

''جس نے تعویذ پہنا اللہ تعالیٰ اس کی خواہش پوری نہ کرے۔''

٢۔ اگر اس قسم کے تعویز پہننے کی اجازت دے دی جائے تو لوگ ایسے تعویذ بھی پہننے لگ جائیں گے جن میں شرکیہ کلمات اور حرام الفاظ لکھے ہوں گے۔

٣۔ اس قسم کے تعویذ پہننے سے قرآن پاک وغیرہ کی اہانت ہوتی ہے کیونکہ انسان ان کے ساتھ ایسی جگہوں پر چلا جاتا ہے جو کہ مناسب نہیں ہوتی اور بچوں کو پہنانا بھی درست نہیں کیونکہ گندگی وغیرہ سے بچ نہیں سکتے۔

مریض کو دم کرنا اور مصیبت زدہ انسان پر قرآن پاک کی تلاوت کرنا ان سب چیزوں سے

کفایت کر جاتا ہے۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

(المنتقی من فتاوی الفوزان ۲/۳۷-۳۸)

نفسیاتی بے چینی کا علاج تعویذوں سے نہیں ہوتا؟

سوال: میں نفسیاتی طور پر کافی بے چین رہتا ہوں کیا میرے لیے تعویذ پہننا جائز ہے؟

جواب: تعویز پہننا جائز نہیں کیونکہ ان کے بارے میں نہ پہننے کا حکم موجود ہے۔ قرآن پاک' دعائیں' مسنون ذکر واذکار سے دم کرنا جائز ہے۔ اس کے علاوہ آپ نیک عمل کریں۔ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کریں۔ برائی اور برے لوگوں سے دور ہو جائیں۔ ان سب باتوں سے آپ کو آرام اور سکون واطمینان نصیب ہوگا اور زندگی خوشگوار گزرے گی۔

(الکنز الثمین 'الشیخ عبداللہ الجبرین ۱/۱۹۱-۱۹۲)

بچوں کی گردن میں لٹکانے کے لیے ایسی معدنی اشکال کو فروخت کرنے کا حکم جن پر قرآنی آیات کندہ ہوں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ نے ہماری طرف جو خط بھیجا ہے اس میں ہمیں خاص طور پر یہ اطلاع ملی ہے کہ جیزان کے علاقے میں امر بالمعروف کا فریضہ انجام دینے والی کمیٹی نے بازار میں کچھ ایسے پتھروں کے ٹکڑے دیکھے ہیں جن کی شکل چاند وغیرہ جیسی ہے ان پر قرآنی آیات لکھی ہوتی ہیں۔ ان کو بچوں وغیرہ کی گردن میں پہنانے کے لیے فروخت کیا جاتا ہے۔ جس طرح تعویذ پہنے جاتے ہیں تا کہ نظر بد اور ڈر خوف سے محفوظ رہ سکیں اس بارے میں آپ سے شرعی حکم دریافت کیا ہے۔

جواب: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من تعلق تميمة فلا أتم الله له' ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له))

''جس نے تعویذ پہنا اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کو پورا نہ کرے اور جس نے کوڑی پہنی اللہ

تعالیٰ اس کو خوش حالی اور آرام نہ دے۔''

ان کی دوسری روایت میں ہے:

((أن رسول الله ﷺ أقبل اليه رهط فبايع تسعة وأمسك عن واحد' فقالوا: يارسول الله بايعت تسعة' وأمسكت عن هذا' فقال: إن عليه تميمة' فأدخل يده فقطعها فبايعه' وقال: من تعلق تميمة فقد أشرك))

''رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گروہ آیا۔آپ نے ان میں سے نو آدمیوں سے بیعت لے لی اور ایک سے بیعت لینے سے رک گئے تو انہوں نے کہا۔اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے نو آدمیوں سے بیعت لی ہے اور اس کی بیعت نہیں لی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اس نے تعویذ پہن رکھا ہے۔اپنا ہاتھ اندر داخل کیا' تعویذ کو توڑا اور اس سے بیعت لی۔آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے تعویذ پہنا اس نے اللہ تعالیٰ سے شرک کیا۔''

یہ تعویذ بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے پہنائے جاتے ہیں اور ان میں قرآنی آیات' اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ وغیرہ لکھے ہوتے ہیں یا نہیں۔

اگر ان میں قرآنی آیات اور اسمائے حسنہ یا مسنون دعاؤں کے علاوہ کچھ اور لکھا ہوا ہے تو ایسے تعویذوں کا پہننا بالاتفاق حرام ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے۔

اور اگر قرآنی آیات' اسمائے حسنیٰ وغیرہ پر مشتمل ہیں تو سلف صالحین سے ان کو پہننے کے بارے میں دو قول منقول ہیں۔بعض نے جائز قرار دیا ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت کی جاتی ہے ظاہری طور پر اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔امام احمد رحمۃ اللہ کا ایک قول اسی طرح کا ہے جن احادیث میں تعویذ پہننے سے منع کیا گیا ہے ان سے شرکیہ تعویذ مراد لیتے ہیں۔

قرآنی آیات اور اسمائے حسنیٰ وغیرہ کے تعویذوں کو انہوں نے دم پر قیاس کیا ہے۔

اور بعض نے اس قسم کے تعویذ پہننے سے بھی منع فرمایا ہے۔ان میں عبداللہ بن مسعود' ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی جاتی ہے اس کا ظاہری مفہوم یہی ثابت کرتا ہے۔

عقبہ بن عامر اور ابن حکیم رضی اللہ عنہما بھی یہی کہتے ہیں۔

ابراہیم النخعی فرماتے ہیں کہ قرآنی اور غیر قرآنی تعویذوں کو ناپسند کیا جاتا ہے۔

ابراہیم نخعی اور سلف صالحین جب کراہت کا لفظ استعمال کریں تو اس کا مطلب حرام ہوتا ہے اور تعویذوں کو پہننا حرام قرار دینا اس بارے میں امام احمد سے بھی ایک قول منقول ہے اسی بات کو ان کے ساتھیوں اور متاخرین نے یقینی طور پر اختیار کیا ہے۔

اور یہی بات درست ہے اس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔

نمبرا: رسول اکرم ﷺ کا قول ہر قسم کے تعویذوں کو شامل ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

((إن الرقى و التمائم و التولة شرك))

''بے شک دم جھاڑ' تعویذ اور جادو منتر شرک ہیں۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((من تعلق شيئا و كل إليه)) (النسائی۔کتاب التحریم ۱۱۲/۷)

''جس نے تعویذ باندھا اس کو اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔''

((من تعلق تميمة فقدا شرك))

''جس نے تعویذ پہنا اس نے شرک کیا۔''

اور وہ حدیث جس کو امام احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' ابن حبان' الحاکم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے اور الحاکم نے اس کی صحیح قرار دیا ہے۔ امام ذہبی نے ان کی صحت کو برقرار رکھا ہے۔

ابوداؤد رحمہ اللہ کے لفظ یہ ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب بیان کرتی ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میری گردن میں ایک دھاگا دیکھا اور کہنے لگے یہ کیا ہے؟ میں نے کہا اس دھاگے میں میرے لیے دم کیا گیا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں انہوں نے دھاگہ پکڑا اور اس کو توڑ دیا۔ پھر کہنے لگے تم آل عبداللہ شرک سے بے نیاز ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إن الرقى و التمائم و التولة شرك))

میں نے ان سے عرض کیا۔ آپ یہ بات کیسے کہتے ہیں۔ میری آنکھ میں تکلیف تھی اور میں فلاں یہودی کے پاس جایا کرتی تھی۔ جب اس نے دم کیا تو میری آنکھ کو سکون آ گیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یہ شیطانی عمل تھا جو وہ اپنے ہاتھ سے کر رہا تھا۔ جب اس نے دم کیا وہ رک گیا۔ تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی طرح یہ کہتی۔

((أذهب البأس رب الناس واشف أنت الشافي' لا شفاء إلا شفاؤك' شفاءً لا يغادر سقمًا)) (ابوداؤد۔ کتاب الطب ۳۸۸۳۔ الترمذی کتاب الطب۔ ۲۰۷۲)

''اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما۔ شفا عطا فرما تو شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے بغیر شفا کہاں' ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

ابوداؤد رحمہ اللہ نے عیسیٰ بن حمزۃ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن حکیم کے پاس گیا ان کا رنگ سرخ ہو رہا تھا۔ میں نے ان سے کہا آپ تعویذ کیوں نہیں پہن لیتے۔ تو انہوں نے کہا میں ایسا کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من تعلق شيئا وكل إليه)) (الترمذی۔ کتاب الطب۔ ۲۰۷۲)

''جس نے کوئی چیز پہنی (لٹکائی) اسے اس چیز کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔''

وکیع نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

((اتفل بالمعوذتين ولا تعلق))

''معوذتین پڑھ کر دم کرو اور کوئی چیز نہ لٹکاؤ۔''

یہ تمام احادیث عمومی طور پر تعویذ کو حرام قرار دیتی ہیں اور کسی خاص قسم کے تعویذ کو جائز کرنے کے لیے کوئی حدیث نہیں۔

نمبر۲: قرآنی تعویذ وغیرہ لٹکانے سے دوسرے تعویذ لٹکانے کا بھی راستہ کھلے گا اور ایسے ذرائع کو بند کرنا شریعت کا سب سے بڑا مقصد ہے۔

نمبر۳: اس قسم کے تعویذوں کو پہننے والے قضائے حاجت وغیرہ کی جگہوں پر جاتے ہیں جب کہ ان تعویذوں میں کتاب اللہ کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ ہوتے ہیں۔ تو شرعی طور پر ایسا

کرنا جائز نہیں۔

نمبر۴: تعویذ اس چیز کو کہتے ہیں جو چمڑے کے ٹکڑے وغیرہ کی شکل میں لٹکایا ہوا نظر آتا ہے اور جو کچھ اس میں لکھا ہوا ہے اس کو تعویذ نہیں کہتے۔

اس کو جائز ثابت کرنے کے لیے دم پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ ان دونوں میں فرق پایا جاتا ہے۔ شیخ سلیمان رحمہ اللہ اپنی کتاب ''تیسیر العزیز الحمید شرح التوحید'' میں تعویذوں کی بحث میں لکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ اس بارے میں علمائے کا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔

کہ تعویذ کو دم پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ تعویز میں کاغذ یا چمڑا وغیرہ ہوتا ہے جب کہ دم میں ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اس لیے یہ تعویذ اس دم کے زیادہ قریب ہے۔ جس میں حق و باطل دونوں موجود ہوں۔

اس لیے اس شخص کو ان کی فروخت سے باز آ جانا چاہیے۔ لوگ ان کو استعمال نہ کریں اور بازار میں برائے فروخت پیش کرنے کے لیے ان کی برآمد روک دی جائے۔

(فتاوی شیخ احمد بن ابراہیم رحمہ اللہ ۱/ ۹۵-۹۸)

تعویذ وغیرہ کو اس کی جگہ سے نکالنا

سوال: کیا ایک کسی تعویذ کو اس کی جگہ سے نکالنا جائز ہے؟ یہ معلوم رہے کہ میرے گھر والے پچھلے سال ایک ایسی عورت کے پاس گئے جو یہ عمل کرتی ہے۔ اس عورت نے کہا کہ وہ تعویذ کو اس کی جگہ سے نکال دے گی اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ بھی حاضر کر دوں گی۔ لیکن اس کے بدلے میں بہت زیادہ مال کا مطالبہ کرتی ہے۔ کیا ہمیں اس عورت کے پاس جانے اور اس سے معاملہ کرنے کی سزا ملے گی۔ اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا عطا فرمائے۔

جواب: حقیقت تو یہ ہے کہ آپ حجب (تعویذ) کے معنی سے ناواقف ہیں جب کہ معروف بات تو یہ ہے کہ ''حجب'' ان اوراق کو کہتے ہیں جن میں دعائیں' تعوذات' اور قرآنی آیات لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ انسان انہیں اپنے گلے میں باندھے رکھتا ہے اور اس کا یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ اسے برائی

اور شیطانوں کے شر سے بچالے گا۔

اور بعض بیماری کے وقت ایسا کرتے ہیں اور ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے گا۔ حجب کا یہ وہ مفہوم ہے جس کا ہمیں علم ہے۔ عورت کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جادو کا توڑ کرنا چاہتی ہے اور جادو کا توڑ جادو سے کرنا ممنوع اور حرام ہے۔ جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو کا توڑ کرنے کے لیے دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هي من عمل الشيطان)) (ابوداؤد۔ کتاب الطب۔ ٣٨٦٨)

''یہ شیطانی عمل ہے۔''

لیکن ہوسکتا ہے کہ کبھی حالات خاص قسم کے ہوں۔ پھر اسی لحاظ سے ان حالات پر غور کیا جائے گا۔

(فتاویٰ نور علی الدرب۔ العثیمین ٢/٥٠٣)

کسان کی حمایت اور پرندوں کو دور بھگانے کے لیے کاغذ لکھنے کا حکم؟

سوال: بعض زراعت پیشہ لوگ کسی شخص کے پاس جاتے ہیں تاکہ وہ انہیں کوئی کلام لکھ دے جس سے پرندے بھاگ جائیں اور ان کی فصل وغیرہ حفاظت سے ہو۔ اس عمل کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ عمل شرعی طور پر جائز نہیں۔ کیونکہ کوئی ایسا ورقہ کھیتوں سے پرندوں کو نہیں بھگا سکتا۔ شرعی اور ظاہری طور پر اس کے متعلق کوئی علم نہیں اور ہر وہ سبب جو کہ مادی (ظاہری طور پر یا شرعی طور پر معلوم نہ ہو۔ اس کو اختیار کرنا حرام ہوتا ہے۔ یہ عمل کرنا جائز نہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اس قسم کے پرندوں کی روک تھام عام معروف وسائل کے ذریعے کریں تاکہ ان کی پیداوار میں کمی نہ آئے اور ایسے اسباب اختیار نہ کریں جن کے سبب ہونے کے بارے میں مادی اور شرعی طور پر کوئی علم نہ ہو۔

(فتاویٰ ابن عثیمین ١/١٣٦)

صدر للمؤلف

☆ الفتاوى الشرعية في المسائل العصرية من فتاوى علماء البلد الحرام	(مجلد) الطبعة الأولى
☆ الفتاوى الشرعية في المسائل العصرية من فتاوى علماء البلد الحرام	(إنجليزي) (مجلد) الطبعة الأولى
☆ الفتاوى الشرعية في المسائل العصرية من فتاوى علماء البلد الحرام	(فرنسي) (مجلد) الطبعة الأولى
☆ الفتاوى الشرعية في المسائل العصرية من فتاوى علماء البلد الحرام	(اردو) (مجلد) الطبعة الأولى
☆ الفتاوى الذهبية في الرقى الشرعية	(مجلد) الطبعة الأولى
☆ الفتاوى الذهبية في الرقى الشرعية	(إنجليزي) (مجلد) الطبعة الأولى
☆ الفتاوى الذهبية في الرقى الشرعية	(فرنسي) (مجلد) الطبعة الأولى
☆ الفتاوى الذهبية في الرقى الشرعية	(اردو) (مجلد) الطبعة الأولى
☆ الفتاوى الاجتماعية ١٢/١	(غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة الفتاوى الشرعية	(غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة الفتاوى الشرعية	(إنجليزي) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة الفتاوى الشرعية	(فرنسي) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة الفتاوى الشرعية	(أردو) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ فضل تعدد الزوجات	(غلاف) الطبعة الرابعة
☆ فضل تعدد الزوجات	(إنجليزي) (غلاف) الطبعة الثانية
☆ فضل تعدد الزوجات	(فرنسي) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ فضل تعدد الزوجات	(أردو) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ لماذا تعدد الزوجات؟	(غلاف) الطبعة الأولى
☆ نساؤنا إلى أين؟	(غلاف) الطبعة الأولى

☆ انحراف الشباب وطرق العلاج
على ضوء الكتاب والسنة (غلاف) الطبعة الأولى
☆ كيف تزوج عانساً؟ (مجلد) الطبعة الأولى
☆ العصبية القبلية مظاهرها في
القديم والحديث ومعالجة الإسلام لها (مجلد) الطبعة الأولى
☆ دليلك إلى رغبة (غلاف) الطبعة الثانية
☆ رغبة (عربي/إنجليزي) (مجلد) الطبعة الأولى
☆ إدارة الوقت.. رؤية إسلامية (غلاف) الطبعة الأولى
☆ إدارة الوقت.. رؤية إسلامية (إنجليزي) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ إدارة الوقت.. رؤية إسلامية (فرنسي) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ إدارة الوقت.. رؤية إسلامية (أردو) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ إدارة الوقت من المنظور
الإسلامي والإداري (غلاف) الطبعة الأولى
☆ إدارة الوقت من المنظور
الإسلامي والإداري (إنجليزي) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ إدارة الوقت من المنظور
الإسلامي والإداري (فرنسي) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ إدارة الوقت من المنظور
الإسلامي والإداري (أردو) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة زاد المؤمن (غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة زاد المؤمن (إنجليزي) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة زاد المؤمن (فرنسي) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة زاد المؤمن (أردو) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة زاد المؤمن (هندي) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة زاد المؤمن (بشتو) (غلاف) الطبعة الأولى
☆ سلسلة زاد المؤمن (فارسي) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (تركي) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (روسي) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (مليباري) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (تاميلي) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (تلغو) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (بنغالي) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (إندونيسي) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (ماليزي) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (تايلندي) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (فلبيني) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (هوسا) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (سواحلي) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ سلسلة زاد المؤمن (صومالي) (غلاف) الطبعة الأولى

☆ منظومة الجواهر الحسان (غلاف) الطبعة الأولى

☆ الفن في الميزان (غلاف) الطبعة الأولى

☆ التحصين من كيد الشياطين (مجلد) الطبعة الأولى

☆ سلوك المستهلك : دراسة تحليلية للقرارات الشرائية للأسرة السعودية (غلاف) الطبعة الأولى

يطلب من

مؤسسة الجريسي للتوزيع والإعلان
ص.ب : ١٤٠٥ الرياض : ١١٤٣١
هاتف : ٤٠٢٢٥٦٤ ناسوخ : ٤٠٢٣٠٧٦

مطابع الحميضي ت: ٤٥٨١٠٠٠ ف: ٤٥٩٢٢١٧ الرياض

١٢ ريال

یہ کتاب

سوال و جواب کا یہ قیمتی مجموعہ اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت ہی نادر اور نیا ہے، مرتب نے حسب عادت نہایت جانچ پڑتال اور محنت شاقہ کے بعد صحیح مسائل کا احاطہ کیا ہے. امید ہے کہ قارئین کے لیے نہایت سود مند اور مفید ثابت ہوگا

سعد البریک

يطلب من

مؤسسة الجريسي للتوزيع والإعلان

ص.ب: ١٤٠٥ الرياض: ١١٤٣١

هاتف: ٤٠٢٢٥٦٤ ناسوخ: ٤٠٢٣٠٧٦

ردمك: ٩٩٦٠-٤٦-٥٢٠-٩